

ماہ روش اور ماہ روح ایک سال کی ہوگی ان
کی سالگرہ دھوم دھام سے منائی گئی ان کی
سالگرہ کے کچھ ماہ کے بعد جب وہ 18 ماہ کی
ہوئی تو ماہ روح کو سخت بخار نے اپنی لپیٹ

میں لے لیا ادھر ماہ روش بھی بیمار تھی پر ماہ

روح کا بخار زیادہ زور پکڑ رہا تھا اسفندیار

خان ماہ روح کو ہسپتال لے جانے لگے جس

پر کومل بھی تیار ہوئی اسفندیار خان نے منع

کر دیا

آپ گھر پر رہیں نور اور روش کا خیال رکھیں

اور ویسے بھی ایسی حالت میں سفر آپ

کے لیے ٹھیک نہیں آپ آرام کریں ان

کے پاس رہیں کومل کا 8 ماہ چل رہا تھا تو
انہیں آرام کا بول کر وہ چلے گئے پتہ نہیں
کومل کو آج صبح سے ہی بے چینی تھی جیسے
کچھ غلط ہونے والا ہے پر اپنا وہم جان کر

بچیوں کے کمرے کی طرف چلی گئی
اسفندیار خان ماہ روح کو چیک اپ کروا کر
ڈرائیور کے ساتھ واپس لوٹ رہے تھے کہ
گاؤں کی حدود سے پانچ کلومیٹر کی دوری پر

سَنسان علاقے میں پہاڑوں کے پاس ہی کسی

نے ان پر حملہ کر دیا جس پر وہ پریشان ہو

کے رہ گئے کہ کون ہو سکتا ہے جو ایسے

سرے عام ایک سردار پر حملہ کر سکتا ہے

ان کے دشمن تو بہت تھے جو دوسرے
قبائل کے سردار تھے پر ان کا کوئی بھی دشمن
ایسے پیچھے سے وار نہیں کرتے کیوں کہ پیچھے
سے حملہ کرنا سرداروں کی شان کے خلاف

تھا بہت سوچنے کے بعد ان کے دماغ میں
ایک خیال آیا کل ہی تو ان کے دوست نے
بتایا تھا کہ عمران خان جیل سے بھاگ گیا
اسے پھانسی کی سزا ملی تھی پر اسے جیل میں

اسے پھانسی کی سزا ملی تھی پر اسے جیل میں
منتقل کر رہے تھے کہہ کے کہ کسی نے راستے
پر حملہ کیا اور وہ اس سے بازیات کروا کے
لے گے اس کے لیے یہ آسان تھا کیوں کہ
اس کا تعاقب کرنے والے گینگ

اس کا تعلق ایک بہت بڑے گینگ سے تھا

کے دوست نے ان سے کہا تھا کہ

تم اپنا بہت خیال رکھنا ہم کوشش کر رہے

ہیں اسے پکڑنے کی ہو سکتا ہے وہ تمہے

نقصان پہنچا سکتا ہے اور میں تمہاری سکیورٹی

بھی بڑھا رہا ہوں پر اسفند خان نے منع کر

دیا پر یہی ان کی سب سے بڑی غلطی تھی

اچانک حملے میں ڈرائیور تو موقع پر ہی جان گوا

چکا تھا

اسفندیار خان کو کچھ گولیاں لگی مگر انہوں
نے ہمت نہ ہاری اور ماہ روح کو اپنے سینے
میں چھپا لیا ان کو تین گولیاں لگی ایک
کنہ سے دوسری گولیاں لگیں گولیاں کو چھ

کندھے میں دوسری گولی ان کی گردن کو چھو
کر گزری اور تیسری گولی ان کے بازو پر لگی
ان کی گاڑی کو ٹرک سے ٹھوکر مروا کر پہاڑ
کے نیچے کھانے میں بھنکوا دی گئی جس سے
گاڑی کو آگ لگی اور لہو سے لہا لہا

ان کی گاڑی کو ٹرک سے ٹھوکر مروا کر پہاڑ
کے نیچے کھائے میں بھنکوا دی گئی جس سے
گاڑی کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا

کومل بیگم کی ابھی آنکھ لگی تھی کہ ایک
برے خواب کی وجہ سے ان کی آنکھ کھل
گئی وہ بے چینی سے اٹھی اور روم کے باہر
نکل گئی

نکل گئی

بڑی سی حویلی سنسان تھی وہاں کوئی بھی نہ

تھا

رشیدہ خاتون کہاں ہیں آپ انہوں نے ایک

رشیدہ خاتون کہاں ہیں آپ انہوں نے ایک
ملازمہ کو آواز دی

ملازمہ بھاگتی ہوئی آتی جی سردار نی کیا ہوا۔

کال ملا رہی تھی پھر کوئی بھی جواب نہ ملا
کمل بیگم دل تھام کر بیٹھ گئی پانچ گھنٹے گزر
چکے تھے پر اسفندیار خان واپس نہ آئے کو مل
بیگم نے وقار صاحب کو کال ملائے انہیں

انہیں نے تسلی دے کر انہوں نے کال کاٹی

اور سرمد کو ساتھ لے کر وہ اسفندیار کو

ڈھونڈنے کے لیے نکل گئے

انی جی کو پہلے ہی کسی نے کال کر کے بتایا

تھا کہ یہاں ایک حادثہ ہوا ہے
کسی پر حملہ کر کے قتل کیا گیا جس گاؤں کی
حدود میں قتل ہوا جب اس کا پتہ چلا تو انہیں
شک ہوا شاید اسفندیار ہو انہوں نے خود ہی

انی جی کو پہلے ہی کسی نے کال کر کے بتایا

تھا کہ یہاں ایک حادثہ ہوا ہے

کسی پر حملہ کر کے قتل کیا گیا جس گاؤں کی

حدود میں قتل ہوا جب اس کا پتہ چلا تو انہیں

حدود میں قتل ہوا جب اس کا پتہ چلا تو انہیں

شک ہوا شاید اسفندیار ہو انہوں نے خود ہی

اپنے اس خیال کی نفی کی نہیں یہ نہیں ہو

سکتا میں نے اسے اپنے خیال رکھنے کا بولا

میں نے اس خیال کو گھبراہٹ سے اپنے

ہوا ہے وہ اپنا خیال رکھیے گا پر وہ اپنے کچھ
اہلکاروں کو ساتھ لے کر اس جگہ کے لیے
نکل گئے

کیونکہ وہ اسفندیار خان کے گاؤں کے

قریب ہی کا علاقہ تھا تو اس وجہ سے وہ خود

وہاں جا کے صورتحال کا جائزہ لینا چاہتے

تھے مگر وہاں پہنچ کر ایک قیامت ان پر ٹوٹی

ان کا جگڑی یار انہیں چھوڑ کر جا چکا تھا

اس کی گاڑی انہیں کھائی میں ملی جو کہ پوری
طرح جلی ہوئی تھی اور جو کوئی بھی اس میں
تھا اس کا نام و نشان بھی نہ ملا

[illegible]

بیگم کو کوئی ہوش ہی نہیں تھا رہا انہیں
ہاسپٹل منتقل کیا گیا ان کا بی پی شوٹ کر گیا
تھا جس کی وجہ سے ان کی حالت کافی
حراب ہو گئی تھی-----

جس وجہ سے ان کا آپریشن کیا گیا پانچ چھ
گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد انہوں نے
ایک بیٹے کو جنم دیا جو خوبصورت نقوش والا
بچہ خوب باخو اپنے باپ کی کاپی تھا

کومل کو مکمل بے ہوش رکھا گیا تھا کیونکہ وہ
جب بھی ہوش میں اتی چلانا شروع کر دیتی
ان کے سر کا سائیں جو اس دنیا میں انہیں
اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا

انی جی نے ساری صورت حال کا وقار صاحب
کو بتا دیا اور یہ بھی کے اسفندیار کو انور کے
بھائی عرفان نے ہی مروایا ہے جسے سن کر
انور صاحب بھی وقار صاحب کی طرح چونکے

ان کا بھائی اتنا گر سکتا ہے
دن ایسے ہی گزرنے لگے کوئل بیگم نے
اپنے بچے کے لیے خود کو سنبھال لیا تھا
دن ہفتوں میں اور ہفتے سالوں میں گزر

گے۔

وہ تو پہلے ہی میرے ساتھ ہیں کیا مطلب یہ
کہ انہوں نے میری خاطر پاپا سے بات کی

کب ہوا ااااا۔۔۔۔۔ ہم نے یہ کیسے مس کر دیا

بلال صاحب نے شرارت اور حیرانگی سے

کہا

بلاج نے انھیں ٹوکا ایسے نہیں کریں چاچو

اگر اماں بی نے سن لیا تو آپ کے ساتھ
میری بھی شامت آجائے گی اور جو میرا یہ
چھوٹا سا حوصلہ بڑا ہے وہ بھی چھن جائے
گا بلاج کو اپنی پڑی ہوئی تھی

ہاں میں اور سرمد تمہارے ساتھ ہیں انہوں
نے سرمد صاحب کی طرف دیکھ کر اسے بتایا

تھینک یو چاچو وہ ان کے گلے لگا کیونکہ کل

ہی سرمد صاحب بات کر رہے تھے کہ بلاج
اتنا بدل چکا ہے تو کیوں نہ ہم ایک بار اس
کی مدد کر لیں جس پر انہوں نے ہاں میں سر
ہلایا وہ دونوں اور ان کر بیگمات چاروں ہی

بلاج کے ساتھ تھے

جب روش نے محسوس کیا اب کوئی آوازیں
نہیں آرہی تو اس نے دروازہ کھولا اور باہر

ہیں ارہمی تو اس کے دروازہ سولا اور باہر

جھانک کر دیکھا کوئی بھی نہیں تھا وہ چھوٹے

چھوٹے قدم لیتی ہوئی راہداری سے گزرتی

ہوئی سیڑھی تک پہنچی اور وہاں سے نیچے ہال

میں دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا اس نے سکھ

کا سانس لیا واپس سے اپنی کمرے میں چلی
گئی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بلاج کیا چاہتا
ہے کیا نہیں اسے بس کچھ بننا چاہتی تھی
لائف میں اپنے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی

وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی اور اپنے
بیگ نکال کر بیٹھ کر کام کرنے لگی اسے
بہت ضروری کام کرنا تھا کیونکہ کچھ ہی دن
رہ گئے تھے اس کے بعد اسے ٹائم ہی نہیں

تھا ملنا اس لیے وہ ابھی سے کام کرنا شروع
ہو گئی کام کرتے کرتے وہ وہیں پر ہی سو گئی
کوئل بیگم کمرے میں آئی اسے ایسا سوتا دیکھ
کر مسکرائی ان کی بیٹی بہت محنت کر رہی

سمجھتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ کوئی بھی نہیں

جانتا کہ وہ ایسی کیوں ہے لیکن میں جانتی

ہوں کہ وہ تم میں اپنا بھائی ڈھونڈتی ہے اس

لیے تو وہ تم سے اتنا پیار کرتی ہے کہ کوئل بیگم

نہیں کہہ سکتی کہ وہ تم سے اتنا پیار کرتی ہے

نے اس کا بھالو اس کے ساتھ رکھا اور
کمرے سے نکل گئی

اگل صبح بہت ہی روشن تھی کوئل بیگم

اپنے کچھ ملازموں کے ساتھ گھر کی صفائی
کروا رہی تھی اور اتنے میں ایک پارسل آیا
انہوں نے کھول کر دیکھا تو ان کے کچھ
ضروری کاغذات وغیرہ تھے جو انہیں چاہیے

تھا انہوں نے وہ کاغذات جا کر الماری میں
رکھے اور واپس آئی پھر اپنے کچھ کچھ کام
وغیرہ کروا کر وہ ملازموں کے ساتھ ہال کی
صفائی کروا رہی تھی کہ روش بھاگتی ہوئی

نے پیار سے پوچھا

ماما دیکھیں میں کیا لائی ہوں-----روش

نے ان سے کہا

کیا لائی ہو اس نے ہاتھ آگے کیے تو اس

یہ لایا، وہ اس کے ہاتھ اس کے پاس

کے ہاتھ میں پھولوں سے بھری ٹوکری تھی

میری بچی اتنے پھولوں کا کیا کرنا ہے کوئل

بیگم نے اس سے پوچھا

اس نے آگے سے فرمائش کی ماما مجھے گچرے

بنا کر دیں

اچھا بیٹا آجاؤ میں گجرے بنا کے دیتی ہوں
انہوں نے پیار سے کہا اور اسے اپنے ساتھ
لے گی سوئی میں پھول پرو کر اس کے

ہاتھوں پر لگا دیا جس سے اس کے ہاتھ
بہت ہی پیارے لگ رہے تھے وہ مسکراتی
اس نے دو اپنی ماں کے ہاتھوں پہ لگائے
اور دو اس نے اپنی آپو کے لیے بھی بنوائے

روحی ماہر رحمان صاحب اور علیزے روحی
کے پاپا کے ساتھ اسلام آباد ایئرپورٹ پر لینڈ

ہوئے جیسے ہی وہاں پر لینڈ ہوئے روحی

کے پاپا آگے پیچھے دیکھنے لگے انہیں اندازہ

نہیں تھا کہ یہ کون سا شخص ہے

نہیں تھا کہ اتنا کچھ بدل گیا ہے وہ ہر چیز کو
بہت غور سے دیکھ رہے تھے اپنی دھرتی پر
قدم رکھتے ہی ان کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر
گرا جسے رحمان صاحب نے دیکھ کر ان کے

شولڈر پر ہاتھ رکھا یا ر حوصلہ کر اب تو ہم
اپنی دھرتی پر آ بھی گئے ہیں انہیں ویل چیئر
پر لایا گیا تھا کیونکہ وہ چل نہیں سکتے تھے
ابھی وہ بہت زیادہ ویک تھے جس پر انہوں

نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ایک طرف روحی اور ایک طرف ماہر ان
کے ہاتھ پکڑے چل رہے تھے اور گارڈ وہل
چینر وکیل رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی ایئرپورٹ سے باہر نکلے آگے تعداد
میں گاڑیاں کھڑی تھی کیونکہ رحمان صاحب
نے سکیورٹی کا خاص خیال رکھا تھا گارڈز
پولیس کے بندے اور ہر طرح کی سکیورٹی

ان کے ساتھ تھی وہ انہیں لیے گاڑی میں
بیٹھے اور روحی کے پاپا نے کہا کہ وہ سیدھے
اپنے گھر جانا چاہتا ہیں
یار پہلے ہاسپٹل جل کی کچھ چیک اپ کروا

لیتے ہیں رحمان صاحب نے ان سے کہا

نہیں۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔

سیدھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھر جانا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے انھوں نے رک

کے کئے ہیں۔۔۔۔۔

رک کر الفاظ ادا کیے ابھی وہ کافی حد تک

ٹھیک آواز میں بات کرتے تھے

رحمان صاحب نے روحی کو دیکھا جس نے

ہاں میں سر ہلایا وہ بہت ایکسائٹڈ تھی اپنے

گھر جا کر اپنی ماں سے ملنے کے لیے اور ماہر

تو اس سے بھی زیادہ ایکسائڈ تھا وہ سوچ رہا

تھا کہ وہ کیسے اپنی ماں سے ملے گا۔۔۔

لیکن یار تم اتنا لمبا سفر نہیں کر سکو گے

رحمان صاحب لے اہیں ٹالنا چاہا

نہیں میں سفر کر لوں گا جہاں اتنا لمبا سفر کیا

ہے کچھ اور صحیح ---- ان کے آواز

میسبر سوں کی ترپ تھی

مار تھوڑا ریسٹ کرتے ہیں، پھر کل جلتے ہیں

یار تھوڑا ریسٹ کرتے ہیں پھر کل چلتے ہیں

جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا

نہیں آج ہی جانا ہے اور ابھی جانا ہے وہ

بضد ہوئے

سمجھ کے طے کرنا

یار سمجھا کر طبعیت خراب ہو جائے گی
رحمان صاحب نے آخری کوشش کی۔۔
نہیں میں اسے دیکھوں گا تو بالکل ٹھیک ہو
جاؤں گا انہوں نے پھر انکار کیا

رحمان صاحب خاموش ہو گئے اور ڈرائیور

کو گاڑی چلانے کا کہا جس پر ڈرائیور نے

گاڑی سٹارٹ کر دی ایک کے بعد ایک گاڑی

روانہ ہوئی دس گاڑیاں برابر لائن میں چلتی

ہوئی نکلی

آگے پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھی اور سینٹر میں

ان کی گاڑی تھی وہ چاروں پانچوں ایک ہی

گاڑی میں سوار ہوئے تھے علیزے اور ماہر

نہایت سے کہ آئے تھے

ہوئی نکلی

آگے پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھی اور سینٹر میں

ان کی گاڑی تھی وہ چاروں پانچوں ایک ہی

گاڑی میں سوار ہوئے تھے علیزے اور ماہر

نہایت سے کہ آئے تھے

فرسٹ ٹائم پاکستان آئے تھے اس لیے وہ

بہت ایکسائٹڈ سے باہر دیکھ رہے تھے

ہر چیز کو ابزرو کر رہے تھے تقریباً کوئی تین

چار گھنٹے کے مسافت کے بعد وہ لوگ اس

جگہ پہنچے جہاں انہیں جانا تھا وہاں پہنچ کر

سب سے پہلے رحمان صاحب گاڑی سے باہر

نکلے دوسری گاڑی پر سوار ہوئے تم سب

انہیں لے کر اس فارم ہاؤس چلو میں آتا

ہوں وہ انہیں اس فارم پر چھوڑ کر خود ایک
کام سے چلے گئے۔۔۔۔۔

کوئل بیگم اپنے کمرے میں روش کے ساتھ
بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔ کہ ملازمہ آئی بیگم

صاحبہ باہر کوئی صاحب آئے ہیں۔۔۔۔۔

کون ہیں۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے پوچھا

پتہ نہیں کہہ رہے ہیں آپ سے ملنا ہے

اچھا چلو میں آتی ہوں انہوں نے گھرے

ابھٹا پڑیں اسی ہوں انہوں کے برے

اتارنے چاہے جس پر روش نے بولا نہیں

ممی رہنے دیں اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔

بیٹا کوئی باہر آیا ہے تو اچھا نہیں لگتا انہوں

نے اسے کہا

نہیں ماما اچھا لگے گا آپ جائیں اس نے
کہا تو وہ مسکراتی ہوئی نیچے آگئی جب نیچے
پہنچی تو رحمان صاحب ہال میں بیٹھے ہوئے
تھے انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گے

ہی بلا لیں ----

کیوں کوئی خاص وجہ ہے کوئل بیگم کو عجیب
لگا۔۔۔ مجھے کوئی ضروری بات کرنی ہے اور

ویسے بھی وقار صاحب کہہ رہے تھے کہ
انہیں بھی مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی
ہے تو سوچ رہا ہوں آج ہی بات ہو
جائے۔۔۔ انھوں نے آنے کی وجہ بتائی

جی جی بہتر کیوں نہیں کو مل بیگم نے کہا اور

انہیں کال ملائی تو وقار صاحب نے کہا کہ وہ

آجائیں گے۔۔۔ رحمان صاحب اپنے

دوست کو فارم ہاؤس ہی چھوڑ آئے تھے اور

یہاں پر آکر ان سے بات کرنا چاہتے تھے
کیونکہ وقار صاحب نے انہیں جانے سے پہلے
کہا تھا کہ وہ کوئی ضروری بات انہیں بتانا
چاہتے ہیں تو انہوں نے سوچا کہ جب تک

چاہے ہیں تو اہول کے سوچا لہ جب تک
ان کا دوست وہاں ریست کر رہا ہے تب
تک وہ یہ بات ہی کر آئیں گے آخر ماجرہ کیا
تھا جو وقار صاحب بتانا چاہتے تھے
۔۔۔۔ کوئل بیگم نے چائے کا اہتمام

کروایا۔۔۔ روش بھی ملازمہ کے ساتھ
چاہے سرو کرنے آئی تو اسے دیکھ کر وہ
مسکرائے رحمان صاحب نے کھڑے ہو کر
اسے اپنے سینے سے لگایا میری بچی انہوں

اسے اپنے سینے سے لگایا میری بچی انہوں
نے اس کے ماتھے پر پیار کیا روش کو انکل
بہت اچھے لگے تھے تو وہ بھی ان کے ساتھ
ہی بیٹھ گئی مجھے بابا بلا سکتی ہیں جس پر اس

نے اپنی ماں کو دیکھا تو ماں نے ہاں میں سر

ہلایا بابا اس نے جب یہ کہا تو اس کی

آنکھوں میں آنسو تھے کیونکہ پہلی بار اس نے

اپنے پاپا کے بعد کسی کو بابا بولا تھا وہ اپنے

پاپا کو وہ بہت مس کرتی تھی جب اس نے
بابا کہا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آئے
رحمان صاحب تڑپ ہی گئے نہیں میرے
بچے روتے نہیں ہیں میں آپ کا بابا ہوں نا

جس پر اس نے زور و شور سے سر ہلایا

انہوں نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا اس

کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔۔

رحمان صاحب بہت ہی پیار سے اس سے

باتیں کر رہے تھے اور کوئل بیگم ان کو باتوں
میں مصروف دیکھ کر وہ اٹھ کر چلی گئی اور
ملازمہ سے کہا کہ رحمان صاحب کے لیے کچھ
کھانے کا بندوبست کرے کیونکہ دن کا ٹائم

ہونے والا ہے تو اچھا سا کھانا بناہیں ملازموں
کو ہدایت دیتی ہوئی باہر آکر دوبارہ بیٹھی
جی بھائی صاحب آپ نے کیا بات کرنی
تھی۔۔۔ رحمان صاحب نے بات کا روح

ہی بدل دیا بہن جی وقار صاحب کو کوئی مجھ
سے بات کرنی تھی میں امریکہ سے واپس آج
ہی آیا ہوں تو سیدھ آپ کی طرف آگیا کہ
چلو بات ہی کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جی کیوں نہیں ابھی بھائی آتے ہوں
گے۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے کہا

آپ کو کوئی ضروری بات کرنی ہے بھائی
صاحب۔۔۔ کوئل بیگم نے پھر پوچھا

رحمان صاحب کیسے ہیں آپ۔۔۔۔ سلام

دعا کے بعد وہ ان سے ملے

میں تو ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں گھر کے باقی

افراد آئے اور کوئل بیگم سے ملے اماں بی

امراؤ اے اور لوں میں سے اماں بی

بھی آئی تھی۔۔ کیونکہ رحمان صاحب نے

سب کو بلانے کا کہا تھا سب ہی وہاں موجود

تھے اور بلاج احمد خان بھی وہاں پر ہی تھا

اور وہ ایک سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا وہ دیکھنا

چاہتا تھا کہ آخر یہ چل کیا رہا ہے اور اب
کون سا نیا شوشہ چھوڑنے والے ہیں یہ سب
رحمان صاحب کے ساتھ مل
کر۔۔۔۔۔۔ بلال صاحب نے اسے

آنکھوں سے اشارہ کیا کہ بچوں دیکھ لو
تمہارے رقیب کے آبا آئے ہیں
جس پر وہ دھیمہ سا مسکرایا اس نے بہت
کچھ سوچ لیا تھا کہ اب اس نے کیا کرنا

ہے۔۔۔۔۔

رحمان صاحب نے کہا ایک منٹ میں ذرا

فون کال سن کر آتا ہوں

جی کیوں نہیں وقار صاحب نے انہیں

آجارت دی تو وہ ایک سائیڈ پر چلے لئے

تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آ کے بیٹھے

یہ ہماری نور بیٹا نظر نہیں آرہی رحمان

راجہ زبیر جھاتا کہ بلا بیگم مسکرا کر

یہ ہماری نور بیٹا نظر نہیں آرہی رحمان
صاحب نے پوچھا تو کوئل بیگم مسکرائی جی
وہ آتی ہی ہوگی یونیورسٹی سے آکر تھوڑی دیر
سوتی ہے -----

آج کچھ جلدی آگئی ساتھ میں اس کی
طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس کی ابھی کوئل
بیگم بول ہی رہی تھی کے

طبیعت کا سن کر حنین بے چین ہوا پھوپھو

طبیعت کا سن کر حنین بے چین ہوا پھوپھو

میں ذرا دیکھ کے آتا ہوں جس پر کومل بیگم

مسکرائی کی یہ لڑکا تو جوروں کا غلام ہی بن

گیا ہے وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا اوپر ماہ نور

گیا ہے وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا اوپر ماہ نور

کے کمرے کی طرف چلا گیا اور بلاج نے

دل میں سوچا واہ بھائی اپنی باری آتی تو کیسے

بھاگتے ہوئے جاتے ہیں اور میری والی کو

میں سے کہہ کر آتے ہیں

بھاگتے ہوئے جاتے ہیں اور میری والی کو
مجھ سے چھپا کر رکھتے ہیں یہ آپ اچھا نہیں
کر رہے وہ اپنے بھائی کو کوسنے لگا جو اسے
تو روش سے ملنے نہیں دیتے اور خود کیسے اپنی

کے پیچھے بھاگ کر چلا گیا اور پھوپھو کو تو

دیکھو کیسے اس کو اجازت دے دی

----- بلاج دوبارہ سے روش کو

دیکھنے لگا جو رحمان صاحب کے ہی ساتھ

دیکھنے لگا جو رحمان صاحب کے ہی ساتھ
بیٹھی ہوئی تھی کبھی کچھ حرکت کر رہی تھی
کبھی کچھ اس نے بلاج کی طرف نہ دیکھا وہ
بلاج کو اگنور کر رہی تھی بلاج کو سمجھ نہ آئی

کہ وہ اسے ایسے اگنور کیوں کر رہی ہے جیسے

کہ بلاج ادھر ہو ہی نا

سب بچہ پارٹی ہی ادھر موجود تھے رحمان

صاحب نے کہا بہن میں آپ سے کوئی بات

کرنا چاہتا ہوں جس پر کوئل بیگم نے سوالیہ
نظروں سے ان کی طرف دیکھا تو وقار
صاحب نے انہیں بولنے کا اشارہ کیا مجھے
آپ سے دو ضروری باتیں کرنی ہیں ایک یہ کہ

آپ سے دو ضروری باتیں کرنی ہیں ایک یہ کہ
ہم روش کی شادی چاہتے ہیں جلد از جلد
ہمارے بیٹے کے ساتھ ہو جائے کیونکہ ہمارا
بیٹا بہت اتاؤلا ہو رہا ہے جب انہوں نے یہ

بیٹا بہت اتا ولا ہو رہا ہے جب اہوں لے یہ

کہا تو بلاج نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیج لی

اور اپنے چاچو کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ دبا

رہے تھے بلاج کو انہیں ایسا مسکراتا دیکھ کر

اور طیش آتا اور اس نے سرمد چاچو کی

اور اپنے چاچو کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ دبا
رہے تھے بلاج کو انہیں ایسا مسکراتا دیکھ کر
اور طیش آیا اور اس نے سرمد چاچو کی
طرف دیکھا انہوں نے بھی اپنی مسکراہٹ

دبائی تو اسے حد سے زیادہ غصہ چڑا۔۔۔۔۔

اس کا بس نہیں تھا چل رہا کہ وہ ان دونوں
کو ہی کچھ کر دے جو اس کی بے بسی پر ہنس
رہے تھے ساگر کے دل کو سکون ہی مل رہا

رہے تھے سارے دل کو سنون ہی مل رہا
تھا بلال کو ایسا تڑپتا ہوا دیکھ کر جس پر بلال
نے اسے گھوری سے نوازا پروہ روش کی
طرف متوجہ ہو گیا

جو انکل سے کہہ رہی تھی انکل آپ امریکہ
گے تھے تو انہوں نے کہا جی بچے میں امریکہ
گیا ہوا تھا میرے لیے کیا لائے ہیں اس نے
ایسے منہ پھاڑ کر فرمائش کی کہ کوئل بیگم اپنی

جگہ شرمندہ ہو کتنی اور اماں بی کا دل کیا کہ
اس کی لڑکی کے منہ پر کوئی ٹیپ ہی لگا دے
جو نہ وقت دیکھتی تھی نا موقع دیکھتی تھی بس
اپنی فرمائشیں رکھ دیتی تھی اسے یہ تک بھی
خدا نے کیا کیا ہے

خیال نہ رہا کہ وہ کس سے اپنی فرمائش کر رہی

ہے اور بلاج کا تو غصے سے برا حال تھا کہ

وہ اسے چھوڑ کر ہر ایرے غیرے سے

فرمائشیں کرتی تھی صرف اس سے ہی کچھ

نہیں تھی کہتی۔۔۔ میں اپنی بیٹی کے لیے

بہت اچھا اور یونیک سا گفٹ لایا ہوں

گفٹ کا سن کر وہ خوش ہو گئی۔۔۔۔۔ پھر

انہوں نے دوسری بات کہ اب آتے ہیں

کے

ہوں کے در در میں بس رہتا ہے

دوسری بات پر میں آپ کو کسی نے ملوانا

چاہتا ہوں بس تھوڑی دیر وہ آتے ہی ہوں

گے رحمان صاحب نے یہ کہا اور پھر سب

انتظار کرنے لگے اتنے میں حنین بھی لوٹ

آیا -----

حنین اوپر جب کمرے میں گیا تو ماہ نور شیشے
کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی اف

لب رکھے میری جان تم نے تو مجھے ڈرا ہی

دیا کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ حنین نے اسے پوچھا

کچھ بھی نہیں وہ صاف انکاری ہوئی۔۔۔۔۔

نور مجھے سچ بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔

سر میں ھوڑا درد ھا اس لیے ھوڑا ریسٹ

کیا ابھی بالکل ٲھیک ھوں۔۔۔۔۔

ٲھیک ھو یا ڈاکٹر کے پاس چلیں حنین کو فکر

ھوئی

وہ بولی ٲہیں میں ٲھیک ھوں۔۔۔۔۔

وہ بولی نہیں میں ٹھیک ہوں-----

پکا-----نہیں تو ابھی ڈاکٹر کے

پاس چلتے ہیں حنین نے پھر سے کہا

نہیں نین میں ٹھیک ہوں اس نے اسے

تصلی دی

چلو میری جان نیچے انکل آئے ہیں آپ کو بلا

رہے ہیں جس پر اس نے سر ہلایا اور وہ

حنین کے ساتھ نیچے اتی وہ جیسے ہی حال میں

حنین کے ساتھ نیچے اتی وہ جیسے ہی حال میں

پہنچے تو انکل اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے

نور میری بچی انہوں نے اسے اپنے حصار

میں لیا جیسے ایک باپ اپنی بچی کو اغوش

ایک لمحہ میں کئی کئی سال کا سفر

میں لیتا ہے ماہ نور کو ان کا ایسے اپنے سینے
سے لگانا اس کے ماتھے پر پیار کرنا اچھا لگا
اسے اپنے پایا کی خوشبو ان سے محسوس
ہوئی تو اس کی آنکھیں نم ہوئی انکل آپ کیسے

ہیں اس نے ان کا حال پوچھا

انکل نہیں بابا۔۔۔۔۔ انہوں نے اسے ٹوکا

آج کے بعد مجھے بابا کہیں گی

روش تو ویسے بھی میری بیٹی ہے وہ میرے

روش تو ویسے بھی میری بیٹی ہے وہ میرے
ساتھ میرے گھر ہی جانے گی لیکن آپ بھی
مجھے بابا کہیں گی جب انہوں نے یہ کہا تو
بلاج کا تیش کے مارے برا حال ہوا اور اس

بلال کا یس کے مارے برا حال ہوا اور اس

نے زور سے مٹھی بنا کر جس صوفے پہ بیٹھا

تھا اس پر ماری تو دھرم کی آواز پر سب

نے ایک ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھا تو بلال

صاحب نے کہا اووو۔۔۔۔۔ لگتا ہے میری

کرسی کے ساتھ میرے پاؤں لگ گیا کیونکہ

وہ کرسی پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں ایسا ہو جاتا ہے انہوں نے

خود ہی اپنی بات کی صفائی بھی دی۔۔۔۔۔

ایسا ہو جاتا ہے جب کہا تو بلاج کو اپنے
چاچو پر بہت پیار آیا کہ وہ اس کی سائیڈ لے
رہے ہیں اور رحمان صاحب نے ایک
طرف روش کو بٹھایا ہوا تھا اور دوسری

طرف ماہ نور کو اپنے حصار میں لے کر بیٹھے

ہوئے تھے ابھی انہیں بیٹھے ہوئے کوئی دو

تین ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ باہر سے

ہارن کی آواز آئی۔ لگتا ہے وہ آگے رحمان

ہوئے تھے ابھی انہیں بیٹھے ہوئے کوئی دو
تین ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ باہر سے
ہارن کی آواز آئی۔ لگتا ہے وہ آگے رحمان
صاحب نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

وقار صاحب بھی کھڑے ہوئے اور
دروازے تک پہنچے کوئل بیگم بھی دروازے
کو دیکھنے لگی

سب سے پہلے تین چار باڈی گارڈ اندر داخل

ہوئے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے کوئل
بیگم ڈر گئی انہوں نے ساتھ کھڑے حنین کا
ہاتھ پکڑ لیا روش بھی ڈر کے مارے اپنی ماں
سے آ کے لیٹ گئی اور ماہ نور نے بھی

حنین کی دوسری طرف سے بازو پکڑ لیا
وہ سارے ہی کھڑے ہو کر دیکھنے لگے ہوا
کیا ہے کیونکہ وہ اسلحے کے ساتھ ہی اندر
آنے تھے سب کو ایسے ڈرتے دیکھ رحمان
.....

وہ سارے ہی کھڑے ہو کر دیکھنے لگے ہوا
کیا ہے کیونکہ وہ اسلحے کے ساتھ ہی اندر
آنے تھے سب کو ایسے ڈرتے دیکھ رحمان
صاحب نے انہیں گزرنے کا کہا تھا

گاڑز نے اپنی گز نیچے کر لی۔۔۔۔

پھر سب سے پہلے اندر ایک خوبصورت سی

لڑکی داخل ہوئی جسے دیکھ کر ساگر کے منہ

سے اونے ہوئے نکلا۔۔۔

ساگر نے جیسے اس لڑکی کو دیکھا تو اس کا
منہ او کی شکل میں ہی کھلے کا کھلا رہ گیا اور
یسرا کشمالہ نے بھی واؤ کہا کیونکہ وہ بہت
ہی پیاری لڑکی تھی پر اس نے پینٹ شرٹ

پہنی ہوئی تھی اور سٹریٹ بال کی ٹیل پونی

بنائے اوپر سن گلاس لٹکائے وہ برٹش

معلوم ہوتی تھی وہ بہت ہی پیاری نین

نقوش والی لڑکی تھی اندر آتے ساتھ اس

نے سب کو سلام کیا اس کے سلام کے
جواب پر سب نے وعلیکم السلام کہا وہ
آگے آئی اور رحمان صاحب کے ساتھ کھڑی
ہو گئی رحمان صاحب نے پوچھا آپ آگئی

تو باقی کہاں ہے

وہ پیچھے ہیں آنے والے ہیں میں تو بھاگ کر

آگے آگئی اور انہیں پیچھے چھوڑ دیا

اس نے رحمان صاحب سے کہا تو رحمان

صاحب مسکرائے اور فرمایا آگے

صاحب مسکرائے پھر دو باڈی گارڈز آگے
تھے اور ان کے پیچھے ایک ویل چیئر اور
ساتھ میں دو اور نفوس تھے باڈی گارڈز ان
کے سامنے تھے اور کسی کو بھی ان کے

سے صاف سے اور سی سی ان کے

چہرے نظر نہیں تھے آرہے بس اتنا محسوس

ہو رہا تھا کہ بندہ ویل چیئر پر بیٹھا ہے دو

لوگ پیچھے ساتھ کھڑے ہیں۔۔۔ رحمان

صاحب نے کوئل بیگم سے کہا آپ تیار ہیں

صاحب نے کومل بیگم سے کہا آپ تیار ہیں
جس پر کومل بیگم نے انہیں دیکھا اور نفی میں
سر ہلایا انہیں ڈر لگ رہا تھا کہ پتہ نہیں کون
لوگ ہیں جو اتنے اسلحے کے ساتھ ان کے

گھر آگئے ہیں

رحمان صاحب مسکرا ڈرنے کی بات نہیں

ہے یہ سب میرے ہی بندے ہیں آپ کو

ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ آپ کو تو خوش

گھر آگئے ہیں

رحمان صاحب مسکرا ڈرنے کی بات نہیں

ہے یہ سب میرے ہی بندے ہیں آپ کو

ان سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ آپ کو تو خوش

ہونا چاہیے رحمان صاحب نے کہا اور پھر
وقار صاحب سے کہا۔ کیا کہتے ہیں ہو جائے
وقار صاحب نے ہاں میں اشارہ کیا تو کوئل
بیگم کی طرف دیکھا چلیں بھابھی آپ بالکل
کے گئے۔

بیگم کی طرف دیکھا چلیں بھا بھی آپ بالکل
سامنے دیکھنا اب آگے پیچھے کوئی بھی نہ دیکھے
رحمان صاحب نے کہا اور پھر گارڈز کو
اشارہ کیا جیسے ہی گاڑز ہٹے تو پیچھے کھڑے

تینوں نفوس کو دیکھ کر سب کے سروں پر
جیسے گھر کی چھت گر گئی ہو سب جو بیٹھے
ہوئے تھے سب اٹھ کے کھڑے ہو گئے اور
غور سے انہیں دیکھنے لگے

کو مل بیگم تو ساکت نظروں سے دیکھ رہی
تھی انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں تھا ہو
رہا کیونکہ سامنے ہی اسفندیار خانزادہ ماہر خان
زادہ اور ماہ روح خانزادہ کھڑے تھے

اسفندیار خانزادہ ویل چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے
اور انہیں دیکھ کر کومل بیکم کی آنکھوں سے
آنسو روانی سے نکلنا شروع ہو گئے روش اور
ماہ نور نے جب اپنے باپ کو ویل چیئر پر

دیکھا تو وہ بولی-----

پاپا-----دونوں بھاگنے کے سے

انداز میں دوڑی کیونکہ ہال سے دروازے تک

کا فاصلہ کافی زیادہ تھا

دونوں نے بے یقینی سے اپنے باپ کو پکارا

اور پھر گرتی پڑتی باپ تک گئی۔۔۔۔

روش کا پاؤں ٹیبل سے لگا اور ماہ نور وہ تو

فرش پر گر ہی گئی پھر اٹھی پھر بھاگی پھر

نیچے گری اور ان کی ایسی حالت دیکھ کر
سب رونے لگے وہ دونوں ایسے ہو رہی تھی
کہ جیسے ان کی ٹانگوں میں جان ہی نہ ہو وہ
بھاگ کر اپنے باپ تک پہنچنا چاہتی تھی

لیکن ان کی ٹانگیں جواب دے رہی تھیں وہ
گرتی پڑتی پھر اٹھتی پھر نیچے گر جاتی اور ان
کی اس مشکل کو آسان حنین اور بلاج نے
کیا بلاج نے جب روش کو ایسے گرتے دیکھا

کیونکہ اس کے پاؤں ہلکا ہلکا خون نکلنا شروع

ہو گیا تو اس کا پاؤں زور سے ٹیبل کے

ساتھ لگا تھا وہ نیچے گر گئی تھی وہ پھر اٹھی

پھر دو قدم چلی پھر نیچے گر گئی بلاج تو تڑپ

ہی لیا وہ بھات کر اس تک پہنچا اور اسے

بازو سے پکڑ کر اٹھایا پایا۔۔۔۔۔ پایا اس

نے پھر پکارا وہ ایسے ہی پکار رہی تھی پایا

۔۔۔۔۔ پایا ہی کر رہی تھی بلال نے

اسے دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا کہ وہ اس

کے پایا ہی ہیں بلاج نے اسے اپنے حصار
میں لیا اور آگے بڑھا اس نے بلاج کے
ہاتھ اپنے شولڈر سے جھٹکے اور پھر وہ
بھاگنے کے سے انداز میں دوڑی اور پھر وہ

نیچے گری بلاج پھر اس تک پہنچا پھر اسے
اٹھایا اور جا کر اسفندیار خانزادہ کے پاس
چھوڑا وہ وہیں گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی
اور اپنے باپ کو غور سے دیکھنے لگی انہوں
نے اس کے اس کے لکے

نے اس کے لیے بازو وا کیے لیکن وہ بس
انہیں دیکھ رہی تھی -----

یہی حال ماہ نور کا تھا نور نے جب دیکھا کہ
روش پاس پہنچ گئی ہے تو وہ بھی اٹھی

حنین نے اسے اپنے حصار میں لیا اس کا
سہارا ملتے ہی وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی
اپنے باپ تک پہنچی۔۔۔ اور ان کے گلے لگی
پاپا۔۔۔۔۔۔ اس نے اپنے باپ کو پکارا
تیرا دل میرا دل ہے۔۔۔۔۔۔

تو اسفندیار خانزادہ نے آنکھیں بند کر لی اور
ہاں میں سر ہلایا کے ہاں میں تمہارا پایا ہی
ہوں انہوں نے اسے اپنے گلے سے لگایا وہ
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی روش نے جب

دیکھا کہ نور اپنے باپ کے گلے لگی رو رہی
ہے تو وہ بھی اٹھی لیکن پھر نیچے گر گئی
اس کا سر اسفندیار خانزادہ کی ویل چیمبر کے
ٹائر پر لگا تو بلاج بھاگ کر اس تک پہنچا اور

اسے اٹھا کر کھڑا کیا روش تم ٹھیک ہو بلاج
نے اسے پوچھا جس پر روش نے ہاں میں سر
ہلایا اس کا ہاتھ ہٹا کر وہ دوبارہ باپ کی
طرف مڑی اور پھر باپ کو دیکھا جنھوں نے

اپنا بازو اس کے لیے وا کیا تو وہ روتی ہوئی

ان سے لپٹی

پاپا ----- اس نے اپنے باپ کو پکارا

تو اسفندیار خانزادہ کی آنکھیں جمل کر نے

تو اسفندیار خانزادہ کی آنکھیں جمل کر نے

لگی ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو نکلے کہ

سنبھالنا مشکل ہو گیا روش اور نور دونوں کو

اپنے گلے سے لگائے رکھا کوئل بیگم بے

یقینی سی کیفیت میں سب دیکھ رہی تھی یہی

حالت گھر کے باقی سب افراد کی بھی تھی

لیکن وقار صاحب بالکل ٹھیک کھڑے تھے

کیونکہ انہیں پہلے ہی امریکہ جانے سے پہلے

رحمان صاحب نے بتا دیا تھا کہ ان کے
بہنوئی زندہ ہیں اور وہ جب اس بار آئیں گے
تو انہیں ساتھ لے کر آئیں گے اس لیے وہ
جانتے تھے کہ اسفندیار خانزادہ آج آرہے ہیں

روش اور نور اپنے باپ سے مل کر رونے
لگی پایا۔۔۔۔ ہم نے اب کو بہت مس کیا
آپ کدھر چلے گئے تھے ہمیں چھوڑ کر آپ
کو ہم یاد نہیں رہے کہ ہم آپ کا انتظار کر

رہی ہیں -

پاپا۔۔۔ آپ زندہ ہیں آپ ٹھیک ہیں وہ

ایسے ہی بے ربت جملے ادا کر رہی تھی

نور نے ان کا چہرہ اسنے ہاتھوں کے سالے

نور نے ان کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے
میں لیا اور روش نے بھی اپنے ہاتھوں کے
پیالے میں ان کا چہرہ لیا اب سین یہ تھا کہ
دونوں اپنے باپ کے سامنے بیٹھی ہوئی

دو دن اپنے باپ کے منہ کی ہنسی

دونوں ہی اپنے باپ کا منہ ہاتھوں کے

پیالوں میں بڑا ہوا تھا اور اسفندیار خانزادہ کی

آنکھوں سے آنسوؤں روا تھے ان کی بیٹیاں

اتنی تڑپتی رہیں اپنے باپ کے لیے یہ تو

انہیں بیٹیوں کو دیکھ کر ہی محسوس ہوا اور
ماشاء اللہ ان کی دونوں بیٹیاں بہت ہی
خوبصورت تھیں انہوں نے اپنی دونوں
بیٹیوں کو پھر سے اپنے سینے سے لگایا ان کے

سر اپنے سینے پر رکھے ان کے ماتھے پہ باری
باری پیار کیا کو مل بیگم سکتے کی حالت میں
ویسے ہی کھڑی رہی ماہر نے جب اپنی بہنوں
کو ایسے روتے ہوئے دیکھا تو اس کی آنکھوں

دونوں نے جب یہ پکارا تو کوئل بیگم کا سکتا

ٹوٹا انہوں نے غیر نظر سے دونوں کو دیکھا

ماما میں ----- میں روحی

میں ----- میں روح ----- ماما میں

----- میں آپ کی روح۔

روح نے یہ کہا کوئل بیگم نے ماہر کی طرف

دیکھا جو ہو بہو اسفندیار خانزادہ لگتا تھا ایسے

لگتا تھا جیسے اسفندیار خانزادہ کی جوانی ہو

تو کیا ان کا ماہر زندہ تھا انہیں تو یہ پتہ بھی
نہیں تھا کہ ان کا بیٹا زندہ ہے انہوں نے ماہر
کی طرف دیکھا جس پر ماہر نے کہا ماما
میں۔۔۔۔۔ میں ماہر اس نے جب یہ کہا تو

میں۔۔۔۔۔ میں ماہر اس نے جب یہ کہا تو
کوئل بیگم کی آنکھیں جو بے یقینی سے کھلی
تھی ان میں آنسوؤں کا ایک سلاب سا اٹھ آیا

ان کی آنکھیں آنسو سے بڑھ گئی انہیں ایسے
روتا دیکھ کر ماہر روحی ایک ساتھ ان سے
لیٹ گے۔۔۔

ماما۔۔۔ اور پھر نہ حتم ہونے والا آنسوؤں کا

پچھلے
ماما۔۔۔ اور پھر نہ حتم ہونے والا آنسوؤں کا
سلسلہ شروع ہوا کوئل بیگم چیخ چیخ کر رونے
لگی ان کو ایسا چیختا ہوا دیکھ کر نور اور
روش جو اپنے باپ سے لپٹی ہوئی تھی وہ

روس جو اپنے باپ سے پیسی ہوئی سی وہ

بھی ماں کی چیخیں سن کر بھاگتی ہوئی ماما کے

پاس آئی۔۔۔۔۔

ماما دیکھیں پاپا آگئے دونوں اپنی ماں کو بلانے

لگی لیکن ان کی ماں کو کہاں ہوش تھا وہ

بس چیخ رہی تھی ایسے چیخ رہی تھی جیسے
اپنے سارے غم تکلیفیں درد باہر نکالنا چاہتی
ہوں کتنے سالوں بعد انھیں موقع ملا تھا اپنے
دکھ تکلیف غم باہر نکالنے کا وہ چیخ رہی تھی

ان کی یہ چیخیں سن کر سب پریشان ہو کے
کہ آخر کومل کو ہوا کیا وہ تو جب اسفندیار
خانزادہ فوت ہوئے تھے تب بھی وہ اتنا
نہیں تھی روتی جتنا آج رو رہی ہیں لیکن کسی

کو کیا پتہ کہ وہ اپنے دل میں کتنے دکھ کتنی
تکلیفیں لے کر جی رہی تھی اور آج ان کے
دکھ تکلیفیں سب ایک طرح سے ختم ہی ہو
گئے ان کے بچھڑے ہوئے انہیں مل گے

ان کا شوہر ان کے بچے زندہ تھے اور وہ ان
کا ماتم کرتی رہی کیسی بد نصیب ماں کیسی بد
نصیب بیوی تھی وہ ---- اس لیے تو وہ
رو رہی تھی انھیں روتے دیکھ کر ماہر روحی

روزی کی آغوش میں روئے دیکھ رہا ہوں

ان سے الگ ہوئے

ماہر نے اپنے ماں کا چہرہ ہاتھوں میں لیا

ماما پلیز چپ کر جائیں ماما پلیز دیکھیں میں

ماہر۔۔۔۔۔ ماہر خانزادہ میں آپ کا بیٹا ماہر نے

ماہر۔۔۔۔۔ ماہر خانزادہ میں آپ کا بیٹا ماہر نے
کہا تو کوئل بیگم نے ہاتھ اٹھا کر اس کا چہرہ
ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا اس کے ہر ہر
نقش کو ہاتھوں سے چھونے لگی کبھی اس

کے بال کبھی اس کی آنکھیں کبھی اس کے
ناک کبھی اس کے ہونٹ ہر نقش کو وہ چھو
رہی تھی پھر انہوں نے روحی کے ساتھ بھی
ایسے ہی کیا وہ کبھی روحی کو چھوتی کبھی ماہر

ایسے ہی لیا وہ جی روحی لو پھولی جی ماہر
کو چھوتی پھر ان دونوں کو سینے سے لگاتی پھر
انہیں دیکھتی پھر ان کے سینے پر ہاتھ پھیرتی
ان بازو ٹٹولتی پھر ان کے گردن پھر ان
کے سر سب اسے جسے وہ یقین کرنا چاہتی

کے سر سب ایسے جیسے وہ یقین کرنا چاہتی
ہوں کہ ان کے بچے ہیں ان کے سامنے ہیں
ماہر کو اپنی ماں کی حالت دیکھی نہ گئی تو وہ
پھوٹ پھوٹ کا رونے لگا اسے روتے دیکھ
کر کہہ مار بیگم زار سر سمن سر اگلا اور

کر کوئل بیگم نے اسے سینے سے لگایا اور وہ

بھی روتی

میرا ماہر-----میرا بچہ-----میرا

-----میرا بچہ کتنا بڑا ہو گیا اپنی ماں

تجھے یاد نہ آئی وہ روتے روتے بول رہی تھی
اور ماہر کی آنکھیں آنسو سے بھری ہوئی تھیں
وہ بھی روتے روتے بولا ماما میں نے آپ کو
بہت یاد کیا جب ماہر نے یہ کہا تو کوئل بیگم

اس سے الگ ہوئی اور کہا پھر اپنی ماما کے
پاس کیوں نہیں آئے میرے کلیجے کو ٹھنڈک
کیوں نہیں دی میں تو یہ سمجھتی رہی کہ میرا
بچہ مر گیا اپنے باپ کے ساتھ چلا گیا اپنی

پہلے پتہ پر پہنچا
بہن کے پاس چلا گیا لیکن مجھے کیا پتہ تھا تم
زندہ ہو تم سب مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے
----- ماہر نے نفی میں سر ہلایا نہیں ماما

نہیں ماما ہم آپ کو چھوڑ کے نہیں گئے یہ
تقدیر کا فیصلہ تھا ہمیں تو قسمت نے الگ کیا
کون چاہتا تھا اپنی ماں سے جدا ہونا ماہر نے
یہ کہا تو کوئل بیگم نے پھر اسے اپنے سینے

پر لگا لگا کر کہہ دیا کہ سنو سنو

انہوں نے اپنے چاروں بچوں کو ایک ساتھ
اپنے سینے سے لگایا اور رونے لگی وہ پھوٹ
پھوٹ کر رو رہی تھی انھیں ایسا روتا دیکھ کر
اسفندیار خانزادہ بھی رو دیے وہ اپنی بیگم

سے ملنا چاہتے تھے لیکن ان کی بیگم انہیں
دیکھ نہیں رہی تھی ان کے سامنے تو ان
کے بچے آگئے تھے انہیں ایسے اپنے بچوں
سے لاڈ کرتا دیکھ کر اسفندیار خانزادہ کے تو

دل پر سانپ لوٹ رہے تھے انہیں اپنے
بچے اپنے رقیب لگے جو ان کی بیوی کو ان
سے اتنا دور کیے کھڑے تھے اسفندیار خانزادہ
کو جب برداشت نہ ہوا تو انہوں نے آواز

دی

خانزادی سائیں۔۔۔۔۔ جب انہوں نے

خانزادی سائیں پکارا تو کوئل بیگم جو اپنے

بچوں سے لپٹی ان سے لاڈ کر رہی تھی ان

61. $\frac{1}{2} \sqrt{2}$

کے ہاتھ وہیں ساکت ہو گے اور وہ بالکل
ساکت سی کھڑی رہ گئی ماہر اور باقی تینوں
بچیاں بھی جب ان سے دور ہوئی تو انہوں
نے اپنی ماں کو ایسے ساکت دیکھا

ماہر پریشانی سے بولا ماما آپ ٹھیک ہیں جس
پر انہوں نے ماہر کو دیکھا اور پھر ماہر کو ایک
ہاتھ سے پیچھے کر کے پیچھے اپنے خازادہ سائیں
کو دیکھا انہیں دیکھ کر ان کی آنکھوں سے

لو دیکھا اسیں دیکھ کر ان کی اٹھوں سے

آنسو روانی سے نکلنے لگے کوئل خانزادی نیچے

گری ماہر نے انھیں سنبھالا۔

ماما۔۔۔۔۔ ماما پلیز حوصلہ کریں دیکھیں پاپا

جس پر انہوں نے ماہر کا ہاتھ ہٹایا وہ پھر دو

قدم آگے بڑھی۔۔۔۔۔ وہ پھر نیچے گری ان

کے سر سے دوپٹہ سڑک کر نیچے گرا جسے ماہر

نے اٹھا کے ان کے سر پر رکھا وہ پھر دو

قدم آگے بھڑی پھر ان کا دوپٹہ اتر گیا ماہر

نے اٹھا کے ان کے سر پر رکھا ماہر بالکل
ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا وہ اپنی ماں
کو سہارا دینا چاہتا تھا لیکن اس کے ماں
ہاتھ نہیں تھی لگانے دے رہی وہ پھر

اسفندیار خانزادہ سے دو قدم کی دوری پر جا کر
فرش پر بیٹھ گئی اور بہت غور سے اسفندیار
خانزادہ کو دیکھنے لگی اسفندیار خانزادہ نے جب
دیکھا کہ بس اب وہ یہاں سے آگے نہیں

آسکے گی تو انہوں نے ہمت کی اور ویل چیئر

سے اٹھے۔۔۔۔۔

وہ گرتے گرتے بچے ماہر نے انہیں سہارا دیا

جس کو انہوں نے ہاتھ سے روک دیا کہ وہ

یہ بچہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

پچھے ہو جائے وہ بھی زمین پر ہی بیٹھ لئے

اور کوئل بیگم تک پہنچے ان تک پہنچ کر وہ

بہت غور سے انہیں دیکھنے لگے پھر ہاتھ بڑھا

کر کوئل بیگم کے چہرے کو چھوا وہ ان کے

ایک ایک نقشہ کو اپنے انگلیں سے

کر کوئل بیگم کے چہرے کو پھووا وہ ان کے
ایک ایک نقش کو اپنی انگلی کے پودوں سے
چھو رہے تھے کوئل بیگم نے ان کے چہرے
کی طرف دیکھا پھر ان کے ہاتھ کی طرف
دیکھا پھر ان کا وہ ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں

سے پکڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
اسفندیار خانزادہ نے انہیں اپنے سینے سے لگا
لیا وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے
آپ کہاں چلے گئے تھے آپ مجھے ایسے

چھوڑ کے کہاں چلے گئے تھے آپ کو پتہ تھا
کہ آپ کی کومل آپ کے بغیر کتنی اکیلی ہے
کتنے مشکل وقت گزارے میں نے آپ کے
بغیر میرا دل بہت چھلنی ہے خانزادہ ساہیں

آپ نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ جب
ساتھ نبھانا ہی نہیں تھا تو مجھ سے وہ باتیں
کیوں کی آپ نے ---
کو مل بیگم ان سے شکوے شکایت کرنے لگی

جس پر اسفندیار خانزادہ نے کہا میں کہاں جانا

چاہتا تھا بس تقدیر نے ہم میں جدائی ڈال

دی لیکن آپ کو تو پتہ ہے آپ میں میری

جان بستی ہے میں آپ کو چھوڑ کے کہاں

جا سکتا تھا انہوں نے یہ کہا اور پھر سے
انہیں اپنے سینے سے لگا لیا وہ کہاں برداشت
کر سکتے تھے کہ ان کی محبوب بیوی ایسے رو

رہی ہو ----

اب آپ نے رونا نہیں ہے ورنہ میں اپنے
طریقے سے چپ کراؤں گا انہوں نے کوئل
بیگم کے کان میں سرگوشی کی تو کوئل بیگم
شرمائی اور پھر مسکرا دی۔۔۔۔۔ وہ آج بھی

جا سکتا تھا انہوں نے یہ کہا اور پھر سے
انہیں اپنے سینے سے لگا لیا وہ کہاں برداشت
کر سکتے تھے کہ ان کی محبوب بیوی ایسے رو

رہی ہو ----

طریقے سے چپ کراؤں گا انہوں نے کوئل
بیگم کے کان میں سرگوشی کی تو کوئل بیگم
شرمائی اور پھر مسکرا دی۔۔۔۔۔ وہ آج بھی
ویسے ہی تھی شرمیلی سی

جان اے عزیز از قلم ڈمی کے

قسط نمبر 37

اپنے ماں اور باپ کو ایسے روتا دیکھ کر

روحی روش اور ماہ نور تینوں آگے آئی اور
اپنے ماں باپ کے ساتھ نیچے فرش پر بیٹھ کر
انہیں ہگ کیا ماہر نے جب دیکھا کہ سب فیملی
والے ایسے ہگ کر کے بیٹھے ہیں اور اس نے

کچھ دیر بعد گھر سے نکلے

یہاں یہ ہیں
بھی ان سب کو ہگ کیا ----

اسفندیار خانزادہ نے روتی ہوئی کوئل بیگم سے

کہا

بیگم بعد میں تفصیلی ملاقات کریں گے ابھی

بیگم بعد میں تفصیلی ملاقات کریں گے ابھی
مجھے باقی سب سے ملنے دیں۔۔۔۔۔ کوئل بیگم
نے انہیں بہت زور سے ہگ کیا ہوا تھا ان
کی اس بات پر وہ شرمندہ سی ہو کر پیچھے ہوئی

لی اس بات پر وہ سرمندہ سی ہو کر پیھے ہوئی

۔۔۔۔۔ بچوں نے جب یہ سنا تو وہ بھی

مسکراتے ہوئے باپ سے الگ ہوئے۔۔۔۔۔

ماہر اور کومل بیگم نے انہیں اٹھا کر ویل

چیمز پر بٹھایا وہ سب سے ملنے کے بعد حنین

اور بلاج سے ملے حنین نے انہیں زور سے
گلے لگایا کیونکہ وہ اس کے انکل تھے جن
کے لیے اس کی پھوپھو دن رات روتی تھی
اس نے اکثر اپنی پھوپھو کو چھپ چھپ
کے کرتے کرتے اپنے گھر میں لے جاتا تھا

اس نے اثر اپنی پھوپھو لو چھپ چھپ
کے روتے دیکھا تھا۔۔۔ ماہ نور اور روش
بھی تو کتنی اپنے باپ کے لیے ترسی تھی
حنین کی آنکھیں نم ہوئیں وہ ان سے مل کر

پچھے ہوا

پھر بلال احمد خان سے وہ ملے انہیں وہ
اچھا لگا تھا وہ بھی ان سے مل کر پیچھے ہوا
پھر ایسے باری باری سب ملے
اماں بی کو دیکھ کر اسفندیار خانزادہ رونے

لگے اماں بی نے بھی انہیں اپنے گلے سے
لگا لیا اور رونے لگی میرا بچہ تو کہاں چلا گیا
تھا مجھ بوڑھی ماں کو چھوڑ کر تجھے زرا بھی
خیال نہ آیا کیونکہ اسفندیار خانزادہ اماں بی

حیال نہ آیا بیوند اسفندیار خازاوه اماں بی

سے اپنی ماں کی طرح پیار کرتے تھے اور

اماں بی بھی انہیں اپنے بچوں کی طرح ہی

عزیز رکھتی تھی

اماں بی رونے لگی تو وقار صاحب نے ماں

اماں بی رونے لگی تو وقار صاحب نے ماں
بی کے شولڈر پر ہاتھ رکھا اماں کیا کرتی ہیں
آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی اور ویسے
بھی اب وہ آگیا ہے واپس تو ہمیں تو خوش

بھی اب وہ الیا ہے واپس لو ہمیں لو خوش

ہونا چاہیے آپ سب نے اس کا رو کر

استقبال کیا ہے وقار صاحب نے کہا اماں

بی مسکراتی ہوئی پیچھے ہوئی

ارے کہاں میرا بچہ تو اتنی مدت کے بعد آیا

ہے خوشی تو بنتی ہے۔۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ

صدقے کے بکرے منگوا لو ہم صدقہ کریں

گے اماں بی نے کہا

جی اماں بی آپ کے کہنے سے پہلے ہی میں

نہ انتظامات کر لے رہا تھا، مگر اب تک

سے اماں بی آئے ہا

جی اماں بی آپ کے کہنے سے پہلے ہی میں

نے انتظامات کر لیے ہیں تھوڑی دیر تک

صدقے کے بکرے بھی آجائیں گے اور ہم

صدقہ بھی کریں گے جتنے بھی گاؤں ہیں ان

صدقے کے بکرے بھی آجائیں گے اور ہم
صدقہ بھی کریں گے جتنے بھی گاؤں ہیں ان
میں بھی ہم نے اہتمام کر لیا ہے آج بہت
بڑی دعوت ہوگی وقار صاحب نے کہا پر

اسفندیار خانزادہ نے انہیں منع کیا نہیں
بھائی صاحب ابھی کسی کو نہیں بتانا کہ میں
زندہ ہوں ابھی ہمارے بہت سے کام رہتے
ہیں۔۔۔۔۔ رحمان صاحب نے انہیں کہا کہ

میں آپ کو بعد میں تفصیل سے بتاؤں گا بلاج

کے کان کھڑے ہوئے کہ ایسی کون سی

بات ہے جس پر یہ سب بیٹھ کر بات کریں

...گے اور اسے پتہ ہی نہیں

بھائی! اسے پتہ ہے کہ یہ سب بیٹھ کر بات کریں

...کے اور اسے پتہ ہی نہیں

وہ بھی اب اس بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا

تھا اس نے سوچ لیا جب بھی بات کریں

گے تو وہ ضرور وہاں موجود ہو

-----گا

-----6
رحمان صاحب گارڈز کی طرف گئے اور انہیں

کہا سب جاؤ صرف دو گارڈ باہر پہرا دو ایسا

پہرا دینا کہ کسی کو شک بھی نہیں ہونا چاہیے

یس سر-----سب گارڈز باہر نکل

یس سر-----سب گارڈز باہر نکل

گے-----

اسفندیار خانزادہ بار بار اپنی بیگم کو ہی دیکھ

رہے تھے جو شرمائی شرمائی سی ان سے چھپنے

کہ کب شہر سے تھیں اسفندیار خانزادہ

رہے تھے جو سرمایہ سرمایہ سی ان سے پہلے

کی کوشش میں تھی۔۔۔ اسفندیار خانزادہ

مسکرائے یہی ادائیں تو انہیں پاگل کرتی تھی

انہیں اداوں کو تو انہوں نے مس کیا

تھا۔۔۔۔۔

وہ آج بھی اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی

جتنی پہلے لگتی تھی آج بھی ایسے لگتا تھا

وقت ان کو چھو کر بھی نہیں گزرا ویسی ہی

جوان۔۔۔۔۔ ویسی ہی

خداوند نے اسے کتنا پیارا رکھا ہے

جوانی سے وہی ہی

خوبصورت۔۔۔۔۔ بالوں میں کوئی سفیدی

کا نام تک نہیں اور نہ چہرے پر کوئی جوریاں

بالکل ویسا چہرہ جیسے وہ چھوڑ کر گئے تھے ان

کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی انہوں نے

جوان۔۔۔۔۔ ویسی ہی

خوبصورت۔۔۔۔۔ بالوں میں کوئی سفیدی

کا نام تک نہیں اور نہ چہرے پر کوئی جوڑیاں

بالکل ویسا چہرہ جیسے وہ چھوڑ کر گئے تھے ان

کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی انہوں نے
چہرہ نیچے کر کے اپنی آنکھیں صاف کی

رحمان صاحب جو کب سے یہ دیکھ رہے تھے

کہ ان کا دوست تو بس اپنی بیوی کو نہارے
جا رہا ہے انہوں نے اسفندیار خانزادہ کے
پاس آکر کان میں سرگوشی کی یار تمہاری ہی
بیوی ہے بعد میں دیکھ لینا سب کے سامنے
کہ کتنے تیرے ساتھ

اس عمر میں یہ حرکتیں کرتے ہوئے تم اچھے
نہیں لگتے رحمان نے کہا تو اسفندیار خانزادہ
مسکرائے تم کیا جانو کہ جدائی کے بعد ملن کا
سواد کیسا ہوتا ہے جس پر رحمان صاحب

نے کہا ہاں یار یہ تو میں جانتا ہوں کہ جدائی
کے بعد ملن کا الگ ہی مزہ ہے چل پھر بھی
حوصلہ رکھ بچے ہیں سب بڑے بیٹھے ہوئے
ہیں کیا سوچیں گے جس پر انہوں نے ہاں

مشکا

میں یہ سب کچھ دیکھ کر بہت مشکل سے اپنی بیوی سے

نظریں ہٹائی ملازمہ نے آکر بتایا کہ کھانا تیار

ہے تو کوئل بیگم نے جا کر ٹیبل لگایا انہوں

نے اسفندیار خانزادہ کی وہ کرسی جس پر وہ

سال کیوں نہ گزر گئے ہوں لیکن آج تک ان
کی بیوی نے اس کرسی پر کسی کو نہ بیٹھنے دیا
ہوگا اور سچ بھی یہی تھا انہوں نے اس
کرسی کو آج تک استعمال نہ کیا اور نہ کسی کو

۔۔ کہ وہ آگے آگے ہو کر سر صاحب کی

بڑی خدمت کر رہا تھا بلال صاحب سرمد

صاحب نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ

کیا کہ ابھی سے ہی سر کی خدمتیں شروع کر

دی یہ لڑکا ضرور سر کو امپریس کرے گا اور

پھر اپنی بیوی تک پہنچے گا اس نے اچھی

سیڑھیاں ڈھونڈی ہیں اپنے لیے وہ دونوں ہی

مسکرائے

روش روحی سے ملی وہ بالکل روش کی طرح
ہی دکھتی تھی روش نے اس کے چہرے کو
چھوا پھر کہا روح تم تو ساری میری طرح
ہو سب کہتے تھے کہ تم میری طرح ہو لیکن
کے تھے کہ میں نے اس کو

میں کہتی تھی نہیں کچھ تو فرق ہو گا لیکن
دیکھو تم تو ساری میری طرح ہو اس نے یہ
کہا اور مسکراتی پھر اس نے روح کو گلے
لگایا روح اپنی دونوں بہنوں سے مل کر خوب

یہ ہیں جس سے میں نے سب
روئی انہوں نے اسے بہت پیار کیا

ماہر نے جب دیکھا تو کہا اچھا میرے بغیر ہی
ملاقاتیں ہو رہی ہیں کیونکہ انہیں ابھی ہی موقع

ملا تھا ایک دوسرے سے ملنے کا تو وہ تینوں
ایک دوسرے سے جدا ہوئی اور ماہر کو دیکھا
روش اور ماہ نور رونے لگی تو ماہر تیز قدموں
سے ان تک پہنچا انہیں اپنے سینے سے لگایا

میری بہنیں-----

نور مسکرائی اس لفظ کے لیے ہی تو وہ ترستی

تھی روش نے ماہر سے گلے لگے ہی کہا بابو

بہنیں تین گتے کھاتے تھے

راجہ اب تو نہیں جاؤ گے تو ماہر بیچارے کو

عجیب سا لگا کے اس نے اسے بابو راجہ

کیوں بولا جب کہ ماہ نور روتے ہوئے

مسکرا نے لگی اور حنین جو ان کے پیچھے ہی

کھڑا تھا وہ بھی مسکرا رہا اسے تیر تھا کہ وہ

کھڑا تھا وہ بھی مسکرایا اسے پتہ تھا کہ وہ

اسے بچپن سے ہی بابو راجہ بلاتی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حنین روح سے ملا پھر

ماہر سے بھی ملا ایسے ہی سب گھر والے بھی

روح اور ماہر سے ملے کوئل بیگم جو کب سے

ان کا ملاپ دیکھ رہی تھی ان سے بولی

چلو بچوں ڈائننگ ہال میں ابھی تم لوگوں

نے کیا ادھر مجما لگا دیا

جس پر ماہر بولا ماما میں ابھی پاپا کو بٹھا کے
انہیں بلانے آیا تھا لیکن یہ تو یہاں رو رہی
تھی۔۔۔۔۔

ایچھا چلو سہ چل کر کھانا کھا ترہہ کو مل

اچھا چلو سب چل کے کھانا کھاتے ہیں کوئل
بیگم آج بہت خوش تھی ان کے انگ انگ
سے خوشی پھوٹ رہی تھی انہوں نے اپنے
بچوں کو ساتھ لیا اور ڈائینگ ہال میں چلی آئی

وہاں پر سب نے بیٹھ کر کھانا کھایا بچہ پارٹی
اپنا کھانا لے کر ایک سائیڈ پر لگے چھوٹے
ٹیبل پر بیٹھ گئے اور بڑے سب ڈائننگ ہال
کے بڑے ٹیبل پر ہی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

میں نے سب کو دیکھا اور سوچا کہ یہ کتنی عجیب سی بات ہے

اسفندیار خانزادہ کھانا کھاتے ہوئے بھی اپنی

بیوی کو دیکھ رہے تھے جو شرمائی شرمائی سی

بہت پیاری لگ رہی تھی-----

رحمان صاحب کو جب رہا نہ گیا تو انہوں نے

انہیں پھر ٹوکا یا ر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو

تجھے سمجھایا تھا اب لگتا ہے پھر سمجھانا

پڑے گا جس پر انہوں نے انہیں گورا کہ تو

چپ کرتا ہے کہ نہیں میرے کام میں

اخلاقیات کا حوالہ

مجنوں-----

ان سب نے مل بیٹھ کر کھانا کھایا

کھانے کے بعد رحمان صاحب نے کوئل بیگم

کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر

سے کہا بھابھی اب تو میں آپ کو بھابھی کہہ

سکتا ہوں جس پر انہوں نے سر ہلایا وہ بہت

مشکور تھی ان کی جنہوں نے اسفندیار خانزادہ

کو ان تک پہنچا دیا آپ نے ان کا بہت

خیال کیا ہے اس کشت کی

وہ ان کے پیارے آپ کے ان کا بہن

خیال رکھنا ہے اور کوشش کرنی ہے کے

اسفندیار خانزادہ زیادہ وزنی کچھ بھی نہ اٹھائے

اور اسے کوئی کھچاؤ نہ ہو ورنہ زخم خراب ہو

سکتا ہے اسے چلنے میں مسئلہ ہے کیونکہ یہ

لوی جھٹکانہ لے لیونلہ ابھی چھ وقت پہلے
ہی اس کا اپریشن ہوا تھا اسے ٹریسٹ کی
ضرورت تھی لیکن اسے جلدی تھی گھر آنے
کی تو ہم لے آئے ورنہ اس کو ڈاکٹر نے
بالکل بیڈ ڈریس بتایا ہوا ہے اور آپ کوشش

کرے گا کہ یہ زیادہ سیڑھیاں اوپر بھی نہ
چڑھے اترے کیونکہ یہ ایسا کرے گا تو اس
کے سچیز بھی خراب ہو سکتے ہیں ویسے تو
اسے میں ابھی لے کر جا رہا ہوں چیک اپ

کروانے کے لیے ----- رحمان

صاحب نے بھی اتنا ہی کہا تھا کہ اسفندیار

خانزادہ بول پڑے میں کہیں نہیں جا رہا جس

کو بھی میرا چیک اپ کرنا ہے اسے یہیں

سفر کر کے آئے ہو میں کوئی رسک نہیں لے

سکتا تمہارے معاملے میں یار

-----رحمان صاحب نے کہا۔۔۔۔۔

میں تمہیں منع کر رہا ہوں میں نے نہیں جانا

مجھے اپنے گھر رہنا ہے اتنا عرصہ تو میں باہر
رہا ہوں لیکن اب نہیں رہ سکتا اب مجھے
اپنے گھر ہی رہنا ہے تم ایسا کرو کے ڈاکٹر
کو لے کر ادھر ہی آجانا ۔۔۔ اسفندیار خانزادہ

نے کہا تو رحمان صاحب بھرک اٹھے
تمہارا دماغ ٹھیک ہے کون سا ڈاکٹر یہاں
آنے گا اتنا سفر کر کے۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم کوئی نہ کوئی جو گار لگا لو گے

اسفندیار خانزاہ رحمان صاحب سر کہا

جھے پتہ ہے مں لولی نہ لولی جو کار لگا لو لے

اسفندیار خانزادہ نے رحمان صاحب سے کہا

تو رحمان صاحب نے نفی میں سر ہلایا کہ اس

کا کچھ نہیں ہو سکتا مجھے تمہاری بات ہی

نہیں ماننی چاہیے تھی تمہیں وہیں سے ہی میں

کا کچھ نہیں ہو سکتا مجھے تمہاری بات ہی
نہیں ماننی چاہیے تھی تمہیں وہیں سے ہی میں
ہاسپٹل لے کر جاتا تب تم ٹھیک
تھے۔۔۔۔۔ جس پر اسفندیار خانزاوہ نے

تھے۔۔۔۔۔ جس پر اسفندیار خانزادہ نے

انہیں گھورا تم کوئی زیادہ ہی اب میرے

خلاف ہو رہے ہو۔۔۔۔۔

میں تمہارے خلاف نہیں ہو رہا تمہیں پتہ ہے

کہ تم کن حالات سے بچے ہو اور اب دوبارہ

ایسی لاپرواہی کرنا تمہاری صحت کے لیے

ٹھیک نہیں ہے رحمان صاحب نے انہیں

پھر سمجھایا۔۔۔۔۔

یار تم فکر نہیں کروں دیکھنا میں اپنا خیال
رکھوں گا ویسے بھی اب میری بیٹیاں میری
اولاد میری بیوی سب میرے پاس ہے

فہم

میری فیملی میرے پاس ہے تو میں جلدی

ٹھیک ہو جاؤں گا تم میری پرواہ نہ کرو

اسفندیار خانزادہ نے کہا۔۔۔۔۔

کیسے نہ تیری پرواہ کروں تیری پرواہ ہی تو کرنی

سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ سبحانہ

اچھا اب میں چلتا ہوں مجھے کسی ضروری
میٹنگ کے لیے بھی جانا ہے تیرے چکر میں
میری میٹنگز بھی ادھوری رہ جاتی تھی اب
آرام سے اپنے کام پر توجہ دوں گا رحمان

ارام کے اپنے کام پر توجہ دوں گا رہمان

صاحب نے انھیں چھیڑا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں تو بس پیسے کمانے والی مشین ہی بن

گیا ہے اسفندیار خانزادہ نے بھی انھیں

چھیڑا۔۔۔۔۔

رحمان صاحب مسکرائے کچھ ماہ رک جا
پھر دیکھتے ہیں تیرے معاملات کیسے تیرے سر
پر آ کے کھڑے ہوتے ہیں ایسے ہی جیسے
میرے سر پر کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ رحمان

مسکرائے اور پھر روش سے ملے میرا بچہ
ابھی میں جا رہا ہوں بہت جلد آؤں گا آپ
سے ملنے اور اپنے ساتھ لے جانے انہوں
نے یہ کہا جس پر بلاج احمد خان نے انہیں
گہرا کہہ کر تھپکے کپچھے

نے یہ کہا جس پر بلاج احمد خان نے انہیں
گھورا کے یہ تو اس کی بیوی کے پیچھے ہی پڑ
گئے ہیں بلاج نے جب روحی کو دیکھا تھا تو
اس کے دماغ میں ایک دھماکہ سا ہوا روحی
تساؤ کا شکار ہو گئی تھی

روحی-----رحمان صاحب

نے اپنی گڑیا کو آواز دی وہ جو ماہر کے ساتھ

کوئی پرسنل بات کر رہی تھی راز و نیاز والی

-- اپنے بابا کی آواز سن کر بھاگتی ہوئی آئی

بابا-----اور آکر ان سے

بابا ----- اور آکر ان سے
لپٹ گئی ان کا اتنا پیار دیکھ کر سب
پریشان حیران رہ گئے کہ وہ ان سے اتنا ایٹج
ہے

بابا آپ جا رہے ہیں نہ جاتیں آپ ادھر ہی

رہیں۔۔۔۔۔ روحی نے لاڈ سے کہا

ہاں بیٹا میں ادھر ہی ہوں بس واپس آجاؤں

گا۔۔۔۔۔ رحمان صاحب نے کہا

نہیں بابا آئیے نہیں جاتے گئے تھے

گا۔۔۔ رحمان صاحب لے لہا

نہیں بابا آپ نہیں جائیں گے آپ تو میرے

پاس رہیں گے ورنہ میں بھی آپ کے ساتھ

جاؤں گی وہ باضد ہوئی۔ ایسے تو نہیں کرتے

آپ کی ماما ہیں بہن بھائی ہیں آپ یہاں رہیں

[illegible]

چھوڑ سکتا ہوں میری بیٹی انہوں نے اس
کے ماتھے پر پیار کیا اور روش جو انہیں دیکھ
رہی تھی اسے اشارہ کیا وہ بھی چھوٹے
چھوٹے قدم لیتی ہوئی ان تک آئی اب آپ

چھوٹے قدم لیتی ہوئی ان تک آئی اب آپ
کو پتہ چلا میں نے آپ کو دیکھتے ساتھ ہی اپنی
بیٹی کیوں کہا تھا کیونکہ آپ بالکل میری بیٹی
کی طرح لگتی ہیں روحی-----روحی
میری بیٹی سے روحی ملک انہوں نے اس کا

کی طرح للتی ہیں روحی-----روحی

میری بیٹی ہے روحی ملک انہوں نے اس کا

نام لیا تو مسکرائی تو انہوں نے اسے گلے

لگایا میری بچی انہوں نے روحی کے ماتھے پر

پیار کیا اور روش کے لئے ماہیں وا کی وہ

.....

بھی ان میں آسمانی انہوں نے اسے بھی

اپنے ساتھ لگا کر اس کے ماتھے پر پیار کیا

میری دونوں بچیاں۔۔۔۔۔ ماہ نور جو

یہ روزیں پیسے سے بھر جاتیں
تھوڑی سی پچھے کھڑی تھی بابا میں نہیں اس نے
جب یہ کہا تو وہ مسکرائے اسے بھی اپنے
ساتھ لگایا میری تینوں بچیاں انہوں نے
جب یہ کہا تو سب مسکرائے لگے بابا آپ کا

چلے گئے۔۔۔۔۔

لیکن جانے سے پہلے گارڈز کو ہدایت کرنا نہیں

بھولے ان کے گھر کے باہر اتنی زیادہ

کے ٹیٹھ کے ساتھ گئے تھے

بھولے ان کے گھر کے باہر اتنی زیادہ
سکیورٹی تھی کہ ایسا لگتا تھا کہ کوئی پرندہ بھی
پر نہیں مار سکے گا اور ایسا ہی تھا انہوں نے
سکیورٹی ابھی اور زیادہ ٹائٹ کر دینی تھی
کہ ان کے پاس کے گھر کا سوال تھا

کیونکہ ان کے یار کی زندگی کا سوال تھا
رحمان صاحب جانے سے پہلے کوئل بیگم کو
ہدایت کر کے گئے تھے کہ وہ اپنا اور
اسفندیار خانزادہ کا خیال رکھیں۔۔۔۔۔

ساتھ ہوتی اور بھی وہ عزیزے لے ساتھ
اسے روش سے ملنے کا موقع ہی نہیں تھا مل
رہا وہ جو اپنی آنکھوں کی پیاس بچا رہا تھا
اسے دیکھ دیکھ کر اب اس کے پاس سے
دیکھنے کا دل کیا اس نے سوچا کیوں نا ایک

دیکھنے کا دل کیا اس نے سوچا کیوں نا ایک

بار اس سے ملاقات ہو ہی جائے لیکن کیسے

وہ وہی سوچ بچار میں کھڑا تھا کہ بلال

صاحب اس کے پاس آئے برخودار جو تم

سچ سے نہیں سہا سکتا

سوچ رہے ہیں وہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

میں کیا سوچ رہا ہوں بلاج نے انھیں سے

پوچھا۔۔۔۔۔

یہی کہ ملاقات ہو جائے۔۔۔ بلال صاحب

یہی کہ ملاقات ہو جائے۔۔۔ بلال صاحب

نے بالکل ٹھیک اندازہ لگایا

آپ کو کیسے پتہ چلا۔۔۔ بلال نے حیرانگی سے

انھیں دیکھا

بجو تمہارے چہرے پر صاف صاف لکھا نظر

بچو تمہارے چہرے پر صاف صاف لکھا نظر

آتا ہے ادھر اپنے سالے کو دیکھو کیسے گھور

گھور کے تمہیں دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔ بلال

صاحب نے بلاج کو حنین کی طرف متوجہ

صاحب نے بلاج کو سین کی طرف سوجہ

کروایا جو کچھ فاصلے پر کھڑا اسے جانچتی

نظروں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ بلاج صاحب

کے رنگ دھنگ بدلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

یار چاچو پتہ نہیں بھائی کو کیا مسئلہ ہے

میرے ساتھ۔۔۔ بلاج نے رونی صورت بنا کر

پوچھا

بچے بہت بڑے بڑے مستلے ہیں اسے
تمہارے ساتھ بچ کے رہو میں تو کب سے

دیکھ رہا ہوں تمہیں بتانے آگیا اس کی نظر ہی

تم پر ہے تم پر سے وہ نظر ہی نہیں ہٹا

رہا۔۔۔۔۔ بلال صاحب نے اسے وارن کیا

ضرور میری جاسوسی کر رہے ہوں گے بلال

نہ کہا تو ایک قہقہہ گونجا جو سر صاحب کا

نے کہا تو ایک قہقہہ گونجا جو سرد صاحب کا

تھا۔ کیونکہ وہ ان کے پیچھے ہی کھڑے تھے

چاچو آپ بھی۔۔۔۔۔؟

آپ دونوں مجھے بتائیں آپ دونوں میری ٹیم

میں سے کونسا مخالف ہے؟

میں ہے کہ میرے مخالف ہیں جب دیکھو

مجھ پر ہنستے رہتے ہیں بلاج کے پوچھنے پر

دونوں ایک ساتھ بولے۔

ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔ پر تمہارے

ساتھ تو بہت اچھا ہو رہا ہے تم یہی ڈیزرو
کرتے ہو لیکن پھر کیا کریں تم سے پیار بھی
تو اتنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ چاچو پلیز ایک ملاقات
کروادیں۔۔۔۔۔۔۔۔ پلیز پلیز پلیز۔۔۔۔۔

بلاج منتوں پر اتر آیا دونوں نے ہاں میں سر

ہلایا بلاج نے خوشی سے دونوں کو گلے

لگایا۔۔۔۔۔

کومل بیگم نے اسفندیار خانزادہ کے لیے

.....

سو پ بنوایا تھا اتنے عرصے بعد انہوں نے
اپنے گھر کا کوئی کھانا کھایا تھا اور وہ بھی ایسے
پھیکا بے سواد دکھانا انہیں ذرا اچھا نہ لگا
لیکن پھر بھی انہوں نے کھا ہی لیا کیونکہ

انہیں پتہ تھا یہ ان کی بیگم نے نہیں بنایا بلکہ
کسی ملازمہ کے ہاتھ کا وہ اپنی بیگم کے ہاتھ
کے کھانے پہچانتے تھے

ماہر تو بس اپنی ماں کے ساتھ ہی چمٹ کر
کے ساتھ رہتا تھا کہ

کھڑا تھا جہاں اس کی ماں جاتی وہ بس اپنی
ماں کے پیچھے پیچھے ہی جاتا کوئل بیگم کو اچھا
لگ رہا تھا ان کا بچہ ان کے پیچھے پیچھے چل
رہا ہے جو کہ اسفندیار خانزادہ کو بالکل بھی

کہا اور مسکراتی پھر اس نے روح کو گلے
لگایا روح اپنی دونوں بہنوں سے مل کر خوب
روئی انہوں نے اسے بہت پیار کیا

کوئل بیگم نے اسفندیار خانزادہ کے لیے
سوپ بنوایا تھا اتنے عرصے بعد انہوں نے
اپنے گھر کا کوئی کھانا کھایا تھا اور وہ بھی ایسے
پھیکا بے سواد دکھانا انہیں ذرا اچھا نہ لگا

لیکن پھر بھی انہوں نے کھا ہی لیا کیونکہ
انہیں پتہ تھا یہ ان کی بیگم نے نہیں بنایا بلکہ
کسی ملازمہ کے ہاتھ کا وہ اپنی بیگم کے ہاتھ
کے کھانے پہچانتے تھے

یہ تھا کہ بیگم نے اپنے ہاتھ کے ہاتھ کے

ماہر تو بس اپنی ماں کے ساتھ ہی چمٹ کر
کھڑا تھا جہاں اس کی ماں جاتی وہ بس اپنی
ماں کے پیچھے پیچھے ہی جاتا کوئل بیگم کو اچھا
لگ رہا تھا ان کا بچہ ان کے پیچھے پیچھے چل

مک رہا تھا ان کا بچہ ان کے پیسے پس

رہا ہے جو کہ اسفندیار خانزادہ کو بالکل بھی

پسند نہ آیا کہ وہ ان کی بیگم کے پیچھے ایسے

چل رہا ہے اس عمر میں بھی وہ اپنے جوان

بیٹے سے جیلز ہو رہے تھے ان کی حالت

پسند نہ آیا کہ وہ ان کی بیگم کے پیچھے ایسے
چل رہا ہے اس عمر میں بھی وہ اپنے جوان
بیٹے سے جیلس ہو رہے تھے ان کی حالت
دیکھ دیکھ کر وقار صاحب مسکرا رہے تھے

دیکھ دیکھ لر وقار صاحب سسلرا رہے تھے

ایک دور تھا جب وہ کومل بیگم کو وقار

صاحب کے پاس بھی نہیں تھے رہنے

دیتے-----

اسفندیار خانزادہ کی دوائی کا ٹائم ہو گیا تھا

روحی ان کی دوائی لے کر آئی پایا آپ کی
دوائی انہیں صوفے پر بٹھایا گیا تھا کیونکہ ابھی
انہیں ریسٹ کی بہت زیادہ ضرورت تھی
اس لیے صوفے پر انہیں لٹانے والا انداز

میں بٹھایا گیا

روحی نے انہیں دوائی دی جس پر وہ

مسکرائے

کوئل بیگم بھی وہی موجود تھی وہ دیکھ رہے

تھے

نوں میں مانی وانی ہو جو دنیوی وہ دیکھ رہے

تھے

پاپا پلیز آپ دوائی کھا لیں اور ابھی آپ کو

ریسٹ کرنا ہے۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا پتہ ہے انھوں نے کہا۔۔۔

ہاں بیٹا پتہ ہے اھوں لے لہا۔۔۔

بابا بھی بول کر گئے ہیں کہ وہ کسی طرح

ڈاکٹر کو انتظام کرتے ہیں جو آپ کو یہیں پر

آکر چیک اپ کر جائے گا آپ کے سٹچز

بھی دیکھ جائے گا پلیر آپ نے اونچی آواز

توں میں سے ہاں بی میری پی۔۔۔۔۔

میری گڑیا انہوں نے اتنے پیار سے بلایا کہ

روح کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔۔۔

رونا نہیں۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے اسے منع کیا

روح ان کے گلے لگ کر رونے لگی ماما میں

نے آپ کو بہت مس کیا۔۔۔۔۔

میں نے بھی اپنی گڑیا کو بہت مس کیا ماہر

بھی اٹھ کر آیا اور اپنی ماں کے گلے ملا

لویو ماما۔۔۔۔۔ ماہر نے کہا جس پر کوئل بیگم

نے لویو میرے بچے کہا۔۔۔۔۔

روش جو کب سے یہ سب برداشت کر رہی

تھی فوراً بولی ماما میں بھی ہوں اس نے

جب اتنے پیار سے کہا سب مسکرا نے لگے

جب اتنے پیار سے کہا سب مسکرا نے لگے
وہ بھی آ کے اپنی ماں کے گلے لگی ماما مجھے
بھول تو نہیں جائیں گی روش نے کہا تو
سب کی ہنسی چھوٹی وہ جلس ہو رہی تھی کہ

روش جو کب سے یہ سب برداشت کر رہی

تھی فوراً بولی ماما میں بھی ہوں اس نے

جب اتنے پیار سے کہا سب مسکرانے لگے

وہ بھی آ کے اپنی ماں کے گلے لگی ماما مجھے

بھولتا تو نہیں جانتے کہ روش نے کیا کیا

بھول تو نہیں جائیں گی روش نے کہا تو
سب کی ہنسی چھوٹی وہ جلس ہو رہی تھی کہ
اس کی ماں اس سے زیادہ اس کی بہن
بھائیوں سے پیار کر رہی ہے نہیں میں اپنی
گنہگار بن کر رہی ہوں کہ

بھائیوں سے پیار کر رہی ہے نہیں میں اپنی
گڑیا سے سب سے زیادہ پیار کرتی ہوں
ہے نا کو مل بیلم نے سب سے تصدیق
چاہی جس پر سب نے زور و شور سے سر

ہلایا۔۔۔۔۔

بلاج بس اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کا ایسے

مصومیت بھرے سوال پر دل میں گویا ہوا

جان تمہیں تو سب سے زیادہ میں پیار کرتا

ہوں پھر اسے یاد آیا روش کو چوٹ لگی تھی

وہ تیز قدموں سے گیا اور ملازمہ سے پوچھ کر

فرسٹ ایڈ کیٹ لے کر آیا روش صفحے پر

بیٹھی روحی کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کر

رہی تھی بلاج تیز قدموں سے اس تک گیا
سب بلاج کی پھڑتی دیکھ رہے تھے بلاج
روش تک پہنچا اور روش کا پاؤں اپنے ہاتھ
میں لے کر اس کی بینڈج کرنے لگا سب

حیرانی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔
حنین کا تو بس نہیں تھا چل رہا کہ وہ بلاج کو
اٹھا کر کہیں پھینک آئے جو اپنے سر کے
سامنے اپنے نمبر بڑھانے پر لگا ہوا تھا

شہید

پہلو
-----روش بھی منہ کھولے

بلاج کو دیکھ رہی تھی جو کسی کی بھی پرواہ
کیے بغیر اس کے قدموں میں بیٹھا اس کے
پاؤں کی بینڈج کر رہا تھا اسفند یار خانزادہ کو

بلاج کا ایسے روش کا خیال رکھنا اچھا لگا
بلاج اس کی بینڈج کر کے پیچھے ہٹا اور جا کر
فرسٹ ایڈ کیٹ دراز میں رکی وہ ہاتھوں کو
دھو کر جیسے ہی واپس آیا سب کو حیرانگی
کے ساتھ دیکھ کر

سے اسے دیکھتے پا کر جیمپ گیا

پھر ایک سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گیا لیکن روش

ابھی ویسے ہی سکتے کی حالت میں تھی اسے

یقین نہیں تھا آرہا کہ وہ انا پرست انسان

کہ جس نے مجھے دیکھا تھا

یقین نہیں تھا آرہا کہ وہ انا پرست انسان
کبھی ایسے اس کے قدموں پر بیٹھ کر اس کی
بینڈج بھی کرے سکتا ہے۔۔۔۔

علیزے جو کشمالہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

ساگر کی نظروں سے حائف ہو رہی تھی وہ

جو اسے ہی بس دیکھے جا رہا

تھا۔۔۔۔۔ علیزے کا دل کر رہا تھا اس لڑکے

تھا۔۔۔۔۔ عزیزے کا دل کر رہا تھا اس لڑکے
کی حالت بگاڑ دے اسے کراٹے بھی آتے
تھے لیکن وہ سب کا خیال کر کے خاموش
بیٹھی ہوئی تھی ورنہ وہ اس کا وہ حال کرتی

کے کبھی کسی لڑکی کی طرف بھی نہ

دیکھتا۔۔۔۔۔

ساگر بے شرموں کی طرح اسے ہی دیکھ

رہا تھا بلاج کب سے اسے ملاحظہ فرما رہا تھا

اسے رہانہ گیا اس کے پاس آیا اور کہا۔۔۔
ویسے ساگر تم دوسروں کی نینا ڈبونے میں لگے
رہتے ہو اور اپنی کیسے پاڑ چڑھاؤ گے۔۔۔۔
ساگر نے برا سا منہ بنایا کہ اب اس کو پتہ

ساگر نے برا سا منہ بنایا کہ اب اس کو پتہ

چل گیا اب یہ بلا ساگر کی جان نہیں

چھوڑے گا۔۔۔ بچوں جو تو نے میرے

ساتھ کیا ہے نا اس سے بھی کہی زیادہ برا

کے لیے یہ بات کہہ رہا ہے

ساتھ لیا ہے نا اس سے بھی زیادہ برا

دیکھ میں تیرے ساتھ کرتا ہوں تیری تو میں

کبھی بھی نیا پار نہیں لگنے دوں گا

-----بلاج نے اسے وان کیا اور چلا

کیا-----

آیا بڑا میری نینا ڈبوئے والا پہلے اپنی تو بچا
لے ساگر مسمنایا۔۔۔۔۔ساگر کو ایک
شیطانی سوجی اور حنین کے پاس گیا بھائی یہ
بلاج ضرور کچھ گڑبڑ کرنے کے چکروں میں

— — — — —

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حنین نے پوچھا پتہ نہیں

بھائی کب سے روش کو ہی دیکھ رہا ہے اب

اس کا کچھ کرنا پڑے گا ساگر نے جا کر حنین

اس کا کچھ کرنا پڑے گا ساگر نے جا کر حنین
کو آگ لگائی اور حنین تو اب تک بلج پر ہی
نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ کوئل بیگم
نے ماہر اور حنین سے کہا چلو اپنے انکل کو
کے ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔۔

نے ماہر اور حنین سے کہا چلو اپنے انکل کو
روم میں چھوڑ کے آؤ ماہر آپ بھی بھائی کی
ہلپ کرو پایا کو اٹھانے میں ---- تو حنین
نے ساگر کو اشارہ کیا کہ وہ بھی آئے اور

انہیں اٹھا کر کمرے میں لے جائے۔۔۔۔۔
حنین انہیں نیچے والے کسی بھی کمرے میں
رکھ دو کو مل بیگم نے کہا کہ نیچے والا کمروں
میں سے کسی میں بھی لے چلو۔۔۔۔۔

تو اسفندیار خانزادہ انکاری ہوئے نہیں میں
اپنے کمرے میں جاؤں گا اتنے سال میں باہر
رہا ہوں اب بھی میں باہر ہی رہوں انہوں
نے یہ کہا تو کوئل نے چہرہ نیچے کر لیا انہوں

رہا ہوں اب جی میں باہر ہی رہوں انہوں
نے یہ کہا تو کوئل نے چہرہ نیچے کر لیا انہوں
امید نہیں تھی کہ وہ ایسی بات کریں گے
مجھے میرے کمرے میں چھوڑ آؤ اسفندیار
خانزادہ نے کہا تو حنین نے کہا جی انکل اور

خانزادہ نے کہا تو حنین نے کہا جی انکل اور

انہیں اٹھانے لگا لیکن بلاج آگے آیا بھائی

آپ پیچھے ہوں میں انہیں اٹھاؤں گا آپ دو

مل کر اٹھائیں گے میں اکیلے اٹھا لوں گا

حنین نے اسے گھور کر دیکھا کہ یہ اب یہاں

بھی اپنے نمبر بڑھانے کے لیے آگیا۔۔۔

بلاج نے اسفندیار خانزادہ کو آرام سے اپنی

باہوں میں اٹھا لیا اسفندیار خانزادہ اس سے

بلاج نے اسفندیار خانزادہ کو آرام سے اپنی
باہوں میں اٹھا لیا اسفندیار خانزادہ اس سے
بات کرنے لگے یار تمہاری باڈی تو بہت
اچھی بنی ہوئی ہے

یہ اس کے لیے ہے
انہوں نے پوچھا ویسے کام کیا کرتے ہو

اس نے بتایا انکل میں آرمی میں

ہوں۔۔۔۔۔

آرمی میں ملک کی حفاظت کرتے ہو بہت

ارسی میں ملک کی حفاظت کرے ہو بہت

اچھی بات ہے بیٹا میں تو کافی امپریس ہوا تم

سے انہوں نے کہا تو بلاج احمد خان کے

دل کو سکون ملا کے چلو کوئی تو ہے جو

امپریس ہوا اب اسے اپنا راستہ تھوڑا اسان

اچھریں ہوا اب اسے اپنا راز سہ سورا احسان

ہوتا نظر آنے لگا اس نے اپنے دل میں عہد

کر لیا کہ وہ اپنے سر کو پٹائے گا اور سر

کے بعد ساس خود ہی پٹ جائیں گی اور بیگم

کا کیا ہے وہ معصوم سی ہے ساس سر پٹے

ہاں کیا ہے وہ حضورؐ کی ہے سانس سر پہ

تو وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی رہ جائے گا اس

کا ہٹلر بھائی تو اس کا بھی کچھ کرنا پڑے گا

بلاج من ہی من میں منصوبے بنانے

لگا۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے بلاج سے کہا

لگا۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے بلاج سے کہا

کہ وہ اوپر ان کے کمرے میں لے جائے تو

اسفندیار خانزادہ فوراً بولے کہاں آپ بھی

ساتھ آئیں۔۔ اسفندیار خانزادہ کے ایسے کہنے

پر وہ بہت زیادہ شرمندہ ہوئی انھیں امید نہیں
تھی وہ سب کے سامنے ایسے بولیں گے

وہ انھیں شرمندہ کروانے پر کیوں تلے ہوئے
تھے مات مات پر انہیں اسے بول رہے تھے

تھے بات بات پر انہیں ایسے بول رہے تھے

جیسے نیا بہاتا جوڑا شادی کے بعد ایک

دوسرے کو بلاتے ہیں بالکل ویسے ہی

اسفندیار خانزادہ اپنی بیگم کو بار بار چھیڑ رہے

اسفندیار خانزادہ اپنی بیگم کو بار بار چھیڑ رہے

تھے۔۔۔۔۔

کوئل بیگم نے کمرے میں جا کر بیڈ پر اسفندیار

خانزادہ کے لیے جگہ بنائیں اور بلاج سے کہا

کہ انہیں بلاج سے ملنا ہے

خانزادہ کے لیے جگہ بنائیں اور بلاج سے لہا

کہ انہیں یہاں پر لٹا دو بلاج نے وہاں پر لٹایا

اور اتنے میں ماہر روح روش اور نور سب

اندر داخل ہوئے بیڈ پر اسفندیار خانزادہ کے

ساتھ روش جا کر بیٹھی اور ان کے سینے پر

سر رکھا

پاپا-----اس نے اتنے پیار

سے پکارا کہ ان کا دل دکھ گیا جی میری گڑیا

ماما میں نے آپ کو بہت مس کیا روش نے

پاپا میں نے آپ کو بہت مس کیا روش نے
کہا اور پھر رونے لگی

میں نے بھی اپنے بچیوں کو بہت مس کیا
انہوں نے یہ کہا اور ان کے آنکھیں نم ہو

اہوں نے یہ لہا اور ان کے اٹھیں م ہو
گئی ان کے ایک طرف اب ماہ نور آکر بیٹھ
گئی تھی کیونکہ اس وقت اسفندیار خانزادہ کو
سینٹر میں لٹایا گیا تھا ان کے دونوں طرف
روش اور ماہ نور تھے جبکہ کومل بیگم کے

انہوں نے یہ کہا اور ان کے آنکھیں نم ہو
گئی ان کے ایک طرف اب ماہ نور آکر بیٹھ
گئی تھی کیونکہ اس وقت اسفندیار خانزادہ کو
سینٹر میں لٹایا گیا تھا ان کے دونوں طرف

یہ سب کچھ یہاں سے دور کر کے
روش اور ماہ نور تھے جبکہ کوئل بیگم کے
ساتھ ماہر اور روحی دونوں کھڑے تھے ان
کے شولڈرز پر سر رکھے ہوئے اپنی ماں کو
حصار میں لیا ہوا تھا ایک مکمل فیملی تھی

ہستی بستی فیملی جس کو لسی کی نظر لگ لئی
تھی اسفندیار خانزادہ کو ریسٹ کرنے کا بول
کر سب نکل گے روحی نے اپنے باپ سے
کہا پایا آپ کو پتہ ہے ڈاکٹر نے منع کیا کوئی
بھی اس طرح کا کام اسے نہیں کرنا کوئی

بھی اس طرح کا کام اپنے نہیں کرنا کوئی
وزن یا اس طرح کی بھی چیز اپنے واک بھی
نہیں کرنی بس اپنے ریسٹ کرنا ہے جتنا
آپ ریسٹ کریں گے اتنا آپ جلدی ٹھیک
ہو جائے گی

ہوں گے آپ میری بات سمجھ رہے ہیں

تم تو پوری ڈاکٹر بن گئی ہو۔۔ اسفندیار

خانزادہ نے روحی کو کہا

آپ کو نہیں پتہ میں نے کیسے وقت گزارا

رکنا آگے نہ بڑھنا

اپنے وہاں پہنچے یہ سب کے سب
اکیلے رہی آپ سب کے بغیر رہی کوئی بھی
میرے ساتھ نہیں تھا اگر بابا نہ ہوتے تو میں
کیسے سروایو کرتی میں نے کتنی دعائیں کی آپ
ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔۔ جب آپ ٹھیک ہو

تھیک ہو جائیں۔۔۔۔۔ جب آپ تھیک ہو

گئے ہیں تو آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو بس

ایسے ہی رہنے دو نہیں آپ کو اپنا زیادہ خیال

رکھنا پڑے گا اور ہاں اگر آپ کے سٹچز میں

ذرا بھی پین ہوا یا کچھ بھی فیل ہوا آپ

ایسے ہی رہنے دو نہیں آپ کو اپنا زیادہ خیال
رکھنا پڑے گا اور ہاں اگر آپ کے سسٹمز میں
ذرا بھی پین ہوا یا کچھ بھی فیل ہوا آپ
ہمیں اسی ٹائم بتائیں گے روحی نے انھیں
وارن کرنے والے انداز میں کہا

میں اپنی تمام باتیں کے روبرو آئیں

وارن کرنے والے انداز میں کہا

انہوں نے کہا اچھا میری ڈاکٹر یعنی میں

تمہیں سب بتاؤں گا لیکن پاپا کو شش کیجیے گا

کہ کچھ بھی ڈریس نہ ہو آپ کو اور ہاں آپ

کہ کچھ بھی ڈریس نہ ہو آپ کو اور ہاں آپ
نے کچھ ہیوی نہیں اٹھانا پلیز پاپا میں آپ
سے ریکوسٹ کر رہی ہوں
ہم ڈاکٹر کے پاس بھی جائیں گے۔

طاہرہ نے اچھا ٹاکٹ لیا ہے۔

بیٹا میں نے ابھی ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا

اسفندیار خانزادہ انکاری ہوئے۔۔۔

نہیں بابا ہم آپ کو کل ڈاکٹر کے پاس لے

کر جائیں گے تاکہ آپ کا پر اپر چیک اپ کر

لہ، روحی، نے فکر مند، سے کہا۔۔۔

لیں روحی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

تم فکر نہ کرو جو تمہارا بابا ہے وہ دیکھنا کل

کیا مجھے لگتا ہے رات کو ہی کوئی ڈاکٹر لے

کے آجائے گا مجھے چیک کرنے کے لیے

کے آجائے گا مجھے چیک کرنے کے لیے

انہوں نے کہا تو روحی مسکرائے وہ رحمان

ملک کی بات کر رہے تھے

پاپا آپ اب ریسٹ کریں ہم پھر انیں گے

آجائے گا مجھے چیک کرنے کے لیے

پاپا آپ اب ریسٹ کریں ہم پھر انیں گے
آپ سے باتیں کریں گے روش نے بھی ان
سے کہا۔۔۔۔۔ ان کے ماتھے پر پیار کر کے

وہ باہر نکل گئی

وہ باہر نکل گئی

بلاج جو کب سے ہی تاک لگائے بیٹھا تھا

کب روش اکیلی ہو اور وہ اسے ملے۔۔۔

روش سب سے پہلے کمرے سے باہر نکلی

بلاج نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ساتھ

روں سے بے چہرے کے باہر

بلاج نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ساتھ

والے کمرے میں لے کر چلا گیا اس نے اندر

سے دروازہ بند کر کے کنڈی لگائی اور اس کو

دروازے کے ساتھ ہی پن کر دیا روش

دروازے کے ساتھ ہی پن کر دیا روش
نے ہاتھ مار کر اپنے آپ کو چھڑوانا چاہا پر
بلاج نے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ
اپنے قبضے میں کیے پھر اس کی آنکھوں میں

آنکھوں میں آنسو آگئے وہ ہمیشہ ہی اسے ایسے
ہی ٹریٹ کرتا تھا

جان میں کیا کروں آپ کو دیکھنے کا دل کر رہا
تھا دور سے تو صبح کا دیکھ رہا ہوں پاس سے

نہیں دیکھا۔

اس لیے ایسے آپ کو یہاں لانا پڑا ایک وہ
آپ کو باڈی گارڈ آپ کا بھائی وہ آپ کا پیچھا
نہیں چھوڑتا جہاں جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے

آج کل کے لوگ جہاں جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے

آجاتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے مجھ پر نظر

رکھنے کے لیے آپ نے اسے بولا ہے۔۔۔

کیا ایسی ہی بات ہے بلاج نے اس سے

کہا اور پھر اس کے ماتھے پر لب رکھے اچھا

ہا اور پھر اس کے ماتھے پر جب رے اچھا

میں ہاتھ اٹھانے لگا ہوں آپ نے شور نہیں

کرنا بلاج نے یہ کہتے ہی ہاتھ اس کے

چہرے سے ہٹائے روش نے چیخ مارنے

کے لیے منہ کھولا وہ حنین کو بلانا چاہتی تھی

لے لیے منہ لھولا وہ حنین کو بلانا چاہتی تھی

لیکن اس سے پہلے ہی بلاج نے اس کے

لبوں کو کفل لگا دیا۔۔۔۔۔ وہ اپنی تشنگی

مٹانے لگا جو صبح سے ہی کچھ نہ کچھ ایسا کر

رہی تھی کہ بلاج کو اس پر پیار آ رہا تھا اب

تو اپنا پیار روش پر نچھاوڑ کرنا بنتا تھا وہ
آہستہ آہستہ اس کے لبوں کو اپنے گرفت
میں مضبوطی سے پکڑنے لگا روش کے تو
اوساں حطا ہو گئے یہ تیسری بار وہ اس کا

لمس محسوس کر رہی تھی لیکن اسے کیا پتہ وہ
کہیں بار اس پر اپنا لمس چھوڑ چکا تھا۔۔

بچوں کے جانے کے بعد کوئل بیگم نے

اپنی زندگی کے کئی لمحے یاد کیے۔

اسفندیار خانزادہ کو دیکھا تو وہ انہیں ہی پیار

بھری نظر سے دیکھ رہے تھے انہوں نے

اشارے سے کوئل بیگم کو اپنے پاس بلایا

جس پر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ہوئی بیڈ

کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اسفندیار خانزادہ

جس پر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ہوئی بیڈ
کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی اسفندیار خانزادہ
نے ہاتھ آگے بڑھایا تو کوئل بیگم نے ان
کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا وہ جب ان سے ملی
تھی تب ہی انہوں نے ان کے ہاتھ میں

کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا وہ جب ان سے ملی
تھی تب ہی انہوں نے ان کے ہاتھ میں
پھول والے کچرے دیکھ لیے تھے جن میں
سے اب کافی حد تک ٹوٹ کر گر چکے تھے

اسفندیار خانزادہ نے ان کے ہاتھ کو اپنے منہ
کے قریب کیا اور ان پر بوسہ دیا جس پر کوئل
بیگم شرمائی

افففففف۔۔۔۔۔ آپ کا یہ شرمانا میں نے

بہت یاد کیا۔۔۔۔۔ آج میں نے آپ کو یاد کیا

اسقف۔۔۔۔۔ آپ کا یہ سرمانا میں نے

بہت یاد کیا آپ نے مجھے یاد کیا۔۔۔۔۔؟

اسفندیار خانزادہ نے پوچھا

یہاں بیٹھے میرے پاس اسفندیار خانزادہ نے

انہیں اپنے پاس بٹھایا اسفندیار خانزادہ نے

انہیں اپنے پاس بٹھایا اسفندیار خانزادہ نے
اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا تو کومل بیگم نے
اپنا سر ان کے سینے پر رکھا وہ ان کا سر
سہلانے لگے کومل بیگم رونے لگی

جان اے عزیز از قلم ڈمی کے

قسط نمبر 38

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں بیٹھے میرے پاس اسفندیار نے
انہیں اپنے پاس بٹھایا اسفندیار خازا وہ
نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا تو
کوئل بیگم نے اپنا سر ان کے سینے پر

دس م کے پچاس سال کے لیے پر
رکھا وہ ان کا سر سہلانے لگے کوئل بیگم

رونے لگی خانزادی سائیں آپ رو کیوں

رہی ہیں اب تو میں آگیا

کوئل بیگم کا سنا اٹھ

ہاں سب پر ہاں

میری جان آپ اکیلی ہو گئی تھی -

میں نے بہت مشکل سے سب سنبھالا

ساتھ

میں آ کر یہ نہیں دیکھ سکتا تھا

میں آپ کو بتا نہیں سکتی میں نے کیسا
کیسا وقت دیکھا -----

بس میری جان آج اس بارے میں کوئی
بات نہیں ہوگی جو بات ہوگی کل ہوگی

بس میری جان آج اس بارے میں کوئی

بات نہیں ہوگی جو بات ہوگی کل ہوگی

آج تو بس میں آپ کو سننا چاہتا ہوں

میری جان کیسی ہیں -----؟

کوئل بیلم نم آواز میں بولی میں ٹھیک

نہیں ہوں۔۔۔؟

خانزادی سائیں ایسے تو نہ کہیں اب تو

میں آگیا ہوں اب تو میری خانزادی

میں آگیا ہوں اب تو میری خانزادی

ساتیں کو ٹھیک ہونا چاہیے اسفندیار

خانزادہ نے کہا اور ان کے ماتھے پر پیار

وما خانزادی، ساتیں، آہ، کسے کسے

خانزادہ نے کہا اور ان کے ماتھے پر پیار

دیا خانزادی سائیں آپ یہ کیسے کپڑے

پہنتی ہیں اتنے پھیکے رنگ

سائیں آپ چلے گے تھے تو پھر کون
سے رنگ میری زندگی میں بچتے تھے میں
نے بہت مشکل وقت گزارا ہے سائیں
آپ کی یاد میں اب تو بس دن گزر رہے

آپ کی یاد میں اب تو بس دن گزر رہے
تھے سانسیں چل رہی تھی کیا پتہ کس دن
یہ سانسیں بھی بند ہو جاتی انہوں نے یہ
کہا تو اسفندیار خانزادہ نے ان کے

ہاں تو اسٹندیار حارادہ کے ان کے

بالوں میں ہاتھ پھنسا کر کر ان کا چہرہ

اونچا کیا۔۔۔۔۔

آج کے بعد یہ لفظ آپ کی زبان سے نہ

نکا نیاں آئے کہ آئے۔۔۔

آج کے بعد یہ لفظ آپ کی زبان سے نہ
نکلے خاندادی آپ کے لیے میں آج بھی
ویسا ہی جنونی ہوں جیسے آج سے 15
سال پہلے تھا یہ بات آپ اپنے ذہن میں

سال پہلے تھا یہ بات آپ اپنے ذہن میں
ڈال لیجیے کہ آج کے بعد آپ کی زبان
سے ایسا کوئی بھی لفظ نکلا تو آپ کے
لبوں کو سزا ملے گی انہوں نے یہ کہا اور

سال پہلے تھا یہ بات آپ اپنے ذہن میں
ڈال لیجیے کہ آج کے بعد آپ کی زبان
سے ایسا کوئی بھی لفظ نکلا تو آپ کے
لبوں کو سزا ملے گی انہوں نے یہ کہا اور

لبوں کو سزا ملے گی انہوں نے یہ کہا اور

ہلکا سا ان کے لبوں کو چھوا ویسے تو یہ

سزا کے مستحق ہیں لیکن کیا کروں جان

آج تو لوٹا ہوں آج ہی اگر آپ کو سزا

مرا ہے میں میں یہاں ہوں جان

آج تو لوٹا ہوں آج ہی اگر آپ کو سزا

دی تو کہیں آپ ڈرنے جاتیں اسفندیار

خانزادہ نے انہیں چھیڑا تو وہ ہلکا سا

مسکرائے اب نظر نہ کر آ کر

خانزادہ نے انہیں چھیڑا تو وہ ہلکا سا
مسکرائی اور نظر نیچے کر لی آپ کو کیا
بتاؤں میں نے بہت یاد کیا آپ کو

میری جان -----

ہمارے چار بچے ہو گئے پھر بھی آپ

ویسے ہی شرماتی ہیں جس پر کوئل بیگم

نے اپنا چہرہ ان کے سینے میں چھپایا

اسفندیار خانزادہ نے ان کو اسنے بازو

انتظار کر رہے ہوں گے کوئل بیگم نے
کہا

نہیں ان سب کو پتہ ہے کہ 15 سال
کے بعد ملاقات ہوئی ہے تھوڑا وقت

اپنے سائیں کے ساتھ رہنیں

دیں-----

آپ جائیں چینج کر کے آئیں اور آپ کو

پتہ ہے نا کون سا کلر پہننا ہے تو انہوں

آپ جائیں چیلنج کر کے آئیں اور آپ کو

پتہ ہے نا کون سا کلر پہننا ہے تو انہوں

نے کہا۔۔۔۔۔

سب باہر ویٹ کر رہے ہوں گے اچھا

آپ جائیں چیلنج کر کے آئیں اور آپ کو

پتہ ہے نا کون سا کلر پہننا ہے تو انہوں

نے کہا۔۔۔۔۔

سب باہر ویٹ کر رہے ہوں گے اچھا

سب باہر ویٹ کر رہے ہوں گے اچھا

نہیں لگتا سب کو انتظار

کروانا۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے پھر انھیں

کہا

سب باہر ویٹ کر رہے ہوں لے اچھا

نہیں لگتا سب کو انتظار

کروانا۔۔۔۔۔ کو مل بیگم نے پھر انھیں

کہا

نہیں لگتا سب کو انتظار

لہا

انھیں ویٹ کرنے دیں ابھی میرا وقت
ہے مجھے خود کو محسوس کرنے دیں میں
بہت تڑپا ہوں آپ کے لیے اور آج

ہے جسے خود کو سوس کرے دیں میں

بہت تڑپا ہوں آپ کے لیے اور آج

بھی آپ مجھے تڑپانا چاہتی ہیں

آج آپ کے گھر میں

آپ ایسے کہیں گے کیا میں نہیں تڑپی
جس پر انہوں نے ان کے سر پر ہاتھ
رکھا۔۔۔۔۔

میں نے بھی اپنی جان کو بہت مارا کیا

رکھا۔۔۔۔۔

میں نے بھی اپنی جان کو بہت یاد کیا

اسفندیار خانزادہ نے اپنے بازوہ کے

حصار میں انھیں لیا۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر تک ان کے سینے سے لگی
رہی مجھے یقین نہیں آ رہا آپ واپس آگے
ہیں ایسے لگتا ہے میں کوئی خواب دیکھ
رہی ہوں کوئل بیلم نے کہا تو اسفندیار

رہی ہوں کوئل بیلم نے کہا تو اسفندیار

خانزادہ نے کہا ہم آپ کو یقین دلائیں

گے بس تھوڑا سا وقت اور اس کے

بعد ہم آپ کو پورا یقین دلائیں گے کہ

ہم واپس آگئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اسفندیار خانزادہ نے ماتھے پر لب رکھے

آپ ادھر میرے ساتھ رہیں مجھے تھوڑا

سکون چاہیے تو کوئل نے کہا سائیں آپ

مومن چاہیے مومنوں کے ہاں صائیں آپ

تھوڑی دیر ریست کریں میں نیچے سب

کے پاس ہو کر آتی

ہوں-----

نہیں آ رہے ہیں

گی اسفندیار خانزادہ انھیں چھوڑنے کے
موڈ میں نہیں تھے۔۔۔۔۔ دیکھیں سب
بچے ہیں کیا سوچتے ہوں
گے۔۔۔۔۔

لے-----

اس عمر میں بھی آپ کو رومینس کی
پڑی ہے----- کوئل بیگم نے کہا
جب ہماری عمر رومینس کرنے کی تھی تو

میں نے سونے ہوئے لزار دی اب ہم
رومینس میں گزاریں گے کیا کہتی ہیں ماہر
کب تک اکیلا رہے گا ہماری تین بیٹیاں
ہیں اگر بیٹے ہو جائیں تو پرفیکٹ فیملی ہو

بیٹے کی تو کوئل بیگم بیچاری منہ کھلے انہیں
دیکھنے لگی ابھی تو انہیں دو گھنٹے بھی نہیں
ہوئے آئے ہوئے انھوں نے اپنی
فرمائشیں رکھنا شروع کر دی۔۔۔۔۔

اسفندیار خانزادہ کی باتوں کا مطلب سمجھ

کر کوئل بیگم شرمائی اور ان کا شرمانا

افففففف۔۔۔۔۔ یہ ادا اسفندیار خانزادہ

کے دل پر لگی

جان ایسی حرکتیں نہ کریں میں ابھی اس
قابل نہیں ہوں کہ میں آپ کی حرکتوں
پر آپ کو خراج پیش کر سکوں تو اس
لیے تھوڑا سا اجتناب کیجیے گا ورنہ آپ

لے تھوڑا سا اجتناب لیجیے گا ورنہ آپ

پچھتائیں گی اسفندیار خانزادہ نے انہیں

چھیڑا تو وہ مسکرا نے لگی-----

کو مل بیگم کو اپنے سینے سے لگائے

انہوں نے کوئل بیگم کے ماتھے پر اپنے
لب رکھے

میری جان-----میں نے ان پلوں

کو بہت مسر کا میں نے آہ کو بہت

کو بہت مس کیا میں نے آپ کو بہت

مس کیا ہے اس پر کوئل بیگم نے نم

آنکھوں سے انہیں دیکھا مجھے آپ اکیلے

چھوڑ کر کہو! حلہ گئے تھے۔۔۔۔۔

اسلوں سے اہیں دیکھا ہے آپ ایسے

چھوڑ کر کیوں چلے گئے تھے -----

ان کی زبان سے پھر شکوہ نکلا

میری جان میں کہاں گیا تھا یہ تو تقدیر

کہ فضا ہے تجھ کے کہ کمنہ ہے آ کے

یہ سب سچ ہیں، یہ سب سچ ہیں
کے فیصلے تھے ورنہ کون کبجنت آپ کو

چھوڑ کے جانا چاہتا تھا اور ایک بات

بتائیں آپ نے کیا حال بنایا ہوا ہے اپنا

میں نے تو سوچا تھا جب میں جاؤں گا تو

میں نے تو سوچا تھا جب میں جاؤں گا تو

میری خازادی سائیں مجھے تیار ملیں گی

لیکن نہیں جب میں آیا تو آپ کی حالت

دیکھی مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔ یہ کیسے

کپڑے آپ نے پہنے ہیں جس پر کوئل

بیگم نے کہا کہ بس یہی تو رنگ میری

زندگی میں رہ گئے تھے کون رنگ بھرتا

اس زندگی میں سب رنگ آپ سے

اس زندگی میں سب رنگ آپ سے
تھے۔۔۔۔

جس پر اسفندیار خانزادہ نے کہا میری
جان اپ کو پتہ ہے مجھے آپ کن رنگوں

جس پر اسفندیار خانزادہ نے لہا میری
جان اپ کو پتہ ہے مجھے آپ کن رنگوں
میں اچھی لگتی ہیں اپ نے یہ رنگ
کیوں پہنا ہوا ہے یہ دوپٹہ ایسے کیوں رکھا

کیوں پہنا ہوا ہے یہ دوپٹہ ایسے کیوں رکھا

ہوا ہے آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کے

کھلے بال پسند ہیں مجھے آپ رنگ برنگے

کپڑوں میں پسند ہیں لال جوڑے میں

کے پاس پہنچیں گے آپ کو

کپڑوں میں پسند ہیں لال جوڑے میں

پسند ہیں اور یہ آپ نے کس کمر کے

کپڑے پہنے ہوئے ہیں پھیکے رنگ یہ تو

نہیں یہ حال ہے کہ لے

پرے پے ہوئے ہیں پیے رنک یہ نو

نہیں میری جان کے لیے

بنے-----

کوئل بیگم نم آنکھوں سے انہیں دیکھنے

لگا آ آ گسسا گسسا گسسا

نوں قیسم آٹھوں کے آہیں دے

لگی۔۔۔ آپ آگے ہیں اب سب رنگ

پہنوں گی۔۔ کیوں نہیں میری جان میں

آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں میں لوٹ آیا

آپ کے

آپ سب کے بغیر رہوں گی -----

اسفندیار خانزادہ نے نم آنکھوں سے

انہیں دیکھا اور کہا آپ کیسے سوچ سکتی

ہیں کہ اگر میں ٹھیک ہوتا تو میں آپ کے

ہیں کہ اگر میں ٹھیک ہوتا تو میں آپ کے

بنا رہ سکتا تھا 15 سال میں قومہ میں رہا

میری جان 15 سالوں کے بعد دیکھیں

جیسے ہی میں ہوش میں آیا سب سے پہلے

آپ کے پاس آیا دیکھیں میری حالت
دیکھیں میرے سٹچز نہیں کھلے ڈاکٹر نے
مجھے سفر سے منع کیا ہر چیز سے منع کیا
چلنے پھرنے سے منع کیا لیکن دیکھیں میں

چلنے پھرے سے منع لیا ییلن دیکھیں میں

پھر بھی آپ کے پاس آگیا ہوں کس

لیے صرف اس لیے کہ مجھے اپنی جان

اپنے سکون کے پاس آنا تھا میں نے

بہت انتظار کیا ان پلوں کا میں جب
سے ہوش میں آیا ہوں پل پل تڑپا ہوں
آپ کے لیے اور آپ کہتی ہیں کہ میں
نے آپ کو یاد نہیں کیا بلکہ آپ نے

مجھے تڑپایا ہے اسفندیار خانزادہ نے الٹا
انہی پر الزام لگا دیا تو کوئل بیگم انھیں
دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اسفندیار خانزادہ نے انھیں اوپر ہونے کا

اشارہ کیا کوئل بیگم نے نا سمجھی سے

انھیں دیکھا جس پر اسفندیار خانزادہ نے

ان کے بالوں پر اپنے ہاتھ پھنسائے ان

کا جسم اور کہا اس کے لیے اس نے لہر

کا چہرہ اوپر کیا ان کی لبوں پر اپنے لب
رکھ دیے کیونکہ اپنی گردن کو زیادہ حرکت
نہیں تھے دے سکتے اس لیے انہوں نے
کوئل بیگم کا چہرہ پکڑ کر اوپر کیا اور ان

کوئل بیلم کا چہرہ پلڑ کر اوپر کیا اور ان

کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر ہلکا سا

بوسا دے کر پیچھے ہوئے میری جان

ایسی حرکتیں نہ کریں ورنہ ٹھیک ہونے

کے لئے

سے پہلے ہی آپ کے ساتھ کچھ کر دوں

گا اور پھر آپ پچھتاتی پھریں گی مجھے

ٹھیک ہونے دیں پھر آپ بہت شرمائیں

گنتی۔۔۔۔۔ انھوں نے زو معنی بات

سائیں میں سچے جاؤں اپ ریسٹ کریں

میں ذرا سب کے پاس سے ہو کر آتی

ہوں کسی کو کوئی چیز کی ضرورت نہ ہو

جان آپ 15 سال ان سب کے ساتھ

رہیں اب آپ میرے ساتھ رہیں گی

اسفندیار خانزادہ باضد تھے کہ وہ ان

کے

لے پاس ہی رہیں۔۔۔

جس پر کوئل بیگم نے انہیں آنکھیں

دکھائی آپ ریسٹ کریں جب آپ

ریسٹ کر کے اٹھیں گے تو میں آپ

کے پاس ہی ہوں گی

نہیں۔۔۔۔

خانزادی آپ میرے پاس رہیں انھیں

بھی پتہ ہے 15 سال کے بعد میں آپ

بھی پتہ ہے 15 سال کے بعد میں آپ

سے ملا ہوں ایسے تو نہیں میں آپ کو

چھوڑنے والا اسفندیار خانزادہ نے آنکھ

دبا کر کہا تو کوئل بیگم نے ان کے سینے

دبا کر لہا کو کوئل بیگم لے ان لے بیگم

پر ہلکا سا مکہ مارا بس تھوڑی دیر میں

ساتھ بچوں کو بھی دیکھ آؤں کوئل بیگم

نے کہا تو اسفندیار خانزادہ کا بھی جواب

پیارے ساتھیوں! بچے بڑے ہو گے ہیں انہیں ان کے

حال پر چھوڑ دیں آپ صرف میرا خیال

کریں اور ہاں 15 سال آپ ان سب

کے ساتھ رہیں 15 سال آ

کریں اور ہاں 15 سال آپ ان سب
کے ساتھ رہیں اب اگلے 15 سال آپ
میرے ساتھ رہیں گی صرف میں اور
آپ کوئی دوسرا بندہ ہمارے درمیان

نہیں آئے گا -----

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ کوئل

بیگم کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہیں۔۔۔۔۔

بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں میری جان 15

بیگم کو سمجھ نہ آیا وہ کیا کہیں۔۔۔

بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں میری جان 15

سال آپ سے جدائی کاٹی ہے شادی

کے بعد صرف پانچ سال تو ہیں اب

کے بعد صرف پانچ سال تو میں اپ
کے ساتھ رہا ہوں اس کے بعد میری
جان دیکھ لیں کہ 15 سال کی جدائی اور
اب وہ 15 سال تو میں نے پورے

اب وہ 15 سال تو میں نے پورے
کرنے ہیں جس وقت میں نے رومینس
کرنا تھا اس وقت میں سویا رہا اب تو
میں نے رومینس کرنا ہی کرنا ہے اپنا وہ

کوٹا تو میں نے پورا کرنا ہے انہوں نے
یہ کہا اور مسکرائے۔۔۔۔۔ کوئل بیگم
کو شرمندگی ہونے لگی وہ شرم کے مارے
چہرہ ہی نہ اوپر کر سکی انہیں ایسا شرماتا

کو شرمندگی ہونے لگی وہ شرم کے مارے

چہرہ ہی نہ اوپر کر سکی انہیں ایسا شرماتا

دیکھ کر اسفندیار خانزادہ مسکرائے

جان-----کیوں میری جان نکالنے

جان-----کیوں میری جان نکالنے

پر تلی ہیں جب انہوں نے کہا تو کوئل

بیگم نے ان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ

دیے آپ ایسے نہ کہیں سائیں میں آپ

دیے آپ ایسے نہ کہیں سائیں میں آپ
کے بغیر اب زندہ رہنے کے بارے میں
سوچ بھی نہیں سکتی مجھے ایسے چھوڑ کر
جانے کی بات نہ کریں میں مرجاؤں گی

جانے کی بات نہ کریں میں مرجاؤں گی

کومل بیلم نے کہا تو اسفندیار خانزادہ

نے ان کے لبوں کو اپنے لبوں میں دبا

لیا اور ان پر اپنی شدت لٹانے

لگے۔۔۔۔۔

کافی دیر بعد انھیں آزادی بخشی آج کے

بعد ان ہونٹوں سے یہ لفظ نہ نکلے کہ آپ

کے

بعد ان ہوسموں سے یہ لفظ نہ ملے کہ آپ

کو کچھ ہوگا ورنہ خانزادی ساہیں آپ میرا

جنون برداشت کرنے کے لیے تیار ہو

جانا

ہیں چاہے گاہے گاہے

مت سوچیے گا کہ بیمار ہوں اور مجھ میں

وہ ہمت نہیں۔۔۔۔۔ شاید زیادہ ہی

ہوگی کیونکہ اتنی جدائی کے بعد تو میں آپ

کہ الکا بخشہ کہ صیٹ میں نہیں تھا

ہو کی لیونکہ اتنی جدائی کے بعد تو میں آپ
کو بالکل بخشنے کے موڈ میں نہیں ہوں یاد
رکھیے گا کہ آج کے بعد یہ لفظ آپ کے
زبان سے نہ نکلے ورنہ ایسی سزا ملے گی

ربان کے رہے دورہ ایسی مرا کے

ان لبوں کو کہ اپ سب سے منہ

چھپاتی پھریں گی اسفندیار خانزادہ نے کہا

کوئل بیگم جلدی سے ان سے دور ہوئی

اب سے نیچے اتار گئے

اور بیڈ سے نیچے اتر گئی۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔ نیچے۔۔۔۔۔ جا۔۔۔۔۔ کر

۔۔۔۔۔ دیکھ۔۔۔۔۔ آتی ہوں کوئل بیگم

ہرکالتی ہوئی، ہمارے اور کے سے سہارا

۔۔۔۔۔ دیکھ۔۔۔۔۔ آتی ہوں کوئل بیگم

ہکلاتی ہوتی بولی اور کمرے سے باہر

بھاگی انھیں امید نہیں تھی اسفندیار

خانزادہ اس طرح بھی کر سکتے ہیں اور

خانزادہ اس طرح بھی کر سکتے ہیں اور
اوپر سے ان کی دھمکی۔۔۔ پیچھے اسفندیار
خانزادہ مسکرائے ان کے بیگم آج بھی
ویسے ہی شرماتی تھی وہ اپنی عرصے کے

اسفندیار خانزادہ نے اپنے لب کو ہلکے
سے چھوا اور لیٹ گئے وہ جو اتنے ٹائٹ
سے بے چین تھے اب آرام سے سونا
چاہتے تھے وہ تھوڑی دیر میں ہی گہری

نیند سو گے۔۔۔۔۔

کوئل بیگم نیچے سب کے پاس تھوڑی دیر

بیٹھی رہی اور پھر اوپر آکر اسفندیار

خانزادہ کو دیکھا وہ سو رہے تھے انہیں

خانزادہ کو دیکھا وہ سو رہے تھے انہیں
دیکھ کر ان کے بال ماتھے سے ہٹائے
(آپریشن کے بعد پیٹی کی گتھی تھی ان کے
سر پر تو سر کے پچھلے حصے سے کچھ بال

سر پر تو سر کے پچھلے حصے سے کچھ بال
بھی کاٹے گئے تھے ان کے ماتھے پر بال
(ابھی بھی ویسے ہی تھے
ان کو پیچھے کر کے ماتھے پر اپنے لب

ان کو پیچھے کر کے ماتھے پر اپنے لب
رکھے اور ایک مسکراتی نظر ان پر ڈال
کر دوبارہ کمرے سے باہر نکل گئی کیونکہ وہ
چاہتی تھی کہ وہ جتنا ہو سکے اتنا

چاہی کی نہ وہ جتنا ہو سے اتنا

اریسٹ کریں۔۔۔۔۔

انہیں روحی نے بھی بتایا تھا کہ ان کا

زیادہ خیال رکھنا پڑے گا ورنہ ان کی

طبیعت بگ سکتی ہے۔۔۔۔۔

چاہتی تھی کہ وہ جتنا ہو سکے اتنا

اریسٹ کریں۔۔۔۔۔

انہیں روحی نے بھی بتایا تھا کہ ان کا

زیادہ خیال رکھنا پڑے گا ورنہ ان کی

انہیں روحی نے بھی بتایا تھا کہ ان کا
زیادہ خیال رکھنا پڑے گا ورنہ ان کی
طبیعت دوبارہ گر سکتی ہے اس لیے تو
کوئل بیگم بہت احتیاط سے ان کا خیال

طبیعت دوبارہ گر سکتی ہے اس لیے تو
کوئل بیگم بہت احتیاط سے ان کا خیال
رکھ رہی تھی کوئل بیگم نیچے آئی تو ماہر
اور روحی ان کی دونوں طرف سے لپٹ

رہ رہی تھی وہیں یہی وہی ہے

اور روحی ان کی دونوں طرف سے لپٹ

گے تو انہوں نے ان دونوں کو باری

باری پیار کیا۔۔۔۔۔

کہا کہ یہ ہے یہ ہے یہ ہے یہ ہے

کیا بات ہے بہت لاڈ آرہا ہے تم
دونوں کو کوئل بیگم نے انہیں دیکھا تو یہ
چیز تو میں نے مس کی ہے ماما میں نے
آرہا کہ بہت مس کیا میں نے بھی اے

کے تو انہوں نے ان دونوں کو باری

باری پیار کیا۔۔۔۔۔

کیا بات ہے بہت لاڈ آ رہا ہے تم

دونوں کو کوئل بیگم نے انہیں دیکھا تو یہ

دولوں کو لوٹل بیٹم لے اہیں دیکھا لو یہ

چیز تو میں نے مس کی ہے ماما میں نے

آپ کو بہت مس کیا میں نے بھی اپنے

بچوں کو بہت مس کیا

بلاج روش کے لبوں پر اپنی شدت لٹا
کر پیچھے ہٹا اور غور سے اس کا چہرہ
دیکھنے لگا جو شرم سے لال ہو چکا تھا
میری جان ایسے نہ شرمایا کرو کچھ کر دوں

میری جان ایسے نہ شرمایا کرو کچھ کر دوں

گا ابھی میرے پاس تو اختیار بھی ہے

۔۔۔ مجھ سے بچ کر رہا کرو اور ہاں ہر

کسی سے فرمائشیں مت کیا کرو جو بھی

لسی سے فرمائشیں مت کیا کرو جو بھی

میری جان کو چاہیے مجھے بتاؤ مجھ سے

فرمائش کرو اپنی جان کی ہر فرمائش میں

پوری کروں گا تمہیں اس دنیا میں مجھ

سے زیادہ کوئی نہیں چاہ سکتا ماہ روش

بلاج احمد خان جب بلاج نے یہ کہا تو

روش نے بے یقین نظروں سے اس کی

طرف دیکھا کیا وہ اس نکاح کو مان چکا

شادی کرنا چاہتا ہے روش کے دماغ
میں بس یہی بات گردش کر رہی تھی یہ
آپو سے شادی کریں گے اس کے دل
نے پھر سے یہی سوال اٹھایا

نے پھر سے یہی سوال اٹھایا

۔۔۔۔۔ بلاج نے جب دیکھا کہ وہ بے

یقین نظروں سے اسے دیکھ رہی ہے

بلاج نے اس کے آنکھوں پر لب رکھے

پھر اس کے تل کو اپنے لبوں سے

چھوا-----

روش کرنٹ کھا کر اس سے پیچھے ہوتی

دور مٹے مجھ سے-----

دور ہٹے مجھ سے -----

دور رہیں مجھ سے آپ آپ کے ہسبینڈ

بنیں گے آپ آپ سے شادی کریں گے

یہاں میرے پاس کیوں آئے

ہیں-----

آپ کا کوئی حق نہیں ہے مجھے ایسے

چھونے کا-----

چلے جائیں یہاں سے الی ٹریٹ یو

-----آپ گندے ہیں

آپ آپو سے شادی کر رہے ہیں اور

ادھر مجھے ایسے ٹریٹ کرتے ہیں یہ اچھا

کیا مطلب وہ یہ سمجھ رہی ہے کہ وہ اس
کے ساتھ ٹائم پاس کر رہا ہے وہ کینزل
سے شادی کرے گا اور اس کے ساتھ
ویسے ہی وقت گزاری کے لیے آتا ہے

بلاج کو روش کا یہ رویہ پسند نہ آیا وہ اس

پر ایک گہری نظر ڈال کر کمرے سے باہر

نکل گیا پھر دروازے پر رکا اور

کہا-----

کہا۔

میری جان اب بلاج احمد خان تمہارا

ہے اور تم بلاج احمد خان کی

اس لیے کسی سے بھی شادی کے لیے

ہاں مت کرنا کیونکہ تم میری ہو اور

میری ہی رہو گی اگر میں نے سنا کہ تم

نے شادی کے لیے انکار نہیں کیا تو

کے ماری کے لیے جھڑپیں

بھول جانا میں کسی کو بخشوں

گا۔۔۔۔۔

وہ انکل پھر آئیں گے اور اگر تم نے

اے کہ تہ مجھ سے بڑا کوئی بھڑ نہیں ہوگا

ہاں کی تو مجھ سے بڑا کوئی بھی نہیں ہوگا
میں دنیا تہس نہس کر دوں گا یہ بات یاد
رکھنا بلاج ایک نظر اس پر ڈال کر وہاں
سے نکل گیا اس کا غصے کے مارا برا

حال تھا اگر وہ تھوڑی دیر وہاں رکتا تو
پتہ نہیں وہ روش کے ساتھ کیا کر دیتا
ہے اس لیے وہ جلدی سے وہاں سے
نکل گیا۔۔۔

روشن تھوڑی دیر وہاں رہی خود کو کمپوز
کیا اور پھر نیچے آگئی بلال وہاں سے چلا
گیا تھا۔۔۔۔۔

اللہ رب العالمین

اللہ تمہیں زندگی دے اللہ میری بچی کے

سر پر اس کے سائیں کا سایا ہمیشہ رکھے

انہوں نے یہ دعا دی تو کومل کی آنکھیں

آنسو سے بھر گئی کتنے عرصے کے بعد اللہ

آنسو سے بڑھ لئی لٹنے عرصے کے بعد ان

کے ماں نے دوبارہ سے انہیں یہ دعا دی

تھی اس دعا کے لیے وہ ترس گئی تھی

شاید ان کی ماں کی یہی دعائیں رنگ لائی

اور آج ان کا سہاگ 15 سال بعد دوبارہ

سے ان کے پاس واپس لوٹ آیا

۔۔۔ اماں بی نے کوئل بیگم کو اپنے سینے

سے لگا کے ماتھے پر پیار کیا ماہر اور

روحی بھی ان لے پاس آکر بیٹھے

میرے بچے ماشاء اللہ سے روح تو بالکل

میری روش کی طرح لگتی ہے جس پر

روش نے اماں بی کو منہ بسور کر دیکھا تو

اماں بی نے کہا تو منہ نا نکال تو بھی

میرا بچہ ایک ہی پیس ہے ہمارے

خاندان کا وہ خوش ہو گئی کہ اماں بی

نے اس کی تعریف کی ہے لیکن اماں بی

مے اس کی شریفی ہے مین اماں بی

نے تانا مارا تھا

اماں بی کو روح بہت سمجھدار لگی وہ

روش کی نسبت بہت سمجھدار

تھ

تھی۔۔۔۔۔ جو باپ کو اچھے طریقے

سے ایٹینڈ کر رہی تھی ان کی دوائی کا ان

کی ہر چیز کا خیال رکھ رہی تھی انہیں کیا

معلوم کہ وہ بچپن سے ہی ایسی تھی

معلوم کہ وہ بچپن سے ہی ایسی تھی
کیونکہ اس نے اپنے باپ کو شروع سے
ہی اس حالت میں دیکھا تھا کہ وہ بچپن
میں ہی بڑی ہو گئی تھی اس نے تو اپنا

بچپن جیا ہی نہیں تھا وہ اپنا بچپن جینا

چاہتی تھی اس لیے تو اپنی ماں کا پلو

پکڑے جہاں جہاں کوئل بیگم جا رہی

تھی ماہر اور روحی ایسے اپنی ماں کے

تھی ماہر اور روحی ایسے اپنی ماں کے
ساتھ چپک چپک کے چل رہے تھے کہ
جیسے اگر انہوں نے ایک پل کے لیے
بھی اپنی ماں کو چھوڑا تو ان کی ماں

کہیں چلی جائے گی کہیں غائب ہو جائے

گی اس لیے تو اپنی ماں کو نہیں تھے

چھوڑ رہے اور ماہ نور اور روش نے دیکھا

کہ ان کی ماں تو اب اسنے ان دونوں

مستور رہے اور ماہ نور اور روس کے دیکھا

کہ ان کی ماں تو اب اپنے ان دونوں
بچوں کے ساتھ ہی مصروف ہو گئی ہے

شہزادہ نے یہ کہنا تھا کہ

روش نے نور سے کہا آپو ماما ہمیں بھول
گئی ہیں کوئل بیگم نے سنا تو انہوں نے
اسے ہاتھ کے اشارے سے پاس بلایا
اور اس کے ماتھے پر پیار کیا میں اپنی

اور اس کے ماتھے پر پیار کیا میں اپنی
بچی کو کیسے بھول جاؤں تم تو میری
سب سے پیاری بچی ہو -----
روش چہک کر بولی سچی

کون بہت روبرو ہیں

ماما-----میرا بچہ تو میرا

سب سے پیارا بچہ ہے-----میرے

ہزار بچے بھی آجائیں پھر بھی تیری جگہ

کوئی نہہرے لے سکتا

کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔۔

کوئل بیگم کی آنکھیں نم ہوئی انہیں وہ یاد

آیا جو دکھ وہ اپنے دل میں بسائے بیٹھی

تھی ان کی بچی کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا

کی ان کی پی کے ساتھ جو پھ ہوا تھا

یہ تو بس وہی جانتی تھی ان کی آنکھوں

کے سامنے ہی تو سب ہوا تھا وہ کیسے

بھول جاتی اس لیے تو سب سے زیادہ

اس سے کہتا تھا

پیار اسی سے کرتی تھی-----

بے شک ماہر ان کا اکلوتا بیٹا تھا لیکن

پھر بھی انہیں روش سب سے زیادہ

پارمی تھی کہونک اس کے روش سے زیادہ

پھر بھی انہیں روش سب سے زیادہ
پیاری تھی کیونکہ ان کی روش نے وہ
وقت گزارا تھا جو کوئی سوچ بھی نہیں
سکتا انہوں نے روش کو گلے سے لگایا

حنین نے پاس آکر دونوں کو گلے لگایا

پھوپھو آپ خوش ہو جائیں بہت رو لیا

اب نہیں رونا انکل بھی واپس آگئے

ہیں اب تو آپ سٹرونگ ہو جائیں

ہیں اب تو آپ سٹرونک ہو جائیں
میرے بچے تمہارا بہت شکریہ میرا یہاں
تک ساتھ دینے کے لیے میرا اتنا خیال
رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔ پھوپھو آپ

لیسی باتیں کر رہی ہیں میں نے ہمیشہ

روش کو اپنی بہن سمجھا آپ کو اپنی ماں

سمجھا اس لیے تو میں آپ کے ساتھ رہا

آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں یہ میرا

فرض بنتا تھا اور میں اپنا فرض آخری
سانس تک نبھاتا رہوں گا آپ ایسے تو نہ
کہیں -----

وقار صاحب بھی کوئل بیگم کے پاس

نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا ماتھے پر پیار
کیا میری بچی ہمیشہ خوش رکھو تمہارے
لیے تمہارے بھائی کچھ بھی کر سکتے ہیں
کبھی یہ نہ سوچنا تم اکیلی ہو

بھی یہ نہ سوچنا کم الیلی ہو

-----بہت شکریہ بھائی آپ نے ہر

قدم پر میرا ساتھ دیا اور اگر آپ سب نہ

ہوتے تو میں کیا کرتی ----- ایسے

نہیں سوچتے میری بچی اب تو سب

ٹھیک ہو گیا اور خیال کرنا کہ زیادہ

سٹریس نہ دینا اسے اور ہاں اس کا بہت

خیال رکھنا اپریشن کو ابھی کم عرصہ ہوا

ہوتے تو میں کیا کرتی ----- ایسے

نہیں سوچتے میری بچی اب تو سب

ٹھیک ہو گیا اور خیال کرنا کہ زیادہ

سٹریس نہ دینا اسے اور ہاں اس کا بہت

خیال رکھنا اپریشن کو ابھی کم عرصہ ہوا
تو تین مہینے اور لگیں گے اسے سٹیبل
ہونے میں تو اس کا خیال رکھنا اور ہاں
اگر ہو سکے تو ٹانگوں کے مساج کرنا تاکہ

اس کے پاؤں میں تھوڑی جان آئے
کیونکہ اس کو چلنے میں پر اہلم ہوتی ہے
اتنا عرصہ کوما میں رہا ہے اسے چلنے میں
بہت زیادہ وقت ہوگی تو کوشش کرنا اس

کو ہیلدی چیزیں کھلاؤ تاکہ اس میں

تھوڑی طاقت آئے

جی بھائی-----

انھیں یہ سب رحمان صاحب نے بتایا

تھا کہ وہ کوئل بیگم سے جب ملے تو
انھیں بتائیں اور اب وہ انہیں بتا رہے
تھے اماں بی کوئل بیگم سے کہا کہ اب
ہم گھر چلتے ہیں لیکن اماں بی آپ سب

یہیں رک جائیں

نہیں بچا تم اسفندیار کو سنبھالو

تم ہماری خاطر داری میں لگی رہو گی اور

اس بچے پر توجہ نہیں دو گی اس کی
طبیعت ٹھیک نہیں ہے تمہیں اس کے
ساتھ زیادہ رہنا چاہیے اس کا زیادہ خیال
رکھنا جا سہ ہمارا کیا سہ ہم تو آتے

رکھنا چاہیے ہمارا کیا ہے ہم تو آتے
جاتے رہیں گے کون سا دور ہے یہاں
سے تو گھنٹہ لگتا ہے تو فکر نہ کرنا اور ہاں
اس کا خیال رکھنا

میرا بچہ تیرا فرض بنتا ہے کہ تیرا شوہر

اس حالت میں ہے تو اس کا زیادہ سے

زیادہ خیال رکھنا اماں بی ان کے ماتھے پر

پیار کرتی وقار صاحب کو اشارہ کر کے

گ

پیار مری وفار صاحب کو اشارہ کرے

نکل گئی۔۔۔۔۔

۔ پھوپھو میں بھی چلتا ہوں حنین نے

کہا تو

کہا سگہ نکلتے گئے

کہا تو

کوئل بیگم نے کہا تم رکو گے نہیں تو

اس نے نفی میں سر ہلایا نہیں پھوپھو

ابھی ماہر اور انکل آگئے ہیں۔۔۔

ماشاء اللہ سے گھر بھڑا بھڑا ہو گیا

ہے۔۔۔۔۔

آپ کو میری ضرورت نہیں ہوگی

حنین نے کہا تو کوئل بیگم نے ناراضگی

چند یوں رہیں
حنین نے کہا تو کوئل بیگم نے ناراضگی
سے اسے دیکھا تم غلط کہہ رہے ہو حنین
تمہاری جگہ کوئی بھی نہیں لے سکتا تم
نے تو میرے ہاتھ پر میرے سر پر

سہارنی جگہ دینی میں کے ساتھ

نے تو میرے ہر اچھے برے میں میرا

ساتھ دیا تم میرا وہ سہارا ہو جس کے بنا

میں شاید اب تک کچھ بھی نہ کر پاتی

تو اس کے ساتھ رہنے کے لئے

تمہارے سہارے ہی میں نے اتنی لمبی

مسافت طے کی میں تمہیں ایسے چھوڑ

دوں نا میرے بچے تو تو میرا بڑا بچہ ہے

مجھے تجھ سے اتنا ہی پیار ہے جتنا مجھے

ماتھے پر لب رکھے تو وہ مسکایا نہیں
پھوپھو مجھے بس آپ کا پیار ہی چاہیے
اور تو کچھ نہیں چاہیے جب حنین نے یہ
کہا تو کوئل بیگم نے کہا تم سچ کہہ رہے

نے اسے ایک تھپڑ مارا مجھے پہلے ہی پتہ

تھا تمہاری نیت شروع سے ہی میری

بیٹی پر خراب تھی کوئل بیگم نے کہا تو

وہ مسکرایا اچھا اب میں چلتا ہوں حنین

کو لگا اب زیادہ ہو رہا ہے تو اس نے
وہاں سے بھاگنے کی کمری اور دو سیکنڈ
میں ہی دروازہ عبور کرتا ہوا باہر نکل گیا
پیچھے کوئل بیگم مسکراتی اس کی پھرتی

پیچھے کوئل بیگم مسکرائی اس کی پھرتی
دیکھ کر اور ماہر کی طرف متوجہ ہوئی جو
بہت ہی جیلسی سے یہ دیکھ رہا تھا اس
کی ماں اس کے علاوہ کسی اور سے اتنا

پیار کر رہی ہے اس کو ایسے جلتا دیکھ

کر کو مل بیگم نے اسے اپنے پاس بلایا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ان کے

پاس آیا کیا ہوا میرے بیٹے

کو----- ماما آپ مجھ سے زیادہ
کسی اور سے پیار کرتی ہیں کوئل بیگم نے
اسے اپنے سینے سے لگایا تیرے لیے تو یہ
ماں بہت تڑپی ہے میرے بچے وہ تیرا

بڑا بھائی ہے اس نے اس وقت تیری
ماں کو سہارا دیا جب تم سب اپنی ماں
کو چھوڑ کر چلے گئے
تھے----- کوئل بیگم نے کہا

اور رونے لگی ماما آپ روئیں نہیں ہم
واپس آگئے ہیں ہاں تم سب واپس آ
گئے ہو لیکن میرے اس برے وقت
میں میرے اس بیٹے نے سہارا دیا تھا

اب جو میرا اچھا وقت ہے تو میں اس
کو کیسے بول جاؤں جس پر ماہر نے کہا ماما
آپ انہیں بھولیں نہیں لیکن مجھ سے
کلم ان سے پیار کریں ماہر نے کہا تو وہ

میں کوشش کروں گی۔۔۔ روش جو پیچھے

ہی کھڑی تھی اس نے منہ بنا کر کہا ماما

آپ مجھے زیادہ پیار کریں گی بابو راجہ سے

نہیں کیونکہ بابو راجہ سے میں پیار کروں

نہیں کیونکہ بابو راجہ سے میں پیار کروں

گی۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے اس کی

طرف دیکھا اور کہا ہاں کیوں نہیں تم تو

انے راجہ بابو سے پیار کر میں ذرا دیکھتی

طرف دیکھا اور کہا ہاں کیوں نہیں تم تو
اپنے راجہ بابو سے پیار کر میں ذرا دیکھتی
ہوں کہ یہ روحی کہاں چلی گئی کوئل بیگم
نے یہ کہا اور وہاں سے چلی گئی

روش بھاگ کر ماہر کے پاس آئی اور

اس کے گلے میں باہوں کا ہار ڈال کر

اسے لپٹ گئی ماہر تو بس حیرانگی سے

اسے دیکھتا رہ گیا اتنی بڑی ہو کر بھی وہ

اسے دیکھتا رہ کیا اتنی بڑی ہو کر بھی وہ

بچوں والی حرکتیں کر رہی تھی

روش نم آنکھوں سے اس کے چہرے

کو غور سے دیکھ رہی تھی روش نے
اس کے ناک کے ساتھ اپنا ناک ٹچ کیا
تمہیں پتہ ہے میرے بابو راجہ میں نے
تمہیں کتنا مس کیا ماہر کو تھوڑا اجمبا سا

ہوا کہ یہ بار بار اسے بابو راجہ کہہ کو

کیوں بولا رہی ہے۔۔۔۔۔

روش تم مجھے بابو راجہ کیوں کہتی ہوں

جس پر روش نے ماہر سے کہا آؤ میں

تمہیں کسی سے ملواتی ہوں وہ اسے لے
کر اپنے کمرے میں گئی جہاں پہلے ہی ماہ
نور علیزے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ نور
نے ماہر کو دیکھا تو وہ بھی اس کے

پاس آئی اور اسے گلے ملی یہ تم دونوں کو

ہوا کیا ہے بار بار مجھ سے گلے مل رہی

ہو ماہر نے انھیں پوچھا۔۔۔۔۔

نور نے کہا ہم نے تمہیں بہت مس کیا

اس نے کہا میں نے بھی اپنی بہنوں کو

بہت مس کیا ماہر تمہیں پتہ تمہاری بہنیں

ہیں۔۔۔ نور نے پوچھا تو ماہر نے بتایا

مجھے ڈنڈ نے سب بتا تھا کہ میری تین

مجھے ڈیڈ نے سب بتایا تھا کہ میری تین

بہنیں ہیں میری ماما ہیں میرے پاپا اور

روحی کا بتایا تھا کہ وہ اب اس دنیا میں

نہیں رہے۔۔۔

پھر تمہیں پایا کیسے ملے نور کے پوچھنے پر

اس نے انھیں سب کچھ

بتایا۔۔۔۔۔ سب سن کر روش رونے لگی

روش، رونا نہیں، تمہاری طبعیت خراب

اس نے انھیں سب کچھ

بتایا۔۔۔۔۔ سب سن کر روش رونے لگی

روش رونا نہیں تمہاری طبعیت خراب

ہو جائے گی جب نور نے یہ کہا تو ماہر

روس رونا نہیں مہارمی .جیت عراب

ہو جائے گی جب نور نے یہ کہا تو ماہر

نے اس سے پوچھا کیا ہوا اس کی

طبیعت کو ---- نور نے ماہر کو

نور نے ماہر کو ---- نور نے ماہر کو

طبیعت کو ---- نور نے ماہر کو

اشارے سے منع کیا کہ وہ بعد میں بتائے

گی کہ کیا ہوا ہے اس کے

ساتھ ہوش کے

لی لہ لیا ہوا ہے اس لے

ساتھ-----روش کے

سامنے وہ اسے کچھ نہیں بتانا چاہتی تھی

اگر روش سن لیتی تو اسے دکھ ہوتا اس

اگر روش سن لیتی تو اسے دکھ ہوتا اس

لیے اس نے اسے اشارہ کیا کہ وہ بعد

میں اسے سب بتائے گی تو ماہر نے سر کو

ہلایا ٹھیک ہے بعد میں اس پر بات کریں

گے ماہر نے روش کا دھیان ہٹانے کے
لیے کہا تم مجھے روم میں کچھ دکھانے لائی
تھی جس پر روش نے اپنے سر پر تھپڑ
مارا اور کہا میں بھول ہی گئی میں بھی

مارا اور کہا میں بھول ہی گئی میں بھی
آتی ہوں وہ گئی اور اپنے بیڈ پر سے بڑا
سا بھالو اٹھا کر لائی یہ دیکھو یہ کون ہے
اس نے اس کے سامنے بھالو رکھا تو ماہ

اس نے اس کے سامنے بھالو رکھا تو ماہ

نور نے خم آنکھوں سے اس بھالو کو

دیکھا یہ تو بھالو ہے ماہر نے کہا۔

مجھے روم میں کچھ دکھانے لائی تھی جس
پر روش نے اپنے سر پر تھپڑ مارا اور کہا
میں بھول ہی گئی میں بھی آتی ہوں وہ
گئی اور اپنے بیڈ پر سے بڑا سا بھالو اٹھا

گنتی اور اپنے بیڈ پر سے بڑا سا بھالو اٹھا
کر لائی یہ دیکھو یہ کون ہے اس نے اس
کے سامنے بھالو رکھا تو ماہ نور نے نم
آنکھوں سے اس بھالو کو دیکھا یہ تو بھالو

کہا

اچھا او اچھا یہ بابو راجہ ہے اور تم

اس لیے مجھے بابو راجہ کہہ رہی تھی ماہر

نے اس سے کہا تو ماہ نور نے روش کی

طائفہ کے ایک ایک فرد کو

نے اس سے کہا تو ماہ نور نے روش کی

طرف دیکھا کہ اس نے ماہر کو بابو راجہ

بولا جبکہ علیزے نے اپنی ہنسی دبائی

علیزے کو خود پر ایسے ہنستے دیکھ کر ماہر

نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔۔۔۔

لیزی تم تو چپ کرو ماہر نے عزیزے کو
اس کے نک نیم سے پکارا روش جو ماہر
کو کچھ بتانے لگی تھی اس کے لیزی

کو کچھ بتانے لگی تھی اس کے لیزی
کہنے پر قہقہہ لگا کر ہنسی اور پھر ہستی ہی
چلے گئی اس نے بابو راجہ کو فرش پر
گرایا اور اس کے اوپر ہی لیٹ کر ہنسنا

شروع کر دیا وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ

ہو رہی تھی ماہ نور ماہر علیزے منہ

کھولے اسے دیکھ رہے تھے

اسے کیا ہوا لیزی۔۔۔۔۔ ماہر نے پوچھا

روش پھر ہنسنے لگی ----- تھوڑی

دیر گزری وہ پھر سے ہنسنے لگی انہیں

اسے ایسے ہستا دیکھ کر منہ کھول ایک

دوسرے کی طرف دیکھا اور کندھے

دوسرے کی طرف دیکھا اور کندھے

اچکائے

۔۔۔۔۔ روش زور زور سے قمقمے لگا رہی

تھی کوئل بیگم اس کی آواز سن کر

تھی کوئل بیگم اس کی آواز سن کر
بھاگتی ہوئی آئی انہیں لگا شاید اسے کچھ
ہوا ہے وہ جیسے بھاگ کر اندر آئی دیکھا
فرش پر بابو راجہ پڑا ہوا ہے اور روش

فرش پر بابو راجہ پڑا ہوا ہے اور روش

میڈم اس کے اوپر لیٹی زور زور سے

قہقہہ لگا رہی تھی کومل بیگم روحی کے

ساتھ کوئی باتیں کر رہی تھی اس کے

ساتھ کوئی باتیں کر رہی تھی اس کے
بارے میں کچھ معلومات لے رہی
تھی۔۔۔۔۔ انہیں روش کی آوازیں
آئی اور ویسے ہی بنا پاؤں میں چپل پہنے

آئی اور ویسے ہی بنا پاؤں میں چپل پہنے

بھاگتی ہوئی آئی تھی اور آگے روش کو

ایسے دیکھ کر حیران پریشان ہو

گنتی-----

نہ کہ اشیاں سے یہ دھماکا تھا

نور کو اشارے سے پوچھا کیا ہوا۔۔۔۔۔
کوئل بیگم روش کی طرف گئی روش آپ
ٹھیک ہو کیا ہوا ایسے کیوں لیٹی ہو
اس نے کہا ماما لیزی۔۔۔۔۔ اس

اس نے کہا ماما لیزی۔۔۔۔۔ اس
نے پھر لیزی کہا تو علیزے نے گھور کر
ماہر کو دیکھا کہ اس کے سامنے ایسا کہنا
ضروری تھا۔۔۔

تین سال پہلے کی بات تھی۔

تو اس میں کیا ہوا بیٹا لیزی وہ تو یہاں پہ
نہیں ہے کہیں گئی ہوگی کوئل بیگم نے
اسے جب یہ کہا تو ماہر نے نور کو دیکھا
نور نے اسے پھر ان دونوں نے علیزے

نور نے اسے پھر ان دونوں نے علیزے
کو دیکھا وہ تو سامنے کھڑی ہے یہ کس کا
بول رہی ہیں کہ وہ گنتی ہوگی
! کہی-----

شہنشاہ کے سامنے کھڑی ہوئی

روش نے علیزے کی طرف اشارہ کیا

اور پھر زور سے قہقہہ لگایا

کوئل بیگم کو لگا کہ ان کی بیٹی آج پاگل

ہو گئی ہے نور بیٹا اسے کیا ہوا یہ ایسے

کبھی نہیں کرتی کوئل بیگم کو فکر ہونے

لگی۔۔۔۔

پتہ نہیں ماما سے کیا ہوا ہے بس ہنس
ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی ہے اور کچھ

بتا بھی نہیں رہی

کوئل بیگم نے اسے کہا روش کیا ہوا بیٹھا

مجھے بتاؤ اتنے میں ملازمہ آئی بیگم صاحبہ

آپ کے کمرے سے صاحب کی آواز

آپ کے مرے کے صاحب کی آواز

آ رہی ہے وہ بلا رہے ہیں میں تو وہاں

سے گزر رہی تھی کہ صاحب کی آواز آئی

میں نے دیکھا تو انہوں نے مجھے بولا کہ

آپ کو بلا لاؤ جس پر سب بھاگتے

اپ کو بلا لاؤ جس پر سب بھائے

ہوئے ان کے کمرے میں گئے کوئل بیگم

کو اپنی لاپرواہی پر بہت غصہ آیا پتہ نہیں

وہ کب سے جاگے ہوں گے اور انہیں

بلا رہے ہوں گے اور وہ یہاں آنے ہی

بلا رہے ہوں گے اور وہ یہاں اپنے ہی
جمیلوں میں پھسی ہوئی ہیں ان کے ماں
ٹھیک کہہ کر گئی تھی اسے صرف اپنے
شوہر کا ہی خیال رکھنا پڑے گا جب تک

وہ ٹھیک نہیں ہو جاتے ان سے اب
غلطی ہو گئی تو کیا کر سکتے تھے وہ بھاگتے
ہوئے اپنے کمرے میں پہنچی تو اسفندیار
خانزادہ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو

گ

پریشان ہو گئے۔۔۔

خانزادی سائیں یہ آپ نے اپنا کیا حال

بنایا ہوا ہے ادھر میرے پاس آئیں

انہوں نے بلایا تو وہ تیز قدموں سے چلتی

انہوں نے بلایا تو وہ تیز قدموں سے چلتی

ہوئی ان تک پہنچی ان کا ہاتھ پکڑے

پھولی سانسوں سے بولی سائیں آپ

----- آپ کو کیا ہوا مجھے

-----آپ کو کیا ہوا مجھے

بلا رہے تھے اپ ٹھیک ہیں ملازمہ نے

بتایا آپ آوازیں دے رہے تھے کیا ہوا

آپ کو کہیں درد تو نہیں ہو رہا ہے مجھے

میں نے سوچا کہ آپ کو کیا ہوا

بتائیں جس پر اسفندیار خانزاوہ مسکرائے

----- نہیں میری جان میں بالکل

ٹھیک ہوں بس میری آنکھ کھل گئی تو

میں نے ابھی آپ کو آواز دینا شروع

کی ہی تھی کے ملازم نے پوچھا میں نے
بول دیا آپ کو بلا کر لائیں اور کچھ بھی
نہیں۔۔۔۔۔

جان۔۔۔۔۔۔۔ میں ٹھیک

ہوں۔ اسفندیار خانزادہ نے انھیں تسلی

دی۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں آپ ٹھیک ہیں

۔۔۔ کوئل بیگم نے پھر پوچھا

ہاں میری جان ----- ہیں

بالکل ٹھیک ہوں مجھے بتائیں بچے کہاں

ہیں اسفندیار نے بچوں کا پوچھا

آتے ہوں گے کوئل نے بتایا

اتنے سے اس طرح اس نے علم حاصل کیا

کے ہوں کے ہوں کے ہوں

اتنے میں ماہر روحی ماہ نور علیزے اور
روش سب اندر داخل ہوئے پایا آپ
ٹھیک ہیں روحی نے پوچھا۔۔۔۔۔
ہاں پایا کی جان پایا کی گڑیا پایا بالکل

سیت ہیں رومی کے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں پایا کی جان پایا کی گڑیا پایا بالکل
ٹھیک ہیں ادھر آؤ میرے پاس تم مجھے
ملی ہی نہیں جس پر وہ دوڑتی ہوئی آئی
اور ان کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی سر ان

خانزادہ کے لہا

دوسری طرف روش کو کہاں برداشت
تھا کہ کوئی اس کے باپ سے ایسے لپٹے
وہ منہ بسورتی ہوئی آتی اور ان کے سینے
پر ویسے ہی سر رکھا جسے روح نے رکھا

وہ منہ بسورتی ہوئی آئی اور ان لے سینے

پر ویسے ہی سر رکھا جیسے روحی نے رکھا

ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس نے روحی کے سر پر

ہاتھ رکھ کر اس کا سر پیچھے کیا کہ وہ

صرف اس کے بالوں پر ہوش کر لے

ہاتھ رکھ کر اس کا سر پیچھے کیا کہ وہ
صرف اس کے پایا ہیں روش کی اس
حرکت پر کوئل بیگم تو ششدر رہ گئی وہ یہ
کیا کر رہی ہے آج سے پہلے اس نے

کبھی ایسے نہیں کیا۔۔۔۔

روش نے اپنے باپ کے سینے پر سر رکھا

پاپا اتنی لویو۔۔۔۔ اس نے کہا تو

اسفندیار خانزادہ مسکرائے وہ جیلز ہو

رہی تھی اپنی بہن بھائیوں سے کہ اس

کا باپ صرف اس کا ہے جس پر

اسفندیار خانزادہ کہا ---

لویو ٹو میری گڑیا انہوں نے جب کہا تو

لو یو ٹو میری کڑیا انہوں نے جب کہا تو

روش مسکرائی اس کے پایا بھی اس

سے پیار کرتے ہیں

کوئل بیگم خم آنکھوں سے مسکرائی اور

ایک ایک کے لئے

کوئل بیگم نم آنکھوں سے مسکرائی اور

سوچا اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا ماہ

روح اور ماہر نے اپنی ماں سے کہا اتنی

لو یو ماما -----

لویو ماما -----

کوئل مسکرائی انہیں پتہ چل گیا کہ اب

روش کو چھیڑ رہے ہیں کوئل بیگم نے

انہیں جواب دیا لویو ٹو۔۔۔۔۔ جس

پر روش نے جلدی سے اسے ماما کے

انھیں جواب دیا لویو ٹو۔۔۔۔۔ جس
پر روش نے جلدی سے اپنے باپ کے
سینے سے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا
اور پھر بولی ماما لویو۔۔۔۔۔

روش کی اس حرکت پر سب مسکرا
دیے اس کا مطلب روش اپنے باپ
اور ماں دونوں کو کسی کے ساتھ شیئر
نہیں تھی کر رہی روحی اس کی حرکت پر
مکمل طور پر

ہیں سی رہی روی اس کی طرف پر

مسکرائی لیکن اسے کچھ عجیب بھی لگا کہ

وہ ایسی حرکتیں کیوں کر رہی ہے ابھی

وہ اپنی ماں سے اس بارے میں کچھ

بات کرتی کہ اس سے پہلے اس نے شور

وہ اپنی ماں سے اس بارے میں کچھ
بات کرتی کہ اس سے پہلے اس نے شور
ڈالنا شروع کر دیا روش اپنا بابو راجہ
ساتھ لائی تھی جب اس نے دیکھا کہ

بہن! یہ سنو

ڈالنا شروع کر دیا روش اپنا بابو راجہ

ساتھ لائی تھی جب اس نے دیکھا کہ

روحی باپ سے ایسے لپٹی لاڈ کر رہی

ہے تو اس نے بابو راجہ فرش پہ ہی

بٹکے لپٹے گئے کچھ دیر کے بعد

ہے تو اس نے بابو راجہ فرش پہ ہی
پھینکا اور بھاگ کر اپنے باپ کے سینے
سے لگی اور اب وہ اپنے باپ کے سینے
سے لگی ہوئی چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہی

تھی اسفندیار خانزادہ بہت غور سے اسے

دیکھ رہے تھے انہیں کچھ عجیب سا لگا

کے ان کی یہ بیٹی ایسے کیوں باتیں کر

رہی ہیں انھوں نے کوئل بیگم کو دیکھا

رہی ہیں انھوں نے کومل بیگم کو دیکھا
تھا کومل بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگے
انہوں نے انہیں اشارہ کیا کہ ہم اس
بارے میں بعد میں بات کریں گے تو

بارے میں بعد میں بات کریں گے تو
اسفندیار خانزادہ نے بھی آگے سے اس
بات میں سر ہلایا اور روش کے بالوں پر
ہاتھ پھیرنے لگے کوئل بیگم ان کے
کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ رہی تھیں

ہاتھ پھیرنے لگے کوئل بیگم ان کے
پاؤں کی طرف بیٹھی اور ان کے ٹانگیں
پکڑی۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہیں خانزادی سائیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سائیں آپ کے پاؤں دیکھ
رہی تھی آپ کے ٹانگیں کافی کمزور ہو
گئی ہیں-----کوئل بیگم نے ٹانگیں

دباتے ہوئے کہا

جی ہاں میں تو کافی کمزور ہو گیا ہوں لیکن

ابھی ابھی اتنی طاقت ہے کہ آپ کا

مقابلہ کر سکیں انہوں نے یہ کہا تو کوئل

بیگم نے ان کے پاؤں میں چٹکی کاٹی تو

بیگم نے ان کے پاؤں میں پستی گالی لو

وہ مسکرائے کیونکہ ان کی بیگم شرما رہی

تھی

ماہر علیزے سے مخاطب ہوا ڈیڈ کو کال

کی تھی

ہاں کی تھی اور وہ کہہ رہے تھے انکل
سے بات کرنا چاہتے ہیں میں نے بول
دیا کہ انکل سو رہے ہیں جب وہ جاگیں
گے تو بات کرواں

مین اسی نو دیدنی کام سے ہیں

جب بھی وہ مجھے کال کریں گے تو میں

آپ کو بتا دوں گی۔۔ علیزے نے کہا تو

اسفندیار خانزادہ بولے ٹھیک ہے

بیٹا۔۔۔۔۔

ویسے لیزی موم نے میرا نہیں پوچھا ماہر

نے اسے پھر لیزی پکارا تو روش کو

دوبارہ دورے پڑ گئے وہ پھر سے ہنسنا

شروع ہو گئی وہ وہیں اسفندیار خانزادہ

کے سینے پر سر رکھے قہقہہ لگانے لگی اس
کو ایسے ہنستا دیکھ کر اسفندیار خانزادہ
پریشان ہوئے اور کومل بیگم کی طرف
دیکھا جس پر انہوں نے نفی میں سر ہلایا

دیکھ کر اس پر ہنس کے قیاس میں سر ہلایا

کہ اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا روش
کیا ہوا ہے آپ کو آپ ایسے کیوں ہنس
رہی ہیں کوئل بیگم نے اسے ڈپٹا تو اس
نے کہا ماما لیزی اس نے پھر یہ کہا اور

پھر قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

بیٹا وہ کہیں گئی ہوگی آپ ایسے کیوں کر
رہی ہو اگر یاد آ رہی ہے تو جا کے دیکھ
لو انہوں نے جب یہ کہا تو علیزے نے

باہر کی طرف دیکھا پھر ماہر اور نور کی
طرف دیکھا نور کو بھی سمجھ نہیں تھی
چل رہی کہ ماں بیٹی کس بارے میں
بات کر رہے ہیں ابھی ماہر نے لیزی

بات کر رہے ہیں اسی ماہر کے یزری
پکارا لیکن کومل بیگم نے شاید دھیان
نہیں دیا اس لیے وہ روش کو ایسے ڈپٹ
رہی تھی جس پر روش نے ہاتھوں کا
اشارہ علیزے کی طرف کیا تو کومل بیگم

اشارہ علیزے کی طرف کیا تو کوئل بیلم

نے اس کی طرف دیکھا اور جب انہیں

سمجھ آئی تو انہوں نے اپنے سر پر ہاتھ

مارا روش تم کب سدھرو گی ----

اے دلہن! یہ سن کر کھڑکی پر جا کر

ماما لیزی اس نے پھر پکارا اور پھر زور
زور سے ہنسنے لگی کوئل بیگم کی بھی ہنسی
چھوٹ گئی روش بھی زور زور سے ہنسنے
لگی ان دونوں ماں بیٹی کو سب پریشانی

پھوٹ ہی روس بھی زور زور سے ہنسے

لگی ان دونوں ماں بیٹی کو سب پریشانی

سے دیکھنے لگے کہ آخری ہوا کیا ہے

کوئل بیگم جب ہنسی کے بعد تھوڑی بہتر

ہوئی تو انہوں نے کہا روش اسے نہیں

ہوتی تو انہوں نے کہا روش ایسے نہیں

کرتے بیٹا۔۔۔۔۔

ماہر نے بولا ماما کیا ہوا ہے یہ ایسے کیوں

ہنس رہی ہے یہ کبھی ہنسنا شروع ہو

میں نے کہا

اس رہی ہے یہ سی، صاحبزادوں کو

جاتی ہے۔۔۔۔۔ مجھے بابو راجہ بول رہی

تھی جب ماہر نے بتایا تو کوئل بیگم نے

نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تو

بابو راجہ کے نام پر روش کو یاد آیا اس

م ا اھوں سے اس کی طرف دیکھا تو

بابو راجہ کے نام پر روش کو یاد آیا اس

نے اپنا بابو راجہ کہیں پھینک دیا جلدی

سے اٹھی ماما میرا بابو راجہ کہیں گر گیا

نہیں بٹھا کہیں نہیں گرا یہی کہی ہو

ماہر نے دیکھا کہ دروازے پر اس کا بابو

راجہ پڑا ہوا ہے ماہر نے روش سے کہا

میں لا کے دیتا ہوں وہ اپنے باپ کے

سینے سے سر اٹھا کر اب بیڈ پر بیٹھی چمھے

دیکھنے لگی ماہر نے منہ بنا کر بھالو اٹھا کر

دیکھنے لگی ماہر نے منہ بنا کر بھالو اٹھا کر

لایا اور روش کو دیا۔۔۔ جس نے جھپٹنے

والے انداز میں اس سے لیا اور اسے

ہگ کیا اسفندیار خانزادہ زیادہ گہری

نظروں سے اپنی بیٹی کی حرکتیں دیکھ
رہے تھے انھیں کچھ عجیب لگا روش
نے اسے ہگ کیا اور پھر بیڈ پر ایک
سائیڈ پر رکھ کر دوبارہ سے اپنے باپ کے

سینے سے لگ کر لیٹ گئی اسے ایسے لیٹا
دیکھ کر کوئل بیگم اس سے مخاطب ہوئی
روش اٹھو بیٹا جاؤ جا کر چینج کرو۔۔۔۔۔
جس پر وہ انکاری ہوئی نہیں مجھے پاپا کے

س پر وہ صوفیوں میں بے پناہ ہے
پاس رہنا ہے۔۔۔۔۔ روش ایسے تنگ
نہیں کرتی تھی جتنی اب کرنے لگی تھی
کوئل بیگم کو پریشانی ہوئی۔۔۔۔۔
پاپا کو بھی ریسٹ چاہیے ابھی آپ

اپنے روم میں جاؤ۔۔۔ کوئل بیگم نے

پھر سمجھایا

نہیں مجھے یہی رہنا ہے۔۔۔ وہ منہ بنا کر

بولی

خانزادہ نے کہا تو اس نے اپنی ماں کو
زبان دکھائی اور ماہر تو پریشان سا اسے
دیکھ رہا تھا کہ یہ ایسی حرکتیں کیسے کر
رہی ہے روحی سے ملے ہوئے کافی ٹائم

رہی ہے روحی سے ملے ہوئے کافی ٹائم

ہو گیا اس نے آج تک تو ایسی کوئی

حرکت نہیں کی پتہ نہیں یہ ایسے کیوں کر

رہی ہے ماہر نے اسے غور سے دیکھا اور

ہر گاہ میں ہی چہ ہاں یہ ایسے یوں

رہی ہے ماہر نے اسے غور سے دیکھا اور

پھر اپنی ماں کو دیکھا پھر نور کا دیکھا نور

بھی مسکرا کر روش کو ہی دیکھ رہی تھی

اس کا نارمل بیہیویئر دیکھ کر ماہر نے پھر

دوبارہ سے روش کو دیکھا کہ ماں اور نور
کا تو نارمل بیہیر ہے لیکن اسے کیا ہوا
ہے لیکن بعد میں اپنی ماں سے پوچھنے کا
سوچ کر وہ چپ ہو گیا۔۔۔۔۔ کوئل بیگم

نے اسفندیار خانزادہ سے کہا آپ اس

کے بالوں پر ہاتھ چلائیں یہ ابھی سو

جائے گی انہوں نے ایسے ہی کیا اس

کے بالوں میں ہاتھ جلانے لگے تھوڑی

کے بالوں میں ہاتھ جلانے لگے تھوڑی
ہی دیر میں وہ سو گئی اسے سوتا دیکھ کر
کوئل بیگم نے ماہر سے کہا بیٹا اس کا سر
ذرا تکیے پہ رکھنا کوشش کرنا اپنے پایا کو

کومل بیگم نے ماہر سے کہا بیٹا اس کا سر
ذرا تکیے پہ رکھنا کوشش کرنا اپنے پاپا کو
تکلیف نہ ہو جب ماہر نے اس کا سر
تکیے پر رکھا کومل بیگم نے دوسری طرف

جا کر اس کا بھالو ادھر رکھا انہوں نے
جیسے ہی بھالو رکھا روش نے اپنے بھالو
کو ہگ کیا اسفندیار خانزادہ نے کوئل بیگم
کی طرف دیکھا اور پوچھا سردارنی سائیں

کی طرف دیکھا اور پوچھا سردارنی سائیں
اسے کیا ہوا ہے یہ ایسے کیوں بیہیو کرتی
ہے جس پر وہ رونے لگی انہیں ایسے
روتا دیکھ کر ماہر ان کے پاس آیا ماما کیا

روتا دیکھ کر ماہر ان کے پاس آیا ماما کیا

ہوا ہے ماہ نور بھی رونے لگی روحی

جلدی سے بیڈ سے اٹھی اور بھاگ کر نور

کے پاس گئی اب آپ کیوں رو رہی

کے پاس گئی

لے پاس ہی اب اب اپنیوں رو رہی
ہیں ماہ نور اس کے گلے لگی پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی اور پھر کوئل بیگم
نے انہیں ساری بات بتائی جسے سن کر
اسفندیار خانزادہ کی آنکھوں سے آنسو

استندیار حارادہ کی اسٹول کے اسٹو

روانی سے بہنے لگے اور ماہر اس کا دل

کیا کہ بس وہ زمین پھٹے اس میں سماج

جائے اس کی بہن کے ساتھ اتنا کچھ

ہوا اسی لیے تو وہ اسے پیہو کر رہی ہے

جائے اس کی بہن کے ساتھ اپنا چہرہ
ہوا اسی لیے تو وہ ایسے بیہیو کر رہی ہے
ماہر اپنی ماں کے پاس سے اٹھا جا کر
اپنی اس چھوٹی سی بہن کے پاس بیٹھا
جس نے اتنا کچھ برداشت کیا اور اس

جس نے اتنا لچھ برداشت کیا اور اس

کے ماتھے پر سے بال ہٹا کر اس منمد

ہوئے زخم کے اوپر اپنے لب رکھے

روش کے ماتھے پر ایک سائیڈ پر ایسا

بخشش تاج

روس کے ماتھے پر ایک سائیدہ پر ایسا

زخم تھا جس پر ہمیشہ حنین پیار کرتا تھا

وہ ہمیشہ اس کے ماتھے پر پیار اسی جگہ

کرتا تھا جہاں اس کا وہ زخم تھا ماہر نے

بھی بال ہٹا کر زخم پر پیار کیا اسفندیار

لرتا تھا جہاں اس کا وہ زخم تھا ماہر لے

بھی بال ہٹا کر زخم پر پیار کیا اسفندیار

خانزاوہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے سینے

پر کرنا چاہا تو ماہر نے مدد کی اور روش کا

سے الگ کر سمندر رکھا اسفندیار خانزاوہ

خانزادہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے سینے

پر کرنا چاہا تو ماہر نے مدد کی اور روش کا

سر ان کے سینے پر رکھا اسفندیار خانزادہ

اپنی بیٹی کو حصار میں لے کر پھوٹ

بھڑک کر سر زلزلے لگاتار کچھ دیر

اپنی بیٹی کو حصار میں لے کر پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگے اتنا کچھ میری اس
بچی کے ساتھ ہوا روحی بھی رو رہی
تھی عزیزے کو بھی رونا آیا کہ وہ اتنی

ایک دم سے بکھٹ کر جا گئی

بچی کے ساتھ ہوا روحی بھی رو رہی
تھی عزیزے کو بھی رونا آیا کہ وہ اتنی
پیاری معصوم سی دیکھتی ہے اور اس
کے ساتھ کیا کچھ ہو گیا سب ہی رونے

کے ساتھ کیا لچھ ہو کیا سب ہی رونے

لگے ماہ نور نے پھر آگے بڑھ کر اپنے

باپ کے دوسری طرف سر رکھا اور

رونے لگی پایا ہم نے بہت بہت مشکل

وقت بکھار دیا گناہ گار گئے

باپ نے دوسری طرف سر رہا اور

رونے لگی پایا ہم نے بہت بہت مشکل

وقت دیکھا ہے ہماری گڑیا پاگل ہو گئی

تھی پایا اس کو بہت مشکل سے سنبھانا

مے یہ ایسی نہیں تھی ماما مالکل ماگل

سہی پایا اس کو بہت سہل سے سمجھانا

ہے یہ ایسی نہیں تھی پایا یہ بالکل پاگل

ہو گئی تھی پایا میں اور ماما روتی تھی کوئی

بھی نہیں تھا ہمارا پایا -----

روحی کو بھی اپنی اس جڑوا بہن پر بہت

روحی کو بھی اپنی اس جڑوا بہن پر بہت
زیادہ پیارا آیا وہ بھی دوسری طرف سے
اس کے ساتھ آکر اسے پیار کیا ماما میں
سمجھتی تھی کہ میں اکیلی ہوں اور

اس کے ساتھ آکر اسے پیار کیا ماما میں

سمجھتی تھی کہ میں اکیلی ہوں اور

میرے دکھ زیادہ ہیں مجھے باپ کا پیار

نہیں ملا مجھے ماں کا پیار نہیں ملا مجھے بہن

میں نے کبھی

ہیں ملا ہے ماں کا پیار نہیں ملا ہے بہن

بھائیوں کا سکھ نہیں ملا مجھے کچھ بھی

نہیں ملا لیکن میں غلط تھی ماما سب سے

زیادہ ہم میں سے سروانو تو ہماری روش

نے کہا سے وہ یہ کہتی ہوئی رونے لگی

زیادہ ہم میں سے سروانو تو ہماری روش

نے کیا ہے وہ یہ کہتی ہوئی رونے لگی

دوبارہ سے روش کے ماتھے پر پیار کیا ماہر

بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اس

زبیر کا اتر بکڑ کے اسے بکڑ کا

بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اس

نے روش کا ہاتھ پکڑ کر اس پر پیار کیا

اور کوئل بیگم نے بولتی ماہر اس نے

تمہیں بابو راجہ بولا تھا۔۔۔۔۔ تو ماہر نے

اور کوئل بیلم نے بولئی ماہر اس نے

تمہیں بابو راجہ بولا تھا۔۔۔۔۔ تو ماہر نے

ہاں میں سر ہلایا اور اس بھالو کو دیکھا

اس نے مجھے اس بھالو سے ملایا

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ

نہیں تم غلط ہو اس نے تمہیں اس
بھالو سے نہیں ملایا بلکہ وہ اس بھالو کو
تم سے ملاتی ہے اسے یاد تھا کہ اس کا
بھائی ہے وہ اسے چھوڑ کے چلا گیا ہے

اس لیے اس نے اس بھالو کو بابو راجہ

بنا لیا۔۔۔ جب اس نے تمہیں پہلی بار

دیکھا تھا تو وہ چھوٹے چھوٹے ٹوٹے

لفظوں میں بابو راجہ بولتی تھی اس نے

تمہیں بابو راجہ کہا تھا

لفظوں میں بابو راجہ بولتی تھی اس نے

تمہیں یہ نام دیا تھا اس لیے تو آج تک

وہ ایسے بھالو کے ساتھ کھیلتی ہے کہتی

ہے کہ اس کا بابو راجہ ہے اس دن میں

کے

ہے کہ اس کا بابو راجہ ہے اس دن میں
اس کے کمرے کے باہر سے گزرنے لگی
میں نے سنا وہ کہہ رہی تھی بابو راجہ
واپس آجاؤ میں تمہارا فیڈر بھی نہیں

واپس اجاؤ میں مہارا سیدر کی نہیں

پیوں گی اور تمہیں کیا بتاؤں اس کے بعد

میں نے آگے کچھ بھی نہیں سنا بس یہ

لفظ سن کے میں اتنی روئی کی میں وہاں

سے بھاگ کر چلی گئی

سے بھات کر پی سی

تمہیں نہیں پتا ہماری بہن نے کتنا کچھ

برداشت کیا ماہ نوریہ کہتی ہوئی رونے

لگی تو ماہر نے اٹھ کر اسے اپنے سینے

سے لگایا وہ اس بھالو میں تمہیں

سے لگایا وہ اس بھالو میں تمہیں

ڈھونڈتی رہی کہ اس کا بھائی آئے گا اور

اس سے ہر چیز سے محفوظ رکھے گا بچا کر

رکھے گا وہ حنین سے بھی اسی لیے

بہت اٹھ کر کہنا ہے اس سے بہت زیادہ

رکھے گا وہ حنین سے بھی اسی لیے
بہت ایٹچ ہے کیونکہ وہ اسے بہت زیادہ
پیار اور اپنایت سے رکھتے ہیں اسے بھائی
کا پیار دیا باپ کا پیار دیا انہوں

گاپیار دیا باپ گاپیار دیا انہوں

نے-----ماہ نور

کی ہچکی بند گئی انہوں نے اسے سنبھالا تو

یہ سمبلی ورنہ یہ ہم سے نہیں تھی سنبھلتی

ہم نے ہمارے سربالا میرا سربالا آپ

یہ سب کچھ میں نے سنا ہے
ہم نے پیار سے پالا ہے اسے پایا آپ
نہیں جانتے اور اسفندیار خانزادہ رو رہے
تھے روحی نے جب انہیں روتا دیکھا تو
بولی پایا آپ روئیں نہیں اب کی طبیعت

خواب ہو جائے گی

میں کیسے نہ روں کیسا بد نصیب باپ

ہوں میرے ہوتے ہوئے میرے بچی

کے ساتھ اتنا کچھ ہو

انہوں نے اس کی ابھی کی حالت
پوچھی ابھی میرے بچی کیسی ہے کوئل
بیگم نے جواب دیا

ماشاء اللہ-----

انہوں نے اپنے آنسو صاف کیے اور کہا
وہ بالکل ٹھیک ہے بس کبھی کبھی اسے
ایک آتا ہے وہ بھی جب کوئی اسے
ڈانٹے یا کچھ اس طرح کا کریں اس کے

ساتھ تو اسے وہ سب یاد آتا ہے اور وہ

پینک ہو جاتی ہے اس لیے ہم کوشش

کرتے ہیں کہ کوئی بھی اس کے سامنے

غصے میں نہ بولے اسے ہم اسی لیے پیار

سے رکھتے ہیں تو اسفندیار خانزادہ نے
دوبارہ سے اس کے ماتھے پر پیار کیا میں
اپنی بچی کو خود سے دور نہیں کروں گا
ایسے ہی سنبھال کے رکوں گا میں اپنی

کی اسے ویسے ہمت دوں کی میں اسے

حوصلہ دوں گی

سب نے ایک دوسرے کے طرف

دیکھا ہاں ہم سب مل کر اس کو ٹھیک

کے گے ہم سب مل کر اس کو

دیکھا ہاں ہم سب مل کر اس کو ٹھیک
کریں گے اب ہم سب مل کر سامنا
کریں گے ہر چیز کا۔۔۔۔۔

اسفندیار خانزادہ نے کہا تو سب نے

ان کی ہاں میں ہاں ملائی لیکن علیزے کی
تو سوئی ہوئی اٹکی ہوئی تھی وہ اس کے
نام پر کیوں ہنس رہی تھی اس نے
کوئل بیگم سے کہا انٹی ایک بات پوچھو

تو اس کو مل بیگم نے اس کی طرف
دیکھا اور مسکرائی جی ہاں بچے پوچھو یہ
میرے نام پہ اتنا ہنس کیوں رہی تھی
کو مل بیگم کا قہقہہ گونجا سب نے انہیں

کیا ہوا انٹی اس میں آپ اتنا ہنس کیوں

رہی ہیں علیزے نے پھر پوچھا

بیٹا بتاتی ہوں اس کی روم میں چپکلی

ہے یہ اسے لڑٹ بولنے کے بجائے

ہے یہ اسے روتے ہوئے بجاے

لیزی بولتی ہے۔۔۔ جیسے ہی آپ کو

لیزی پکارا تو یہ ہنسنے لگی میں سمجھی اسے

وہ یاد آگئی ہوگی کیونکہ کافی دنوں سے وہ

اس کو ملی نہیں میں نے سوچا شاید اس

وہ یاد آتی ہوئی یوں نہ تھی دلوں کے وہ

اس کو ملی نہیں میں نے سوچا شاید اس

کو یاد کر رہی ہے اس لیے میں نے

اسے کہا یہی کہی ہوگی آجائے گی اور یہ

اس لیے ہنس رہی تھی کوئل بیگم نے

اس لیے ہنس رہی تھی کوئل بیگم نے

جب یہ کہا۔۔۔ ماہر اور روحی کا ایک

ساتھ قہقہہ گونجا اور اسفندیار خانزادہ بھی

ہنسنے لگے روش جو ابھی نیند کی وادی میں

ہنسنے لگے روش جو ابھی نیند کی وادی میں

اتری تھی ہر برا کر اٹھی اور اپنے باپ

کو دیکھا پھر سب کو دیکھا کے بولی

کیا ہوا۔۔۔۔۔

اسے ایسا اٹھتا دیکھ کر سب ایک دم
خاموش ہوئے کچھ بھی نہیں میرے بچہ
اسفندیار خانزادہ نے اس کا سر دوبارہ
سے اپنے سینے سے لگایا سو جاؤ کچھ بھی

نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے آواز آئی تھی کیا ہوا ماما آپ ٹھیک

ہائیں

اس نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

اس کے سر ہندی کے پوچھا۔۔۔

ہاں بچہ میں ٹھیک ہوں کوئی آواز نہیں

ہے ہم سب ایسے باتیں کر رہے ہیں

آپ کس بات پہ ہنس رہے تھے اس

نے پوچھا اس کی آنکھیں سونے کی وجہ

پوچھا۔۔۔۔۔

بیٹا وہ لیزی والی بات پر کوئل بیگم نے

بتایا تو وہ زور زور سے ہنسنے لگی ماہر

روحی نور اور علیزے بھی ہنسنے لگے

سب کو اس ہنسنے و مچھ کر کوئل بیگم نے

روحی نور اور عزیزے جیسی ہنسنے لے

سب کو ایسے ہنستے دیکھ کر کوئل بیگم نے

ماشاء اللہ کہا۔۔۔ کتنے سالوں بعد ان کی

بیٹیاں اپنے باپ اور بھائی کے ساتھ

ایسے مل کر ہنس رہی تھیں، اب سب

ایسے مل کر ہنس رہی تھی آپ سب

باتیں کریں میں ذرا کھانے کا کوئی

بندوبست کر کے آتی ہوں پر اسفندیار

خانزادہ نے انھیں منع کیا آپ یہیں پر

مٹھہ بالزم کو یہ لے کر دے کر گ

بیٹھے ملازم کو بولے وہ کر دے گی
میں اپنے بچوں کے لیے خود کھانا بنانا
چاہتی ہوں کیا کھائیں گے آپ سب
انہوں نے کہا

روحی اور ماہر نے اپنی اپنی فرمائش
بتائی۔۔۔۔۔ کوئل بیگم کھانا بنانا جانے
لگتی۔۔۔۔۔ ہم بھی نیچے چلیں
اسفندیار خانزادہ نے کہا۔۔۔۔۔

نہیں آپ یہیں رہیں آپ کو اوپر نیچے
جانے کی اجازت نہیں ہے کچھ عرصہ
آپ یہیں پر آرام کریں اس کے بعد ہم
آپ کو سارا گھر گھمائیں گے اور دکھائیں

گے کوئل بیگم نے سختی سے انہیں ٹوکا

جی بہتر بیگم جیسے آپ کا حکم اسفندیار

خانزادہ نے فرما برواری سے کہا تھا کوئل

بیگم مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی -----

روش دوبارہ سے اپنے باپ کے سینے

لگ کر سو گئی ماہر نے اسے ہٹانا چاہا تو

اسفندیار خانزادہ نے منع کر دیا نہیں ماہر

رہنے دو میری بچی پتہ نہیں کتنی عرصے
سے سکون سے نہیں سوئی انہوں نے ی
کہا اور رونے لگے۔۔۔۔۔ پاپا پلیز
اپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی

روحی سے کہاں ان کا رونا برداشت ہوتا

تھا۔۔۔۔

نہیں بچہ میں جب سوچتا ہوں اتنا کچھ

ہو گیا میری بیٹی کے ساتھ میں کیسے

ہو گیا میری بیٹی کے ساتھ میں کیسے
سکون سے سو سکتا ہوں میرے بچی کو
تو دیکھو کتنی معصوم ہے اور اس کے
ساتھ اتنا کچھ ہو گیا

پلیز پاپا ہم سب ہیں نا پاپا اب آپ
بالکل نہیں روئیں گے ماہر نے انہیں
سے کہا انہوں نے اس بات میں سر
ہلایا روحی نے ان کے انسو صاف کر

ہلایا روحی نے ان لے السو صاف لر
کے ماتھے پر پیار کیا پھر ماہر روحی اور
نور نے مل کر اپنے باپ کے پاؤں کے
مساج کی ان کے ہاتھوں کے بازو کی
مساج کی روش کو انہوں نے ایک

مساج کی ان کے ہاتھوں کے بازوؤں کی

مساج کی روش کو انہوں نے ایک

طرف کر دیا تھا اور اپنے باپ کے

ہاتھوں اور پاؤں کے مساج کر رہے

تھے کہ باپ کے

ہاتھوں اور پاؤں کے مساج کر رہے

تھے تو کوئل بیگم اتنے میں ہاتھ میں

سوپ کو بول لیے کمرے میں داخل

ہوئے اپنے بچوں کو باپ کی مساج

ہوئے اپنے بچوں کو باپ کی سنان

کرتے دیکھ کر وہ مسکرا اور آکر اسفندیار

خانزادہ کے پاس بیٹھی چلیں سوپ پی

لیں کوئل بیگم نے اسفندیار سے کہا

ماہر بولا ماما میں ذرا فریش ہو کر آتا ہوں

ہاں بچے میں لے اپ کا روم ھلوا دیا
ہے میرا بیٹے آپ کے لیے سپیشل روم
تھا روحی کا بھی ہے

سب بچوں کے الگ الگ سے کمرے

ارڈی، ہر، ہر، نے بنوائے ہوئے ہیں،

سب بچوں کے الگ الگ سے کمرے
اریڈی ہیں میں نے بنوائے ہوئے ہیں
بے شک آپ نہیں تھے لیکن میں نے
پھر بھی آپ کے نام کے کمرے بنوا کر

پھر جی اپ لے نام لے لے لے بنوا کر

انہیں سجایا ہوا ہے آپ جا کر دیکھ لو

چینجنگ کرنی ہے تو مجھے بتا دینا

جی ماما لو یو ماہر نے کہا اور باہر نکل گیا

پھر واپس آنا ماما مجھے تو بتا ہی نہیں ماما

جی ماما سو یو ماہرے ہما اور باہر س لیا

پھر واپس آیا ماما مجھے تو پتہ ہی نہیں میرا

کمرہ کون سا ہے ماہ نور مسکرائی مجھے تو پتہ

ہے میں لے کے چلتی ہوں پھر اس

نے روحی کو بھی آنے کا اشارہ کیا

علیزے روحی کو لے کر وہ ان کے
کمرے دکھانے کے لیے چلی گئی اسفندیار
خانزادہ نے ایک نظر اپنے ساتھ لیٹی
ہوئی روش کو دیکھا پھر کومل بیگم کو

جی سردار سائیں وہ اب بالکل ٹھیک
ہے ابھی بس اسے کبھی کبھی اٹیک ہوتا
آپ سچ کہہ رہی ہیں یا بچوں کے سامنے
بس آپ نے بچوں کا دل رکھنے کے لیے

ایسا کہہ دیا کہ وہ ٹھیک ہے انہوں نے

ان کی بات ٹوک کر کہا

نہیں سردار وہ بہت اچھی ہے بہت

بہتر ہے بس کچھ ایسے واقعات ہیں جو

بہتر ہے بس کچھ ایسے واقعات ہیں جو
میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں پھر انہوں
نے بتانا شروع کیا کہ حنین اور ماہ نور کا
نکاح انہیں کرنا پڑا انہوں نے روش اور

لے بتانا شروع لیا کہ حنین اور ماہ نور کا

نکاح انہیں کرنا پڑا انہوں نے روش اور

بلاج کا نہیں بتایا وہ چاہتی تھی کہ یہ بات

ختم ہو جائے تو بہتر ہے انہیں بتا کر کیا

فائدہ تو اس لئے انہوں نے وہ بات

ختم ہو جائے تو بہتر ہے انہیں بتا کر کیا

فائدہ تو اس لیے انہوں نے وہ بات

چھپا لی

بلاج خانزادہ حویلی سے سیدھا اپنے فارم

ہاؤس گیا تھا اور وہاں پر جا کر اسے

معلوم ہوا کہ جو وہ تیسرا لڑکا جس کا نام

بہرام بتایا گیا تھا وہ واپس آ چکا ہے اور

بہرام بتایا تھا وہ واپس آچکا ہے اور

اس کے آدمی اسے پکڑ نہ سکے اور اب

بہرام کہیں چھپا بیٹھا ہے کیونکہ اسے

ایجنسیوں کے بندے ڈھونڈ رہے ہیں وہ

ڈرگ سیلانی میں بھی ملوث ہے نوٹ

یہ سب کچھ روک رہے ہیں
ڈرگ سپلائی میں بھی ملوث ہے نوٹ
اس کی تلاش جاری ہے اس لیے اس
کے باپ نے اسے کہیں چھپا دیا ہے
بلاج کا غصے سے برا حال تھا وہ اس کی

وہ اس کو پسند نہ کیا تھا اس کے اس

نے روش کو دیکھا اس کی وہ ہاتھ کاٹنا

چاہتا تھا وہ انگلیاں کاٹنا چاہتا تھا جس

سے اس نے روش کے چہرے کو چھوا

تھا بلایا نے غصے سے اپنے قدم

ہا بدن سے سے سے اپنے قدم

بیسمنٹ کی طرف لیے وہاں جا کر ایک

بار پھر ان لڑکوں کو اذیت دے کر وہ

باہر نکلا اور گھر کے لیے روانہ ہوا گھر

پہنچتے ہی اسے راستے میں ساگر ملا

پہنچتے ہی اسے راستے میں ساگر ملا
اور اسے مخاطب کیا ساگر ذرا میرے
ساتھ آنا ساگر نے نا سمجھی سے اس کی
طرف دیکھا

بس آؤ ادھر میرے ساتھ جم کی طرف

بلاج نے اسے کہا۔۔۔۔

نہیں میں نہیں جا رہا۔۔۔ ساگر انکاری

ہوا۔۔۔

تم آتے ہو کہ نہیں بلاج نے اسے
گردن سے پکڑا اور جم میں لے کر چلا
گیا وہاں جا کر اس نے اسے ایک
طرف کھڑا کیا جم کا دروازہ بند کر کے وہ

اس طرف مڑا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ ساگر کے پر سینے

چھوٹ گے۔۔۔۔ میں کیا کر رہا ہوں

ہممسم پہلے مجھے یہ بتا کہ تم نے میری کال

لیوں کاٹی بھی بلاج کا لہجہ نارمل تھا
یار وہ سگنل ڈراپ ہو گیا تھا اور ویسے
بھی کسی کی کال رہی تھی اس لیے
کال کاٹ دی

اس سے پہلے تھا میں نارمل حالت میں کہ

اسے پتہ تھا وہ نارمل بات چیت کے بعد
ہی اس کی اچھی خاصی مرمت کرے گا
وہ کہتے ہیں نا ہاتھی کے کھانے کے
دانت اور دکھانے کے دانت اور

دانت اور دکھانے کے دانت اور

اچھا کس کی کال آ رہی تھی

اس نے پھر عام سی گفتگو والے انداز

کہا

سایہ مہر میں رہے، دوسریں کے بھائی

کے ساتھ بزنس جوائن کر لیا ہے اس

نے اسے بتایا

اچھا چلو ٹھیک ہے مجھے ذرا فون تو

دکھاؤ میں دیکھوں اس دن تمہیں کس

لس نے کال لی بلاج نے کہا

وہ فون میرا تو فون وہ خراب ہو گیا میں

نے یہ نیا لیا ہے اس میں کچھ بھی نہیں

ہے ساگر نے ہڑ برایا

بلاج نے کہا تم جھوٹا سارے سے ہو

بلاج نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو
جس وقت اس نے جلدی سے فون
نکال کر اس کے حوالے کیا ساگر نے
فل ہوم ورک کیا ہوا تھا ساگر کو پتہ تھا

وہ اسے نہیں چھوڑے گا اس لیے اس
نے پہلے ہی فون چینج کر لیا تھا اور اب
اس کے سامنے کر دیا بلاج نے دیکھا تو
کال ہسٹری میں واقع ہی کوئی نمبر یا ایسا

ہاں، سسری میں دن ہی دلی سبزیہ ایسا

کچھ نہیں تھا جو ان کے اس دن والا

بھی نہیں تھا تو بلاج نے اسے کہاں بچ

کے رہنا میری نظر ہے تم پر جس دن

تمہارے خلاف مجھے کوئی ثبوت ملا کہ مجھے

مہارے حلاک ہے موی جوت ملا رہے ہے

اور روش کو الگ کرنے میں تمہارا بھی

ہاتھ ہے ساگر اس دن تمہیں مجھ سے

کوئی نہیں بچائے گا یہ پنکھا دیکھ رہے ہو

نا بلاج نے اوپر چھت کی طرف اشارہ

یہاں پہنچا ہوا تھا اس سے

ساتھ الٹا لٹکا کر تمہیں میں سزا دوں گا

ساگر نے تھوک نگلا وہ جانتا تھا کہ وہ

غصے کا کتنا تیز ہے۔۔۔

بلاج نے ساگر کو وارن کیا آج کے بعد

بلاج نے سالر کو وارن لیا آج لے بعد

اگر میرے بارے میں بھائی کو تم نے

کچھ بھی بتایا کہ میں روش کے پاس

ہوں -----

میں کیا کر رہا ہوں اس سر مل رہا

ہوں -----

میں کیا کر رہا ہوں یا کس سے مل رہا

ہوں۔۔۔۔۔ میری جاسوسی کرنے کی

کوشش کی تو پھر بھول جانا کہ میں تمہیں

بخشوں گا تم جانتے ہو مجھے جس پر ساگر

تو سن می تو پسر بخشوں جانا نہ ہیں

بخشوں گا تم جانتے ہو مجھے جس پر ساگر

نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ وہ اچھے

طریقے سے جانتا ہے

گڈ اب تم جاؤ بلاج نے اسے جانے کا

گڈ اب تم جاؤ بلاج نے اسے جانے کا

اشارہ کیا تو وہ دوڑنے والے انداز میں

جم سے نکلا اسے ایسے لگا اگر وہ دو

سیکنڈ ادھر رکا بلاج اسے کوئی سزا ہی نہ

کے لیے تھی

وے دے اس کے جانے کے بعد بلاج

نے سر پر ہاتھ رکھا کیوں نہ صبح جا کر

جان سے ملاقات کی جائے پھر اپنے

کمرے کی طرف چلا گیا

اسفندیار خانزادہ نے ماہر سے کہا کہ روش

کو جگاؤ شام کا ٹائم ہے ماہر نے اسے

اٹھایا روش گڑیا اٹھو کھانا کھا لو روش

اٹھی اور ہاتھ منہ دو کر آئی کوئل بیگم

نے روم میں ہی کھانا لگوایا سب نے
ایک ساتھ کھانا کھایا کوئل بیگم نے روش
کو اپنے ہاتھ سے کھلایا ماہر اور روحی نے
بھی ضد کر کے اپنی ماں کے ہاتھ سے

کھانا کھایا۔۔۔۔۔

سب سونے کے لیے اپنے کمروں میں

چلے گئے کوئل بیگم نے ملازمہ سے کہہ

کر کچن کی صفائی کروائی۔۔۔۔۔

[illegible]

نہیں ----- نہیں آج

کہاں نیند آئی گئی آج تو میں اپنی جان

سے ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں جو

میں نے اتنے سال آپ سے باتیں نہیں

میں نے اتنے سال آپ سے باتیں نہیں
کی ان کا وقت ہوا چاہتا ہے انہوں نے
یہ کہا اور مسکرائے۔۔۔۔۔ کوئل بیگم

بھی مسکرائی

چلیں اب آپ جا کر چینج کر کے آئیں
اور ہاں آپ کو پتہ ہے نا کیا کرنا ہے تو
کوئل بیگم نے چہرہ جکھا لیا نہیں میری
جان ایسے چہرہ جھکانے سے کچھ نہیں

دشمن کے چہرہ سے کیا ہیں میری

جان ایسے چہرہ جھکانے سے کچھ نہیں

ہوگا جائیں چینج کر کے آئیں -----

کوئل بیگم ایک نظر ان پر ڈال کے

چینجنگ روم چلی گئی وہ چینج کر کے باہر

کوئل بیگم نے چہرہ جکھا لیا نہیں میری

جان ایسے چہرہ جھکانے سے کچھ نہیں

ہوگا جائیں چینج کر کے آئیں -----

کوئل بیگم ایک نظر ان پر ڈال کے

کومل بیگم ایک نظر ان پر ڈال کے
چینجنگ روم چلی گئی وہ چینج کر کے باہر
آئی تو اسفندیار خانزادہ نے انہیں اپنے
پاس آنے کا اشارہ کیا وہ ریڈ سوٹ میں

پاس آنے کا اشارہ کیا وہ ریڈ سوٹ میں

بہت ہی حسین لگ رہی تھی کوئل بیگم

جیسے ہی ان کے پاس پہنچی تو اسفندیار

خانزادہ نے انہیں کہا کہ اپنا سر آگے

کر۔ جس پر کوئل بیگم نے بنا سمجھ کر

خانزادہ نے انہیں کہا کہ اپنا سر آگے
کریں جس پر کوئل بیگم نے نا سمجھی سے
انہیں دیکھا جان میں کہہ رہا ہوں اپنا سر
آگے کریں کوئل بیگم نے اپنا سر آگے
کریں

کیا اسفندیار خانزاوہ نے ان کے بال
کھول دیے کوئل بیگم نے شرم کے
مارے چہرہ جھکا لیا ایسے نہ کریں ابھی
کچھ دن بس مجھے ٹھیک ہونے دیں پھر

مارے پہرہ بھٹایا ایسے سر میں اسی

کچھ دن بس مجھے ٹھیک ہونے دیں پھر

آپ کی یہ شرمائٹ اور گبراہٹ کو میں

ختم کروں گا ابھی تو بالکل آرام سے

رہیں انہوں نے یہ کہا اور ان کے

م سروں کا اسی کو باطن آرام کے

رہیں انہوں نے یہ کہا اور ان کے

بالوں میں ہاتھ پھسا کر چہرہ نیچے کیا ان

کے لبوں کو اپنے لبوں پر اپنے لب رکھ

ریے۔۔۔۔۔ اس بار ان کے لمس میں

ریے۔۔۔۔۔ اس بار ان کے لمس میں

شدت تھی تھوڑی دیر بعد وہ کچھے ہوئے

کوئل بیگم نے چہرہ جھکایا ہوا تھا انھیں

بہت شرم آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلیں

آجائیں اب سو جاتے ہیں میری جان
تھک گئی ہوں گی۔۔۔۔۔

ساتنیں میں ایسے تو نہیں سو سکتی کو مل
بیگم مسمنائی۔۔۔۔۔ میری جان اب

بیکم منمنائی----- میری جان اب

آپ ایسے سوتیں گی میں چاہتا ہوں

رات کو کسی بھی ٹائم میری آنکھ کھلے تو

میں اپنی جان کو ایسے ہی دیکھوں

پر میں انکمفرٹیبل فیل کر رہی
ہوں۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے اپنی سی
اک کوشش کی۔۔۔۔۔
کچھ نہیں ہوتا میری جان کچھ دنوں کے

لیے ایسے سوئیں۔۔۔۔۔ پلینز مجھے خود کو

محسوس کرنے دیں مجھے خود کو ایسے جی

بھر کے دیکھنے دیں اس رنگ میں دیکھنے

دیں جس کے لیے میں ترس گیا تھا اتنا

تو میں یہ جان لے کر

دیں جس کے لیے میں ترس کیا تھا اتنا

تو میری سردارنی میرے لیے کر سکتی

ہے جس پر کوئل بیگم نے ہاں میں سر

ہلایا اور دوسری طرف آکر لیٹ گئی

اس وقت اس نے کہا کہ میں

ہدایا اور دوسری سرکٹ اتریت کی

اسفندیار خانزادہ نے ان کے لیے اپنے

بازو واکیے کوئل بیگم سینے پر سر رکھ کر

لیٹ گئی ---

ساتنیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

سائیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

آپ کو درد ہو گا انھیں فکر ہوئی۔۔۔

نہیں یہ درد تو کچھ بھی نہیں میری جان

جو درد میں نے سہا ہے آپ سے جدائی

کا درد اس سے کہی زیادہ تھا۔۔۔۔۔ اس

لیے ابھی میرے پاس رہیں پھر کو مل

بیگم کچھ بھی نہ بولی۔۔۔ انہوں نے ان

کے سینے پر سر رکھا تو اسفندیار خانزادہ

یہ جہاز
نے ان کے گرد اپنا حصار تنگ کیا اور

آنکھیں موند لی اسفندیار خانزادہ کو کافی

عرصے کے بعد آج سکون ملا۔۔۔۔۔

حنین جو وہاں سے آگیا تھا لیکن اسے رہ

رہ کر پھوپھو کی وہ بات یاد آرہی تھی کہ

تم رک جاؤ اسے اچھا نہ لگا اس لیے

وہ رات کو نو بجے واپس ان کے گھر

یاد آیا آج نو اس لے اپنی نور سے دو
گھڑی بات بھی نہیں کی بلاج کے چکر
میں ہی لگا رہا اس لیے وہ الٹے قدموں
باہر نکلا اور سیدھا نور کے کمرے کی
طرف گیا کہونکہ نور روشنی کا کمرہ ہے

باہر نکلا اور سیدھا نور کے کمرے کی
طرف گیا کیونکہ نور روش کی کمرے میں
سوتی تھی اور آج یہ ہوا تھا کہ روحی
روش کے ساتھ تھی اور ماہ نور اپنے

روش کے ساتھ تھی اور ماہ نور اپنے
کمرے میں تھی اس لیے وہ اکیلی تھی
حنین اس کے کمرے میں گیا اور دیکھا کہ
وہ تو بیڈ پہ دوسری طرف کروٹ لیے سو

رہی ہے

نین نے دروازہ لاک کیا اور جا کر پیچھے
سے اسے ہگ کیا اس نے نور کی گردن
پر لب رکھے ماہ نور جو کہ ابھی ہی نیند کی

وادی میں انری ھی اپنی لردن پر سی

کا لمس محسوس کر کے اس نے اپنی

آنکھیں کھولی اور پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہا

لیکن حنین نے اسے اپنے حصار میں لیا

ہوا تھا۔۔۔۔۔

جان میں ہوں آپ کا خان -----سو

جائیں آرام سے مجھے بھی سونے دیں

آج تو میں نے اپنی جان کو جی بھر کر

دیکھا بھی نہیں چلیں صبح دیکھ لیں گے

دیکھا ہی نہیں پتہ نہیں دیکھ میں سے

ابھی آپ کی نیند خراب ہو جائے گی

حنین نے یہ کہا اور اسے اپنے حصار

میں لیے ہی سو گیا -----

اگلی صبح بہت ہی روشن تھی خانزادہ
حویلی جل جل کر رہی تھی ایسا لگ رہا
تھا کہ دنیا بھر کی جتنی بھی خوشیاں ہیں
سب اس گھر میں آبسی ہیں ماہر صبح

سب اس ہر میں ابھی ہیں ماہر ن

اٹھ کر سیدھا اپنی ماں کے کمرے میں

گیا اس کے پایا سو رہے تھے اور کوئل

بیگم جاگی ہوئی تھی وہ فریش ہو کر پہلے

ہی تیار ہو چکی تھی انہیں بتہ تھا اگر ان

م جاتی ہوئی سی وہ کریں ہو رہے

ہی تیار ہو چکی تھی انہیں پتہ تھا اگر ان

کے سائیں پہلے اٹھے تو انھیں اٹھنے نہیں

دیں گے اور اس عمر میں اچھا نہیں لگتا

ہے کہ دیر سے اٹھنا اس لیے وہ پہلے ہی

دیں گے اور اس مہر میں اچھا نہیں ملتا

ہے کہ دیر سے اٹھنا اس لیے وہ پہلے ہی

اٹھ کر فریش ہو کر ابھی الماری سے

خانزادہ سائیں کے کپڑے نکال رہی تھی

انہوں نے آج تک ان کے کپڑے

انہوں نے آج تک ان کے کپڑے
سنجھال کے رکھے تھے انہیں پریس کر
کے لائی اور انہیں ہینگ کیا ماہر جو دبے
قدموں سے کمرے میں آیا اپنی ماں کو

قدموں سے کمرے میں آیا اپنی ماں کو

ایسے کام کرتے دیکھ کر اپنی ماں کو

حصار میں لیا ان کے کاندھے پر سر

رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا بچہ گڈ مارننگ کیسا ہے میرا بچہ کوئل
بیگم نے پیار سے پوچھا

ماہر بولا ماما میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں
وہ بولتی میں بھی ٹھیک ہوں کیسی

وہ بولتی میں بھی ٹھیک ہوں کیسی

گزری رات

ماما اچھی گزری بس مجھے اپنی ماں کے

ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔ اس نے لاڑ سے

کہا

کیوں نہیں آؤ پھر کو مل بیگم بیڈ پر دوسری

طرف جا کر بیٹھی تو ماہر نے سران کی

گود میں رکھا اس چیز کے لیے میں بہت

ترسا ہوں

کوئل بیگم کی آنکھیں نم ہوئی انہوں نے

اس کے ماتھے پر ہاتھ پھیرا اور پیار کیا

اس کے بالوں میں ہاتھ پھیڑنے لگی

اس لے بالوں میں ہاتھ پھیڑے للی

تھوڑی ہی دیر میں ماہر دوبارہ سو گیا

انہوں نے اس کے ماتھے پر لب رکھے

اس کا سر تکیے پر منتقل کیا خود اٹھ گئی

اسفندیار خانزادہ ابھی تک سو رہے تھے

اس کا سر پیر سے لیا سو ڈاھ سی

اسفندیار خانزادہ ابھی تک سو رہے تھے

اور ماہر بھی اب ان کے ساتھ ہی بیڈ پر

سو گیا تھا کوئل بیگم نے ان دونوں پر

ایک نظر ڈالی اور باہر نکل گئی ابھی

ایک نظر ڈالی اور باہر نکل گئی ابھی

انہیں ناشتہ بھی تیار کروانا تھا وہ جیسے

ہی باہر نکلی اپنے دروازے پر ہی انہیں

روحی مل گئی روحی ان سے لپٹ گئی گڈ

روسی میں سی روسی ان سے پتہ سی لد

مارنگ ماما۔۔۔۔۔ میرا بچہ کیسی ہو

۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

نیند اچھے سے آئی نا۔۔۔۔۔؟ جی ماما کسے

نیند اچھے سے آئی نا۔۔۔۔؟ جی ماما کسے

اپنے گھر نیند نہیں آتی روحی نے کہا اور

اسے کے ماتھے پر پیار کیا چلو میرا بچہ

آپ اتنی جلدی اٹھ گئی جی ماما میں صبح

صبح ہی اٹھتی تھی بابا کو میڈیسن دینی

ہوتی تھی تو اس لیے کبھی کبھی جب

کلج جانا ہوتا تھا تب لیٹ ہوتی تھی

اچھا میرا بچہ ابھی تو صرف سات بے

اچھا میرا بچہ ابھی تو صرف سات بجے
ہیں جی موما کیونکہ میرے کالج جانا ہوتا
تھا نا تو یہ والی ٹائمنگ اس میں میری
آنکھ کھل جاتی ہے تو ابھی پھر ویسے ہی

آنکھ کھل جاتی ہے تو ابھی پھر ویسے ہی
آنکھ کھل گئی تو میں نے کہا کیوں نہ میں
اپنی موما کو دیکھ لوں

ہاں میرا بچہ آجاؤ چلتے ہیں کچن میں پھر

اپنی موما کو دیکھ لوں

ہاں میرا بچہ آجاؤ چلتے ہیں کچن میں پھر

روحی اپنی ماں کے ساتھ کچن میں چلے

گنتی ماما میں نے آپ کے ہاتھ کا کھانا

کھانا سے کیوں نہیں آج تو سارا کھانا

کئی ماما میں نے آپ کے ہاتھ کا کھانا
کھانا ہے کیوں نہیں آج تو سارا کھانا
میں ہی بناؤں گی آپ کے پاپا کے لیے
بھی اور آپ سب کے لیے بھی انہیں

بھائی کا کھانا

بھی میرے ہاتھ کا کھانا بہت پسند

ہے۔۔۔۔

کوئل بیگم کی اچانک نظر کھڑکی سے باہر

گئی جہاں حنین کی گاڑی کھڑی تھی

نہی جہاں سین لی گاڑی ٹھڑی سی

انہوں نے ملازمہ سے پوچھا خورشید کیا

میرا بچہ آیا ہے

جی بیگم صاحبہ۔۔۔ حنین بابا رات کو

آنے تھے

آئے تھے

اچھا تو مجھے جگایا کیوں نہیں آپ سو رہی

تھی اور بابا نے منع کیا تھا اچھا اب

کہاں ہے

وہ کمرے میں ہیں۔۔۔۔۔

جب اٹھے تو مجھے بتانا جی بی بی جی

ملازمہ کہہ کر کچن میں چلی گئی

کوئل بیگم نے ان کے لیے ناشتہ بنایا
روحی بیٹا جب تک میں یہ کچھ انڈے
فرائی کر لوں آپ جا کے پایا ماہر اور
سب کو جھکا کے لے آؤ بیٹا ساڑھے

محب کو بھگتے سے اویسنا سارے

اٹھ ہو گئے ہیں

جی ماما میں ابھی بلا کے لاتی ہوں روحی

انھیں کہتی ہوئی باہر کی طرف بھاگی کوئل

بیگم نے پیچھے سے آواز دی روحی آہستہ

نہیں موم میں نہیں گرتی اس نے کہا
اور بھاگی روحی کو اچھا لگ رہا تھا اس
کی ماں اس سے ایسے ٹوک رہی تھی
اس کا خیال رکھ رہی تھی اس کی فکر کر

اس کا خیال رکھ رہی تھی اس کی فکر کر
رہی تھی روحی نے بھاگتے بھاگتے اپنی
آنکھوں سے آنسو صاف کیے اس نے
جا کر پہلے روش کو جھکایا

-----روش میری گرٹیا اٹھو

دیکھو میں آتی ہوں اس نے روش کو

جگایا تو روش نے منہ بسوڑا دوبارہ سے

بابو راجہ کو ہگ کر کے سو گئی ایک تو یہ

بابو راجہ کو ہگ کر کے سو گئی ایک تو یہ
اس بھالو کا پیچھا نہیں چھوڑتی روحی نے
کہا اور اس کے ہاتھ سے بھالو لیا روش
اٹھو نا دیکھو ماما نے ناشتہ ریڈی کر دیا

ہے اور چلو سب مل کر ناشتہ کرتے ہیں

جس پر روش نے کروٹ لی جیسے اس

نے اسے سنا ہی نا ہو اور بس سوتی

رہی پھر روحی کو خیال آیا دیکھو تو صحیح

رہی پھر روحی کو خیال آیا دیکھو تو صحیح
پاپا بھی اٹھ گئے ہوں گے جیسے ہی اس
نے یہ الفاظ منہ سے نکالے روش جلدی
سے اٹھی اور فوراً سے بولی پاپا اٹھ گے

سے اٹھی اور فوراً سے بولی پایا اٹھ گے
ہاں پایا اٹھ گئے ہیں چلو جلدی کرو روحی
بولی پھر روش بھاگتی ہوئی واش روم
میں گئی اور دو منٹ میں چینج کر کے

پہننے والی کپڑا بدل کر

میں گنتی اور دو منٹ میں چینج کر کے

باہر آئی چلو چلو مجھے پایا سے ملنا ہے

جس پر روحی نے مسکراتے ہوئے کہا

کیا ہوا صبر کرو پایا نہیں جاگے

یہ سب کچھ پتہ نہیں ہے
آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا روش

نے منہ بنایا

میں نے جھوٹ نہیں بولا پایا ابھی نہیں

جاگے چلو ہم مل کر انھیں جگاتے ہیں

جائے پتوں میں سر اس میں جگائے ہیں

میں اسی لیے آپ کو بلانے آئی تھی

جس پر وہ سر ہلاتی ہوئی باپ کے کمرے

میں گئی ماہر پہلے ہی جاگا ہوا تھا پھر

انہوں نے اپنے باپ کو جگایا وہ بھی

جاگ رہے تھے بس آنکھیں موندے
لیٹے ہوئے تھے ان کا دل تھا کہ ان کی
بیگم آکر انہیں جگائے لیکن بیگم کے
 بجائے بچوں نے آکر انہیں جگایا وہ اٹھ

بجائے بچوں نے آکر انہیں جگایا وہ اٹھ
گئے کوئل بیگم ملازمہ کے ساتھ ناشتہ لے
کر کمرے میں آئی اور ناشتہ کمرے میں
ہی لگایا -----

ہی لگایا -----

ماہ نور کی آنکھ وزن محسوس کر کے کھلی

اسے ایسے لگا جیسے اس کا سانس بند ہو

جائے گا اس نے آنکھیں کھلی اور اس

جائے گا اس نے آنکھیں لھلی اور اس

چیز کو پیچھے کرنا چاہا جو اس پر وزن پڑا

ہوا تو اس نے اسے ہٹانا چاہا اس نے

ایک بار کوشش کی دو بار کی جب تیسری

بار کوشش کی تو اس نے ہٹا دیا

آنکھیں کھول کر دیکھا حنین کو اپنے اتنے
پاس سوتا دیکھ کر وہ بوکھلا کر رہ گئی اسے
تو یاد بھی نہیں رہا کہ حنین کب اس کے
پاس آیا کیونکہ رات کو جب حنین آیا تھا

وہ جو سوتی جاگتی کیفیت میں تھی اور

اسے سمجھ نہ آئی اور وہ دوبارہ سے سو

گئی حنین کو ایسے دیکھ کر اس کے

اسان خطا ہو گئے اگر کسی نے ایسے

اسان خطا ہو لئے اگر لسی نے ایسے

اسے حنین کے ساتھ دیکھ لیا تو کیا

سوچیں گے اب تو پایا اور ماہر بھی گھر

تھے وہ کیا سوچیں گے اسے جی بھر کا

شہنشاہ نے اسے نہ جانتا تھا

تھے وہ کیا سوچیں گے اسے جی بھر کا
شرمندگی ہوئی اس نے حنین کو بلایا آپ
یہاں کیا کر رہے ہیں

جائیں-----

اپنے کمرے میں جائیں حنین نے موندی
موندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا دوبارہ
سے اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپایا نین
اٹھے جائیں یہاں سے کیا کر رہے ہیں

اٹھے جائیں یہاں سے کیا کر رہے ہیں
کوئی دیکھ لے گا اچھا نہیں لگتا پایا نے
اگر دیکھ لیا تو حنین نے اس کے گردن
پر اپنا لمس چھوڑا اور اس کو لمس

پر اپنا من بھورا اور اس نور میں

چھوڑنا ہی نور کے پورے جسم میں

سنسنی دوڑا گیا اسے اب سمجھ نہ آیا کہ

وہ اس سے کیسے جان چھڑائے ماہ نور

نے حنین کے بالوں میں ہاتھ پھنسایا اور

کے بین کے بالوں میں ہاتھ پھسایا اور

اس کے بالوں کو جھٹکا دیا اس نے

جیسے ہی جھٹکا دیا تو حنین نے اپنی

پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اس کا

حمار ایک پل میں ہی اڑھن چھو ہو گیا

حمار ایک پل میں ہی اڑھن چھو ہو گیا

اس نے اس کا وہ ہاتھ پکڑ کر اپنی

انگلیوں اس کی انگلیاں پھسائی اور

انہیں بیڈ کے ساتھ لگا کے کہا کیا مسئلہ

ہے میری جان جب میں سو رہا ہوں تو
سونے نہیں دیتی اب دیکھو میں تمہارا کیا
حال کرتا ہوں حنین نے کہا اور اس کی
گردن پر جا بجا اپنے لمس چھوڑنے لگا

گردن پر جا بجا اپنے لمس چھوڑنے لگا
وہ اس پر کسی گھٹا کی مانند چھا گیا اور
اپنا لمس اس کی گردن سے ہوتے ہوئے
اس کے دل کے مقام پر چھوڑا تو نور

اس کے دل کے مقام پر چھوڑا تو نور
کے پورے جسم میں کرنٹ سا دور گیا
کیونکہ ماہ نور نے نائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا
اس کی شرٹ کا گلا تھوڑا سا کھلا تھا

اس کی شرٹ کا گلا تھوڑا سا کھلا تھا

جس کی وجہ سے حنین نے یہ جسارت

کی-----

نور کا پورا جسم کانپنے لگا اس کا کانپنا
محسوس کر کے حنین مسکرایا اور پھر
دوبارہ سے اس کے دل کے مقام پر
اپنے لب رکھے اور ہلکے سے اپنے دانت

ابھی کہاں یہ مجھے جگانے کی سزا ہے بولا

تھانا کہ ایسا کوئی کام نہ کیا کرو جس سے

تمہیں سزا ملے حنین نے کہا اور

دوبارہ سے وہاں اپنے لب رکھے پھر

کے گے کے گے کے گے کے گے

دوبارہ سے وہاں اپنے لب رکھے پھر
اس کے گردن پر ہلکے ہلکے سے بانٹس
کرنے لگا جس کی وجہ سے ماہ نور کو لگا
کہ بس اب وہ سانس نہیں لے پائے گی

ماہ نور نے زور زور سے سانس لینا

شروع کیا

ماہ نور مسمننائی پیچھے-----

ہوں----- اس نے ریکویسٹ کی

ہوں۔۔۔۔۔ اس کے ریویں کی

پر حنین کو کہاں ہوش تھا وہ مد ہوش سا

اس پر جھکا رہا۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے لبوں کو اپنے دست

میں لے لیا وہ اپنی پوری شدت اس

میں لے لیا وہ اپنی پوری شدت اس
کے لبوں پر لٹا رہا تھا ماہ نور کو اپنا
سانس اکھڑتا ہوا محسوس ہوا اس نے
اس کے دونوں ہاتھوں کو قبضے میں لیا
ہاتھوں میں چنگ

اس کے دونوں ہاتھوں کو قبضے میں لیا

ہوا تھا اس نے حنین کو ٹانگیں مارنا

شروع کر دی حنین نے جب اس کی

ٹانگیں لگتی محسوس کی تو اس نے داد

دینے والے انداز میں آئی برو اچکائی
--- پھر اس کی ٹانگیں اپنی ٹانگوں سے
لاک کی اور دوبارہ سے اس پر جھک گیا
اس پر ماہ نور کوئی حرکت نہیں کر سکتی

تھی وہ بالکل ساقط پڑی ہوئی تھی حنین

اس کا پورا فائدہ اٹھا رہا تھا کافی دیر کے

بعد وہ اپنی تشنگی اس پر ختم کر کے پیچھے

ہٹا اور اسے کہا جان جلدی سے جاؤ یہ

حد پار کر دے اس لیے جلدی سے پیچھے

ہو کر گہرے گہرے سانس لینے لگا اس

نے خود کو کمپوز کیا

اور ماہ نور کو وہاں سے جانے کا کہا نور

ط گ

تیز قدموں سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی
واش روم میں بند ہوئی اسے اپنے کپڑے
لے جانے کا بھی ہوش نہ رہا حنین اس
کی پھڑتی پر مسکرایا اور اس کے کپڑے

نکال کر دروازے کے ہینڈل پر لگا دیے

ماہ نور سے کہا میں اپنے کمرے میں جا رہا

ہوں تمہارے کپڑے ہینگ کر دیے ہیں

یہی پہن کر باہر آنا اس کے علاوہ کوئی

یہی پہن کر باہر آنا اس کے علاوہ کوئی

اور سوٹ پہنا تو پھر میں خود آکر تمہیں

چینج کرواؤں گا یہ بات میری یاد رکھنا

حنین نے اسے دھمکی دی اور پھر وہ باہر

مینے اسے دسی دی اور پھر وہ باہر

نکل گیا حنین تیار ہو کر نور کے کمرے

میں آیا تو وہ پہلے ہی تیار کھڑی تھی پھر

اسے ساتھ لے کر وہ اسفندیار خانزادہ

کے کمرے کی طرف گئے کیونکہ ملازموں

کے کمرے کی طرف گئے کیونکہ ملازموں

کے پوچھنے پر اسے پتہ چلا تھا کہ ناشتہ

کمرے میں ہی کیا جائے گا انہیں آتا

دیکھ کر کوئل بیگم کھڑی ہوئی اور حنین

حنین مسکرایا اسے پتہ تھا اس کی یہ
چھوٹی چھوٹی باتیں ہی اس کی پھوپھو کو
خوش کر دیتی ہیں اور وہ اپنی پھوپھو کو
زیادہ سے زیادہ خوش دیکھنا چاہتا ہے

زیادہ سے زیادہ خوش دیکھنا چاہتا ہے

جتنا انہوں نے برداشت کیا تھا حنین

اس سے زیادہ انہیں خوشیاں دینا چاہتا

تھا اگر ان کی خوشی کے لیے ادھی

رات کو بھی آسکتا تھا تو وہ آیا لیکن

رات کو بھی آسکتا تھا تو وہ آیا لیکن
کوئل بیگم نے پھر اس سے کہا میں نے
آپ کو ہزار بار منع کیا ہے کہ رات کا
سفر نہ کیا کریں اس لیے میں آپ کو منع

کر رہی تھی کہ آپ نہ جاؤ مجھے پتہ تھا
آپ پھر واپس آئیں گے پھر آپ گئے
ہی کیوں حنین نے اپنا سر کھجایا اب وہ
انہیں اس کا کیا جواب دیتا بس وہ آپ

ہمیں اس کا یہاں جواب دینا ہے آپ
کی یاد آئی تو میں آگیا کوئل بیگم نے

اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا میری یاد

ائی یا میری بیٹی کی یاد -----

جس پر حنین نے آنکھیں آگے کچھ دیکھنا

جس پر حسین لے آئیں اے چھ دیکھنا

شروع کر دیا وہ ان سے نظریں نہیں تھا

ملا رہا کوئل بیگم نے جب اسے ایسے

شرمندہ ہوتے دیکھا تو اس کے سر پر ہلکی

سہ چیت لگائی چلو ناشتہ کر لو سب مل

شرمندہ ہوتے دیکھا تو اس لے سر پر ہللی

سی چیت لگائی چلو ناشتہ کر لو سب مل

کرنا شتہ کرنے لگے

الح مسکراتا ہوا ہے اور نہ اتکر

رہ لئی

ارے میاں کیا ہوا ہے صبح صبح کون

سا کارون کا خزانہ تمہارے ہاتھ لگ گیا

ہے جو مسکرائے جا رہے ہو ویسے تو

تمہارے من سے 12 بج رہے تھے

ہے جو مسکرائے جا رہے ہو ویسے تو
تمہارے منہ میں 12 بجے رہتے تھے اور
اب ہر وقت مسکراتے رہتے ہوں سچ
سچ بتا دو تمہارے دماغ میں کیا چل رہا

ہے
بلاج گہرا مسکرایا کچھ نہیں اماں بی

یہ بتائیں بھائی کہاں ہیں حنین کو نہ پا کر

وہ جلدی سے بولا ارے ہاں وہ تو رات

یہ بتائیں بھائی کہاں ہیں حنین کو نہ پا کر

وہ جلدی سے بولا ارے ہاں وہ تو رات

کو ہی کوئل کی طرف چلا گیا تھا کہہ رہا

تھا پھوپھو مانا کر رہی تھی نہ جاؤ اور

یہ بتائیں بھائی کہاں ہیں حنین کو نہ پا کر

تھا پھوپھو مانا کر رہی تھی نہ جاؤ اور

اب اس کا دل نہیں لگ رہا تو وہ چلا گیا

بلاج نے جب یہ سنا تو اس کے کان

کھڑے ہو گئے اس کا مطلب بھائی

بلاج نے اس کے پاس سے گزرتے ہی اس کے

صاحب سر صاحب کو امپریس کرنے
پہلے پہنچ گے بلاج تو لیٹ ہو گیا بچو یہ نا
ہو بھائی انھیں امپریس کر لیں سارا
کریڈٹ بھائی کو ہی مل جائے اور تو بس

کریڈٹ بھائی کو ہی مل جائے اور تو بس

دیکھتا ہی رہ جائے نہیں نہیں مجھے بھائی

سے زیادہ ان کے قریب ہونا ہے تاکہ

پھر میرا بھی راستہ صاف ہو اس نے

پھر میرا بھی راستہ صاف ہو اس نے
اپنی شیطانی دماغ میں یہ سوچا اور اماں
بی کے ماتھے پہ پیار کرتا ہوا باہر نکل گیا
ارے بیٹا ناشتہ تو کرتے جاؤ ماں بی میں

ارے بیٹا ناشتہ تو کرتے جاؤ ماں بی بی میں
ناشتہ کر لوں گا بلاج نے یہ کہا اور گھنٹے
کا سفر 45 منٹ میں طے کرتا ہو وہاں
پہنچا ابھی سب نے کھانا شروع ہی کیا

پہنچا ابھی سب نے کھانا شروع ہی کیا

تھا کہ ملازمہ آئی بیگم صاحبہ بلاج بابا

آئے ہیں

بلاج اس وقت کوئل بیگم نے حیرانی

بلاج اس وقت کو مل بیگم نے حیرانی
سے سوچا اور حنین کے تو گلے میں نوالہ
ہی اٹک گیا کہ یہ جناب صبح صبح ہی
یہاں پر آدمے ہیں ضرور اس کے دماغ

ہی اٹک گیا کہ یہ جناب صبح صبح ہی
یہاں پر آدمے ہیں ضرور اس کے دماغ
میں کوئی فتور ہی ہوگا۔۔۔۔۔۔۔

جان اے عزیز از قلم ڈمی کے

قسط نمبر 40

بلاج نیچے ہال میں ویٹ کر رہا تھا اسے
گھر خالی خالی لگا اسے خیر انگلی ہوئی اور
سامنے سے گزرتی ملازمہ سے پوچھا
سب کہاں ہیں؟

ملازمہ نے بتایا سب صاحب کے کمرے
میں ہیں اور وہی ناشتہ کر رہے ہیں بلاج
کے چہرے پر ایک طرف مسکراہٹ
آئی میرے بغیر ہی ناشتہ پوری فیملی

آئی میرے بغیر ہی ناشتہ پوری فیملی
اکٹھی بیٹھی ہوئی ہے اور مجھے بیچ سے ہی
نکال دیا میں بھی تو اس فیملی کا حصہ
ہوں آخر کار داماد ہوں میں بھی اس

نکل دیا میں بھی تو اس یسی کا حصہ

ہوں آخر کار داماد ہوں میں بھی اس

نے سوچا اور تیز قدموں سے چلتا ہوا

سڑیاں اوپر چڑھ گیا اور جا کر دروازے

پر ناک کیا کوئل بیگم جو ابھی ملازمہ کو

سریاں اوپر پرھیا اور جا دروازے

پر ناک کیا کوئل بیگم جو ابھی ملازمہ کو

یہی کہنے لگی تھی کہ اسے ہال میں بٹھاؤ

ہم ناشتہ کر کے آتے ہیں انہوں نے

دروازے کی طرف دیکھا جہاں بلاج

سب کو مشترکہ اسلام لرتا ہوا اندر داخل

ہوا تھا اور

اسفندیار سے ملا

انکل آپ کیسے ہیں آپ کی طبیعت کیسی

مے

اسفندیار مسکرتے بیٹھا میں ٹھیک ہوں

آپ سنائیں کیسے ہیں-----

اسفندیار خانزادہ نے کہا

انکل میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ وہ بڑی

اصل میں جی ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ بڑی

ہی تابیداری سے بولا اتنا میٹھا لہجا حنین

کو خیرت ہوئی وہ کبھی بھی کسی سے

ایسے بات نہیں کرتا تھا وہ ہمیشہ غصے

میں رہتا تھا اور آج اس کی زبان میں

میں رہتا تھا اور آج اس کی زبان میں

اتنی چاشنی حنین کو ہضم نہ

ہوئی۔۔۔۔۔

بیٹا اتنی صبح صبح۔۔۔۔۔ اسفندیار

نے پوچھا

انکل سوچا آپ کی طبیعت کا پوچھ لوں

ویسے بھی آپ کو سیرتھیاں اترنے

چھڑنے میں پر اہلم ہوتی ہے تو میری

ضرورت پڑ سکتی ہے اس لیے صبح

صبح آگیا -----

بلاج نے حنین کو دیکھ کر کچھ سوچا اور

پھر بولا

میں دو مہینے کی چھٹی پر گھر آیا ہوں گھر

میں دو مہینے کی چھٹی پر گھر آیا ہوں گھر

بور ہو جاتا ہوں مجھ کام بھی نہیں ہے

کرنے کو میں سوچ رہا تھا کہ یہی آپ

کے پاس ہی رک جاؤ آپ کو میری

خیریت ہے گھر پر آتا ہوں

کے پاس ہی رک جاؤ آپ کو میری
ضرورت ہوگی سیڑھیوں سے اترنے میں
آپ کو پریشانی ہوگی۔۔۔بلاج نے کن
اکھیوں سے حنین کے تاثرات جانچے اور

اسیوں کے سینے ناراض جاچے اور

اسفندیار سے مخاطب ہوا

اسفندیار خانزادہ کو اس کی یہ عادت بہت

اچھی لگی کہ وہ کیسے ان کا خیال کر رہا

ہے (بیچ کی بات تو ہم جانتے ہیں نا

ہے (بیچ کی بات تو ہم جانتے ہیں نا
کیوں ویورز) اور وہ مسکرائے کیوں نہیں
بیٹا تم یہیں رہو ہمارے ساتھ۔۔۔
حنین ہمارا بیٹا بھی یہیں رہ رہا ہے تم

بیٹا تم یہیں رہو ہمارے ساتھ۔۔۔

حنین ہمارا بیٹا بھی یہیں رہ رہا ہے تم

بھی ہمارے ساتھ ہی رہو

----- اسفندیار خانزادہ نے کھلے

ہاں سے اسے کہہ دیا کہ لکھو حنیف کہ

~~~~~ اسدی یادِ حارِ اودہ سے

دل سے اس کو افر کی لیکن حنین کو یہ  
بات ہضم نہ ہوئی وہ فوراً بولا نہیں انکل  
گھر میں بھی تو کوئی بندہ ہونا چاہیے اور  
بلاج گھر رہے تو زیادہ بہتر ہے ویسے بھی

بلاج ہر رہے تو زیادہ بہتر ہے ویسے جی

میں یہیں پر ہوں تو میں سب کچھ دیکھ

لوں گا حنین نے انہیں ٹالنا چاہا

بلاج احمد خان کو غصہ آگیا کہ اس کا

بھائی ہو کر اس کی روزی پر لات مار رہا

بھائی ہو کر اس کی روزی پر لات مار رہا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہائے ہائے روزی نہیں میرے پیار

میرے مستقبل پر لات مار رہا ہے یہ



میرے مستقبل پر لات مار رہا ہے یہ

میرا بھائی بھی ہے کہ نہیں اللہ اللہ یہ

کیسی باتیں سوچ رہا ہوں میں

-----بلاج نے اپنے دل میں اپنی

-----بلاج لے اپنے دل میں اپنی

بات کی تصدیق کی اور پھر مسکرایا نہیں

نہیں بھائی انکل کو میری زیادہ ضرورت

ہے انکل سیڑھیاں اوپر نہیں آ سکتے نہ

نیچے جا سکتے ہیں تو انہیں میری زیادہ

ہے اس سیریاں اوپر میں اسے

نیچے جا سکتے ہیں تو انہیں میری زیادہ

ضرورت ہے انہیں اٹھا کر اوپر نیچے لانا

میرا کام ہے ویسے بھی انکل آپ کو پتہ

ہے میں آپ کو ایزیلی اٹھا کر لے جا

ہے میں آپ کو ایزیلی اٹھا کر لے جا

سکتا ہوں

جس پر اسفندیار مسکرائے انہیں یہ چلبلا

سا لڑکا بہت اچھا لگا لیکن اگر وہ اس

کے ساتھ نہ آئے تو اسے

س پر اسدیار کے امیں یہ پاجا

سا لڑکا بہت اچھا لگا لیکن اگر وہ اس

کی دوسری سائیڈ دیکھ لیتے تو اپنے کہے

گے الفاظوں پر پچھتاتے

----- اگر انہیں ذرا بھی

----- اگر انہیں ذرا بھی

اندازہ ہوتا یہ چلبلا سا لڑکا غصے کا کتنا تیز

ہے اس کی دوسری سائیڈ اگر وہ دیکھ

لیتے تو وہ پناہ مانگتے اس کے غصے سے

اس نے جتنا شہنشاہ بنایا ہے

لیتے تو وہ پناہ مانگتے اس کے غصے سے

اور وہ جو اتنا شریف بنا پھر رہا ہے

اس کی وجہ بھی انہی کی بیٹی ہے وہ تو

غصے کا اتنا تیز ہے کہ ایک سیکنڈ میں ہی

سب کچھ تہس نہس کر دے اسی لیے

تو سب اس کے غصے سے ڈرتے تھے  
اور کوشش کرتے تھے کہ اس سے غصہ

کم ہی آئے

کوئل بیگم بھی حیرانگی سے اس کے



تاثرات دیکھ رہی تھی انہیں اندازہ نہیں

تھا کہ یہ بلاج احمد خان ہے وہ بلاج

احمد خان جو انا پرست اور غصے کا تیز

تھا جس نے اپنی انا میں آکر اپنا گھر تک

چھوڑ دیا تھا اس حوالہ سے لڑا تھا اس سے

چھوڑ دیا تھا اور جب لوٹا تھا تو سب  
سے ایک طرح سے بے رخی برتتے رکھی  
تھی اس نے اور آج وہ ایسے ان سے  
بات کر رہا تھا انہیں بڑی حیرانگی ہو رہی  
تھی اس کی حیرانگی کو نوٹ کرتے ہو

بات کر رہا تھا انہیں بڑی حیرانگی ہو رہی

تھی ان کی حیرانگی کو نوٹ کرتے ہو

حنین نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

اور انہیں تسلی دی کہ یہ کچھ نہیں کر سکے

گا ہم اس سے جا رہی چھٹکارا لے کر

اور انہیں تسلی دی کہ یہ کچھ نہیں کر سکے  
گا ہم اس سے جلدی چھٹکارا پالیں گے  
جس پر کوئل بیگم نے پلکیں چھپکا کر تسلی  
وصول کی

جنہیں اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ کچھ نہیں کر سکے

حنین بلاج سے مخاطب ہوا تم گھر جاؤ  
میں گھر آکر بات کرتا ہوں -----  
نہیں بھائی اب میں یہی رہوں گا میں  
نے تو اپنا سامان بھی منگوا لیا ہے بلاج

لے لو اپنا سامان بھی مسئلہ لیا ہے بلاج

نے اسے جواب دیا

حنین نے اسے کھا جانے والی نظروں

سے دیکھا بلاج یہ ہمارا گھر نہیں ہے

انکل کا گھر ہے اور انکل کو یہاں یہ

انکل کا گھر ہے اور انکل کو یہاں پہ

سکون چاہیے ہجوم نہیں -----

ان کی ابھی طبیعت پر اپر ٹھیک نہیں

ہوئی ہے حنین نے اسے گھر بھیجنا

ہولی ہے حسین لے اسے لھر بیجنا

چاہا۔۔۔۔۔

بھائی میں کون سا شور کروں گا یا میں

کون سا چھوٹا بچہ ہوں جو انکل کے

زخموں کو چھیڑوں گا میں میں انکل کا



زحموں کو چھیڑوں گا میں میں اقل کا  
زیادہ خیال رکھ سکتا ہوں بلاج نے حنین  
کی بات کا بڑے معصومانہ انداز میں  
جواب دیا روش تو اس کے رنگ دھنگ  
دیکھ کر رہ گئی

ماما میں اپنے کمرے میں جاؤں وہ اب  
بلاج سے ڈر کے مارے یہاں سے بھاگنا  
چاہتی تھی۔۔۔۔۔ میں کھانا کھا چکی ہوں  
میں اپنے کمرے میں جاؤں اس نے اپنی

ماں سے پھر کہا۔۔۔۔۔

پر روش گڑیا ابھی تو آپ نے کچھ نہیں

کھایا نہیں ماما مجھے بھوک نہیں ہے میں

جاؤں اس نے پھر ٹالنا چاہا بلاج نے

جاؤں اس نے پھر ٹالنا چاہا بلاج نے  
اسے گھور کر دیکھا اور اس کی گھوری  
نے کام کیا وہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی  
بلاج نے کوئل بیگم سے کہا پھوپھو میں  
ناشتہ نہہر کر کے آتا مجھے بھی ناشتہ

بلاج لے کوئل بیگم سے لہا پھوپھو میں

ناشتہ نہیں کر کے آیا مجھے بھی ناشتہ

کروائیں بلاج نے اتنی معصومیت سے

کہا کہ کوئل بیگم کا دل پسج گیا انہوں

نے کہا میرا بچہ ادھر آؤ میں تمہیں ناشتہ

نے کہا میرا بچہ ادھر آؤ میں تمہیں ناشتہ

کرواتا ہوں حنین اپنی پھوپھو کے یہ

رنگ ڈنگ دیکھ کر حیران رہ گیا کے

ابھی تو غصے میں تھی اور ابھی اتنے پیار

اسی نو سے میں سی اور اسی سے پیار

سے اپنے بیٹے کو کھانا کھلا رہی تھی

انہوں نے بلاج کے لیے جگہ بنائی مگر

بلاج نے وہ جگہ چھوڑ کر روش کے

ساتھ والی جگہ پر جا کر بیٹھا گیا اور روش

کھسکنے والے انداز میں روحی کے ساتھ  
ہوئی بلاج نے ایک گھوری سے اسے  
نوازا جو کے روحی نے دیکھ لیا اور اس  
نے روش کو کہا روش میری جان میری



نے روش کو کہا روش میری جان میری  
گڑیا آپ اس طرف آؤ اسے پتہ چل گیا  
کہ وہ بلاج سے ڈر رہی ہے کیونکہ وہ  
کھسک کا جیسے ہی اس کے ساتھ ہوتی

لھسک کا جیسے ہی اس کے ساتھ ہونی

تھی اس نے روحی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا

بلاج نے دوسری طرف سے روش کا

ہاتھ پکڑ لیا اب روش بیچاری کرتی تو کیا

کرتی اس لئے اس نے روح سے کہا

ہاتھ پکڑ لیا اب روش بیچاری کرتی تو کیا  
کرتی اس لیے اس نے روحی سے کہا  
نہیں روحی میں یہی ٹھیک ہوں بلاج  
مسکرایا اور آرام سے کھانا پلیٹ میں

ہاتھ پکڑ لیا اب روش بیچاری کرتی تو کیا

نکالا اور کھانے لگا پھر اس نے روش کا

ہاتھ چھوڑ دیا تو روش بھی چھوٹے

چھوٹے نوالے لینے لگی حنین نے جب

دیکھا کہ روش کھانا گرا رہی ہے تو اس

نہیں گئے کہیں نہ گئے

نے اسے گڑیا میں کھلاتا ہوں حنین نے

روحی کو اٹھنے کا اشارہ کیا روحی اٹھی

حنین وہاں بیٹھا روش کو کھانا کھلانے لگا

بلاج نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائی اور

بلاج نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائی اور  
زور سے کانٹا اپنے انگوٹھے میں دبایا جس  
سے اس کے ہاتھ سے ایک بوند خون کی  
نکلی لیکن اسے کہاں پرواہ تھی اسے

نکلی لیکن اسے کہاں پرواہ تھی اسے  
غصہ صرف اس بات کا تھا کہ حنین  
اس کے سامنے اسی کی بیوی کو کیوں  
کھانا کھلا رہا تھا وہ اپنی بیوی پر توجہ کیوں

کھانا کھلا رہا تھا وہ اپنی بیوی پر توجہ کیوں

نہیں دیتا اس نے سامنے ماہ نور کو دیکھا

ماہ نور شرمائی شرمائی سی بیٹھی ہوئی تھی

بلاج نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے

دیکھا اور حنہ کی کہستانی دیکھ کر وہ گرا



دیکھا اور حنین کی کرسی تانی دیکھ کر وہ گہرا  
مسکرایا اچھا بچوں میرے میں تو کباب  
کی ہڈی بنتے ہیں اور خود اپنی میڈم کے  
ساتھ رومینس جاڑ کر آتے ہیں بلاج نے

ساتھ رومینس جاڑ کر آتے ہیں بلاج نے  
دل میں سوچا اور شیطانی مسکراہٹ اس  
کے لبوں پر آئی اب دیکھنا بھائی میں کیا  
کرتا ہوں اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ماہ

نہیں کہ جس نے اس کو

نور کے ذریعے نین کو پٹائے گا اور ماہ نور  
کی بات تو حنین ضرور مانے گا اس لیے  
اس نے ماہ نور کو اپنے ساتھ ملانے کا  
سوچا لیکن وہ غلطی پر تھا نور حنین کے

وچا یین وہ سی پرھا سور یین سے

سامنے بول جائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا

تھا وہ سب سے زیادہ حنین سے ڈرتی

تھی

سب کھانا کھا چکے تو کوئل بیگم نے ملازمہ

کی بات تو حنین ضرور مانے گا اس لیے

اس نے ماہ نور کو اپنے ساتھ ملانے کا

سوچا لیکن وہ غلطی پر تھا نور حنین کے

سامنے بول جائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا

تھا یہ سب سنا کر حنین پر ہنستا

تھا وہ سب سے زیادہ حنین سے ڈرتی

تھی

سب کھانا کھا چکے تو کوئل بیگم نے ملازمہ

سے کہہ کر ٹیبل صاف کروایا روحی

سب ہٹا دیا ہے دلوں سے خار

سے کہہ کر ٹیبل صاف کروایا روحی

روش اور باقی سب باہر چلے گئے تھے

ناشتے کے بعد

بلاج نے کہا انکل کیا کہتے ہیں پھر میں  
آپ کو گھر کی سیر کروا دوں ہاں بچہ میں  
بھی سوچ رہا تھا ایک بار حویلی گھوم  
کے دیکھ لوں کافی عرصہ ہو گیا میں نے



کے دیکھ لوں کافی عرصہ ہو گیا میں نے

اپنی حویلی کو دیکھا تک نہیں اسفندیار

خانزادہ نے اس کی بات پر ہامی

بڑی۔۔۔۔۔ چلیں انکل میں آپ کو

برقی۔۔۔۔۔ پیں اس میں آپ کو

لے کر چلتا ہوں بلاج نے انہیں اٹھا کر

ویل چیئر پر بٹھایا اور ویل چیئر دکھلتے

ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے

نکلتے ہی کوئل بیگم حنین کی طرف متوجہ

سے ہی سوں میں نین کی سرت سوبہ

ہوئی حنین یہ کیا کرنا چاہتا ہے مجھے کچھ

سمجھ نہیں آ رہا

پھوپھو مجھے ایک بات بتائیں آپ نے

اتنے کھلے دل سے اسے ناشتے کی افر

اتنے کھلے دل سے اسے ناشتے کی افر

کیوں کی مجھے تو غصہ ہی آگیا

-----حنین کے پوچھنے پر وہ

بولی سیٹھا تمہیں پتہ تو ہے میرے دل میں

اے کس کس کے لیے اس کا دل ہے

اس کے لیے پیار ویسے کا ویسا ہی ہے  
اس نے کچھ بھی کہا ہو لیکن میرا وہ  
پیار ختم نہیں کر سکتا جب اس نے کہا  
کہ بھوک لگی ہے تو مجھ سے رہا نہیں گیا

کہ بھوک لگی ہے تو مجھ سے رہا نہیں گیا

بچے اس لیے کھانا کھلا دیا

چلیں کوئی بات نہیں ہم کچھ سوچتے ہیں

اس بارے میں --- حنین نے انھیں

اس بڑے میں سے میں

تسلی دی

پلیز پتا کرو یہ اب کیا چاہتا ہے کوئل بیگم

نے حنین سے کہا پھوپھو وہی اس کا

ایک ہی تقاضہ ہے کہ روش کو نہیں

ایک ہی تقاضہ ہے کہ روس کو ہمیں

چھوڑے گا۔۔۔۔۔

حنین اگر اس نے سچ میں روش کو نہ

چھوڑا تو ہم کیا کریں گے کوئل بیگم نے

اپنا خدشہ بیان کیا۔۔۔۔۔ پھوپھو کیا



دو دن کے لیے

اپنا خدشہ بیان کیا۔۔۔۔۔ پھوپھو کیا

کرنا ہے دیکھ لیں گے اور ویسے بھی

میں نے پیپرز ریڈی کروا لیے ہیں دو دن

میں پیپرز آجائیں گے اور دو دن کے بعد

میں پیپرز آجائیں گے اور دو دن کے بعد  
ہماری شادی بھی سٹارٹ ہو جائے گی  
انکل کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔ حنین نے پوچھا  
کل ان سے میری بات ہوئی تھی وہ بھی

فل ان سے میری بات ہوئی ہی وہ ہی

کہہ رہے تھے کہ جو تاریخ رکھی ہے

شادی کی وہی ہوگی لیکن شادی کے بعد

بھی ماہ نور یہاں رہے گی کچھ عرصہ کیونکہ

وہ جانتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ

وہ چاہے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ

ٹائم سپینڈ کریں۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے

حنین کو بتایا اسفندیار خانزادہ کیا چاہتے

ہیں۔۔۔۔۔ پھوپھو میں بھی یہی شفٹ

ہو جاتا ہوں حنین نے انہیں آنکھ دبا کر

ہیں۔۔۔۔۔ پھوپھو میں بھی یہی شفٹ

ہو جاتا ہوں حنین نے انہیں آنکھ دبا کر

کہا تو کوئل بیگم مسکرائی تم تو پہلے ہی

یہاں ہو میاں اور یہ رات کو کب

آئے گا یہ بیگم کب آئے گا

یہاں ہو میاں اور یہ رات کو کب  
آئے۔۔۔ کوئل بیگم کو یاد آیا تو پوچھ

لیا۔۔۔۔۔

رات کو 11 بجے کے قریب آیا تھا

-----  
حنین میں منع کیا تھا رات کو سفر مت

کرنا-----

پھوپھو آپ ایک بار آگے ڈانٹ چکی ہیں

پھوپھو آپ ایک بار اے ڈانٹ چکی ہیں

حنین نے یاد کرویا۔۔۔۔۔

بے شک میں ڈانٹ چکی ہوں لیکن تمہیں

پتہ ہے جب سے روحی کے پاپا اور

روحی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس کے بعد



پتہ ہے جب سے روحی کے پایا اور  
روحی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس کے بعد  
سے میں ڈرتی ہوں اور ہمارا یہ علاقہ  
تھوڑا سنسان ہے بچے کوشش کیا کرو کہ  
شام کے ٹائم یا رات کے ٹائم نہ آنا کرو

تھوڑا سنسان ہے بچے کوشش کیا کرو کہ  
شام کے ٹائم یا رات کے ٹائم نہ آیا کرو  
ٹھیک ہے دن کو ہی آجایا کروں گا  
میرا بچہ انہوں نے اس کے ماتھے پر

میرا بچہ انہوں نے اس لے ماکھے پر  
پیار کیا چلو اب چل کے دیکھتے ہیں بلال  
انہیں کون سی پٹیاں پڑھا رہا ہے کوشش  
کرنا کہ تم زیادہ تر انکل کے ساتھ ہی  
رہنا کو مل بیگم نے حنین سے کہا وہ

کرنا کہ تم زیادہ تر انکل کے ساتھ ہی  
رہنا کو مل بیگم نے حنین سے کہا وہ  
نہیں چاہتی تھی کے بلاج اور روش کے  
رشتے کا اسفندیار خانزادہ کو پتہ

رستے کا اسفندیار خانزادہ کو پتہ

چلے-----

سائیں کے ساتھ رہنا

جی پھوپھو میں کوشش کروں گا حنین

نے کہا اور وہ نے کی طرف بڑے نے

نے کہا اور وہ نیچے کی طرف بڑھے نیچے

ہال میں بولنے کی آوازیں آرہی تھی

حنین نے نیچے دیکھا جہاں کچھ گارڈز کے

ساتھ رحمان ملک آئے ہوئے تھے

ساتھ رحمان ملک آئے ہوئے تھے

رحمان ملک کو دیکھ کر حنین ان سے ملا

بلاج پہلے ہی ان سے مل چکا تھا رحمان

ملک وہاں بیٹھے اور انہوں نے بات

شروع کی اسفندمار تمہاری ابرار سے

ملک وہاں بیٹھے اور انہوں نے بات  
شروع کی اسفندیار تمہاری ابرار سے  
بات ہوئی۔۔۔ نہیں میری بات نہیں  
ہوئی کل اس نے علیزے کو کال کی  
تھی لیکن میں سویا ہوا تھا تو ابھی تک



ہوئی مل اس لے علیرے لو کال کی  
تھی لیکن میں سویا ہوا تھا تو ابھی تک  
بات نہیں ہوئی اسفندیار نے کہ  
اچھا چلو میں تمہاری اس سے بات  
کرواتا ہوں پھر انہوں نے ویڈیو کال کی

روانا ہوں پھر اہوں سے دیداروں کی

اور ابرار صاحب سے بات کرنے لگے

باتوں باتوں میں ذکر نکل ہی آیا ابرار

صاحب نے رحمان صاحب سے پوچھا

مجھے یہ بتاؤ کہ تم کہہ رہے تھے کوئی بندہ

جس پر یہ بندہ مدام ہوا وہ ہے جس پر بندہ

ہے جو ہماری مدد کر سکتا

ہے-----

ہاں یار ہے تو لیکن میرے بندے ابھی

تک اس کی معلومات لے رہے ہیں جیسے

تک اس کی معلومات لے رہے ہیں جیسے  
ہی مجھے کچھ معلوم ہوا تو میں تمہیں ضرور  
بتاؤں گا رحمان صاحب نے کہا۔۔۔۔۔  
ہاں ٹھیک ہے مجھے بتانا تم ایسے کرو  
انے بندے سے جتنا بھی معلوم ہوا سے

ہاں یہ ہے بے بنام ایسے رو  
اپنے بندے سے جتنا بھی معلوم ہوا ہے  
پوچھ کر مجھے بتاؤ باقی کی انفارمیشن میرے  
کچھ جاننے والے ہیں ان سے نکلواتا  
ہوں ابرار صاحب کے کہنے پر رحمان



معلوم ہوا کہ رحمان ملک آئے ہیں وہ

بھاگتی ہوئی آئی بابا

-----

وہ ان کے گلے لگی رحمان صاحب اور

اسفندیار خاں زادہ مسکرائے۔۔۔۔۔

وہ ان کے گلے لگی رحمان صاحب اور

اسفندیار خانزادہ مسکرائے۔۔۔۔

رحمان صاحب روحی سے باتوں میں لگ  
گئے۔۔



انہیں مصروف دیکھ کر بلاج دے  
قدموں ہی وہاں سے نکلتا ہوا روش کے  
کمرے کی طرف گیا روش جو ابھی شاور  
اک نکلا تھا آئینہ کے سامنے کھڑا

کمرے کی طرف گیا روش جو ابھی شاور

لے کر نکلی تھی آئینے کے سامنے کھڑی

ہوئی اپنے بال تولیے سے خشک کر رہی

تھی ابھی اس کو مسئلہ یہ تھا کہ اس

کے بال کو، بنا کر گا کیونکہ اسے بال

ی اسی اس نو سند یہ حالہ اس  
کے بال کون بنائے گا کیونکہ اسے بال  
سنبھانا نہیں آتا تھا اور اس کے بال  
بھی تو اتنے لمبے تھے اس لیے وہ رونی  
صورت بنا کر خود کوشش کرنے لگی بلاج

اس کے کمرے میں آیا اور دروازہ اندر  
سے لاک کر دیا وہ جیسے ہی موڑا روش  
کا نکھرا نکھرا سراپہ دیکھ کر اس کی  
آنکھوں میں حماری اترنے لگی چھوٹے

اسوں میں ماری ارے کی ہوسے

چھوٹے قدم لیتا ہوا پیچھے سے جا کر اس

نے روش کو اپنے حصار میں لیا اس

کے کندھے پر اپنے لب رکھے میری

جان بہت حسین لگ رہی ہے اس نے

جان بہت حسین لگ رہی ہے اس نے  
جیسے ہی اسے پکڑا تو روش بدکی اور پیچھے  
ہونا چاہا لیکن بلاج کی گرفت سخت تھی  
وہ اسے ہلنے نہیں تھا دے رہا جان کیا

ہوا ایسے کیوں بیہیو کر رہی ہو

روش نے ڈر کے کہا

دور-----دور ہٹیں آپ کو

میں نے کل بھی کہا تھا کہ میرے قریب

نہ آیا کریں مجھ سے دور۔۔۔۔ دور رہیں

بلاج نے اسے دیکھا جو پینک ہو رہی

تھی بلاج اس سے پیچھے ہوا جان

اے عزیز اس میں پینک ہونے والی

کو اور سی بات سے آپ رتو مرا حق بنتا



کون سی بات ہے آپ پر تو میرا حق بنتا

ہے-----

بلاج جب دور ہوا تو وہ تھوڑی نارمل

ہوئی اور ہمت کر کے بولی کون سا حق

ہوئی اور ہمت کر کے بولی کون سا حق

بنتا ہے آپ کا مجھ پر اپ کا مجھ پر کوئی

حق نہیں بنتا -----

میری جان میرا حق بنتا ہے آپ کو پتہ

میری جان میرا سن بتاتا ہے آپ کو پیہ

ہے کہ آپ میری کیا ہیں اس دن بھی

میں آپ کو بتانے لگا تھا لیکن پھر چپ

ہو گیا لیکن آج میں آپ کو بتا کر رہوں

گا آپ میری کیا ہیں جس پر روش نے

پھر کہا میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں

----- ابھی وہ بول ہی

رہی تھی کہ بلا جینچ میں بول پڑا

نہیں میری جان آپ کا مجھ سے گہرا

نہیں میری جان آپ کا مجھ سے گہرا  
رشتہ ہے وہ رشتہ جو دنیا میں سب سے  
افضل ہے بتاؤں کیا رشتہ ہے آپ کا  
مجھ سے آپ میری روح کی آئین ہیں  
آبِ مرے زکاح میں، آبِ مرے



کروایا اور ایک قدم اس کی طرف

برہایا

روش دو قدم پیچھے ہوئی نہیں میں آپ کی

بیوی نہیں ہوں۔۔۔ روش نے چلانے

کروایا اور ایک قدم اس کی طرف

برہایا

روش دو قدم پیچھے ہوئی نہیں میں آپ کی

بیوی نہیں ہوں۔۔۔ روش نے چلانے





وہ نکاح نامہ بھی لاؤں گا جس پر ہم نے  
سائن کیے تھے۔۔۔۔۔

روش میں بتا نہیں سکتا آپ کو یہ  
احساس کے آپ میری ہیں میرے دل

احساس کے آپ میری ہیں میرے دل  
کو سکون دیتا ہے آپ کو نہیں پتہ اس  
سے پہلے میں کتنا بے چین تھا مجھے پتہ  
نہیں میں کیسے آپ کو حاصل کر سکوں گا

لیکن دیکھیں قدرت نے آپ کو اول  
روز سے ہی میرا لکھا ہوا تھا آپ میری  
ہیں بلاج احمد خان کی آپ اس پٹھان کا  
عشق ہیں -----

عشق ہیں -----

جس پر روش نے اسے بے یقین نظروں

سے دیکھا۔۔۔۔۔

آپ تو آپو (کینزل) سے شادی کریں گے

جسے رسالہ گرامر مسکرا رہا ہے

آپ تو آپو (کینزل) سے شادی کریں گے  
جس پر بلاج گہرا مسکرا میری جان آپ  
کو لگتا ہے کہ میں اس سے شادی کروں  
گا روش نے زور و شور سے سر ہلایا آپ  
اور سے شادی کریں گے

ان سے شادی کریں گے

-----

نہیں میری جان میں آپ کے علاوہ کسی

کا نہیں ہو سکتا اس دل پر آپ کی

کا نہیں ہو سکتا اس دل پر آپ کی  
حکمرانی ہے اس دماغ میں آپ کے  
خیالات ہر وقت رہتے ہیں آپ جنون  
بن کر بلاج احمد خان کی رکھوں میں



دور تہی ہیں اس میں بلاج نے اپنی  
شہادت کی انگلی سے اپنے دل کی طرف  
اشارہ کیا اس خون کے لو تھڑے میں  
آپ ایسے بسی ہیں کہ یہ کسی اور کو دیکھنا  
تہی کہہ کا حال کھ کھ نہ آ

آپ ایسے بسی ہیں کہ یہ کسی اور کو دیکھنا

تو دور کسی کا خیال بھی مجھے نہیں آنے

دیتا یہ ہر وقت آپ کے لیے ترستا ہے

جان اے عزیز

ہر کسے آ کر چھوٹ کر کسے

جان اے عزیز

میں کیسے آپ کو چھوڑ کر کسی اور

سے شادی کر سکتا ہوں آپ میرا ساتھ

دیں گی نا میرے پاس آنے کے لیے

میں جہیز لے کر آتا ہوں گنا

دیں گی نا میرے پاس آنے کے لیے  
میرا ہونے کے لیے میرا ساتھ دیں گی نا  
-----بلاج قدم قدم اس کے پاس  
جا رہا تھا کیونکہ بلاج نے جب اسے

[illegible]

پر روش نے نفی میں سر ہلایا بلاج نے

غصے سے اپنی آنکھیں بند کی اب اسے

غصہ آنے لگا تھا لیکن وہ کیا کرتا اپنی

جان پر غصہ نہیں نکال سکتا

تھا بلاج نے اس غصے کو

[illegible]

پتہ ہے کے وہ اس کے نکاح میں ہے

جب بلاج نے اسے بتایا تو اس نے

آگے سے کوئی ایسا رمی ایکشن نہیں دیا

بلکہ وہ تو نارمل تھی اس کا مطلب وہ

بہل جانتی تھی بلاج نے جھٹ سے اپنے



بلکہ وہ تو نارمل تھی اس کا مطلب وہ

پہلے جانتی تھی بلاج نے جٹ سے اپنی

آنکھیں کھولی اور روش کو دیکھا روش

اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ڈر گئی اور

پچھ رہی تھی لگتا جیسا کہ ایک جیٹ سے

اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ڈر گئی اور

پیچھے ہونے لگی بلاج ایک جسٹ میں

اس تک پہنچا اور اس کا گلا دونوں

ہاتھوں سے پکڑ کر روش کا چہرہ اوپر کیا

ہاتھوں سے پکڑ کر روش کا چہرہ اوپر کیا

کیا آپ-----

کو ہمارے نکاح کا پتہ تھا بلاج نے پوچھا

تو روش نے نفی میں سر ہلایا وہ اب اس

اور ڈر لگ رہا تھا

مجھے-----نہیں-----

پتا-----اس نے ٹوٹے

پھوٹے لفظوں میں انکار کیا

بلاج غصے سے دھارا مجھے سچ بتاؤ روش  
کیا آپ کو ہمارے نکاح کے بارے میں  
پتہ تھا جس پر وہ پھر انکاری ہوئی اس  
بار بلاج نے اس کی گردن پر اپنی گرفت

بارِ بلاج نے اس کی گردن پر اپنی گرفت  
سخت کی جس کی وجہ سے روش کی  
آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی اسے سانس  
لینے میں مسئلہ ہونے



کی اور اس کا چہرہ پکڑ کر اپنے چہرے  
کے قریب لایا پھر اس کے لبوں پر ہلکا  
سا لمس چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ پل میں  
تولا پل میں ماشہ ہو جاتا تھا میری جان

آ آ کے تیرا نکاح ہے



سورہ پل میں

تولا پل میں ماشہ ہو جاتا تھا میری جان  
آپ کو پتہ تھا آپ میرے نکاح میں ہیں  
آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں آپ کو  
ایسے نہیں کرنا چاہیے اس کی آپ کو سزا



لے ماتھے لے ساتھ لگا کر کہا

آپ کو پتہ ہے مجھے کتنی خوشی ہو رہی

ہے اس ٹانم کی میری جان کو پتہ ہے کہ

وہ میرے نکاح میں ہے آپ نے مجھے

کیوں نہیں بتایا جس پر روش اس سے

وہ میرے نکاح میں ہے آپ نے جھے  
کیوں نہیں بتایا جس پر روش اس سے  
ڈرنے لگی کیونکہ اس نے ابھی اس کا گلا  
دبایا تھا اور اب اس کی آنکھیں سخت  
لال ہوئی ہوئی تھی

لال ہوی ہوی سہی

-----روش بلاج سے ڈرنے

لگی آپ -----مجھ سے

-----دور -----ہیں۔ وہ لفظ توڑ

توڑ کر ادا کر رہی تھی اسے اپنی گردن پر

-----دور----- رہیں۔ وہ لفظ نور

توڑ کر ادا کر رہی تھی اسے اپنی گردن پر

جلن محسوس ہو رہی تھی

نہیں جان اب میں آپ سے دور نہیں

رہوں گا اب میں یہی رہوں گا آپ کے

پاس ----- بلاج کی نظریں

اس کی گردن پر تھی اسے افسوس ہوا وہ

پھر اسے تکلیف دے گیا۔۔۔۔۔

بلاج آگے بھڑا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال

بلاج اے بھڑا اس لی کر میں ہاتھ ڈال  
کر اپنے ساتھ لگایا اور پھر اس کی گردن  
پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا اس بار  
اس کے لمس میں نرمی تھی وہ بہت پیار  
سے اس کی گردن کو چوم رہا تھا





محسوس ہوئی روش نے اسے پیچھے کرنا

چاہا لیکن وہ معصوم سی جان کہاں اس

پہاڑ جیسے انسان کو پیچھے کر سکتی تھی

روش کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی

اور آنسو، آنکھوں کی بار توڑ کر بہ گئے

روش کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی  
اور آنسو آنکھوں کی بار توڑ کر بہ گئے  
آنسو اس کے گالوں سے ہوتے  
ہوئے اس کی گردن تک آرہے تھے



ایسے نہیں کروں گا ----- پلینز

معاف کر دوں بلاج کو خود پر غصہ آ رہا

تھا اسے پتہ بھی ہے وہ ڈر جاتی ہے پھر

بھی اس نے ایسے کیا -----

رو نہیں میری جان خاموش ہو جاؤ دیکھو

ایسے نہیں کرو میری جان چپ ہو جاؤ

جس پر روش نے ہمت کی اور لڑکھراتی

آواز میں بولی۔۔۔۔جائیں



-----سے

روش کی بات پر بلاج کو غصہ عود کر آیا  
مگر بڑے تہمل سے بولا میں کیوں جاؤں  
آپ میری بیوی ہیں اور آپ نے مجھے  
پہلے کیوں نہیں بتایا نکاح کا



پہلے کیوں نہیں بتایا نکاح کا

روش نے بہت ہمت کر کے اسے

جواب دیا

اپ --- آپو --- سے --- شادی

اپ --- آپو --- سے --- شادی

--- کرنے --- والے ---

ہیں --- آپ --- ان --- سے

شادی --- کریں جاہیں ---

اے۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔۔ سے

میرے۔۔۔۔۔ پاس نہیں

آنا۔۔۔۔۔ وہ کسی بھی طرح بلاج

کو وہاں سے بھیجنا چاہتی تھی

نہیں جان ----- میں کہاں شادی

کرنے والا ہوں ----- بلاج کو سمجھنا

آیا وہ کیسے اسے سمجھائے۔۔

آپ جاہیں یہاں سے ----- اب

آپ کے ہسبند



سانس لینا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

اس بار بار کی تکرار پر بلاج کو غصہ آگیا

نہیں ہوں میں تمہاری آپو کا ہسبینڈ میں

تمہارا ہسبینڈ ہوں اور ہاں تمہاری آپو تو

تمہارا ہسبینڈ ہوں اور ہاں تمہاری آپو تو  
کیا اس دنیا کی کوئی طاقت بھی اب  
تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتی اور ہاں  
بلاج احمد خان صرف تمہارا ہے اور

تمہارا ہی رہے گا اس دل پر تمہارے  
حکمرانی ہے اس دماغ پر ہمیشہ تمہارے  
ہی خیالات رہتے ہیں تو میں کیسے تمہیں  
چھوڑ کر کسی اور کو اپنا لوں وہ صرف  
میری اٹریکشن تھی جسے میں محبت سمجھ



چھوڑ کر لسی اور کو اپنا لوں وہ صرف  
میری اٹرکشن تھی جسے میں محبت سمجھ  
بیٹھا میری محبت تو تم ہو جس کے لیے  
بلاج احمد خان کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ  
بھم مطلب کچھ بھم تمہیں سنا کر

بیٹھا میری محبت تو تم ہو جس کے لیے  
بلاج احمد خان کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ  
بھی مطلب کچھ بھی تمہیں پانے کے  
لیے بلاج دنیا سے ٹکرا جائے گا تمہارے  
اور میرے بیچ جو بھی آنے گا میں اسے

بھی مطلب لچھ بھی تمہیں پانے کے  
لیے بلاج دنیا سے ٹکرا جائے گا تمہارے  
اور میرے بیچ جو بھی آئے گا میں اسے  
فنا کر دوں گا بلاج احمد خان تمہارے  
لہر بھی سکتا ہے اور بار بھی سکتا

اور میرے بیچ جو بھی اے گا میں اسے

فنا کر دوں گا بلاج احمد خان تمہارے

لیے مر بھی سکتا ہے اور مار بھی سکتا

ہے تم بلاج احمد خان کا وہ جنون بن

چکی ہو جس سے بلاج احمد خان خود بھی

ہے تم بلاج احمد خان کا وہ جنون بن  
چکی ہو جس سے بلاج احمد خان خود بھی  
ڈرتا ہے کہ وہ اپنے جنون میں کچھ کرنے  
وے ----- لیکن میری جان

تو گریز کر رہی ہے

تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں اب  
بلاج احمد خان تم پر ایک انچ بھی نہیں  
آنے دے گا بلاج نے کہا اور دوبارہ  
سے اسے اپنے سینے سے لگایا اس بار

آنے دے گا بلال نے کہا اور دوبارہ  
سے اسے اپنے سینے سے لگایا اس بار  
بلال کے حصار میں سختی تھی اس نے  
بہت سختی سے روش کو اپنے سینے سے  
لگایا ہوا تھا اور روش کو سانس کا مسئلہ

لگایا ہوا تھا اور روش کو سانس کا مسئلہ

ہونے لگا اس نے اپنے آپ کو چڑوانا

چاہا تو بلاج نے آرام سے اسے چھوڑ دیا

وہ بھی اسے زیادہ تنگ نہیں تھا کرنا



چاہا تو بلاج نے آرام سے اسے چھوڑ دیا

وہ بھی اسے زیادہ تنگ نہیں تھا کرنا

چاہتا یہ انکشاف کے اسے پتہ ہے کہ وہ

اس کے نکاح میں ہے بلاج کے دل کو

سکھایا گیا ہے سمجھنا تھا کہ یہ ت

اس کے نکاح میں ہے بلاج کے دل کو  
سکون پہنچا گیا وہ سمجھتا تھا کہ بہت  
مشکل ہو گا روش کو سمجھانا لیکن نہیں  
اس کے لیے تو آسانی ہو گئی روش کو

اس کے لیے کو اسانی ہو گی روں کو

پہلے ہی پتہ تھا روشِ بلاج سے دور ہوئی  
گہرے گہرے سانس لینے لگی بلاج کو پتہ  
ہی نا چلا وہ اپنے غصے میں اسے تکلیف  
پہنچا چکا ہے بلاج نے جب اسے ایسے

ہی نا چلا وہ اپنے حصے میں اسے صلیف

پہنچا چکا ہے بلال نے جب اسے ایسے

سانس لیتے دیکھا تو پریشان ہو گیا روش

میری جان کیا ہوا آپ ایسے کیوں

سانس لے رہی ہو روش کی آنکھیں لال

سانس لے رہی ہو روش کی آنکھیں لال  
ہو گئی اور آنسو روانی سے بہنے لگے بلاج  
نے اسے سہارا دیا اور اپنے لب اس  
کے لبوں کے ساتھ جوڑ دیے اب بلاج  
اپنے سانس اپنے حال کو جوہر منتقل

کے لبوں کے ساتھ جوڑ دیے اب بلاج  
اپنی سانسیں اپنی جان کو وجود میں منتقل  
کر رہا تھا روش بھی اس کی سانسیں  
انہیل کرنے لگی۔۔۔۔۔ بلاج کافی دیر



کے بھوں کو اپنی طرف میں سے

لیا۔۔۔۔۔ اس بار روش نے اس کی

گردن میں باہیں ڈالی اسے اپنے پاؤں پر

کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا بلاج نے

اسے دونوں بازوؤں سے اوپر اٹھا



لیا۔ بلاج نے اس کے نچلے لب پر

بائیٹ کی اور پھر اس سے کچھ ہوا

----- سوری میری جان میں آپ کو

تکلیف دے گیا سوری بلاج نے اپنے

کالہ بکٹ سے اور آنکھوں والے سے روش

تکلیف دے گیا سوری بلاج نے اپنے  
کان پکڑے اور آنکھ دبائی۔۔۔۔۔ روش  
نے اس کی طرف دیکھ کر ہمت کرتے  
ہوئے کہا آپ جائیں یہاں سے اب

ہوئے ہاں آپ جائیں یہاں سے اب

آپ آپو سے ہی شادی کریں پلیز مجھے

چھوڑ دے میرا پیچھا چھوڑ دے میرے

پیچھے آپ کیوں پڑے ہوئے ہیں

بلاج نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

بلاج نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

اور اس کا چہرہ پکڑ کر اوپر گیا اس کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تم میری

ہو صرف میری تم میری محبت نہیں تم

بلاج نے اس کا عشتہ چمکا دیا

بلا ج احمد خان كا عشق جنون ديوانگي هو

اور بلا ج احمد خان كا عشق جنون اور

ديوانگي هونا بهي بهت بڑا عذاب هے

تمهين نهين پتا ميري جان تم كس عذاب

تمہیں نہیں پتا میری جان تم کس عذاب

میں پھس چکی ہو کیونکہ بلاج خود تو مر

سکتا ہے پر تمہیں کبھی نہیں چھوڑ

-----سکتا

یہ والا بلاج احمد خان دنیا چھوڑ دے گا

لیکن تمہیں نہیں چھوڑے گا یہ بات

اپنے ذہن میں بٹھا لو اور دنیا کی کوئی

طاقت اب تمہیں مجھ سے دور نہیں کرے

اپنے ذہن میں بٹھا لو اور دنیا کی کوئی  
طاقت اب تمہیں مجھ سے دور نہیں کر  
سکتی کوئی بھی نہیں نہ یہ تمہارا حنین  
بھائی اور نہ ہی تمہارا باپ اور نا میرا  
اب دنیا کی کوئی اور طاقت



باپ نا دنیا کی کوئی اور طاقت-----

کوئی بھی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتا

کوئی بھی نہیں تو کوئی بھی نہیں بلاج نے

غصے میں کہا اور پرفیوم اٹھا کر ایک

ہاتھ بھینک لیا

میں ہاں پر پیٹا گیا  
طرف پھینکی لیکن کارپٹ کی وجہ سے  
پرفیوم کرنے کی آواز نہ آئی بلاج کا غصے  
کے مارے برا حال تھا جو اسے کہہ رہی  
تھی کہ وہ یہاں سے چلا جائے تم بس

تھی کہ وہ یہاں سے چلا جائے تم بس  
بلاج احمد خان کا عشق تھی یہ بات  
عشق تک رہتی تو ٹھیک تھی لیکن اب  
تم اس کو جنون بن چکی ہو اور بلاج

کے بارے میں کچھ نہیں

سحق نہ رہی تو ھیت سی یمن اب

تم اس کو جنون بن چکی ہو اور بلاج

احمد خان کے جنون سے جو ٹکرائے گا

وہ ریزے ریزے ہو جائے گا

بلاج جنونی انداز میں بولا روش ڈر کر

بلاج بسوی انداز میں بولا روس ڈر کر

دیوار کے ساتھ جا کر لگی اور نیچے بیٹھتی

گنتی۔۔۔۔۔ اس کا سانس اٹک رہا تھا

بلاج نے دیکھا کہ وہ ڈر رہی ہے تو اس

نے آنکھیں بند کر کے اپنے سر پر ہاتھ

نے آنکھیں بند کر کے اپنے سر پر ہاتھ  
پھیر اور اپنے غصے کو قابو کرنے لگا اپنے  
غصے پر قابو پاتے وہ اس تک گیا اور بولا  
میری جان ڈرنا نہیں مجھ سے تو بالکل

میری جان ڈرنا نہیں مجھ سے تو بالکل  
بھی نہیں بلاج خان دنیا کے لیے غصے  
والا ہو سکتا ہے لیکن تمہارے لیے نہیں  
تم میرے غصے سے نہ ڈرنا تمہارے لیے  
میرے نے اپنا غصہ چھوڑا اپنی انا تک کو

م میرے سے سے نہ درنا مہارے سے

میں نے اپنا غصہ چھوڑا اپنی انا تک کو

میں نے چھوڑ دیا بس آپ کا مجھے یہ کہنا

کے میں دور چلا جاؤ آپ سے مجھے غصہ

دلا گیا ----- بلاج نے ایسے کہا





ہے۔۔۔۔۔ روس اب زیادہ اس سے

ڈرنے لگی اس کے سارے بال بکھر

چکے تھے بلاج نے ہاتھ بڑھا کر اس کے

بال سمیٹے اور اسے اپنے سینے سے لگا کر

اس کی کمر سہلانے لگا میری جان ڈرنا

اس کی کمر سہلانے لگا میری جان ڈرنا  
نہیں آپ کو پتہ ہے میں آپ کا ہسبینڈ  
ہوں جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا  
آپ آپو کے ہسبینڈ ہیں اس کے دماغ

سے یہ بات نہیں تھی نکل رہی کہ وہ

کینزل سے شادی کرنے والا ہے نہیں

میری جان میں کسی کینزل کا نہیں صرف

آپ کا ہسبینڈ ہوں اور میں کسی سے

آپ کا ہسبینڈ ہوں اور میں کسی سے  
بھی شادی نہیں کروں گی یہ بات اپنے  
ذہن میں ڈال لیں کیونکہ میں کبھی بھی  
آپ کو نہیں چھوڑ سکتا بلاج احمد خان  
اپنے سنا کہ چھوڑ سکتا ہے آپ کو

اپ لو ہیں چھوڑ سکتا بلاج احمد خان  
ساری دنیا کو چھوڑ سکتا ہے پر آپ کو  
نہیں چھوڑ سکتا یہ بات جتنی جلدی آپ  
سمجھیں گی آپ کے لیے اچھا ہوگا

-----

-----

روش نے ہمت کی اور اسے کہا آپ  
میرا ماضی نہیں جانتے آپ مجھے دھتکار  
دیں گے جب اس نے یہ کہا تو بلاج  
نے اور زور سے اسے اپنے سینے میں

نے اور زور سے اسے اپنے سینے میں  
بھیجا آپ کا ماضی کچھ بھی ہو بلاج خان  
کبھی آپ کو نہیں دھتکارے گا پہلے ہی  
دھتکارنے کی سزا ابھی تک مل رہی ہے  
مجھ پر سزا کا حال ابھی تک یہ شخص



دھتکارے کی سزار اسی تک مل رہی ہے

مجھے پر میں بلاج احمد خان اس شخص

کے اتنے ٹکڑے کرو گا کہ وہ اپنے پیدا

ہونے والے دن کو پچھتائے گا کہ وہ پیدا

ہی کیوں ہوا بلاج احمد خان کے ہاتھوں

ہی کیوں ہوا بلاج احمد خان کے ہاتھوں  
مرنے سے بہتر اسے قدرتی موت لگے گی  
لیکن میں اسے مرنے بھی نہیں دوں گا

-----

آج صبح مجھے تاش کے بارے میں

-----

آپ صرف مجھے یہ بتائیں کہ ایسا کیا ہوا  
تھا جس کی وجہ سے آپ ایسی ہیں مجھے  
پتہ ہے آپ کو صرف اٹیک آتے ہیں  
آپ پاگل نہیں ہیں بلاج نے یہ کہا تو

آپ پاگل نہیں ہیں بلج نے یہ کہا تو  
بلج کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا  
جسے روش نے محسوس کیا کیونکہ بلج کی  
آنکھ سے ٹوٹ کر روش کے گال پر گرا  
تھا۔

آپ پاگل نہیں ہیں بلاج نے یہ کہا تو  
بلاج کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا  
جسے روش نے محسوس کیا کیونکہ بلاج کی  
آنکھ سے ٹوٹ کر روش کے گال پر گرا  
تھا روش نے حسرت سے بلاج کی

تھا روش نے حیرانگی سے بلاج کی  
طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں نمی تھی  
بلاج نے اسے اپنے سینے سے لگایا آپ  
مجھے اپنا ماضی کیوں نہیں بتاتی بس مجھے

بلان کے لئے اپنے لیے لکایا آپ

مجھے اپنا ماضی کیوں نہیں بتاتی بس مجھے

اپنا ماضی بتا دیں میں وعدہ کرتا ہوں آپ

کے مجرم کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ نہ

جیتی میں رہے گا نہ مرتے میں وہ رو رو

جیتی میں رہے گا نہ مرتے میں وہ رو رو  
کر اپنی موت کی بھیک مانگے گا لیکن  
اسے موت نصیب نہیں ہوگی صرف  
مجھے ایک بار بتا دیں جس پر روش نے



اے دھکا دے کر پیچھے کیا وہ جو اس  
میں اتنا گم تھا اے محسوس کر رہا تھا  
ساتھ میں اس سے باتیں کر رہا تھا اس  
کے دھکا دینے پر تھوڑا پیچھے ہوا آپ

کے دھکا دینے پر تھوڑا پیچھے ہوا آپ  
چلے جائیں یہاں سے جس پر بلاج نے  
اس کے کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ  
لگایا اور کہا میں اب یہاں سے کہیں



آپ نو چھ نہیں ہوئے دول کا۔۔۔۔۔یہ

ڈر آپ بھی اپنے دل سے نکال دیں کہ

اگر مجھے آپ کی ماضی کا پتہ چلا تو میں

آپ کو چھوڑ دول گا نہیں میں آپ کو

نہیں چھوڑ سکتا بلکہ میں اس شخص کو یہ

نہیں چھوڑ سکتا بلکہ میں اس شخص کو یہ

دنیا چھڑوا دوں گا یہ میرا وعدہ ہے آپ

سے

آپ بس میرا ساتھ دیں میں پرومیس کرتا

ہوں کہ میں آپ کو

آپ بن سیرا ساھ دیں میں پروں سرما

ہوں میں اچھا بچہ بن کے رہوں گا آپ

کو تنگ بھی نہیں کروں اس نے اسے

لالچ دی اور اس کا موڈ ٹھیک کرنا چاہا

آپ کی ہر بات مانوں گا یہاں تک کہ ہم

آپ کی ہر بات مانوں گا یہاں تک کہ ہم

یہی رہیں گے آپ کے گھر آپ کے پایا

کے ساتھ جس پر روش نے اس کو بے

یقینی سے دیکھا کہ ابھی وہ کیا تھا اور

ابھر کا ابھر گا ابھر کے لے لے

ابھی کیا ہو گیا وہ اس کے لیے اس  
کے ماں باپ کے گھر رہنا چاہتا ہے  
مجھے پتہ ہے آپ کافی عرصے کے بعد  
اپنے پاپا سے ملی ہیں ہم یہی رہیں گے



اپنے پاپا سے ملی ہیں ہم یہی رہیں گے

اپ کے گھر بس آپ میرا ساتھ دیں

آپ-----

میرے پاس رہیں گی نا جس پر روش نے

نفس..... آج کا غم.....

میرے پاس رہیں گی نا جس پر روش نے

نفی میں سر ہلایا تو آج کا غصے کے مارے

برا حال ہوا (ساتھ والی دیوار پے سر

مارو بائی 😂😂) وہ اٹھا اور ٹیبل کی

اچھٹا کر کے گرا دیا

ہارو باقی (👉👉) وہ اٹھا اور یہیں بیٹھی

ساری چیزیں ہاتھ مار کر نیچے گرا دی  
اسے غصے میں کچھ سمجھ ہی نہ آیا روش  
اس کے ایسے ایسے رویے پر ڈرنے لگی  
اور گھٹنوں میں سر دے کر سسکنے لگی

اور ہنوں میں سر دے لر سسلنے للی

اس کا پورا جسم لرز رہا

تھا-----بلاج نے

دیکھا کے اس کا پورا جسم لرز رہا ہے تو

وہ جلدی سے اس تک پہنچا اسے اسے

وہ جلدی سے اس تک پہنچا اسے ایسے

ہی اٹھا کر گود میں بٹھایا پھر اپنے سینے

سے لگایا

میری جان کچھ بھی نہیں ہوا کچھ بھی

یہ سن بس پھر سن میں ہر پھر سن  
نہیں ----- دیکھیں -----

دیکھیں میں غصہ نہیں کر رہا پرومیں میں  
اب غصہ نہیں کروں گا بس ادھر دیکھیں  
میری طرف دیکھیں میں آپ کو چاکلیٹ

یوں کہ میں نے پتہ نہ چھوڑا  
دیتا ہوں بلاج کو یاد آیا وہ تو اس کے  
لیے چاکلیٹ لایا تھا اس نے جلدی سے  
اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو تین  
چاکلیٹس نکال کر اس کے سامنے رکھی یہ

چاہیں نکال کر اس کے سامنے رہی یہ

دیکھیں میں آپ کے لیے چاکلیٹ لایا

ہوں روش ڈر کے مارے آنکھیں نہیں

تھی کھول رہی بلاج نے جلدی سے

چاکلیٹ کھولی اور اس کے منہ کے



چاکلیٹ کھولی اور اس کے منہ کے  
قریب کی وہ بار بار سسک رہی تھی  
روش نے روتے ہوئے کہا مجھے نہیں  
کھانی۔۔۔۔۔

کھانی-----

نہیں میری جان یہ دیکھیں میں اچھی والی

چاکلیٹ لایا ہوں-----روشنے

بانٹ لی اسے مزے کی لگی تو وہ رونا

بھول کر اس نے جلدی سے ملاج کے

بھول کر اس نے جلدی سے بلاج کے

ہاتھ سے چاکلیٹ لی بلاج مسکرایا اس

کی جان چھوٹی چھوٹی چیزوں پر خوش ہو

جایا کرتی تھی وہ ایسے ہی بلاج کی گود

بٹھ بیٹھ کر کھانے لگے

جیسا کہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے  
میں بیٹھی چاکلیٹ کھانے لگی بلاج نے  
دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی اور ٹانگیں  
پھیلا لیں اور اس کو اپنی گود میں بٹھایا  
اس کا سر اپنے سینے سے رکھا اور اس کی

اس کا سراپے سے رہا اور اس کی

کمر سہلانے لگا روش بچوں کے سے  
انداز میں اس کے گود میں بیٹھی چاکلیٹ  
کھاتی رہی بلاج کو وہ اتنی پیاری لگی کہ  
اس نے اس کے ماتھے پہ لب رکھ کے

دوبارہ سے اپنے سینے سے لگایا اسے  
سکون مل رہا تھا۔۔۔ اب اس نے خود  
سے عہد کر لیا تھا کہ وہ کبھی غصہ  
نہیں کرے گا اس کی جان اس کے

نہیں کرے گا اس کی جان اس کے  
غصے سے ڈرتی ہے آج بھی وہ غصہ کر  
گیا پر وہ بھی کیا کرتا اس کی چھوٹی سی  
جان اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی  
اس نے اس کی جان کو

جان اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔ اب اس نے سوچ لیا تھا کہ

وہ بہت ہی پیار سے اسے رکھے گا اسے

اپنا عادی بنائے گا۔۔۔۔۔

بلاج نے روش کے سر پر ہاتھ رکھا تو



اسے یاد آیا کہ جب وہ کمرے میں آیا تھا

تو اس کی جان بال بنا رہی تھی بلال

نے اسے کہا میں آپ کے بال بناتا

ہوں جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا

بہت سے گ

ہوں اس پر اس کے قی میں سر ہایا

نین بنائیں گے

-----بلاج کو پھر غصہ

آیا اور اس نے اپنے غصے کو بہت

مشکل سے کنٹرول کیا

مشکل سے کنٹرول کیا

کیا اب بھائی آپ کے سارے کام  
کرنے آئیں گے نہیں ان کی بھی لائف  
ہے اب آپ کے سارے کام بلاج  
کرے گا ٹھیک ہے جس سے وہ مسکرائے

کرے گا ٹھیک ہے جس پر وہ مسکرائی

اور اس کو مسکراتا دیکھ کر بلاج بھی

مسکرایا

ٹھیک ہے جس پر اس نے ہاں میں سر

ٹھیک ہے جس پر اس نے ہاں میں سر  
ہلایا پتہ نہیں کیوں پر روش چاہتی تھی کہ  
اس کا یہ رشتہ بچے وہ تو صرف اپنی ماں  
کے لیے ہی تو سب کر رہی تھی اگر  
ملا ج اسے اس کی ماں، ماں کے ماس

بلاج اسے اس کی ماں باپ کے پاس  
رہنے دیتا تو اسے اور کیا چاہیے تھا اور  
بلاج نے بھی یہ للچ اس لیے دی اسے  
پتہ تھا وہ کبھی بھی اپنے ماں باپ کو  
چھوڑ کر کہیں نہیں جا ئے گی

چھوڑ کر کہیں نہیں جانے گی

بلاج نے اسے گود میں ہی اٹھائے

ڈریسنگ ٹیبل پر بٹایا اور اس کے بالوں

میں کنگی کرنے لگا وہ بیٹھی ہوئی تھی

لیکن پھر بھی اس کے بال اتنے لمبے  
تھے کہ ڈریسنگ ٹیبل کے نیچے تک جا  
رہے تھے بلاج اس کے بالوں پر آہستہ  
سے کنگلی کرنے لگا روش تب تک مگن



سے لنلی کرنے لگا روش تب تک ملن

سے انداز میں چاکلیٹ کھاتی رہی جب

ختم ہوئی تو بلاج کی طرف دیکھا بلاج

نے دوسری چاکلیٹ بھی کھول کے

اسے دی، وہ دوسری چاکلیٹ کھاتی رہی

اسے دی وہ دوسری چاکلیٹ کھاتی رہی  
اور بلاج اس کے بال بناتا رہا بلاج نے  
کبھی بھی کسی کے بال نہیں بنائے لیکن  
وہ جو اپنی جان کے بال بنا رہا تھا بال

وہ جو اپنی جان لے بال بنا رہا تھا بال

سلجھا تو لیے اب اسے چھٹیاں کرنی

نہیں تھی آتی اس لیے اس نے اس

کے بالوں میں ربڑ بین ڈالا اور باقی کھلے

ہی چھوڑ دیا جس پر اس نے منہ بسوڑا

ہیں سہی امی اس لیے اس کے اس  
کے بالوں میں ربڑ بین ڈالا اور باقی کھلے  
ہی چھوڑ دیا جس پر اس نے منہ بسوڑا  
کہ یہ اچھا سٹائل نہیں بنا تو بلاج نے کہا  
کوئی بات نہیں میں آہستہ آہستہ سیکھ

جاؤں گا

روش چاکلیٹ کھا چکی تو اسے پھر سے  
یاد آیا کہ بلاج تو کینزل سے شادی کرنے

یاد آیا کہ بلاج تو کینزل سے شادی کرنے

والا تھا اس نے کہا آپ جائیں یہاں

سے آپ جا کر آپو سے شادی کریں بلاج

نے اس کی طرف دیکھا ابھی تو ٹھیک

تھے اچانک اس سے کہا ہوا ہے بلاج







ہاں وہ جہان کی سرسبز گلیوں پر

جہان چاکلیٹ لگی ہوئی تھی اس نے

روش کے وہ لب اپنی گرفت میں لے

لیے۔۔۔ روش کی آنکھیں خیرت کے

مارے کھلی کی کھلی رہ گئی بلاج ساری

مارے کھلی کی کھلی رہ گئی بلاج ساری

چاکلیٹ صاف کر کے چھے ہوا اور

جان آپ بہت بولتی ہیں اور میری

چاکلیٹ بھی آپ نے کھالی مجھے بھی

کے لیے یہ سب کچھ ہے

چاکلیٹ بھی آپ نے کھالی مجھے بھی

کچھ میٹھا چاہیے تھا تو میں نے کھا لیا

۔۔۔ روش نے اپنی نظریں جھکالی

بلاج نے اسے نیچے اتارا پھر اپنے سینے

پر لگا کر تھوکتے ہوئے آواز دیا

بلاج نے اسے سچے اتارا پھر اپنے سینے

سے لگایا بہت جلد یہ آخری بانس بھی

ہم دونوں کے درمیاں سے نکل جائے

گی آپ بس اتنا یاد رکھیں میں بلاج احمد

خان صرف آپ کا ہوں بلاج اس کے

خان صرف آپ کا ہوں بلاج اس کے  
ماتھے پر لب رکھ کر باہر نکل گیا جبکہ  
روش ویسی ہی کھڑی رہی اسے اپنے  
کانوں پر یقین نا آیا

کانوں پر یقین نا آیا

----- بلاج نے سوچا اب اسے

اس بلا سے اپنا پیچھا چھڑوانا ہی پڑے گا

ورنہ جان ذیذوہ ناراض ہو جائے گی۔۔۔

بلاج جیسے ہی روش کے کمرے سے باہر نکلا

اسے حنین کاریڈور سے آتا ہوا نظر آیا حنین

کو دیکھ کر وہ جلدی سے ساتھ والے کمرے

میں گھس گیا اسے پتہ تھا اگر حنین نے اسے

یہاں دیکھ لیا تو سو سوال کرے گا اور یہ نہ

یہاں دیکھ لیا تو سو سو سوال کرے گا اور یہ نہ

ہو کہ اس کے روش سے ملنے پر پابندی بھی

لگا دے اس لیے وہ پہلے ہی چھپ گیا

بلاج وہاں سے نکل کر کسی ضروری کام سے

چلا گیا اور کوئل بیگم کو بتا کر گیا وہ شام تک



آجائے گا کوئل بیگم اس کے طور طریقے  
بس دیکھتی رہی بولی کچھ بھی نہیں  
وہ اپنے سے کام کر کے فارم ہاؤس پہنچا  
اپنے بندے سے پوچھا تمہیں وہ ملا۔۔۔۔۔

اپنے بندے سے پوچھا تمہیں وہ ملا۔۔۔۔۔

بلاج کا آدمی بولا وہ نہیں ملا ابھی اسے

ڈھونڈا جا رہا ہے جب بھی ملا تو یہاں 20

منٹ میں لے آئیں گے جس پر بلاج نے

ہنکارا بھڑا اور

ہنکارا بھڑا اور

یہ جو باقی دو ہیں ان کا کیا ہوا۔۔۔۔۔

سر ان کی حالت کافی خراب ہے آدمی نے

جواب دیا

تم کیا کہتے ہو ان کی اتنی سزا کافی ہے جس

تم کیا کہتے ہو ان کی اتنی سزا کافی ہے جس  
پر اس بندے نے اس کی طرف دیکھا سر میں  
کیا کہہ سکتا ہوں آپ کی مرضی ہاں چلو ٹھیک  
ہے ان کا بھی لچھ کرتے ہیں پہلے وہ تو مل  
جائے۔۔۔۔۔

جائے۔۔۔۔۔

بلاج وہاں سے باہر نکلا اور ایک نمبر پر کال

ملائی ہاں کینزل کہاں ہو۔۔۔۔۔

کینزل نے اسے بتایا وہ روش کی طرف جا

رہی ہیں جس کا سن کر پتہ نہیں کیوں پر

بلاج کو اچھا نہ لگا کم وہاں لیوں جا رہی ہو

بلاج نے پوچھا۔۔۔۔۔

بس مجھے اس سے ملنا تھا کیونکہ انکل نے بولا

ہے وہ میری بہن ہے میں جب چاہے اس

سے مل سکتی ہوں کینزل نے اسے بتایا

سے مل سکتی ہوں کینزل نے اسے بتایا  
اچھا۔۔۔۔۔ بلاج نے اچھا کہہ کر کال  
کاٹ دی پھر دوبارہ سے کنزل نے کال کی  
ہاں بلاج تم نے کس کام کے لیے فون کیا  
تھا وہ تو تم نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ کینزل

تھا وہ نو کم لے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ لینزل

نے پوچھا

ہاں میں تم سے ملنا چاہ رہا تھا

اوہو۔۔۔۔۔ سرکار کو میری یاد کیسے آگئی تین

چار ماہ میں تو کوئی یاد نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔



چار ماہ میں تو کوئی یاد نہیں آئی۔۔۔۔۔

ہاں بس آگئی ہے تم سے کوئی ضروری بات

کرنی ہے اس لیے ملنا چاہتا ہوں شام کے

ٹائم مل لیتے ہیں۔۔۔۔۔ بلاج سیدھے مدے کی

بات پر آیا

بات پر آیا

ہاں کیوں نہیں چلو ٹھیک ہے بلاج نے یہ

کہا اور کال کاٹ دی

اسے اب کینزل کا چیپٹر بھی کلوز کرنا تھا پھر

وہ ہیڈ کوارٹر گیا جہاں پر بہت ضروری

اسے اب لینزل کا چیپٹر بھی کلوز کرنا تھا پھر

وہ ہیڈ کو ارٹر گیا جہاں پر بہت ضروری

میٹنگ تھی وہ میٹنگ ایٹنڈ کر کے نکلا تو

مہتاب صاحب اسے وہی پے ہی ملے اور

اسے مخاطب کیا بلاج مجھے تم سے ضروری

اے صاحبِ بِلَاج جے مے ضروری

بات کرنی ہے۔

جی۔۔۔۔۔ بلَاج نے فرماداری سے کہا

کسی کا پتہ کروانا ہے کیا تم اس میں میری

مدد کر سکتے ہو مہتاب صاحب نے کہا

مدد لے سکتے ہو مہتاب صاحب لے لہا

جی انکل کیوں نہیں کس کا پتہ کروانا ہے

بس کچھ ہیں میرے دوست جو کافی عرصے

پہلے بچھڑ گئے تھے مجھے سے ان کی بہت یاد

آ رہی ہے پتہ کروانا چاہتا ہوں ان کا بہت

زندگی اکیلے گزار لی اب تھوڑی دوستوں کے

ساتھ مل بیٹھ کر زندگی کو تھوڑا انجوائے

کروں اب سوچ رہا ہوں ریٹائرمنٹ لے

لوں جس پر اس نے کہا سر ابھی تو آپ

کریٹائرمنٹ لے کر سوچ رہے ہیں

لوں جس پر اس نے کہا سر ابھی تو آپ  
کے ریٹائرمنٹ میں دو سال ہیں ہاں بیٹا دو  
سال ہیں اس لیے تو سوچ رہا ہوں کہ اپنے  
دوستوں یاروں سے دوبارہ ملاقات کروں تاکہ  
ریٹائرمنٹ کے بعد میں بورنا ہوتا رہوں اور

ریٹائرمنٹ کے بعد میں بورنا ہوتا رہوں اور  
میں اپنے دوستوں یاروں کے ساتھ ٹائم گزار  
سکوں۔۔۔ مہتاب صاحب نے کہا۔۔۔  
جی بالکل ضرور میں آپ کی ضرور مدد کروں  
گا جس پر انہوں نے سر ہلایا۔۔۔۔



میں تمہیں ان کی ڈیٹیل بعد میں دیتا ہوں  
بلاج نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا اور وہ  
وہاں سے نکل آیا بلاج کو میٹنگ میں تقریباً  
دو تین گھنٹے لگ گئے تھے اس نے پھر کینزل

دو تین گھنٹے لگ گئے تھے اس نے پھر کینزل  
کو کال کی کہ وہ کہاں ہے جس پر کینزل نے  
بتایا کہ وہ روش کے گھر ہے بلاج کو پتہ نہیں  
کیوں ایسے لگا کہ جیسے کوئی اور بھی ہے  
کینزل کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔

کینزل کے ساتھ ہے-----

تمہارے ساتھ کون گیا ہے اس کے گھر بلاج

نے پوچھا میں اور ہادی ہم دونوں

بلاج جس کا ارادہ شام کو ہی گھر جانے کا تھا

وہ پہلے ہی نکل گیا وہاں پہنچ کر اس نے

وہ پہلے ہی اس لیا وہاں سچ اس کے  
دیکھا کہ روش میڈم اپنے جھولے پر بیٹھی  
ہوئی تھی اور ہادی صاحب اس کے ساتھ  
بیٹھے باتوں پر مصروف تھے روش ہنس ہنس کر  
اس سے باتیں کر رہی تھی یہ دیکھ کر بلاج

اس سے باتیں کر رہی تھی یہ دیکھ کر بلاج  
غصے کے مارے برا حال ہوا بلاج طیش کے  
عالم میں ان تک پہنچا اور ایک جھٹکے سے  
روش کا بازو پکڑ کر جھولے سے اٹھایا ہادی تو  
ریشاز سے بلاج کو طرف سے دیکھنے لگا اس سے

روش کا بازو پکڑ کر جھولے سے اٹھایا ہادی تو

پریشانی سے بلاج کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے

کیا ہوا ہے بلاج نے روش کو بازو سے پکڑ

کر کھڑا کیا اور اپنے سامنے کیا آپ یہاں کیا

کر رہی ہیں میں نے آپ کو منع کیا تھا نا کہ

کر رہی ہیں میں نے آپ کو منع کیا تھا نا کہ  
باہر نہیں نکلیں گی اس پر روش اسے دیکھنے  
لگی کہ اس نے اسے کب منع کیا تھا کہ باہر  
نہیں نکلنا اس کی کیا غلطی وہ تو پہلے سے  
یہاں بیٹھی ہوئی تھی ہادی خود اسے اکیلا دیکھ

یہاں بیٹھی ہوئی تھی ہادی خود اسے اکیلا دیکھ

کر آیا تھا اس نے تھوڑی اسے بلایا تھا

جب روش کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو

دیکھ کر بلاج نے اپنے غصے کو پیا اور اسے

کہا شام ہونے والی ہے اس وقت یہاں



بیٹھنا اچھا نہیں ہوتا سائے آتے ہیں تو روش

اور سائے کا نام سن کر وہ مرنے والی ہو

کتنی اور پھر بولی سائے آتے ہیں ----

بلاج نے سوچا ہاں جن نہیں جن نہیں

تک

بلاج نے سوچا ہاں جن نہیں جن نہیں جن نہیں  
میں تو کسی جن کا سایہ بھی نا پڑنے دوں تم پر  
یہ ہادی کیا چیز ہے چڑیلیں ہوتی ہیں اس  
وقت یہاں وہ خوبصورت لڑکیوں سے چمٹ  
جاتے ہیں کہ خوبصورت سے حال کے حال

وقت یہاں وہ خوبصورت لڑکیوں سے چمٹ  
جاتی ہیں ان کی خوبصورتی سے جل کر بلاج  
نے اسے کہا

جس پر روش اس کے سینے کے ساتھ لگی  
-----ہادی کو اس کی معصومیت پر ترس

-----ہادی کو اس کی معصومیت پر ترس

آیا وہ کیسے اسے پاگل بنا رہا ہے ہادی نے

کہا ایسی کوئی بات نہیں روش یہ آپ کو

ویسے ڈرا رہے ہیں آپ یہاں آئیں بیٹھیں

-----

[illegible]

چلا لیا لینزل جو روحی لے ساتھ یہی بانیں  
کر رہی تھی وہ روحی اور روش میں فرق جان  
گنتی تھی روش بہت معصوم تھی روحی ایکٹیو  
سی تھی بلاج روش کو پکڑ کر اندر لایا اور  
اسے کوئل بیگم کے ساتھ بٹھایا۔۔۔ پھوپھو

اسے کوئل بیگم کے ساتھ بٹھایا۔۔ پھوپھو  
آپ اسے اپنے پاس بٹھائیں اس ٹائم گھر  
سے باہر نہ نکلے اور کینزل مجھے تم سے ضروری  
بات کرنی ہے بلاج نے کہا اور تیز قدموں  
پہن کر کھڑکی سے باہر نکلے۔

سے کینزل تک پہنچا اس کے بازو سے پکڑ کر

اٹھایا اور اسے ساتھ لیتا ہوا باہر نکل گیا

سب حیران نظروں سے اسے دیکھنے

لگے۔۔۔۔۔



لگے۔۔۔۔۔

روش نے دوڑ تک بلاج کی پشت کو دیکھا اگر  
بلاج پلٹ کر دیکھ لیتا اس کی جان کیسے  
اسے دیکھ رہی ہے تو وہ کبھی بھی نا

جاتا۔۔۔۔۔

جاتا۔۔۔۔

روش کی آنکھوں میں آنسو آنے شروع ہونے

لگے وہ جو صبح اس کو کہہ رہا تھا کہ اس کا

کینزل سے کچھ لینا دینا نہیں ہے وہ اسے

اپنی بیوی مانتا ہے اسی کے ساتھ ہی رہے

اپنی بیوی مانتا ہے اسی کے ساتھ ہی رہے  
گا تو اب یہ کیا تھا روش تھوڑی دیر وہاں  
رہی جب اپنے آنسو قابو میں نہ رہے تو تیز  
قدموں سے چلتی ہوئے سیر ڑھیوں اوپر چڑھ  
گئی روحی جو کب سے اس کے ایکسپریشن

کئی روحی جو کب سے اس کے ایکسپریشن  
نوٹ کر رہی تھی وہ بھی روش کے پیچھے ہی  
اوپر آئی اور روش جو کمرے میں آکر اپنے  
بابو راجہ کو گلے سے لگائے رو رہی تھی اتنے  
میں روحی آئی اور روحی کے پیچھے پیچھے ہی ماہر

میں روحی آئی اور روحی کے پیچھے پیچھے ہی ماہر  
آیا ماہر نے کہا روش گڑیا کیا ہوا ایسی کیوں  
رو رہی ہو روش نے بھالو کو وہاں پھینکا اور  
بھاگتی ہوئی ماہر کے گلے لگی بابو راجہ اس  
نے جب یہ کہا تو ماہر تڑپ گیا کیا ہوا میری

نے جب یہ کہا تو ماہر تڑپ گیا کیا ہوا میری

گڑیا کو ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔

بابو راجہ وہ مجھے چیٹ کر رہے ہیں روش نے

کہا ماہر کو سمجھ نا آیا کون جیٹ کر رہا پھر

روحی نے سمجھا کہ شاید وہ اپنے بھالو کے

روحی نے مجھا کہ شاید وہ اپنے بھالو لے  
بارے میں یا کسی اور چیز کے بارے میں  
بات کر رہی ہو گی۔۔۔۔ کوئی آپ کو چیٹ  
نہیں کر سکتا ہم اسے مل کر سزا دیں گے  
پھر روش بولی پکا۔۔۔۔ ہاں میری گڑیا جو

بات کر رہی ہو گی۔۔۔۔ کوئی آپ کو چیٹ

نہیں کر سکتا ہم اسے مل کر سزا دیں گے

پھر روش بولی پکا۔۔۔۔ ہاں میری گڑیا جو

آپ کو چیٹ کرتے گا ہم سب مل کر اسے



سزا دیں گے وہ آپ کو کبھی چیٹ نہیں کر  
سکے گا۔۔۔۔۔

بلاج کینزل کو لے کر وہاں سے نکل گیا ہادی  
بھڑکتا تھا کہ بات گھ آگیا تھا

بلال کینزل کو لے کر وہاں سے چل گیا ہادی

بھی ڈرائیور کے ساتھ گھر آگیا تھا

کینزل کو لے کر بلال ایک کیفے لے کر گیا

وہاں پر کافی آرڈر کی ----- کچھ

توقف کے بعد بلال بولا میری بات غور سے

سمجھنا ہے یہ سب

توقف کے بعد بلاج بولا میری بات غور سے  
سنو اور اسے سمجھنے کی کوشش کرنی ہے اس  
میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہے یہ بات اپنے  
ذہن میں بٹھا لو اس میں روش کی بھی کوئی  
غلط نہیں بلاج نے اسے سب کچھ بتانے

غلط نہیں بل اج لے اسے سب چھ بتالے  
سے پہلے یہ بتانا زیادہ ضروری سمجھا کے روش  
کی اس سارے معاملے میں کوئی غلطی نہیں  
ہے تو کینزل نے نہ سمجھی تو اسے دیکھا باربی  
ڈول کا نام یہاں پر کہاں سے آگیا۔۔۔۔۔

بلاج نے کہا ہاں تمہاری باڈی ڈول۔۔۔۔۔

جو کچھ تمہیں میں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ بلاج

نے ابھی اتنا کہا کے کینزل بولی اس کے

بارے میں کیا بتانا چاہتے ہو

میں نے کہا کہ میں نے

بلاج نے کچھ سوچ کر اس سے پوچھا مجھے  
بتاؤ کہ تمہیں باربی ڈول سے کتنا پیار ہو اتنے  
میں کافی آگتی اور ویٹر کافی میز پر رکھ کر جب  
گیا تو بلاج نے دوبارہ کینزل سے پوچھا مجھے یہ  
بتاؤ کہ تم ماربی ڈال کے لے کھا کر سکتی ہو

بتاؤ کہ تم باربی ڈال کے لیے کیا کر سکتی ہو  
بلاج نے اس سے پوچھا تو کینزل نے اسے  
حیران نظروں سے دیکھا کہ وہ ایسے سوال  
کیوں پوچھ رہا ہے تم ایسے سوال کیوں پوچھ

رہے ہو۔۔۔۔۔

بلاج نے اس کی بات کاٹی بس مجھے یہ بتاؤ  
کہ تم اس کے لیے کیا کر سکتی ہو۔۔۔۔۔  
میں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں اپنی



جان بھی دے سکتی ہوں ----- کینزل

نے جواب دیا

اور اس کی حفاظت کے لیے کیا کر سکتی ہو

بلاج نے ٹوکا۔

اس کی حفاظت کے لیے تو میں کچھ بھی کر

بلا جے لوگا۔

اس کی حفاظت کے لیے تو میں کچھ بھی کر  
سکتی ہوں اگر مجھے 24 گھنٹے بھی اس کے  
ساتھ رہنا پڑے تو میں سب کچھ چھوڑ کے  
صرف اسی کے ساتھ رہوں گی۔۔۔۔۔

کینزل نے کہا

تو ٹھیک ہے کیا تم اس کے لیے کچھ بھی کر

سکتی ہو تو کینزل نے ہاں میں سر ہلایا ہاں

میں اس کے لیے کچھ بھی کر سکتی

میں اس کے لیے پھرتی رہی

ہوں۔۔۔۔۔

بلاج نے پھر اسے کہا۔ کچھ بھی کا مطلب  
کچھ بھی تو ٹھیک ہے اس کے لیے تم مجھے  
چھوڑ دو جب بلاج نے یہ کہا تو کینزل نے

شاکی نظروں سے اسے دیکھا کیا مطلب اس

بات کا ----

مطلب یہ کہ تم ماہ روش خانزادی کے لیے

بلاج احمد خان کو چھوڑ سکتی ہو جس پر

کناں نے اسے دیکھا تھا

کینزل نے پہلے اسے دیکھا اور پھر بہت ہی  
تحمّل سے اسے جواب دیا بلاج یہ کوئی مذاق  
نہیں چل رہا اور ویسے بھی تمہاری پسند میں  
ہوں اور ہماری انگیجمنٹ بھی ہو چکی ہے تو

ہوں اور ہماری انگیمنٹ بھی ہو چکی ہے تو

اس میں اب روش کا کیا ذکر اور روش کے

لیے جو رشتہ آیا ہے وہی بہتر ہے تو تم بیچ

میں کیوں اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہو کینزل نے

میں کیوں اپنی ٹانگ اڈانا چاہتے ہو کینزل نے  
اسے کہا تو بلاج نے ایک طرف مسکراہٹ  
چہرے پہ لائی اور اسے کہا کہ اگر میں کہوں  
کہ روش کی جان خطرے میں ہے تو بلاج  
نے یہ کہا تو کینزل نے شاکی نظروں سے



نے یہ کہا تو لینزل نے شالی نظروں سے  
اسے دیکھا کہ اس معصوم سی گڑیا کا کون  
دشمن ہو سکتا ہے کینزل کو یقین نہ آیا تو اس  
نے بلاج سے پوچھا اور پھر اسے شالی  
نظروں سے اسے دیکھ کر پھر بولی ویسے

نظروں سے اسے دیکھ کر پھر بولی ویسے

بہانے اچھے بناتے ہو

جس پر بلاج نے اسے کہا میں بہانا نہیں بنا

رہا میں سچ کہہ رہا ہوں روش کی جان

رہا میں سچ کہہ رہا ہوں روش لی جان  
خطرے میں ہے اور اسے سیو کرنا بہت  
ضروری ہے اسے پروٹیکٹ کرنا بے حد  
ضروری ہے اگر اسے پروٹیکٹ نہ کیا گیا تو  
اس کی جان بھی جا سکتی ہے اور مجھے نہیں

اس کی جان بھی جا سکتی ہے اور مجھے نہیں

لگتا کہ تم اس کی جان پر کوئی رسک لو گی تو

اس لیے تمہیں بلاج احمد خان کو چھوڑنا

پڑے گا تاکہ بلاج احمد خان اسے اپنائے اور

اس کے سارے دکھ درد بھی-----

وہ ابھی کچھ اور آگے بولتا کینزل ٹرپ کر بولی

تم کہنا کیا چاہتے ہو بلا اج مجھے صاف صاف

بتاؤ -----

میں صاف صاف لفظوں میں تمہیں یہ کہتا

کہ تمہیں منگنا ختم کر



ایسے کیسے کر سکتے ہو بلاج تم نے میرے

ساتھ کمٹمنٹ کی تھی ----

کمٹمنٹ اپنی جگہ لیکن اب بلاج نے اپنا

فیصلہ بدل لیا اور تمہیں پتہ ہے کہ بلاج احمد

خاں جو فیصلہ لے لے اس سے وہ سمجھ نہیں

خان جو فیصلہ لے لے اس سے وہ پیچھے نہیں

ہٹا۔۔۔۔۔

بلاج تم اپنے وعدے سے مکر رہے ہو تم

نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھ سے

شادی کرو گے کیونکہ کو یقین نہ آتا کہ وہ اتنی



نے بھ سے وعدہ لیا تھا کہ م بھ سے

شادی کرو گے کینزل کو یقین نہ آیا کہ وہ اتنی

جلدی اس سے اپنا پیچھا چھڑوا لے گا ابھی

تو چار ماہ بھی نہیں ہوئے ان کی منگنی کو

اور بلاج نے آنکھیں ماتھے پر رکھ لی بلاج

اور بلاج نے آنکھیں ماتھے پر رکھ لی بلاج  
نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کینزل تم  
بہت اچھی لڑکی ہو تمہیں مجھ سے بھی کہیں  
زیادہ اچھا ڈیزرونگ ہسبینڈ ملے گا لیکن میں  
تمہارے قابل نہیں ہوں دوسری بات یہ کہ

تمہارے قابل نہیں ہوں دوسری بات یہ کہ  
اگر میں تمہیں کہوں کہ میں روش کو پسند کرتا  
ہوں تو جس پر کینزل نے قہقہہ لگایا ہاں مجھے  
پہلے ہی شک پڑ گیا تھا جو تم حرکتیں کر رہے  
تھے تم اسے پسند کرنے لگے ہو کیونکہ اس

پہلے ہی شک پڑ گیا تھا جو تم حرکتیں کر رہے  
تھے تم اسے پسند کرنے لگے ہو کیونکہ اس  
دن سب کے سامنے تم نے مجھے ڈانٹا صرف  
اس کے لیے تو بلا اج تم نے یہ اچھا نہیں  
کیا تم اپنے کمنٹس اپنے زبان سے مکر رہے

اس لے لیے تو بلا ج کم نے یہ اچھا نہیں  
کیا تم اپنی کمٹمنٹ اپنی زبان سے مکر رہے  
ہو

میں بلا ج احمد خان اپنی زبان سے نہیں مکر  
رہا لیکن اس دل کا کیا کروں جو اس پر آگیا

رہا لیکن اس دل کا کیا کروں جو اس پر آگیا  
ہے اور تم سوچو کہ زبان اور دل میں اگر  
کسی کی جیت ہوتی ہے تو ہمیشہ دل کی ہوتی  
ہے اور یہ بات تم نے سنی ہوگی کہ ہمیشہ  
دماغ اور دل کی جنگ میں جیت ہمیشہ دل کی

دماغ اور دل کی جنگ میں جیت ہمیشہ دل کی

ہی ہوتی ہے تو دیکھ لو میرا دل جیت گیا

اور میں اب روش کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔

لیکن روش کی انگیجمنٹ۔۔۔ اس نے اسے

ٹوکا

ج

ٹوکا

نہیں ہوگی انگیجمنٹ اور اس میں تم میری  
مدد کرو گی کینزل نے اس کی طرف دیکھا  
کینزل کو بلاج سے پیار تھا لیکن وہ اتنا زیادہ  
نہیں کہ اپنی روش کے لئے اسے نہ چھوڑ



یہ سن کر بھانجے کے پیار سے ہنسنے لگا وہ اتنا زیادہ

نہیں کہ اپنی روش کے لیے اسے نہ چھوڑ

سکے جب بلاج نے یہ کہا کہ روش کی جان

خطرے میں ہے تو تب ہی کینزل نے فیصلہ

کر لیا کہ وہ اپنی روش کو بچائے گی کیونکہ وہ

کر لیا کہ وہ اپنی روش کو بچائے گی کیونکہ وہ

اپنی روش سے بہت پیار کرتی ہے وہ بلاج

سے اتنا پیار نہیں کرتی جتنا اسے روش سے

پیار تھا کینزل نے نم آنکھوں سے اس کی

طرف دیکھا بلاج چلو تم نے میرے ساتھ

کمیٹمنٹ تو نہیں بنائی لیکن مجھ سے وعدہ کرو

کہ تم روش کو کبھی ہرٹ نہیں کرو گے جس  
پر بلاج مسکرایا اور کہا پروس میں کبھی اسے  
ہٹ نہیں کروں گا اسے ہرٹ کرنا تو دور کی

پر بلاج مسکرایا اور کہا پرومیں کبھی اسے  
ہٹ نہیں کروں گا اسے ہرٹ کرنا تو دور کی  
بات ہے میں ایسا سوچوں گا بھی نہیں تمہیں  
صرف میری مدد کرنی ہوگی جس پر کینزل نے  
اسے بکھرا دیا اور کہا کہ اسے کینزل

صرف میری مدد کرنی ہوگی جس پر کینزل نے

اسے دیکھا اور پوچھا کیا مدد کرنی ہوگی

وہ بولا تم ہمیشہ میری دوست بن کر رہو گی

روش سمجھتی ہے کہ میں تم سے شادی کروں

گا اس لیے وہ مجھ سے دور بھاگتی ہے جس

روش مجھتی ہے کہ میں تم سے شادی کروں

گا اس لیے وہ مجھ سے دور بھاگتی ہے جس

پر کینزل مسکرائی وہ معصوم ہے بلاج بہت

معصوم ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں رہ سکے گی

تم ایسا کرو کہ تم اسے چھوڑ دو اور اسے

معصوم ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں رہ سکے کی

تم ایسا کرو کہ تم اسے چھوڑ دو اور اسے

ریان کے ساتھ ہی رہنے دو جیسے وہ پلائٹ

ہے ویسے ہی اس کی نیچر بھی ہے وہ ایک

ساتھ رہ لیں گے





غصے سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری اور کھڑا ہوا  
کینزل شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی اس  
نے کب بلاج کا یہ روپ دیکھا تھا بلاج نے  
ٹیبل پر سے کپ اٹھائے اور سامنے لگی وال  
پر دے مارے اور کپ چکنا چور ہو کر فرش

پر دے مارے اور کپ چکنا چور ہو کر فرش  
پر گرے سب ان کی طرف دیکھنے لگے بلاج  
کا غصے سے برا حال تھا اس نے کینزل سے  
کہا آج میں تمہیں وارن کر رہا ہوں آج کے  
بعد اس کے ساتھ کسی کا نام مت لینا وہ

کہا آج میں تمہیں وارن کر رہا ہوں آج کے  
بعد اس کے ساتھ کسی کا نام مت لینا وہ  
صرف میری ہے بلاج خان کی ہے اور اگر  
اس کے ساتھ تم نے کسی اور کو جوڑا تو  
قسم ہے پیدا کرنے والی کی میں اس شخص کو

دنیا سے ختم کر دوں گا جو میری روش کو مجھ  
سے چھیننے کی کوشش کرے گا کینزل تو شاک  
نظروں سے بلاج کا اتنا پوز سونس دیکھ رہی  
تھی اس نے کہاں دیکھا تھا بلاج کو ایسے وہ  
تو روش کے لیے اتنا یوزیسو ہو گیا تھا کہ

تو روش کے لیے اتنا پوزیسو ہو گیا تھا کہ  
کینزل کو یقین ہی نہیں آیا بلاج جو ہر وقت  
غصے میں رہنے والا اپنی انا کا پرچم بلند رکھنے  
والا شخص اسے کسی سے محبت ہوئی اور  
اتنی زوردار محبت ہوئی کہ اس نے اس کے

اتنی زوردار محبت ہوئی کہ اس نے اس کے  
پچھے اپنا غصہ تک ترک کر دیا اور آج وہ  
کینزل پر غصہ کر رہا تھا کہ اس کے ساتھ کسی  
اور کا نام نہ لے۔۔۔۔۔ ریلیکس بلاج اس  
میں اتنا غصہ کرنے والی کون سی بات ہے



بے شک تم نے ایک بات کہی تھی مذاق

میں بھی کینزل یہ بات مت کرنا بلاج نے

اسے وارن کیا

بلاج تمہیں ہو کیا گیا ہے کینزل نے اسے کام

ڈاؤن کرنا چاہا



مجھے اس سے عشق ہو گیا ہے تمہیں پتہ ہے  
میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں لیکن نہیں بتا پا  
رہا اس لیے بس چپ ----

بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہیں میرا ساتھ دینا

ہو گا اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو سکتا

بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہیں میرا ساتھ دینا  
ہوگا اسے پروٹیکٹ کرنے میں ہم دونوں نے  
مل کر کام کرنا ہوگا اور ہاں ایک اور کام  
بھی کرنا ہوگا تمہیں اس کی سیکیورٹی کا خاص  
خیال رکھنا ہوگا میں نہیں چاہتا کوئی مرد اس

خیال رکھنا ہوگا میں نہیں چاہتا کوئی مرد اس  
کے آگے پیچھے رہے میں چاہتا ہوں کہ لیڈی  
گارڈز اس کے پاس رہیں وہ جب بھی کہیں  
جائے بس اس کے پاس گارڈز ہونی چاہیے  
اور دوسری بات میں چاہتا ہوں تم اس کا

جائے جس اس کے پاس کاررر ہوئی چاہیے

اور دوسری بات میں چاہتا ہوں تم اس کا

دل میری طرف سے صاف کرو۔۔۔۔۔

کیا مطلب کینزل نے پوچھا تو بلاج نے کہا کہ

وہ سمجھتی ہے کہ میں اس کی آپو سے شادی

وہ مجھتی ہے کہ میں اس کی آپو سے شادی  
کروں گا تو اس لیے وہ مجھ سے دور بھاگتی  
ہے میں نے اسے کہا بھی میں تمہیں پسند  
کرتا ہوں پھر بھی مجھ سے دور بھاگتی ہے  
کینزل تم ایسا کچھ کرو کہ تم اس کے دل میں

میرے لیے محبت پیدا کرو اسے احساس دلاؤ  
کے بلاج صرف اس کا ہے کینزل نے اسے  
دیکھا اور صرف ہاں میں سر ہلایا کینزل کی  
آنکھیں نم تھی لیکن وہ کچھ بھی کہنا نہیں  
چاہتی تھی، کیونکہ اسے پتہ تھا بلاج جو ایک بار

چاہتی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا بلاج جو ایک بار  
فیصلہ کر لے اسے پیچھے نہیں ہٹتا اور وہ بھی  
شاید ہی چاہتی تھی کہ بلاج روش کا خیال  
رکھے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کتنا پرزیرا ہے

وہی اس کا خیال رکھ سکتا ہے اور کوئی بھی

نہیں اس لیے وہ بالکل چپ ہو گئی لیکن

اس کے دل میں تو درد تھا وہ بے شک

بلاج کو پسند کرتی تھی لیکن پھر بھی ایک

ایک تھی ایک شہرت کا بلج



بلا ج کو پسند کرتی تھی لیکن پھر بھی ایک  
چاہت تھی ایک رشتہ تھا جو کہ بلا ج نے  
ختم کر دیا اور اس کے بارے میں سوچا تک  
نہیں اسے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا پر

م لڑ دیا اور اس لے بارے میں سوچا تک  
نہیں اسے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا پر  
بلاج اس پر ایک نظر ڈال کر باہر نکل گیا وہ  
اب اپنی جان کے پاس جانا چاہتا تھا بللاج  
وہاں سے نکلا تو اسے ہیڈ کوارٹر سے کال آگی

کہ کوئی ایمر جنسی ہے جس کی بنا پر وہ وہاں  
سے ہیڈ کوارٹر چلا گیا اور اپنی جان سے بعد  
میں ملنے کا سوچتا مسکراتا ہوا اپنے کام پر نکل  
گیا

ماہر اور روحی نے ماہ روش کو کھانا کھلایا اسے  
دوائی دے کر سلا دیا کیونکہ اس کی طبیعت  
خراب ہو رہی تھی اسے میڈیسن دے کے  
سلا دیا اسے نیند کی ضرورت تھی

دونوں ہی نیچے آگئے تھوڑی دیر گزری کہ  
حنین بھی آفس سے واپس آگیا  
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سب مل کر کھانے کے

کیے کمرے میں گئے۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے

بلاج کا پوچھا تو حنین کے گلے میں نوالا اٹک

گیا جس پر کومل بیگم نے اپنی مسکرائٹ دبائی

اور بتایا کہ وہ بول رہا تھا کہ شام تک آجائے

گا سب کھانا کھانے کے بعد اپنے کمروں میں  
آرام کرنے کے لیے چلے گئے بلاج رات کو  
گھر نہ لوٹ سکا صبح کے ٹائم وہ گھر آیا

۔۔۔۔۔ سب سوئے ہوئے تھے وہ سیدھا

--- سب سوئے ہوئے تھے وہ سیدھا  
اپنے گیسٹ روم میں جانے لگا کیونکہ اس  
نے ابھی تک اس نے کمرہ ڈیسائنڈ نہیں تھا  
کیا کہ وہ کون سے کمرے میں رہے گا اس



کیا کہ وہ کون سے کمرے میں رہے گا اس

لیے وہ گیسٹ روم میں رکا

گیسٹ روم میں جانے سے پہلے وہ ایک بار

روش کو دیکھنا چاہتا تھا وہ جیسے ہی روش

روشن کو دیکھنا چاہتا تھا وہ جیسے ہی روش  
کے کمرے میں داخل ہوا روش سو رہی تھی  
بلاج اس کے پاس گیا اسے دیکھا جس کا منہ  
کھلا ہوا تھا بللاج نے اس کے لبوں کے

پاس اپنی ناک لے جا کر اس کے سانسیں

اپنے اندر اتاری بلاج اس کے اوپر ہلکا سا

جھکا اور اس کے لبوں پر بوسہ دیا

-----پھر اس کی گردن میں چہرہ

-----پھر اس کی لردن میں چہرہ

چھپا کر گہرے گہرے سانس بھرے میری

خانزادی -----بلاج احمد خان کی

پٹھانی دن با دن میری رگون میں خون بن کر

گ . . . . . گ

پھالی دن با دن میری رون میں رون بن کر

دور نے لگی ہو میری سانسوں میں بسنے لگی ہو

دل کرتا ہے تمہیں اپنے پاس چھپا کر رکھوں

---

اے کس کس کا مج سے کیا ہے

ایسا کون سا جادو کیا ہے مجھ پر میں اپنی  
جان کا اسیر ہو گیا ہوں ----

جان کب یہ دوریاں ختم ہوں گی اور آپ

میرے پاس ہوں گی پھر میں ہر پل اپنی جان  
کو محسوس کروں گا۔۔۔۔ لگتا ہے جلدی  
کچھ کرنا پڑے گا بلاج نے کہا اور مسکرایا  
پھر اس کا کمفرٹر اس پر ٹھیک کیا اور وہ باہر

پھر اس کا مقرر اس پر ٹھیک لیا اور وہ باہر  
نکل گیا۔

بلاج کو کیا پتا تھا کہ اس کے پٹھانی اس سے  
بدگمان ہو چکی ہے وہ اسے چیٹر سمجھ رہی

اس کی ایک کھانسی تھی۔



چلا گیا۔

صبح ناشتہ کرنے سب کمرے میں جمع تھے

ملا ج بھی، وہی آگیا اور بولا کہ ننھے ڈاننگ

بلاج بھی وہی آگیا اور بولا کہ نیچے ڈانگ

ہال چلتے ہیں کوئل بیگم نے کہا نہیں ابھی

یہیں پر سب سیٹ کروا لیا ہے رہنے

-----دو

بلاج نے ملازمہ کو آواز لگائی اور اسے کھانا

ڈائینگ ہال میں لگانے کا کہا۔۔۔۔۔

بلاج اسفندیار کو اٹھا کر نیچے لے

گیا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔

سب ہال میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور  
بلاج اسفندیار سے باتیں کرنے لگا بلاج سے  
اس کی ٹریننگ اور پھر اس کے مشنرز کے

اس کی ٹریننگ اور پھر اس کے مشن کے

بارے میں پوچھنے لگے تو بلاج بھی مرچ

مصالحہ لگا کر اپنے قصے انھیں سنانے لگا

حنین کو رہ رہ کر اس پہ غصہ آرہا تھا لیکن وہ

حنین کو رہ رہ کر اس پہ غصہ آرہا تھا لیکن وہ  
کچھ نہیں تھا کر سکتا۔۔۔۔۔

کوئل بیگم نے روحی سے پوچھا روحی بیٹا



میڈیسن -----؟ بلاج کے

کان کھڑے ہوئے کون سی میڈیسن اسے

دی تھی بلاج ایک دم کرسی سے اٹھا اور

غصے سے بولا۔۔۔۔۔



روحی نے ڈرتے ڈرتے بولی پتہ نہیں وہ پینک  
ہو رہی تھی بار بار ایک ہی بات کر رہی  
تھی۔۔۔۔۔

وہ مجھے چیٹ کر رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ بے بیٹ رہا ہے۔۔۔۔۔  
وہ مجھے چیٹ کر رہا ہے۔۔۔۔۔ تو ماہر نے  
اور میں نے پھر اسے اس کی میڈیسن دے  
دی حنین نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔  
آر۔۔۔۔۔ سر کس نے مجھے بتایا ہے، نہیں رک

آپ میں سے کسی نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ  
اسے ایسے اٹیک ہوا تھا یہ کیسے ہوا اسے تو  
اٹیک آنا بند ہو گئے تھے تو اب یہ ایسا کیوں  
ہو رہا ہے۔۔۔ حنین بھی غصے سے دھاڑا

ایک انا بد ہو کے دے دیا یہ ایسا یوں

ہو رہا ہے --- حنین بھی غصے سے دھاڑا

-----

کوئل بیگم بیچ میں بولی پتہ نہیں بچوں نے مجھے

بھی نہیں بتایا کہ روح آ رہی ہے ہمارے پاس

میں سمیٹ میں بولی پتہ نہیں ہوں گے بے

بھی نہیں بتایا ماہر روحی آپ کو ہمیں بتانا

چاہیے تھا پھر اسے میڈیسن دینی چاہیے تھی

یہ میڈیسن اس کے لیے ٹھیک نہیں ہے

کچھ ایسے کہ ان کی طبیعت خراب ہے

یہ ہیں سب سے زیادہ  
جب کبھی اس کی زیادہ طبیعت خراب ہو

تب کے لیے ہے وہ میڈیسن

ابھی تو وہ پورا دن سوئی رہے گی آپ کو

اسے نہیں کرنا چاہیے تھا کہ اگر وہ پینک ہو

ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا بچے اگر وہ پینک ہو  
تو کوشش کریں اس کا دھیان اس چیز سے  
ہٹا دیں اسے کچھ ایسی چیز دے دیں جس  
سے وہ خوش ہو جائے وہ ٹھیک ہو جاتی

سے وہ خوش ہو جانے وہ کھیل ہو جالی

ہے بچہ آپ کو ایسے نہیں تھا کرنا چاہیے

کوئل بیگم نے بھی کہا تو اسفندیار خانزادہ نے

ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا آرام سے بیگم

بے کس کی باتیں سن کر





بہت زیادہ طبیعت خراب ہو جائے

گی-----بلاج تیز

قدموں سے دوڑ کر اوپر گیا اسے روش کو

دیکھنا تھا اس نے روش کے کمرے میں جا

دیکھا تھا اس کے روتے ہوئے میں جا

کر دیکھا وہ ابھی تک سو رہی تھی۔

پچھے سب بلاج کی پھرتیاں دیکھ رہے تھے

حنین بھی اٹھا اور اوپر گیا بلاج نے جا کر

اسے جک کا جھکے بغیر تھام لیا تھا

پچھے سب بلاج لی پھرتیاں دیکھ رہے تھے  
حنین بھی اٹھا اور اوپر گیا بلاج نے جا کر  
اسے چیک کیا جس کی نبض تو چل رہی تھی  
لیکن وہ سوئی ہوئی تھی بلاج نے اسے شولڈر

کنک سے ہٹا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

لیکن وہ سوئی ہوئی تھی بلاج نے اسے شولڈر  
سے پکڑ کر اٹھایا اور اپنے سینے سے لگایا میری  
جان سب میری وجہ سے ہوا مجھے ایسے نہیں  
تھا جانا چاہیے شاید آپ نے مجھے کینزل کے

ساتھ دیکھ لیا اور آپ کا یہ حال ہوا گیا

سوری میری جان آج کے بعد میں نہیں

جاؤں گا کسی کے ساتھ بھی نہیں بلاج نے

اس کے ہاتھ پر سار کیا اس نے واپس سے

اس کے ماتھے پر پیار کیا اس نے واپس سے  
اسے لٹایا اتنے مین حنین بھی کمرے میں آگیا  
اور پیچھے پیچھے کوئل بیگم بھی آگئی بلاج دور  
رہو اس سے --- حنین نے جب بلاج کو

روش کے پاس دیکھا تو غصے سے دانت پیس  
کر کہا پر آواز آہستہ تھی اسے ڈر تھا روش  
جاگ نہ جائے

کیوں بھائی میں کیوں دور رہوں اور آپ





یہ حالت اس کی تمہاری وجہ سے ہی ہوئی  
ہے تم نے ہی کچھ کہا ہوگا تم نے ڈانٹا ہوگا  
--- حنین نے کہا ---

نہیں بھائی قسم لے لے میں نے اسے کچھ



اس کے ماتھے پر لب رکھے میری گڑیا میری

بچی جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ اپنے نین کے

لئے آپ کا نین آپ کا کہیں دور لے جائے

گا ان سب سے دور حنین نے کہا اور بلاج

گا ان سب سے دور حنین نے کہا اور بلاج  
نے غصے سے ہاتھ کی مٹھی بنائی دل میں  
سوچا دور تو اب اسے میں لے کر جاؤں گا  
آپ سب سے دور اور دیکھنا میں اسے بالکل

اپ سب سے دور اور دیکھنا میں اسے باس

ٹھیک کر کے واپس لاؤں گا ایسے میں اسے

واپس نہیں لاؤں گا بس ایک نئے جنون کے

ساتھ اسے تب واپس لاؤں گا جب وہ میرے

ان حلقہ کا سر ج بھرنا سکے گئے اس سے پہلے

بغیر جینے کا سوچ بھی نا سکے گئی اسے میں اپنی

ایسی عادت ڈالو گا کہ اس کا دل سب کے

ساتھ ہونے کے بعد بھی بے سکون رہے گا

حسرت آج نہیں، نہیں کرتا، مرنے والا ہے

جیسے یہ آج نین نین کرتی ہے نا ویسے ہی  
بلاج بلاج کرے گئی اپنا سارا جنون میں اپنی  
پٹھانی میں منتقل کرو گا پھر واپس لاؤ گا





ورنہ اگر وہ اٹھ گئی تو زیادہ شور کرے گی  
آرام سے اسے سونے دو جب اس کی نیند  
پوری ہو جائے گی وہ جاگ جائے گی چلو تم  
لوگ نیچے۔۔۔ کوئل بیگم کے کہنے پر وہ

دو نوں کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

بلاج اپنے کسی کام سے نکل گیا اور حنین  
بھی آفس کے لیے نکل گیا لیکن جانے سے  
پہلے کوئل بیگم سے یہ کہنا نہ بولا کہ جب بھی

پہلے کو مل بیگم سے یہ کہنا نہ بولا کہ جب بھی  
روش کو ہوش آئے تو وہ اسے کال کر دیں  
جس پر کو مل بیگم نے کہا تم آرام سے اپنا  
کام کرو پریشاں نہ ہونا میں کال کر دوں گی

کام کرو پریشاں نہ ہونا میں کال کر دوں گی

ان کے جانے کے بعد رحمان ملک آئے تو

روحی ان سے ملی بابا اپ کیسے ہیں

روحی ان سے ملی بابا اپ کیسے ہیں

-----

بابا کی گڑیا میں ٹھیک ہوں بچہ یہ کیا اپ کالج

نہیں جا رہی انہوں نے کہا

ہیں جا رہی اہوں لے لہا

جی بابا کل سے سٹارٹ کروں گی اور ہاں

میرا ٹرپ جا رہا ہے میں نے اس کے ساتھ

جانا ہے نہیں بیٹا آپ نہیں جائیں گی

جی بابا کل سے سٹارٹ کروں گی اور ہاں





روحی آپ ضد کیوں کرتی ہیں جس پے  
اسفندیار مسکرانے لگے ان کی بیٹی ان کے  
دوست نے اچھی بلی خراب کر دی ہے پلیز  
بابا جانے دیں نا اس نے پھر کہا

بابا جانے دیں نا اس نے پھر کہا  
اچھا میرا بچہ چلی جانا رحمان صاحب کے  
اتنا جلدی مان جانے پر روحی مسکرائی اور  
اسفندیار کو تعجب ہوا۔۔۔۔۔

اسفندیار کو تعجب ہوا۔۔۔۔۔

آپ کے لیے کچھ چیزیں لایا تھا روش اور ماہ

نور کے لیے بھی تو یہ آپ انہیں دے

دینا۔۔۔

دینا۔۔۔

رحمان صاحب کے گارڈ نے ڈھیر سارے  
شاپنگ بیگز لائے تو اسفندیار نے کہا کہ ان  
سب چیزوں کی کیا ضرورت تھی اتنا کچھ تم

کیوں لائے۔۔۔

میری بیٹیاں ہیں اگر میں ان کے لیے کچھ  
نہیں لاؤں گا تو کس کے لیے لاؤں گا ویسے  
بھی وہ میرا گدھا کہیں گیا ہوا ہے واپس

بھی وہ میرا گدھا لہیں گیا ہوا ہے واپس

آنے گا تو ملوانے لاؤں گا تم سے

-----ہاں یار مجھے بھی بہت شوق

ہے تمہارے بیٹے سے ملنے کا اسفندیار خانزادہ

ہے ہمارے بیٹے کے کا اسفندیار کا رادہ

نے کہا۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور تم سے ملواؤں گا

اسفندیار نے کہا ضرور کیوں نہیں تو روحی

ہو اے اسفندیار بھڑک کر ساتھ جاؤں گا

بولی بابا میں پھر ٹریپ کے ساتھ جاؤں بیٹا

آپ کا جانا ضروری ہے

وہ فوراً بولی جی بابا -----

پر ایک شرط پر رحمان صاحب نے کہا



پر ایک شرط پر رحمان صاحب نے کہا  
آپ کے ساتھ گاؤز جائیں گے  
بابا کیا ہر جگہ گاؤز گاؤز میں گاؤز سے تنگ آگئی  
ہوں میں کوئی گارڈز اپنے ساتھ لے کر نہیں

ہوں میں کوئی گارڈز اپنے ساتھ لے کر نہیں

جاؤں گی میں ٹرپ پہ جا رہی ہوں میں گم

نہیں ہوں گی دیکھنا میں واپس آجاؤں گی

روحی کے کہنے پر رحمان صاحب نے کہا

روحی کے کہنے پر رحمان صاحب نے کہا  
نہیں بچہ آپ کی سکیورٹی بہت ضروری ہے  
آپ کو نہیں پتہ حالات بہت خراب ہیں اور  
میں آپ کو ایسے نہیں جانے دوں گا

میں آپ کو ایسے نہیں جانے دوں گا

بابا پلیز----- اس نے پھر کوشش کی

نہیں اگر آپ ضد کر رہی ہیں تو میں آپ کو

نہیں جانے دوں گا بس فائنل انہوں نے یہ

نہیں جانے دوں گا بس فائنل انہوں نے یہ  
کہا تو روحی نے منہ بنایا ٹھیک ہے بابا اور  
پھر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اسے اپنی  
تیاری بھی تو کرنی تھی کل ٹرپ کے ساتھ

تیار ہی بھی تو کرنی تھی کل ٹرپ کے ساتھ

جانا تھا اس نے جاتے ساتھ ہی اپنی

دوست کو فون کیا اور اسے بولا کہ وہ بھی

حائے گی، ٹرپ کے ساتھ کل ہی، تو اس کی

دوست کو فون لیا اور اسے بولا کہ وہ جی

جائے گی ٹرپ کے ساتھ کل ہی تو اس کی

دوست نے اسے فون کر کے بتایا تھا کہ

ٹرپ جا رہا ہے تم تو ایسی غائب ہوئی ہو

الہ سے نہیں آئے اس لیے ہم لوگ کا

ٹرپ جا رہا ہے تم تو ایسی غائب ہوئی ہو  
واپس ہی نہیں آرہی اور اب ہم لوگوں کا  
ٹرپ جا رہا ہے تو روحی خوش ہوگی کہ وہ  
بھی ٹرپ کے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔



بھی ٹرپ کے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔

رحمان ملک اس کی خوشی دیکھ کر ہی خوش

ہو گے۔۔۔ اسفندیار نے کہا تم اتنی جلدی

کیسے مان گئے بہت پیار کرتے ہو روحی

سے۔۔۔۔۔

بہت زیادہ میری زندگی میں روحی ایک بہار  
بن کر آئی تھی تمہیں میں کیا بتاؤں میں بالکل  
اکیلا رہ گیا تھا اور تب مجھے یہ علم مسری گڑھا

اکیلا رہ گیا تھا اور تب مجھے یہ ملی میری گڑیا  
بن کر اسے میں نے پالا اسے میں نے اپنے  
سینے سے لگا کر پالا جب مجھے کہیں جانا پڑتا تھا  
تو میڈ کے حوالے کر کے جاتا تھا لیکن پھر

تو میڈ کے حوالے کر کے جاتا تھا لیکن پھر  
بھی سارا دھیان میرا اس طرف ہی رہتا تھا  
کہ پتہ نہیں میری بچی کیا کر رہی ہوگی اسفندیار  
مسکرائے مجھے پتہ ہے تمہیں بیٹی کی شروع

مسکرائے مجھے پتہ ہے تمہیں بیٹی کی شروع

سے ہی چاہ تھی۔۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔ رحمان صاحب نے

کہا۔

تجھے پتہ ہے میری کتنی خواہش تھی لیکن اللہ

تعالیٰ نے اسے اتنی مہلت نہ دی کہ وہ مجھے

بیٹی دے سکتی وہ مایوس سے ہوئے

اسفندیار نے انہیں کہا یار حوصلہ کر اتنے

اسفندیار نے انہیں لہا یار حوصلہ دیا ہے

میں رحمان ملک کا فون رنگ ہوا انہوں نے

کال ایٹنڈ کی تو دوسری طرف سے جو انہیں

انفارمیشن ملی اس پر وہ مسکرائے اور شکریہ

دیا

ادا کیا

بہت بہت شکریہ لیکن تم اپنا کام جاری  
رکھو اور ہر وقت نظر رکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں  
دوسری طرف سے یس سر۔۔۔۔ کی آواز





کو کال لی اور انہیں جو اس بندے نے بتایا

وہ انفارمیشن دی اچھا میں پتہ کر کے بتاتا

ہوں کہ کون ہے ہاں سنا ہے کہ کافی فہم

ہے اور بہت زیادہ کیسز اٹینڈ بھی کر چکا ہے

اور بہت بڑے بڑے مشنز بھی اس نے  
کیے ہیں تو اگر ہم اسے اپنے ساتھ ملا لیں تو  
ہمارے دشمن ہمارے قبضے میں ہوں گے  
وسے بھی وہ بہت بڑا گینگ سے ہمارے

ہمارے دشمن ہمارے قبضے میں ہوں گے

ویسے بھی وہ بہت بڑا گینگ ہے ہمارے

ملک سے اس کا خاتمہ بہت ضروری

ہے۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں ہم یہی کریں گے انہوں نے

کہا اور کال کاٹ دی۔۔۔۔

کس کی بات ہو رہے تھے اسفندیار خانزادہ

نے پوچھا۔۔۔

نے پوچھا۔۔۔

کوئی آرمی افسر ہے وہ بہت قابل ہے اور

اس نے کافی زیادہ مشنز کیے ہیں اور اس

طرح کے کیسز بھی وہ ایٹنڈ کرتا ہے وہ مافیا

سرسے میسر کی وہ امید کرنا ہے وہ مایا

والوں کا خاتما کرنا چاہتا ہے اور سننے میں آیا

ہے اس کا ٹارگٹ اب یہ گینگ ہے۔۔۔۔

ویسے بھی جن لوگوں سے ہمارا پالا پڑا ہے وہ

بھراسے گینگ کہہ رہے ہیں جسے گینگ

ویسے جی جن لوگوں سے ہمارا پیلا پرا ہے وہ

بھی اسی گین کے بندے ہیں اور جس گینگ

سے یہ لوگ تعلق رکھتے ہیں وہ ہمارے ملک

اور بیرون ملک سمگلنگ کرتے ہیں اس طرح

کہ کچھ کاموں میں ہمارے ملک سے ہتھیار



اور بیرون ملک سمگلنگ کرتے ہیں اس طرح  
کے کہیں کاموں میں وہ ملوس ہیں ہتھیاروں  
کی سمگلنگ وومن ٹریفک اور اس طرح کے  
بہت زیادہ جرم وہ کرتے ہیں اگر ہم اس کی

بہت زیادہ جرم وہ کرتے ہیں اگر ہم اس کی

مدد لیں تو شاید وہ ہمارے کچھ مدد کر سکے گا

۔۔۔ رحمان صاحب نے انھیں تفصیل

بتائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھا افسر کا نام کیا



میں اتنی ڈیپیل ملی ہے کہ اگلا جو مسن ہے

اس میں وہ اسی گینگ کے متعلق ہے تو

کیوں نہ ہم بھی اسے اپنی انفارمیشن دے جو

ہمارے پاس ہے ایسے ہم اس کی مدد کر

کے گے

سکیں گے اور ہمارا بھی کام ہو جائے گا ہاں  
کیوں نہیں اور تم اس کا نام بھی پتہ کرو۔۔

اسفندیار خانزادہ نے کہا

ہاں نام کا میں نے ابرار کو بولا ہے وہ پتہ

اسفندیار خاں زادہ لے لہا

ہاں نام کا میں نے ابرار کو بولا ہے وہ پتہ

کروا لے گا۔ رحمان صاحب نے کہا

ویسے کون سے شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔

ویسے کون سے شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔

اسفندیار خانزادہ نے پوچھا

آرمی میں ہے۔۔۔۔۔رحمان صاحب نے

انھیں بتایا





100 پر سنٹ ہی کمپلیٹ ہوتا اس میں ناکامی

کے کوئی چانسز نہیں ہوتے -----

ویسے میرا بھتیجا بھی آرمی میں ہے اسفندیار

خانزادہ نے انھیں بتایا۔۔۔۔۔

کون سا۔۔۔ رحمان صاحب نے پوچھا

وہ جو کل یہاں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اچھا وہ بھی آرمی میں ہے شاید اسے پتہ ہو

تم نام پتہ کرو شاید وہ جانتا ہو اسفندیار خانزادہ  
نے کہا

چلو میں نام پتہ کر کے بتاؤں گا۔۔۔۔  
رحمان صاحب نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر

رحمان صاحب نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر  
چلے گئے ان کی کوئی ضروری میٹنگ تھی

----

کوئل بیگم نے ماہ نور اور روحی کو بلایا اور

لو مل بیٹم نے ماہ نور اور روحی کو بلایا اور

انہیں بولا کہ آج ہم شاپنگ پر چلیں گے

شادی کو دن کم رہ گئے ہیں اور ہماری ابھی

تک شاپنگ بھی نہیں ہوئی جس پر ماہ نور نے

کہا کہ یہ سب کچھ تمہاری ذمہ داری ہے

تک شاپنگ بھی نہیں ہوئی جس پر ماہ نور نے

کہا ماما اماں بی کی طرف چلتے ہیں وہاں سے

سب کے ساتھ چلیں گے کوئل بیگم ابھی

کچھ کہتی کے روش موندی موندی آنکھوں

گ

سے اندر آئی اسے دیکھ کر کوئل بیگم جلدی  
سے کھڑی ہوئی اور بھاگ کر اس تک پہنچی  
روش کو گلے سے لگایا کیا ہوا میری بچی کو  
روش نے منہ بنا کر کہا میرے سر میں درد

روش نے منہ بنا کر کہا میرے سر میں درد

ہے۔۔۔۔۔

میری گڑیا ابھی آرام آجائے گا انہوں نے

روش کو اپنے ساتھ بیڈ پر لٹایا اور ہلکے ہلکے



روس کو اپنے ساتھ بید پر لٹایا اور ہلے ہلے

اس کے سر کی مساج کرنے لگی تھوڑی ہی

دیر میں روش دوبارہ سے سو گئی تو روحی نے

کہا ماما یہ دوبارہ سو گئی ہاں بچہ یہ ایسے ہی

کہتا تھا کہ تھوڑے ہی لمحے میں اس کی

کرتی ہے ابھی تھوڑی دیر میں پھر اٹھ جائے  
گی تو اس کے بعد یہ فریش ہو جائے گی جی  
ماما روش تقریباً دو گھنٹے اور سوئی اور اس  
کے بعد جب اٹھی تو وہ فریش تھی پھر اسے

کے بعد جب اٹھی تو وہ فریش تھی پھر اسے

کھانا کھایا کوئل بیگم اسے اپنے ہاتھوں سے

کھانا کھلا رہی تھی بلاج گھر میں داخل ہوا

اسے اندر آتے دیکھ کر ہی روش نے اپنا منہ

موڑا اس کا ایسا منہ موڑنا یہ ادا بلاج کے  
دل پر لگی اس یہی چھوٹی چھوٹی ادائیں ہی تو  
بلاج کے دل پر وار کرتی تھی وہ مسکرایا  
اسے اپنی جان کو اب منانا تھا اسے پتہ تھا

اس کی جان اس سے ناراض ہے وہ ڈھیر  
سارے شاپنگ بیگ لایا جو ملازمہ سے بول کر  
اوپر رکھوائے۔۔۔۔۔ اس نے کوئل بیگم کو  
سلام کیا اور ایک گہری نظر روش پر ڈالی

سلام کیا اور ایک گہری نظر روش پر ڈالی  
جس کے منہ پر نو لفٹ کا بڑا سا بوڑ تھا۔۔۔  
بلاج نے پھوپھو سے پوچھا پھوپھو میرا کمرہ  
کون سا ہے تو کوئل بیگم نے اسے دیکھا اور

کون سا ہے تو کوئل بیلم نے اسے دیکھا اور

پھر ہاتھ کے اشارے سے کمرے کی طرف

اشارہ کیا تو اس نے کہا نہیں پھوپھو مجھے

اوپر والے کمروں میں سے ایک کمرہ چاہیے

کے گئے۔

اوپر والے کمروں میں سے ایک کمرہ چاہیے  
کوئل بیگم نے کہا اوپر کون سا کمرہ چاہیے جو  
بھی چاہیے لے لو تو بلاج تیز قدموں سے  
اپنے گیسٹ روم سے سامان نکال کر اوپر گیا



پہلے سے کمرے میں صاف رہتا تھا

اور اپنا کمرہ روش کے کمرے کے ساتھ والا

سیٹ کیا پھر بالکنی کا دروازہ کھول کر وہاں

سے جا کر روش کے کمرے کی بالکنی کا

دروازہ کھلا اور اس کو سیٹ کر کے آتا تاکہ

سے جا کر روش کے کمرے کی بالکنی کا

دروازہ کھلا اور اس کو سیٹ کر کے آیا تاکہ

آرام سے وہ روش کی کمرے میں جاسکے اس

نے اسی لیے تو روش کے کمرے کے ساتھ

نے اسی لیے تو روش کے کمرے کے ساتھ

والا کمرہ لیا تھا بلاج جب نیچے آیا تو روش

میڈم ماہر کے ساتھ کھیل رہی تھی کوئل بیگم

نے شام کو شانگ بر جانے کا پلیر بنایا

نے شام کو شاپنگ پر جانے کا پلین بنایا

----

ان سب نے لوڈو کھیلنا شروع کی-----

بلاج نے ملازمہ سے کہا کہ اسے چائے لا

دے۔۔۔۔

کوئل بیگم اٹھ کر گئی اور اس کے لیے چائے  
بنا کر لائی بلاج کو اچھا لگا کہ اس کی پھوپھو  
اس کے چھوٹے چھوٹے کام خود اپنے

اس کے چھوٹے چھوٹے کام خود اپنے  
ہاتھوں سے کر رہی تھیں جیسے بچپن میں کیا  
کرتی تھی انہوں نے بلاج کو چائے دی اور  
ساتھ میں کچھ سنیکس بھی لائی جسے بلاج

کھانے لگا۔۔۔۔۔ نلٹس کو دیکھ کر روش کی

بھوک دوبارہ چمکی وہ چھوٹے چھوٹے قدم

لیتی ہوئی بلاج کے پاس آئی لیکن اسے بولی

کچھ بھی نہیں تھوڑی دیر وہاں کھڑی رہی اور

پھر جی نہیں سہوری دیر وہاں سہری رہی اور

دو تین نگٹس اٹھا کر بھاگ گئی بلاج روش کی

اس حرکت پر مسکرایا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر گزری وہ پھر واپس آئی پھر دو

تین نگٹس اٹھا کر بھاگ گئی بلاج روش کی



تیں نلٹس اوٹھا کر بھاگ گئی اس نے تین  
بار ایسے کیا بلاج کو اچھا لگ رہا تھا وہ اس  
کے ساتھ اب شرارتیں کرنے لگی تھی بلاج  
کو یقین تھا بہت جلد وہ اسے اپنا عادی بنا

دے گا۔۔۔۔۔

اب کی بار جب وہ آنے لگی تو بلاج پہلے ہی  
سارے نگٹس ختم کر کے پلیٹ وہاں خالی  
رکھیں اس نے جب دیکھا کہ نگٹس ختم ہو

رہیں اس نے جب دیکھا کہ مجلس ستم ہو

چلے ہیں تو اس نے منہ بسوڑا اور پھر پیر

پٹکتی ہوئی چلی گئی بلاج کھل کر مسکرایا

کوئل بیگم باہر آئی اور بولی بچو چلو تیار ہو جاؤ

گنگوٹیاں کھلیں کھلیں کھلیں کھلیں

کوئل بیگم باہر آئی اور بولی بچو چلو تیار ہو جاؤ

شاپنگ پر نہیں چلنا بلا اج کے کان کھڑے

ہوئے کہ یہ سب شاپنگ پر جا رہے ہیں اس

نے پھوپھو سے پوچھا آپ کہاں جا رہی ہیں

۔۔۔۔۔ جس پر کوئل بیگم نے جواب دیا کچھ

نہیں بس شادی کی شاپنگ کرنے۔۔۔۔۔

ساتھ میں منگنی کی شاپنگ بھی کرنی ہے تو

اس لئے کوئل بیگم سے جتنا نے والے انداز

ساتھ میں منگنی کی شاپنگ بھی لری ہے تو  
اس لیے کوئل بیگم سے جتانے والے انداز  
ہیں بتایا کہ منگنی کی شاپنگ کے لیے وہ جا  
رہے ہیں بلال کو غصہ تو بہت ہے لیکن وہ

رہے ہیں بلاج کو غصہ تو بہت ہے لیکن وہ  
ضبط کر گیا اس نے بہت ہلکے سے انداز میں  
کہا میں بھی ساتھ چلوں تو کوئل بیگم نے کچھ  
سوچا اور پھر کہا چلو۔۔۔۔۔

سوچا اور پھر کہا چلو۔۔۔۔۔

اچھا میں ریڈی وہ کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

دو تین گاڑیوں میں وہ سب تھے اور ساتھ

گاڈز کی گاڑیاں تھی وہ حویلی سے روانہ ہوئے



اور 30 منٹ میں مال پہنچ

ان لوگوں نے خوب شاپنگ کی کشمالہ یسرا

ساگر اور نعمان بھی اپنی اپنی ماؤں کے ساتھ

آئے ہوئے تھے بلاج نے اپنے اور روش

آئے ہوئے تھے بلاج نے اپنے اور روش  
کے لیے ڈیڑھ ساری شاپنگ کی وہ چاہتا تھا  
کہ روش شادی میں جو بھی کپڑے پہنے سب  
اس کے خریدے ہوئے کپڑے ہی ہوں

اس نے ہر رنگ میں مہنگے سے مہنگا سوٹ  
خریدا کسی کو بنا بتائے اور پھر اس نے ڈیر  
ساری چاکلیٹس خریدی چاکلیٹس کے بعد اس  
نے روش کے لئے جولی خریدی اسے

ساری چاکلیٹس خریدی چاکلیٹس کے بعد اس  
نے روش کے لیے جولری خریدی اسے  
روش کی ناک میں نوز پن بہت پسند تھی  
لیکن اسے وہ کلر پسند نہیں تھا اس لیے اس

لیکن اسے وہ کلر پسند نہیں تھا اس لیے اس

نے اپنی پسند سے پیاری سی نوز پن لی وہ خود

روش کے ناک میں وہ ڈالنا چاہتا تھا اس

نے پائل لی جو کہ بنا چھنکار کے تھی کیونکہ

تیسرا گگ

نے پاتل لی جو کہ بنا چھنکار کے بھی لیونکہ  
اسے پاتل پسند تھی لیکن گھنگروں پسند نہیں  
تھے اس لیے بغیر گھنگرو کے اس نے چاندی  
کی پاتل لی اور اسے دیکھ کر مسکرایا اپنی

لی پائل کی اور اسے دیکھ کر سہرا یا اپنی

جان کو یہ گفٹ دوں گا پھر وہ سب فوڈ

کاٹ آگے وہاں پر انہوں نے اچھا سا کھانا

کھایا اور پھر واپسی کی راہ کی واپس آتے

آتے آتے کہ یہ کتنے تھے اس وقت

لکھایا اور پھر واپسی لی راہ لی واپس آتے  
آتے رات کے دس بج گئے تھے اسفندیار  
گھر ہی تھے ان کے ساتھ حنین تھا ماہر بھی  
ان کے ساتھ باہر ہی آیا ہوا تھا وہ گھر پہنچے



تو ماہر نے علیزے سے پوچھا لیزی پایا کو کال  
کرو۔۔۔۔۔ جس پر علیزے نے اسے گھورا  
کے ابھی تمہاری بہن سن لے گی اور پھر  
سے وہ قمقمے لگانا شروع کر دے گی ماہر نے

لے ابھی تمہاری بہن سن لے لی اور پھر  
سے وہ قہقہے لگانا شروع کر دے گی ماہر نے  
زبان دانتو تلے دبائی اچھا سوری علیزے ڈیڈ  
کی کال آئی تھی

جس پے اس نے بتایا کہ ہاں آئی تھی انکل

سے بات ہوئی ہے۔۔۔۔۔

میں نے بھی بات کی تھی

بار مجھ سے بات نہیں کروائی دو تین دن ہو

گئے ہیں میری تو بات ہی نہیں ہوئی ماہر نے  
کہا

وہ یہی شکایت کر رہے تھے کہ تم انہیں کال  
نہیں کرتے علیزے نے اسے کہا

نہیں لرتے علیزے نے اسے کہا

اچھا بابا آج میری ان سے بات کروا دینا

-----

ہاں روم میں چلو پھر بات کرواؤں گی اس

نہیں لرتے علینے نے اسے کہا

اچھا بابا آج میری ان سے بات کروا دینا

-----

ہاں روم میں چلو پھر بات کرواؤں گی اس

نے ماہر سے کہا

سب کیونکہ کھانا باہر ہی کھا کے آئے تھے

صرف اس وقت اسفندیار اور حنین نہیں

تھے جنہوں نے کھانا گھر ہی کھانا اور سب

تھے جنہوں نے کھانا گھر ہی کھایا اور سب  
اپنے کمروں میں سونے کے لیے چلے گئے  
بلاج انتظار میں تھا کہ کب سب سوئیں اور  
وہ جا کے اپنی جان کو دیکھے لیکن آج تو



روشن میڈم کا ارادہ تھا کہ وہ روحی کے ساتھ

سوئیں لیکن روحی ماہ نور سے ساتھ سونے

کے لیے چلی گئی جب سے حنین رات اس

کے کے سے رک کر گیا تھا وہ تب سے

لے لیے چلی گئی جب سے حنین رات اس

کے کمرے میں رک کر گیا تھا وہ تب سے

ڈری ہوئی تھی اور وہ روحی کو اپنے ساتھ

روم سنیر کر رہی تھی روحی نے بھی کوئی

کے کمرے میں سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ

روم شنیئر لڑ رہی تھی روحی نے بھی لولی  
اعتراض نہ کیا اسے تو بس اپنی بہنوں کے  
ساتھ رہنا تھا چاہے جس کے ساتھ بھی  
کیوں نہ رہنا پڑے روحی نے روش کو سلایا

گنتی اور بلاج اسی انتظار میں تھا وہ جیسے ہی  
نکلی بلاج بالکنی کے دروازے سے اندر آیا  
اور دروازہ لاک کیا پھر اس نے مین دروازہ  
بھی بند کر کے اندر سے کنڈی لگائی بلاج جا

اور دروازہ لاک لیا پھر اس کے مین دروازہ

بھی بند کر کے اندر سے کنڈی لگائی بلاج جا

کر اپنی جان کے ساتھ بیڈ پر دراز ہوا ایک

سائینڈ لیٹ کر اس نے روش کا چہرہ اپنی

طرف کیا اور اپنے سینے پر اس کا سر رکھا

سائیڈ لیٹ کر اس نے روش کا چہرہ اپنی  
طرف کیا اور اپنے سینے پر اس کا سر رکھا وہ  
اس کا سر سہلانے لگا روش جو ابھی سوئی  
تھی اسے اسے آرام سے سر سہلاتے ہوئے

اس کا سر سہلا لے لگا روش جو ابھی سولی

تھی اسے ایسے آرام سے سر سہلاتے ہوئے

محسوس کر کے اس نے کہا بابو راجہ نا کرو

مجھے نیند آتی ہے روش نے یہ کہا تو بلاج

مکے پر سے اٹھ کر آ کر بیٹھ گیا







رو رو بلاج کے ساتھ دیکھ رہا تھا

اسے دکھا دیا پچھے ہو جائیں اب یہاں کیا  
ڈھونڈنے آئے ہیں آپ نے مجھے جیٹ کیا وہ  
رو نے لگی تو بلاج نے کہا ششششش

..... حالانکہ اسے عزیز رو تے نہیں

-----جان اے عزیز روتے نہیں

آپ کی آنکھ میں ایک آنسو بھی مجھے گوارہ

نہیں-----رونا نہیں میں آپ کو

بتاتا ہوں میں کہاں گیا تھا بلاج نے بے بسی

سے کہا

[illegible]

-----جائیں-----آپ-----گندے

ہیں۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی



----- نے مجھے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھی نہیں

۔۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے شکوہ

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری جان میں تو اب آپ کے پاس ہوں

کے

ایسا کچھ بھی نہیں ہے میں بس اسے بتانے  
گیا تھا کہ میں اپنی جان کا ہوں اس کا نہیں ہ  
اس لیے وہ پیچھے ہو جائے تو دیکھیں وہ پیچھے  
ہو گی وہ ہمارے درمیان نہیں آئے گی

ہو گی وہ ہمارے درمیان نہیں آئے گی  
----- بلاج کے دل پر اس کے آنسو گر  
رہے تھے۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔ جھوٹ۔۔۔۔۔ بول



پہلے سے وہ روتے رہے۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔۔۔ وہ روتے

ہوئے ہچکیوں کے درمیان بولی

پکا پرومیں میں جھوٹ نہیں بول رہا اب

جب آپ کہ آئے گے، آپ اس سے بوجھ

پہا پروس میں مہوٹ ہیں بول رہا اب

جب آپ کی آہو آنے گی آپ اس سے پوچھ

لینا

روش نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا

اب اس کے اسے آنکھ چھوٹ کر اس سے

روش نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا  
اور اس کی ایسے آنکھیں چھوٹی کرنے پر ہی  
بلاج فدا ہوا اس نے روش کو پکڑ کر اپنے  
سینے سے لگایا پھر اس کا چہرہ ہاتھوں کے

یہ ہے کیا پھر اس کا پہرہ ہا سوں کے

پیالوں میں بھر کر اس کی آنکھوں پر باری

باری اپنے لب رکھے۔۔۔ اس کے آنسو

کو اپنے لبوں سے چنا میری خانزادی یہ آنسو

بہت قیمتی ہے انھیں اس سرنا کر

کو اپنے لبوں سے چنا میری خانزادی یہ آنسو

بہت قیمتی ہیں انھیں ایسے نا بھایا کرو ورنہ

ان آنسوؤں کی وجہ بننے والی ہر چیز ہر انسان

میرے ہاتھوں مرے گا۔۔۔۔۔ بلاج نے



جان ایسی حرکتیں نا کیا کریں کہ آپ سے

میرا عشق دن بدن بڑھتا جائے اور جنون

دیوانگی کو چھو جائے نا کیا کریں ایسے پھر

اس نے لب اس کے گالوں پر کھروش

اس نے لب اس کے گالوں پر رکھے روش  
نے کہا جائیں آپ یہاں سے کوئی آجائے گا  
نہیں میری جان کوئی نہیں آتا میں پورا  
بندوبست کر کے آیا ہوں میں آپ کے لیے



بندوبست کرے آیا ہوں میں آپ کے لیے

کچھ لایا تھا

روش نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

نہیں آپ نے مجھے چیٹ کیا ہے اسے پھر

آئیے نہیں میں اس کی طرف

نہیں آپ نے مجھے چیٹ کیا ہے اسے پھر  
یاو آیا۔۔۔۔۔ نہیں میری جان میں نے چیٹ  
نہیں کیا میں پرومس کرتا ہوں دیکھیں گاڈ  
پرومس۔۔۔۔۔ بلاج نے اپنے گردن کو انگلی



کر کہا پکا والا پروممس-----

ہاں پکا والا پروممس میں نے کچھ نہیں کیا

میری پٹھانی-----

آپ انہیں بازو سے پکڑ کر لے گئے تھے





روشن نے اسے دیکھا اور کہا آپ

-----آپ وہ والا یونیفارم کیوں

نہیں پہنتے ----؟

بلارج نے اس کے طرف نا سمجھی سے دیکھا

بلاج نے اس کے طرف نا سمجھی سے دیکھا

کون سا والا یونیفام۔۔۔۔؟

وہ جس میں اب پیارے لگتے ہیں اس نے یہ

کہا اور شرمانے لگی بلاج کو وہ اتنی پیاری لگی



کہا اور شرمانے للی بلج کو وہ اتنی پیاری للی  
کہ اس نے اس کی شرماہٹ اپنے لبوں سے  
چن لی بلج نے اس کے گالوں پر لب  
رکھے پھر اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں

رکھے پھر اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں  
لیا اور اس پر اپنی شدتیں لٹانے لگا اس نے  
روش کو اٹھایا اور اپنی گود میں  
بٹھاما۔۔۔۔۔ روش کو اسے اٹھاما کے ان



ہے اس کے لبوں کا جام پی رہا تھا بلاج  
روش کی شرماہٹ کو اپنے اندر اتار رہا تھا  
اس نے روش کے لبوں کو آزادی بخشی  
روش اس کے سینے سے سر رکھ کر لمبے لمبے

روش اس کے سینے سے سر رکھ کر لمبے لمبے  
سانس لینے لگی میری جان ایسی حرکتیں نہ کیا  
کریں آپ میرا جنون میری شدت نہیں سہہ  
سکیں گی اس لیے بچ کے رہیں مجھ سے

روشن نے بلاج کی کمر پر اپنا حصار باندھا بلاج  
کو حیرت ہوئی کہ وہ ایسے کیوں کر رہی ہے  
لیکن اسے کھاتہ کہ بلاج جب آرمی ہونیفارم

ییلن اسے لیا پتہ لہ بلاج جب ارمی یونیفارم

میں آیا تھا تب روش اسے دیکھ کر ہی تو وہ

اس کا کرش بنا تھا اس پر آرمی یونیفارم ہی

تو روش کو پسند آیا تھا اور تب ہی تو وہ

تو روش کو پسند آیا تھا اور تب ہی تو وہ

تو روش کو پسند آیا تھا اور تب ہی تو وہ  
تھوڑی سی اپنے دل میں اس کے لیے نرمی  
پیدا کر سکی ورنہ وہ تو اس کے نام سے بھی  
ڈرتا تھا، ملاج کو آرمی ہونفارم میں دیکھ کر



ڈرتی تھی بلاج کو آرمی یونیفارم میں دیکھ کر

وہ بہت خوش ہوئی تھی کیونکہ اسے آرمی

والے بہت پسند تھے اکثر فلموں ڈراموں میں

وہ آرمی والے دیکھتی تھی اسے پسند تھے

وہ آرمی والے دیکھتی تھی اسے پسند تھے  
اور بلاج کو یونیفارم میں دیکھ کر اسے اچھا  
لگا تھا اس کے بعد وہ تھوڑی سی بلاج سے  
اُٹچ ہوتی جا رہی تھی اسے بلاج سے پوچھنا

ایچ ہوتی جا رہی تھی اسے بلاج سے پوچھنا  
تھا کہ آرمی میں کیا کیا ہوتا ہے کیسے ہوتا ہے  
بس وہ بلاج سے انفارمیشن لینا چاہتی تھی  
اس لیے وہ تھوڑی تھوڑی اس کے ساتھ

بس وہ بلاج سے انفارمیشن لینا چاہی تھی

اس لیے وہ تھوڑی تھوڑی اس کے ساتھ

ایچج ہوتی گئی اور اب بہت زیادہ ایچج ہونا

شروع ہو گئی تھی اب وہ بلاج کو کسی کے

ساتھ کبھی نہیں جاسکتی تھی

شروع ہو گئی تھی اب وہ بلاج کو لسی کے  
ساتھ دیکھ بھی نہیں سکتی تھی جیسے اس نے  
بلاج کو کینزل کے ساتھ جاتے دیکھا تو اسے  
رونا آنے لگا۔۔ چلیں میری جان ابھی

بدان کو یسوں کے ساتھ جاکے دیکھا تو اسے

رونا آنے لگا۔۔ چلیں میری جان ابھی

آنکھیں بند کریں میں آپ کو گفٹ دوں

گفٹ کے نام پر اس نے جلدی سے آنکھیں

بند کر دیں آنکھیں بند کر کے تیرے ہوا آ

گفٹ کے نام پر اس نے جلدی سے آنکھیں

بند کی وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی آپ وہ

کپڑے کیوں نہیں پہنتے اس نے دوبارہ پوچھا

تو بلارج نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور







کھول کے دیکھو ادھر بلاج نے اسے کہا تو

روش نے آنکھیں کھولی میری آنکھوں میں

دیکھو کون سے کپڑوں کی بات کر رہی

ہیں۔۔۔۔

وہ جو آپ پہن کے آئے تھے کون سے  
والے وہ آرمی والے-----روشنے  
اسے بتایا

آرمی والے پسند ہیں میری جان کو جس پے

آرمی والے پسند ہیں میری جان کو جس پے  
اس نے زور شور سے سر ہلایا بلاج مسکرایا  
ٹھیک ہے میری جان اب جب بھی میں آیا  
کروں گا آپ سے ملنے آرمی والے کپڑے

کروں گا آپ سے ملنے آرمی والے کپڑے

پہن کے آؤں گا اب خوش-----

تو اس نے کہا آپ وہ پکا پہنیں

گے-----





ہاں میں پکا پہنوں گا ----- بلج

نے یقین دہانی کروائی

میں بھی پہنوں گی -----

ہاں کیوں نہیں میں اپنی جان کے لیے بھی

اے کس کے آگے



ہاں کیوں نہیں میں اپنی جان کے لیے بھی  
لے کے آؤں گا اور کچھ -----؟

روش نے نفی میں سر ہلایا کہ اور کچھ نہیں  
بس وہ یونیفارم اس کو چاہیے بلاج اس کی

بس وہ یونیفارم اس کو چاہیے بلان اس کی

اتنی دیر سے آرمی یونیفارم پہن کے آنے کی

بات کو اب سمجھا تھا کہ وہ اس کا یونیفارم

پہننا چاہتی تھی اور بات بھی یہی تھی اسے

پہننا چاہتی تھی اور بات بھی یہی تھی اسے

پہننا چاہتی تھی اور بات بھی یہی تھی اسے  
بہت شوق تھا یونیفارم پہننے کا اس لیے تو بار  
بار اس سے پوچھ رہی تھی کہ وہ کب پہن  
کے آئے گا اس کے سامنے اور کب وہ اس

پہننا چاہتی تھی اور بات بھی یہی تھی اسے  
بہت شوق تھا یونیفارم پہننے کا اس لیے تو بار  
بار اس سے پوچھ رہی تھی کہ وہ کب پہن  
کے آئے گا اس کے سامنے اور کب وہ اس

کے یونیفارم خود پہنے کی بلاج اس کی چلاکی پر  
مسکرایا اور کہا اب آنکھیں بند کرو روش نے  
آنکھیں بند کی تو بلاج نے پاتل نکالی روش  
پاتل دیکھ کر مسکراتی اسے پاتل پسند تھی

پاتل دیکھ کر مسکرائی اسے پاتل پسند تھی  
آپ میرے لیے لائے ہیں روش چہک کر  
بولی جس پر بلاج نے کہا ہاں میں صرف اپنی  
جان کے لیے لایا ہوں دیکھو ناپیاری ہے

ہاں بہت پیاری ہے میں پہنوں روش نے  
کہا۔۔

نہیں میری پٹھانی میں خود پہناؤں گا اپنی جان  
کو آہ بیٹھس ، ملاج نے اسے سڈیر بٹھاما

ہمیں میری پٹھالی میں خود پہناؤں کا اپنی جان

کو آپ ادھر بیٹھیں بلاج نے اسے بیڈ پر بٹھایا

اور اس کی ٹانگیں سیدھی کی خود وہ نیچے فرش

پر بیٹھا اور اس کے پاؤں پر پاتل پہنانے لگا

اس کے پاس سے تھیں ٹھٹھانے والی



اس کے پاؤں سے تھوڑے سا ٹراؤزر اوپر  
گیا کیونکہ اس نے نائیٹی پہنی ہوئی تھی اس  
کی پنڈلیاں نظر آ رہی تھی بلج نے اس کے  
پاؤں میں پائل باندھی اور اس کی پائل پر

پاؤں میں پاتل باندھی اور اس کی پاتل پر  
اپنے لب رکھے روش نے اپنے پاؤں پیچھے  
کرنے چاہے تو بلاج نے پنڈلیوں سے پکڑ کر  
اس کے پاؤں سیدھے کیے اور دوبارہ سے

اس کے پاؤں سیدھے کیے اور دوبارہ سے  
وہاں پر اپنا لمس چھوڑا پھر اس کے پاؤں  
سے ہوتا ہوا اس کا لمس اس کی پنڈلیوں تک  
آیا تو روش نے جلدی سے اپنی ٹانگیں پیچھے کی



کرتا پھر بلاج نے اس کے دوسرے پاؤں پر  
بھی پاتل باندھی اور اس پر بھی لب رکھے  
اور وہ پنڈلیوں تک اپنا لمس چھوڑتا گیا روش  
نے جلدی سے ٹانگیں سمیٹی اور سیدھی ہو کر

اور وہ پند یوں نک اپنا جس پھورنا لیا روس

نے جلدی سے ٹانگیں سمیٹی اور سیدھی ہو کر

بیٹھ گئی بلج مسکرایا اٹھ کر بیڈ پر اس کے

سامنے بیٹھا اور ایک چھوٹی سی ڈبیا باہر

نکالی۔۔۔۔۔

اس میں کیا ہے۔۔۔۔۔ روش نے پوچھا

اس میں آپ کے لیے نوز پن ہے۔۔۔۔۔ بلاج

نے بتایا تو اس نے بڑے اشتیاق سے پوچھا

نے بتایا تو اس نے بڑے اشتیاق سے پوچھا

نوزین میرے لیے ہے۔۔۔۔۔

ہاں آپ کے لیے ہے دیکھیں گی بلاج کے

پوچھنے پر وہ جلدی بولی ہاں۔۔۔۔۔۔۔



پوچھے پر وہ جلدی بولی ہاں۔۔۔۔۔

تو بلاج نے ڈبی کھولی اس میں اتنی پیاری نوز

پن تھی اس پر ڈائمنڈ لگا ہوا تھے جو چمک رہا

تھے۔۔۔

تو بہت سیاری میں روش کو روک لیں آؤ

یہ تو بہت پیاری ہے روش کو وہ پسند آئی۔

ہاں۔۔۔۔۔ مگر میری خانزادی سے کم

پیاری ہے ادھر کریں میں پہنا دوں بلاج نے

اس کے ناک میں سے نوز پس نکالی اور نئی

اس کے ناک میں سے نوز پس نکالی اور نئی  
والی نوز پن ڈالی پھر وہاں پر اپنے لب رکھے  
پھر اس نے اس کے لبوں کے اوپر موجود تل  
پر اپنے لب رکھے وہ اس کے لبوں پر جھک

پر اپنے بابر کے وہ اس کے لبوں پر

گیا وہ کافی دیر تک اس کے لبوں کی نرم ہٹیں

محسوس کرتا رہا روش نے اس کی گردن پر

بازو ڈالے اور بلاج نے اس کی ٹانگیں اٹھا

کہ اپنے کہیں انہیں اور وہ اس کے گہو

بہارِ دل کے اور بھانجے اس کی مائیں  
کر اپنی کمر میں باندھی اور وہ اس کی گود میں  
بیٹھ گئی بلال اس کے اتنے قریب آنے پر  
خوش ہو گیا اور وہ جا بجا اپنا لمس اس کے  
گروان پر اس چھوڑنے لگا روشنی نے اس پر

موس ہو گیا اور وہ جا بجا اپنا سر اس کے

گردن پر اب چھوڑنے لگا روش نے اسے

پچھے ہونے کا کہا -----

پچھے ہو جائیں آپ گندے ہیں

آگندے ہیں ہمیشہ

پڑے ہو جائیں آپ لندے ہیں

-----آپ گندے ہیں۔۔۔۔۔روشنی

جب یہ کہا تو بلاج نے اسے پوچھا میری جان

کیا گندہ ہے۔۔۔۔۔

١٠٠

یہ سنا ہے -----

آپ گندی کس کرتے ہیں

بابا بابا بابا بابا بلاج کا قہقہہ گونجا۔۔۔

یہ گندی کس نہیں ہے اسے رومینس کہتے ہیں

بھلا کس نے اسے اس کا نام دیا



یہ گندی کس نہیں ہے اسے رومینس کہتے ہیں

پھر بلاج نے دوبارہ سے اس کی کال پر لب

رکھے۔۔۔۔

یہ گندی کس ہے مجھے اچھی نہیں لگتی روش

یہ گندی کس ہے مجھے اچھی نہیں لگتی روش  
نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔

اووووو۔۔۔۔۔ تو میری جان کو کون سی  
کس اچھی لگتی ہے بلاج نے پوچھا تو روش

ن اسی سی ہے بلان کے پو پھا نوروس

فورا پولی نین والی کس مجھے اچھی لگتی ہے

جس پر بلان کو تاؤ آیا ایک اس کے حنین

بھائی اس کے رومینس کا ستیاناس نکال کر

سے لے لے گ

بھائی اس کے رومینس کا ستیاناس نکال کر

ہی دم لیں گے۔۔۔۔۔

کون سی والی۔۔۔۔۔ بلاج نے اپنے غصے کو

قابو کرتے ہوئے بہت تھمل سے

پوچھا۔۔۔۔۔

روش آگے ہوئی اور بلاج کے ماتھے سے بال  
پچھے کر کے وہاں اپنے لب رکھے اس کے  
نرم گرم لمس میں اک سکون سا بلاج کے

نرم گرم لمس میں اک سکون سا بلاج کے  
پورے جسم میں دور گیا۔۔۔۔۔ بلاج نے  
بھی اس کے ماتھے پر لب رکھے اب ٹھیک  
ہے تو روش بولی ادھر نہیں ادھر اس نے

ہے تو روس بولی ادھر ہیں ادھر اس کے

اپنے ماتھے سے بال ہٹائے اور زخم والی جگہ

سامنے آئی بلاج اس کے اتنے سٹچرز والا پرانا

زخم کا نشان دیکھ کر ہی تڑپ گیا اس کی

آنکھ غصہ سے لالہ ہو گئی اور اس کے

سامنے آئی بلاج اس کے اتنے سٹچز والا پرانا  
زخم کا نشان دیکھ کر ہی تڑپ گیا اس کی  
آنکھیں غصے سے لال ہونے لگی اس کی جان  
کے ماتھے پر یہ کیسا زخم تھا جو اس نے آج



مے مائے پر یہ یسارم ھا جو اس کے ان

تک نہیں دیکھا

-----

کیونکہ

-----

شہزادہ ہمیشہ حاکم ہوتا تھا۔

یونہی

روش نے ہمیشہ حجاب کیا ہوتا تھا اور حجاب

نہ ہو تو اس کے ماتھے پر ہمیشہ بال ہوتے

تھے آج تو بالوں کے پیچھے کا راز بھی کھلا کہ

روش کے ماتھے پر بہت زیادہ سسٹن ک

ہے آج لو بالوں لے پیچھے کا راز بھی ہلا لہ

روش کے ماتھے پر بہت زیادہ سٹچز کے

نشان تھے جیسے کہ اسے کوئی گہری چوٹ لگی

ہے اور اس کے بعد سٹچز لگا کر اسے بند کیا

گاہے گاہے منہ پر سے لٹکے ہوئے

گیا ہے بلاج نے تڑپ کر اسے دیکھا میری  
جان یہ آپ کو کیا ہوا یہ کیسے چوٹ لگی  
روش نے بتایا یہ تو کب کی لگی ہوئی ہے نین  
ادھر پیار کرتے ہیں آپ بھی ادھر پیار کرو

ادھر پیار کرتے ہیں آپ بھی ادھر پیار کرو  
اس نے جب یہ کہا تو بلاج کی آنکھوں سے  
آنسو ٹوٹ کر گرا اور اس نے وہاں پر اپنے  
لب رکھے پھر وہاں پر اپنے لمس چھوڑتا رہا

میری جان کتنی تکلیف میں رہی اور میں کیسا  
لاپرواہ رہا مجھے اتنا بھی پتہ نہ چلا کہ میری جان  
میرے وجود کا حصہ میری روح کے سکون کو  
اتنی تکلیف ہے بلاج رونے لگا اسے روتے

اتنی تکلیف ہے بلاج رونے لگا اسے روتے

دیکھ کر روش بھی رونے لگی اب رو کیوں

رہے ہیں اس نے معصومیت سے روتے

ہوئے یوچھا

میرے پرہیز  
میں رو رہا ہوں کے میری اتنی چھوٹی سی  
جان کتنی مصیبتوں سے گزری اور مجھے پتہ ہی  
نہ چلا بلاج نے اپنے آنسو صاف کیے اور  
اس کے ساتھ ہر دوبارہ لب رکھ کر



نہ چلا بلان کے اپنے اسو صاف ہے اور

اس کے ماتھے پر دوبارہ لب رکھے آپ کے

ایک ایک زخم کا بدلہ بلاج احمد خان لے گا

میری جان دیکھنا اس شخص کو میں کیسے تڑپا

تڑپا کہ اس کا جھنڈا آ کر



یہ کہا تھا روش ڈرنے لگی نہیں۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ

---

[illegible]

بہت۔۔۔۔۔۔ گندا۔۔۔۔۔۔

بہت لندا

ہے وہ مارتا ہے

وہ زور سے مارتا

ہے

محسن

محبے ----- نہیں ----- مارنا -----  
محبے ----- لگتی ----- ہے ----- مجھے

درد ----- ہوتا ----- ہے

درد ----- ہوتا ہے

اما

----- نین ----- نین ----- نین -----

۔ وہ آگیا۔۔۔۔۔ وہ مجھے۔۔۔۔۔ مارے

گھر سے باہر نکلتے ہیں کہیں کہیں

وہ ایسا۔۔۔۔۔ وہ ہے۔۔۔۔۔ مارے

گا۔۔۔۔۔ اسے پھر پنک اٹیک ہوا تھا وہ کبھی

اپنے بازو کو کبھی اپنے گلے کو اور کبھی اپنے

سر کو ہاتھ لگاتی بلاج اسے اتنا پنک ہوتا دیکھ

کے جسم پر ہاتھ لگے نہیں گئے

سر کو ہاتھ لگاتی بلاج اسے اتنا پینک ہوتا دیکھ  
کر جلدی سے بولا کچھ نہیں ہوگا میری جان  
کچھ نہیں ہوگا وہ تو مر گیا کب کا مر گیا ادھر  
دیکھو میری طرف بلاج نے اسے ویسے ہی



پھل میں ہونے والے دوسرے پھل کی طرح

دیکھو میری طرف بلاج نے اسے ویسے ہی

ٹریٹ کیا جیسے ہمیشہ حنین کرتا تھا وہ یہاں

نہیں ہے اس کو تو ہم نے مار دیا روش نے

یقیناً اسے اس کی طرف سے دیکھا



ہاں وہ مر گیا وہ اب یہاں بھی نہیں آئے گا  
ادھر دیکھو میری طرف دیکھو جس پر روش  
نے اس کے گردن میں بازو ڈال کر اپنا منہ  
اس کی گردن میں چھپایا بلاج نے اسے بیڈ پر

اس کی گردن میں پھپھایا بجان کے اسے بید پر

لٹایا روش آج پہلی بار حنین کے بعد کسی

سے اتنی جلدی اپنے فیز سے نکلی اسے صرف

دو لوگ اس فیز سے نکال سکتے تھے حنین اور

کہلا بیگم

دو سو سال میرے ہاں کے سے یں اور

کوئل بیگم-----

بلاج نے اسے لٹایا چلو میری جان اب سو

جاؤ بلاج نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

میری حالت کو اٹھائے سن آئے بلاج نے اس کا

جاؤ بلاج نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

میری جان کو پائیل پسند آئی بلاج نے اس کا

دیہان بٹکانا چاہا جس پر وہ بولی میں صبح سب

کو بتاؤں گی میرے پاس پائیل ہے مجھے کوئی

کو بتاؤں گی میرے پاس پائل ہے مجھے کوئی  
بھی نہیں تھا لا کے دیتا نین کہتے تھے یہ نہیں  
پہنتے اب میرے پاس ہے تو میں سب کو  
دکھاؤں گی جس پر بلاج نے اپنے آنسو صاف

دکھاؤں گی جس پر بلاج نے اپنے آنسو صاف

کیے اور اسے کہا ہاں میری جان سب کو

دکھانا ٹھیک ہے تو وہ خوش ہو گئی اور بلاج

کے سینے پر سر رکھا اور اسے ہگ کر کے سو



لے سینے پر سر رکھا اور اسے ہل لے سو

گی بلاج مسکرا بھی نہ سکا۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کی عادی ہوتی جا رہی

تھی بلاج تو یہی چاہتا تھا لیکن بلاج کو اب

بلاج کی بات سن کر اس نے ہنس کر کہا کہ

کی بلان سراسر کی رہ سکا۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اس کی عادی ہوتی جا رہی  
تھی بلان تو یہی چاہتا تھا لیکن بلان کو اب  
اس کا پاسٹ جاننا تھا اسے اپنی پٹھانی کو  
ٹھک کر نہ تھا بلان نہ اسے کہ نہ

تھی بلاج تو یہی چاہتا تھا لیکن بلاج کو اب

اس کا پاسٹ جاننا تھا اسے اپنی پٹھانی کو

ٹھیک کرنا تھا بلاج نے اس کے نشان پر

پھر لب رکھے۔

بلاج کا دل کر رہا تھا اگر وہ شخص اس کے  
سامنے ہو اور وہ اسے اتنی دردناک موت  
دے کہ وہ اپنے پیدا ہونے پر پچھتائے اب  
اسے معلوم کرنا تھا کہ اس کے ماضی میں

اسے معلوم کرنا تھا کہ اس کے ماضی میں

کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ کسی بھی طرح ماہِ روش کو ٹھیک کرنا

چاہتا تھا۔۔ اس کے لیے بہت ضروری تھا

کہ

چاہتا تھا۔۔ اس کے لیے بہت ضروری تھا  
کے وہ روش کا ماضی جانے ایسا کیا ہوا تھا  
اس کے ماضی میں جس وجہ سے وہ ایسی ہو  
گئی ہے۔۔۔۔۔

اسے حنین سے بات کرنی پڑے گی اسے یہ

اس کے ماضی میں جس وجہ سے وہ ایسی ہو  
گئی ہے۔۔۔۔۔

اسے حنین سے بات کرنی پرے گی اسے پتہ  
تھا حنین اسے کچھ بھی نہیں بتائے گا اسے





لو پھر وہ لوٹل بیٹم سے پوچھے گا۔۔۔۔۔

روش کو اس فیز سے باہر نکالنا پڑے

گا۔۔۔۔۔ اس کے لیے اسے جو بھی کرنا

پڑے گا وہ کرے گا۔ اس نے روش کی

طرف دیکھا اس کے ماتھے پر دوبارہ لب

طرف دیکھا اس لے ماھے پر دوبارہ لب  
رکھے اور آنکھیں موند لی ماہ روش ابھی بھی  
سک رہی تھی بلاج نے اس کے گرد اپنا  
حصار تنگ کیا اور پھر وہ بھی کچھ ہی دیر میں  
نیند کی وادی میں اتر گیا

صبح روش لے اٹھنے سے پہلے ہی بلاج اٹھ  
کر اپنے کمرے میں چلا چکا تھا اسے پتہ تھا  
روحی روش کو جگانے آئے گا۔ روحی جب  
سے واپس لوٹی تھی روش کو جگانے کا کام  
اسی کا تھا روحی کمرے میں آئی تو اسے کچھ

اسی کا تھا روحی کمرے میں آئی تو اسے کچھ  
عجیب لگا۔ لیکن وہ اپنا وہم سمجھ کر روش  
کے پاس گئی اور اسے اٹھایا گڑیا اٹھو ماما  
ناشتے پر بلا رہی ہیں روش کسمسانی بابو راجہ  
ابھرتو سے نہ

ناشتے پر بلا رہی ہیں روش کسمسائی بابو راجہ

ابھی تو سونے دو -----

نہیں گڑیا میں بابو راجہ نہیں ہوں روحی ہوں

چلو اٹھو چل کے ناشتہ کرتے ہیں پھر سب

نے شاینگ پر بھی جانا سے تم بھول گئی

نہیں کڑیا میں بابو راجہ نہیں ہوں روحی ہوں  
چلو اٹھو چل کے ناشتہ کرتے ہیں پھر سب  
نے شاپنگ پر بھی جانا ہے تم بھول گئی  
ہو۔۔۔ روش نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا  
لیکن آپ تو ٹرپ پہ جا رہی تھی روش کو یاد

آیا لے روحی ٹرپ پر جا رہی تھی یہ یہاں

پے کیا کر رہی ہے -----

ہاں میری بہن ناشتہ کر کے نکلے گی بھوکی

چلی جاؤں چلو اٹھو ناشتہ کرتے ہیں پھر مجھے

جانا بھی ہے روحی نے روش سے کہا۔۔۔۔۔







اسفندیار خانزادہ کو اٹھا کر نیچے لایا۔۔۔۔۔

بلاج نے سلام دیا اور اسفندیار خانزادہ کو ان

کی چیئر پر بٹھایا خود وہ روش کے ساتھ والی

چیئر پر جا کر بیٹھا۔۔۔۔۔ اس کے بیٹھتے ہی

شہنشاہ نے آگے بڑھ کر اس کے پاس

چیمڑ پر جا کر بیٹھا۔۔۔۔ اس کے بیٹھتے ہی  
روش نے پلیٹ آگے کی اور اپنا کھانا ڈالنے  
لگی بلاج اس کی حرکت پر مسکرایا بلاج نے  
اس سے پلیٹ لی اور اسے خود کھانا ڈال کر  
دیا کوئل بیگم اور حنین خیرانگی سے اس کے

یہ سب اچھے ہیں  
طور طریقہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

کوئل بیگم نے اسی وقت فیصلہ لیا وہ احمد والا

جائیں گی اماں بی اور وقار صاحب سے بات

کریں گی کہ وہ بلاج کو سمجھائیں کیونکہ شادی کو

کے گئے تھے

کوئل بیگم نے اسی وقت فیصلہ لیا وہ احمد ولا

جائیں گی اماں بی اور وقار صاحب سے بات

کریں گی کہ وہ بلاج کو سمجھائیں کیونکہ شادی کو

دن کم رہ گئے تھے وہ نہیں چاہتی تھی بلاج

دین کی طرف رہا جس کو ہمیں یوں نہ ملے  
دن کم رہ گئے تھے وہ نہیں چاہتی تھی بلاج  
ایسا کوئی بھی سین کریٹ کرے جس کی  
وجہ سے پریشانی ہو اور ویسے بھی روش کے  
ماضی کے بارے میں رحمان صاحب کو بھی

ایسا لولی جی سین کریت کرے جس کی  
وجہ سے پریشانی ہو اور ویسے بھی روش کے  
ماضی کے بارے میں رحمان صاحب کو بھی  
ابھی نہیں بتایا گیا تھا ابھی تک اس کی ٹینشن  
الگ سے ہو رہی تھی انہیں -----

ماضی کے بارے میں رحمان صاحب کو بھی  
ابھی نہیں بتایا گیا تھا ابھی تک اس کی ٹینشن  
الگ سے ہو رہی تھی انہیں -----

کوئل بیگم نے حنین کی طرف دیکھا حنین نے









اوسرے ہی سٹاپنگ پر جانا ہے پھر سامان

رہ گیا ہے تو تم ایسا کرو انکل کو بھی ساتھ

لے چلنا۔۔۔۔۔

جی پھوپھو میں لے جاؤں گا۔۔۔۔۔ بلال نے

فرما برداری سے کہا۔۔۔۔۔

فرما برداری سے کہا۔۔۔۔۔

کوئل بیگم اب حنین سے مخاطب ہوئیں حنین

آفس سے جلدی آ جانا۔۔۔۔۔

جی پھوپھو میں ادھر ہی آ جاؤں گا آفس سے

حنین

افس سے جلدی ا جانا۔۔۔۔۔

جی پھوپھو میں ادھر ہی آ جاؤں گا افس سے

سیدھ۔۔۔ حنین نے کہا

کوئل بیگم نے سب سے کہا ہاں ٹھیک ہے

چلاؤ پھر سب تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔

روحی اپنے ٹرپ پر چلی گئی اور اس کے  
ساتھ گاڑز کی پوری ٹیم تھی جس کی وجہ سے  
وہ کافی اریٹسٹ ہو رہی تھی  
مری پہنچ کر وہ لوگ اپنے ہوٹل گئے کیونکہ

مری پہنچ کر وہ لوگ اپنے ہوٹل گے کیونکہ  
ہوٹل پہلے ہی بک تھا اپنے اپنے رومز میں  
سامان رکھا اور فرش ہونے کچھ دیر بعد پھر  
سب گھومنے نکل گے روحی اپنی فرینڈز کے  
ساتھ بہت مالاگلا کر رہی تھی، علی نے بھی



سب گھومنے نکل کے روحی اپنی فرینڈز کے

ساتھ بہت ہلا گلا کر رہی تھی علیزے بھی

اس کے ساتھ تھی اسے رحمان صاحب کے

کہنے پر کالج انتظامیہ ساتھ لے جانے پر امداد

ہوئے وہ بہت انجوائے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہولے وہ بہت اجولے لر رہی تھی۔۔۔۔۔

گھوم پھر کر سب واپس لوٹے تو اپنے اپنے  
کمروں میں تھوڑی دیر ریست کرنے چلے گئے

روحی کو کہاں آرام تھا اس نے سوچا کہ

ایک دن کا ہی تو اسے ٹائم ملا ہے جی بھر

ایک دن کا ہی تو اسے ٹائم ملا ہے جی بھر  
کے گھوم لے اس لیے اس نے عزیزے اور  
اپنی دوست فاریہ کو ساتھ لیا اور ہوٹل سے  
باہر نکل گئی باڈی گاڑز کو وہ چکمہ دے کر گئی

باہر نکل گئی باڈی گاڑز کو وہ چلمہ دے کر گئی

تھی اور اب وہ سکون سے انجوائے کرنا

چاہتی تھی۔۔۔ وہ گھومنے پھرنے میں اتنی

مگن ہوئی کے کسی چیز کا ہوش نا رہا جب

ہرگز نہ گئے کسی کے پاس نہ گئے کسی کے پاس نہ گئے

چاہتی تھی۔۔۔ وہ لھومنے پھرنے میں اتنی  
مگن ہوئی کے کسی چیز کا ہوش نا رہا جب  
کافی دیر گھوم پھر کر بھوک کا احساس ہوا تو  
ساتھ ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا جہاں پر انھوں  
نے جا کر کھانا آرڈر کیا

نے جا کر کھانا آرڈر کیا

ریان ملک جو کہ اپنے کسی ضروری کام کے

سلسلے میں باہر گیا ہوا تھا واپسی پر اسے

بھوک گئی تو اس نے بھی اسی ہوٹل پر ہی

کنکریٹ کے کھانے کے لیے آرڈر کیا

رکنے کا سوچا وہ بھی ایک سائیڈ پر ہو کے  
بیٹھ گیا اچانک اس کی نظر دوسرے ٹیبل پر  
پڑی جہاں تیں لڑکیاں بیٹھیں ہوئی تھیں ریان  
نے انھیں دیکھا اور وہ روحی کو پہچان

سے اس میں دیکھا اور وہ روحی کو پہچان

گیا۔۔۔۔۔

روحی کو اس حالت میں دیکھ کر وہ پریشاں

ہوا۔۔۔۔۔

روحی نے پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی



روحی نے پیسٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی  
گلے میں سکارف ڈالا ہوا پونی ٹیل میں بال  
باندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ریان کو عجیب لگا وہ جب بھی اس سے ملا  
کچھ مذاکرات کرتا تھا۔

ریان کو عجیب لگا وہ جب بھی اس سے ملا  
کبھی فراک اور حجاب کے ساتھ اور کبھی  
ایسے اسے خیرانی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو حجاب کرتی تھی یہ یہاں پر ایسے کیوں  
بیٹھی ہوئی ہے ریان اس کی حرکتیں نوٹ

بیٹھی ہوئی ہے ریان اس کی حرکتیں نوٹ  
کرنے لگا جو کبھی سیلفیز لیتی تو کبھی کسی

بات پر قہقہہ لگاتی -----

ریان نے بہت حیرانگی سے اس کی ایک

ایک حرکت کو دیکھا اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ

ایک حرکت کو دیکھا اسے سمجھ نہ آیا کہ یہ وہ  
لڑکی ہے جس کے گھر وہ گیا تھا وہ تو وہاں  
کتنی ڈری سہمی بیٹھی ہوئی تھی اور یہاں پر  
ایسے اکیلے لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی ہے اس

ایسے اکیلے لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی ہے اس

نے آگے پیچھے دیکھا تو گھر سے تو کوئی بھی

نہیں تھا پھر اس نے سوچا شاید وہ حنین

کے ساتھ آئی ہو وہ اسی کے ساتھ کمفر ٹیبل

ہیں ہا پراس کے سوچا شاید وہ مین  
کے ساتھ آئی ہو وہ اسی کے ساتھ کمفرٹبل  
ہوتی ہے لیکن وہ تو اکیلی تھی گھر سے کوئی  
بھی نہیں تھا ساتھ۔۔۔۔۔

ریان انتظار کرتا رہا کہ ابھی شاید کوئی آئے گا

ریان انتظار کرتا رہا کہ ابھی شاید کوئی آئے گا

اور اس کے ساتھ بیٹھے گا لیکن کوئی بھی نہ

آیا۔۔۔۔۔ ریان نے پریشانی سے اس کی

طرف دیکھا یہ یہاں پر کیا کر رہی ہے پھر







پوچھا

میں ٹھیک ہوں بھائی میں پوچھ رہا تھا کہ

روش کہاں پر ہے۔۔۔۔؟ ریاں سیدھا

مدے پر آیا

شہر کے کچے

مدے پر آیا

روش بیٹا گھر ہی ہے کیوں ----- حنین کو

اس کا سوال عجیب لگا۔۔۔

بس بھائی ویسے ہی پوچھ لیا۔۔۔ ریان کو سمجھ

نہ آتا کہ

نہ آیا وہ کیا کہے۔۔۔

اچھا چلیں ٹھیک ہے ریان نے یہ پوچھا اور

فون کاٹ دیا

حنین کو عجیب لگایوں ریان کا کال کر کے

شکریہ ادا کر کے

میں کو بیٹ لکایوں ریان کا کان کرے

روش کا پوچھنا اس کے سر جڑکا جب ملے گا

تب اس بابت پوچھ لوں گا ابھی اس کی

میٹینک کا ٹائم ہو رہا تھا۔

اچھا اس کا مطلب یہ گھر میں سب کو

اچھا اس کا مطلب یہ گھر میں سب کو  
دھوکہ دے کے یہاں پر آئی ہے پر یہ یہاں پر  
آئی کیوں ہے ریان نے اس کی طرف دیکھا  
اور پھر تھوڑی دیر وہاں بیٹھا رہا اور کھانا

اور پھر تھوڑی دیر وہاں بیٹھا رہا اور کھانا  
کھانے لگا ریان کو کوئی فون کال آئی وہ کال  
پے مصروف ہو گیا

روحی لوگ جلدی سے کھانا کھا کر وہاں سے  
حلقہ گئے کہوں کہ انہیں رڈر تھا اگر گاڈز نے

روحی لوگ جلدی سے کھانا کھا کر وہاں سے  
چلے گئے کیوں کے انہیں ڈر تھا اگر گاڈز نے  
انہیں وہاں نا دیکھ کر بابا کو کال کر دی تو  
شامت آجائے گی اس لیے وہ لوگ وہاں







لیکن اتنی مماثلت لیسے ہو سکتی ہے ریان  
نے سوچا۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ  
حنین یا بلال سے پوچھے گا کہ ان کی کزن  
کسی کالج میں پڑتی ہے یا پھر کوئی ایسا ہے  
جس کے ساتھ وہ گھومتی پھرتی رہتی ہے

سسی کلج میں پڑی ہے یا پھر لولی ایسا ہے  
جس کے ساتھ وہ گھومتی پھرتی رہتی ہے  
اس نے دو تین بار اسے آگے بھی ایسے ہی  
دیکھا تھا

کوئل بیگم روش نور اور ماہر کے ساتھ احمد  
ولا پہنچی وہاں پہنچ کر سب نے ان کا اچھے  
سے استقبال کیا۔۔۔۔ اسفندیار خانزادہ آج  
پہلے بار آئے تھے استقبال، تو منتا

سے استقبال کیا۔۔۔۔ اسفندیار خانزادہ آج

پہلی بار آئے تھے استقبال تو بنتا

تھا۔ اسفندیار خانزادہ کو بلاج لایا تھا بلاج

ویل چیئر دکیل کر انہیں اندر لایا سب ان

سے مل کر بہت خوش ہوئے اسفندیار

خانزادہ نے کہا میں ذرا گھر دیکھنا چاہتا ہوں  
کافی عرصے بعد آیا ہوں تو اماں بی نے کہا  
کیوں نہیں بیٹا تمہارا ہی گھر ہے بلاج لے  
جاؤ انکل کو۔۔۔۔۔ اماں بی نے بلاج سے

جاؤ انکل کو۔۔۔۔۔ اماں بی نے بلاج سے

کہا

بلاج انھیں لے گیا پیچھے کوئل بیگم نے

لڑکیوں سے کہا کہ آپ جاؤ روم میں



-----

روش اور نور لشمالہ اور یسرا کے ساتھ اٹھ  
کر چلی گئی کومل بیگم نے وقار صاحب اور  
اماں بی کو مخاطب کیا باقی سب بھی وہیں  
بٹھ کر بیٹھ کر آواز سنا کر زائر



ہے۔۔۔۔۔؟

مجھے نہیں پتہ اماں وہ میرے گھر میں رہتا ہے

وہاں سے آتا ہی نہیں جہاں روش کو دیکھتا

ہے وہاں پہنچ جاتا ہے۔۔۔۔۔ کوئل بیگم کو

سمجھ آتا کہ سمجھ

سمجھ نہ آیا وہ کیسے سمجھائیں۔۔۔۔۔

اس میں کیا خرابی ہے وہ اس کے نکاح

میں ہے۔۔۔۔۔ اماں بی نے کہا

لیکن اماں شاید آپ بھول رہی ہیں اس نے

لیکن اماں شاید آپ بھول رہی ہیں اس نے  
خود ہی بولا تھا کہ وہ روش سے شادی نہیں  
کرنا چاہتا اب جب ہم نے اس کی بات  
کہیں طے کر دی ہے تو وہ کیوں بیچ میں آ رہا  
مے کو مل بیگم پھٹ پڑی

خود ہی بولا تھا کہ وہ روش سے شادی نہیں

کرنا چاہتا اب جب ہم نے اس کی بات

کہیں طے کر دی ہے تو وہ کیوں بیچ میں آ رہا

ہے کوئل بیگم پھٹ پڑی

بٹا تم بھی تو سمجھو اسے اب نکاح کا پتہ چلا

ہے لومل بیلم پھٹ پڑی

بیٹا تم بھی تو سمجھو اسے اب نکاح کا پتہ چلا

ہے کون سا غیرت مند شوہر ہوگا جو اپنی

بیوی کو کسی اور کے لیے چھوڑے

گا۔۔۔ اماں بی نے انھیں سمجھانا چاہا

گا۔۔۔ اماں بی نے انھیں سمجھانا چاہا

نہیں اماں بی پلیز آپ اسے سمجھائیں اب یہ

ٹھیک نہیں اور نا میں چاہتی ہوں کہ وہ دوبارہ

سے میری بچی کی زندگی میں آئے کوئل بیگم

کسی صورت راضی نہیں تھی انھیں بس بلاج



سے میری بچی کی زندگی میں آئے کوئل بیگم  
کسی صورت راضی نہیں تھی انھیں بس بلاج  
اپنی بیٹی کی زندگی سے باہر چاہیے تھا۔۔۔۔۔  
بیٹا میں کیا کروں میں تو سمجھا سمجھا کہ تھک  
گئے ہیں تہا۔۔۔۔۔ کتنے لڑکے لڑکیاں

بیٹا میں لیا سروں میں تو بھابھا لہ بھابھا  
گئی ہوں تم جانتی ہو وہ کتنی الٹی کھوپڑی کا  
ہے وہ وہی کرے گا جو اس نے کرنا ہوتا  
ہے ہم کچھ بھی کر لیں ہم اسے نہیں سمجھا  
سکتے جس چیز پر اس کا ایک بار دل اڑ جائے

سلتے جس چیز پر اس کا ایک بار دل اڑ جائے

وہ اسے حاصل کر کے ہی رہتا ہے جس

بات پر وہ ایک بار ضد کر لے تو وہ منہ کر

ہی رہتا ہے اماں بی نے کہا

اب روش اس کی ضد بنتی جا رہی ہے تم

اب روس اس کی ضد بھی جا رہی ہے م

لوگ کوشش کرو کہ کسی طرح اس سے

سائن کروا لو وقار صاحب نے کہا تو کو مل

بیگم نے ہاں میں سر ہلایا ہے لیکن اماں بھی

کو اچھا نہ لگا تم لوگ دھوکے سے میرے

کو اچھا نہ لگا تم لوک دھولے سے میرے

بچے سے سائن کرواؤ گے۔۔۔۔۔

اماں بی آپ کے دل میں آج بھی اس کے

لیے اتنا ہی نرم گوشہ ہے میری بیٹی آپ کو

نظر نہیں آتی۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے شکوہ کیا

نظر نہیں آتی۔۔۔۔ کوئل بیگم نے شکوہ کیا

تو اماں بی نے کہا بچہ نرم گوشے والی بات

نہیں ہے اصول کی بات ہے پہلے اگر اس

نے انکار کیا تو اب وہی اسے اپنانا چاہتا

میرا اور مجھ سے مرے میرے اس کا بہت

لے انکار لیا تو اب وہی اسے اپنانا چاہتا

ہے اور مجھے پتہ ہے میرا بچہ اس کا بہت

خیال رکھے گا اسے بہت خوش رکھے گا تم

سب لوگ اب اس سے اس کی بیوی کو تو

نہ دور کرو وہ بھی دھوکے سے

نہ دور کرو وہ جی دھوئے سے

جس پر وقار صاحب کو بہت غصہ آیا لیکن

اپنی ماں کو بس اتنا کہا ---

اماں صرف آپ کے لاڈپیار کی وجہ سے وہ

ایسا ہے ورنہ میں اسے دو جوتے لگا کر سیدھا



کر دیتا ---

ارے میاں جوتے تو تم اسے تب لگاؤ جب

وہ تمہارے ہاتھ آئے میاں وہ کسی کے ہاتھ

میں آنے والی چیز نہیں ہے اماں بی نے

بِزاق سے اس کی بات اڑائی

میں اے والی چیز ہمیں ہے اماں بی لے

مذاق میں ان کی بات اڑائی۔۔۔۔۔

اماں بی میں سیریس ہوں کوئل بیگم نے اماں

بی کو ایسے مذاق کرتے ہوئے دیکھا تو کہا

بچہ میں سیریس نہیں ہوں الحمد للہ میں بالکل

بچہ میں سیریس نہیں ہوں الحمد للہ میں بالکل

ٹھیک ہوں اماں بی نے یہ کہا تو بلال

صاحب کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔۔۔

کوئل بیگم نے انہیں خشمگین نگاہوں سے

لو مل بیٹم لے اہیں سنین نگاہوں سے

گھورا

ارے ارے گڑیا غصہ کیوں کرتی ہو وہ اپنا

ہی بچہ ہے چھوڑ دو یہ ناراضگی اور مان لو

اس رشتے کو ----

اس رے کو ----

نہیں بھائی صاحب اس کے الفاظ آج بھی

میرے دل میں ویسے کے ویسے ہی لگے

ہوئے ہیں

بلاج جو اسفندیار خانزادہ کو لائبریری چھوڑ کر

بلاج جو اسفندیار خانزادہ کو لائبریری چھوڑ کر  
خود یہاں آیا تھا اس نے ساری بات سن لی  
تھی اور اس کا غصے کے مارے برا حال تھا  
وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا ان تک آیا اور

\_\_\_\_\_

وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا ان تک آیا اور  
دھاڑا آپ سب یہ کیوں سوچتے ہیں کہ میں  
اسے چھوڑ دوں گا میں مر کے بھی اسے نہیں  
چھوڑوں گا یہ بات اپنے ذہنوں میں بٹھا لیں

ت م ن ن ن ن ن ن ن ن

چھوڑوں گا یہ بات اپنے ذہنوں میں بٹھا لیں  
اور آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے مجھ سے آپ  
لوگ سائن کروا لیں گئے نہیں میں کبھی بھی  
کسی پیپر پر سائن نہیں کروں گا اور حلہ تو میں  
بالکل نہیں دوں گا اسے میں نہیں چھوڑ سکتا



باطل نہیں دوں گا اسے میں نہیں پھوڑ سکتا

آپ سب سمجھتے کیوں نہیں ہیں بلاج نے

اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا اور کہا وہ

یہاں بستی ہے یہاں اس دل میں وہ

میرے اس دل کے دھڑکنے کی وجہ بن چکی

میرے اس دل کے دوسرے سی ویر بن پی

ہے اب وہ زندگی ہے میری زندگی اور آپ

سب لوگوں اگر میری زندگی مجھ سے چھیننا

چاہتے ہیں میرے دل کی دھڑکن چھیننا چاہتے

ہیں تو اس کے لیے آپ کو یہاں پر اس نے

ہیں تو اس لے لیے آپ کو یہاں پر اس نے  
اپنے دل کے مقام پر انگلی رکھیں یہاں پر  
مجھے گولی مارنی ہو گئی یہاں مجھے شوٹ کرنا  
ہو گا تاکہ میں مرجاؤں کیوں کہ جیتے جی تو  
میں اسے چھوڑنے سے رہا کیا پتا مر کے آپ

میں اسے چھوڑنے سے رہا کیا پتا مر کے آپ  
سب کی اور اس کی جان چھوٹ جائے اگر  
یہ بھی نا ہو آپ لوگوں سے تو اس دل کو  
نوج کر الگ کر دیں میرے وجود سے جس

نوج کر الگ کر دیں میرے وجود سے جس

میں وہ بستی ہے۔ اس نے غصے سے

ڈیکوریشن پس اٹھا کر زمین پر پھینکا کوئی بھی

اسے مجھ سے دور نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں

میں اسے آپ سب سے چھین لوں گا اور

میں اسے آپ سب سے چھین لوں گا اور  
آپ لوگ کچھ نہیں کر سکیں گئے یہ میری  
بات یاد رکھیں۔

آپ لوگوں کو جو کرنا ہوا کر لینا میں دیکھتا

آپ لوگوں کو جو کرنا ہوا کر لینا میں دیکھتا

آپ لوگوں کو جو کرنا ہوا کر لینا میں دیکھتا

ہوں آپ لوگ مجھے کیسے روکیں گے

کوئل بیگم نے یقینی سے اس کی طرف دیکھا

وہ اتنے غصے میں تھا کسی کی بھی اس کے

سامنے بولنے کی ہمت نہ ہوئی وہ سب ابھی

سامنے بولنے کی ہمت نہ ہوئی وہ سب ابھی  
اسے دیکھ رہے تھے جو غصے سے پاگل ہو گیا  
تھا ہر چیز اٹھا اٹھا کر پھینک رہا  
تھا۔۔۔۔۔ بلال صاحب آگے آئے بلاج





میں می سی چاچو یہ سب اسے جھ سے دور

کرنا چاہتے ہیں میں مر جاؤں گا چاچو اس کے

بغیر یہ کیوں نہیں سمجھتے مجھے۔۔۔۔۔

کوئی اسے تم سے دور نہیں کرے گا میرا وعدہ

ہے تم کام ڈون ہو جو غصہ تھوک دو بلال



بلاج احمد خان لی -----

جس پر سب نے سر ہلایا اس کے سامنے نا

بول کر اب انھیں اپنی شامت نہیں لانی

تھی-----

-----

ثمینہ بیگم اپنے بیٹے کا یہ جنونی انداز دیکھ کر

دھنگ رہ گئی یہی حال وقار صاحب کا

تھا۔۔۔۔

اس تناؤ زدہ ماحول کو ملازمہ کی آواز نے توڑا

اے صاحب! کتنا آگے

اس تناو زودہ ماحول کو ملازمہ کی آواز نے توڑا

صاحب جی بارہر کوئی لوگ آئے ہیں۔۔۔۔

کون آیا ہے سرمد صاحب نے پوچھا۔

پتہ نہیں۔۔۔۔ ملازمہ نے کہا

بلاج ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا اور اپنے

بلاج ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا اور اپنے

غصے کو کم کرنے لگا اگر اس کی جان اسے

ایسے دیکھ لیتی تو وہ ڈر جاتی

بلاج کو شک تھا رحمان ملک ہی نا ریان کے

ساتھ آئے ہوں کیونکہ وہ کہہ رہے تھے کہ

بلاج کو شک تھا رحمان ملک ہی نا ریان کے  
ساتھ آئے ہوں کیونکہ وہ کہہ رہے تھے کہ  
جب ریان آئے گا تو وہ اسفندیار خانزادہ سے  
اسے ملوانے لائیں بلاج کو اسفندیار خانزادہ  
نے بتایا تھا۔۔۔۔۔ اسے لگا شاید وہی آئے



اے موائے لائیں بلان ہو اسعد یار حارِ اودہ

نے بتایا تھا۔۔۔۔۔ اے لگا شاید وہی آئے

ہوں

انھیں دوسرے کمرے میں بٹھاؤ سرمد صاحب

نے کہا کیونکہ ہال کا نقشہ بلاج بگاڑ چکا تھا

انھیں دوسرے کمرے میں بٹھاؤ سرمد صاحب

نے کہا کیونکہ ہال کا نقشہ بلاج بگاڑ چکا تھا

ملازمہ کو صفائی کا بول کر سب دوسرے

کمرے میں گئے جو کے ایک طرح سے مردان

خانہ تھا

خانہ تھا

ہال میں جگہ جگہ کانچ کے ٹکڑے پڑے ہوئے

تھے انہیں صاف کرنے کا بول کر وقار

صاحب ایک نظر اپنے بگڑے سپوت پر ڈال

صاحب ایک نظر اپنے بگڑے سپوت پر ڈال  
کر باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

وہ سب اندر آئے تو ایک آدمی ایک عورت  
اور ساتھ میں ایک جوان لڑکا بیٹھے ہوئے

تھ



اس لڑکے کو دیکھ کر بلاج کی آنکھوں میں

خون اتر آیا -----

وقار صاحب نے نہ سمجھی سے انہیں دیکھا

کہ



ہے بہرام راٹھور اور یہ میری بیگم ہے سفینہ  
راٹھور اور ہم یہاں آپ کے گھر کسی مقصد  
سے آئے ہیں ہمیں ضروری بات کرنی ہے  
آپ سے۔۔۔۔۔



آپ سے۔۔۔۔۔

وقار صاحب نے انہیں دیکھا انہیں یہ نام سنا

سنا لگا

بلال صاحب نے کہا اوووو۔۔۔۔۔ آپ

ٹاٹھوں انڈسٹریز کے مالک

ڑاٹھور انڈسٹری لے مالک-----

جی جی میں وہی شہرام راٹھور ہوں مجھے آپ

سے ضروری بات کرنی تھی تو اس لیے ہم

یہاں پر آئے گے اگر آپ کو برا نہ لگے تو

-----؟

وقار صاحب نے کہا جی نہیں ایسی کوئی بات

نہیں آپ آئے ہمیں اچھا لگا۔۔۔۔۔

بلاج ان ہی کی طرف دیکھ رہا تھا اس کا

غصے کے مارے برا حال تھا اس کا بس

نہیں حال تھا اس شخص کے ساتھ کہ

بلاج ان ہی لی طرف دیکھ رہا تھا اس کا

غصے کے مارے برا حال تھا اس کا بس

نہیں چل رہا تھا وہ اس شخص کے ساتھ کچھ

کر دے یہ شخص جسے وہ ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا

وہ یہاں آج اس کے گھر پہنچ آیا تھا بلاج

رودے یہ جس بے وہ ہر جگہ دسوند رہا تھا

وہ یہاں آج اس کے گھر پہنچ آیا تھا بلاج

ایک سائیڈ پہ ہو کر کھڑا ہو گیا وہ سننا چاہتا

تھا ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے کوئل

بیگم جو یہاں پر بلاج کی شکایت لے کر آئی

بیگم جو یہاں پر بلاج کی شکایت لے کر آئی  
تھی بلاج کا غصہ دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی  
تھی

اب انہیں لگا کہ یہ بات حنین ہی دیکھے گا

شاہد کا نکاح اب اس وقت ہوتا

اب انہیں لگا کہ یہ بات حنین ہی دیکھے گا  
شاہد وہ کوئی راہ نکالے باقی سب نے ہتھیار  
ڈال دیے تھے اس ڈرائیکولا کے  
آگے۔۔۔ آج کو مل بیگم بھی ڈر گئی تھی اس





کوئل بیگم ایک سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گئی

شہرام راٹھور نے بات کا آغاز کیا آپ مجھے

جانتے ہو کہ ہوں گے راٹھور انڈسٹری میری

ہے اور آپ کو شاہد معلوم ہو میرا اکلوتا بیٹا

ہے اور آپ کو شاہد معلوم ہو میرا اکلوتا بیٹا  
ہے بہرام راٹھور اور ہم یہاں پر رشتے کے  
لیے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

رشتے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔؟ وقار صاحب نے

رشتے کے لیے۔۔۔۔۔؟ وقار صاحب نے

پوچھا

جی ہاں ہم یہاں رشتے کے لیے آئے ہیں  
میرے بیٹے کو آپ کی بیٹی پسند آگئی ہے تو  
ہم اس کے رشتے کے لیے آئے ہیں

جی ہاں ہم یہاں رشتے کے لیے آئے ہیں  
میرے بیٹے کو آپ کی بیٹی پسند آگئی ہے تو  
ہم اس کے رشتے کے لیے آئے ہیں

-----

الحمد للہ رب العالمین

بلاج نے غصے سے ہاتھ کی مٹھی بنائی اس  
سے بالکل بھی اچھا نہ لگا کہ وہ اس کے گھر  
رشتہ لے کر آئے ہیں جس پر وقار صاحب  
نے اماں بی کی طرف دیکھا اماں بی نے  
تجما کا ہاتھ کی مٹھی بنائی اس

نے اماں بی کی طرف دیکھا اماں بی نے  
تحميل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا جی بولیں  
آپ ہم سن رہے ہیں تو شہرام راٹھور نے  
کہا کہ ہم یہاں پر آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگنے  
آئے ہیں میرے بیٹے نے اسے کہیں دیکھا تو

کہا کہ ہم یہاں پر آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگنے  
آئے ہیں میرے بیٹے نے اسے کہیں دیکھا تو  
اسے پسند آگئی کافی دنوں سے پیچھے پڑا ہوا  
ہے تو ہم آگے رشتہ مانگنے بات یہ ہے کہ یہ  
ہاں آگے رشتہ مانگنے بات یہ ہے کہ یہ

آنے ہیں میرے بیٹے نے اسے لہیں دیلھا تو

اسے پسند آگئی کافی دنوں سے پیچھے پڑا ہوا

ہے تو ہم آگے رشتہ مانگنے بات یہ ہے کہ یہ

ہمارا ایک اکلوتا بیٹا ہے اور سب کچھ ہمارا

اسی کا ہے آپ کی بیٹی ہمارے گھر عیش



اسی کا ہے آپ کی بیٹی ہمارے گھر عیش  
کرے گی ہم رانی بنا کر رکھیں گے آپ کی  
بیٹی کو سر آنکھوں پر بٹھا کے رکھیں گے کوئی  
بھی کمی نہیں آنے دیں گے ہم آپ کی بیٹی  
کو۔۔۔۔۔ ہمارا بٹھا ہمیں دل و جان سے

وہ ہیں کے ریں کے آپ کی

کو۔۔۔۔۔ ہمارا بیٹا ہمیں دل و جان سے

پیارا ہے اور اس کی پسند ہمیں بھی پسند ہے

تو اس لیے ہم رشتہ لے کر آئیں ہمیں امید

ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے جس پر وقار

صاحب نے بڑے تھمل سے کہا بات یہ ہے  
کہ ہم اپنی برادری سے باہر رشتہ نہیں دیتے

-----

شہرام راٹھور نے کہا آج کل کے دور میں

ہم آپس میں ہی رشتہ بناتے ہیں

شہرام راٹھور نے کہا آج کل کے دور میں  
برادری کون دیکھتا ہے بھائی صاحب آپ  
بس ہاں کریں ہم اپنی بچی کو لے کے جانا  
چاہتے ہیں ویسے بھی ہمیں شروع سے ہی بچی

چاہتے ہیں ویسے بھی ہمیں شروع سے ہی بچی  
کی بہت چاہ تھی اور دیکھیں ہماری بیٹے نے  
ہماری وہ چاہ پوری کر دی اور ہمیں بہو ایسی  
ملی ہے جو بہت ہی پیاری ہے اور ہمیں تو  
بہت پسند آئی ماشاء اللہ آپ کی بچی بہت

بہت پسند الی ماشاء اللہ اپ لی بچی بہت

معصوم ہے وقار صاحب نے انہیں اجمبے

سے دیکھا کہ انہوں نے ان کی بیٹی کو کہاں

دیکھ لیا

وقار صاحب نے کہا جی میں سمجھا

وقار صاحب نے کہا جی میں سمجھا

نہیں-----

شہرام راٹھور بولے جی وہ ہمارے بیٹے نے

اپ کی بیٹی کو کسی مال میں دیکھا تھا تو بس

پھر اس کے بعد اس نے انفارمیشن نکلوائی تو

پھر اس کے بعد اس کے القاری سن طعوالی نو

ہمیں آپ کے گھر کا پتہ چلا تو ہم آگئے آپ

کو کون نہیں جانتا ماشاء اللہ سے اتنا بڑا بزنس

ہے۔۔۔۔۔ آپ کو ڈھونڈنا اتنا مشکل نہیں

تھا ہم پچھلے ماہ ہی آنا چاہتے تھے لیکن



ہے۔۔۔۔۔ آپ کو ڈھونڈنا اتنا مشکل نہیں

تھا ہم پچھلے ماہ ہی آنا چاہتے تھے لیکن

ضروری کام کی وجہ سے ہمیں جانا پڑا تو اس

لیے ہم نا آسکے۔۔۔۔۔ انہوں نے تفصل

سے اپنے بارے میں مکمل

لیے ہم نا آسکے۔۔۔۔ انہوں نے تفصل

سے اپنی بات مکمل کی

اس لیے ہم آج آئے ہیں

وقار صاحب نے انہیں کچھ بولنا چاہا کہ اماں

بی نے منع کیا

بی لے منع لیا

اور بلاج کو رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا اس کا بس

نہ چلا کہ اس شخص کو اٹھا کے کہیں باہر

پھینک آئے یہ لوفر لڑکیوں کو چھڑنے والا

ان کے گھر اور ابھی تو بلاج کا کچھ نہیں

نہ چلا کہ اس شخص کو اٹھائے نہیں باہر

پھینک آئے یہ لو فر لڑکیوں کو چھڑنے والا

ان کے گھر اور ابھی تو بلاج کا کچھ نہیں

بہت سارا حساب نکلتا تھا اس سے

اس نے ایک نمبر ڈال کیا اور اپنے آدمی

اس نے ایک ممبر ڈال لیا اور اپنے اومی

سے کہا کہ تم سب کو میں آکر سیدھا کرتا

ہوں وہ بندہ میرے گھر تک پہنچ گیا اور تم

لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔۔۔

اگر وہ مجھے شام تک میرے بیسمنٹ میں نہ ملا

لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔۔۔

اگر وہ مجھے شام تک میرے بیسمنٹ میں نہ ملا

تو تم سب کی خیر نہیں تم سب پھر میرے

عتاب کا نشانہ بنو گے اس نے انہیں دھمکی

دی اور فون کاٹ دیا وہ غصے سے اس شخص

صاحب ہا سنا۔ جو کے اس کے اہیں دی

دی اور فون کاٹ دیا وہ غصے سے اس شخص

کو گھور رہا تھا جو بالکل اس کے سامنے بیٹھا

ہوا آگے پیچھے دیکھ رہا تھا اس کی نظریں کسی

کو تلاش کر رہی تھی جس کا ابھی تک بلاج کو

کو تلاش کر رہی تھی جس کا ابھی تک بلاج کو

پتہ نہیں تھا اس نے سمجھا شاید یسرا کے لیے

آئے ہیں لیکن جب انہوں نے نام لیا تو

بلاج احمد خان کی بس ہوئی اور وہ غصے کے

مائل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ سمجھو یہ سب



اے ہیں یمن جب اہوں کے نام لیا تو  
بلاج احمد خان کی بس ہوئی اور وہ غصے کے  
عالم میں اندر جانے لگا کے پیچھے سے ساگر  
نے اسے پکڑ لیا کیونکہ شہرام راٹھور نے جو  
نام لیا تھا وہ ماہ روش خانزادی کا

\_\_\_\_\_

ہم آپ کی بیٹی ماہ روش کا رشتہ مانگنے کے لیے آئے ہیں جس پر اماں بی نے کومل بیگم کو دیکھا کومل بیگم نے حیرانگی سے ان کی

تو دیکھا توں یم کے سیرامی کے ان کی

طرف دیکھا لیکن ماہ روش وہ تو گھر سے نہیں

نکلتی اماں بی بربرائی پر ان کی بربراہٹ

شہرام راٹھور نے سن لی

جی ہاں وہ کسی مال میں گئی تھی وہاں

جی ہاں وہ جی ماں میں جی جی وہاں

میرے بیٹے نے اسے دیکھا تو بس اس نے

ضد کر لی کہ شادی کروں گا تو اسی سے

ہی۔۔۔۔۔۔ بیٹے کے لیے یہاں آئے ہیں

تو پلیز آپ ہمیں اس کا رشتہ دے دیں تاکہ

تو پیر اپ میں اس کا رستہ دے دیں مالا

ہم اسے دھوم دھام سے بیاہ کر اپنے گھر

لے جائیں اپنے گھر کے رونق بنائیں

----- شہرام صاحب تو ہتھیلی پر

سرسوں جمانے لگے تھے۔۔۔۔۔

ہی۔۔۔۔۔۔ بیٹے کے لیے یہاں آئے ہیں

تو پلیز آپ ہمیں اس کا رشتہ دے دیں تاکہ

ہم اسے دھوم دھام سے بیاہ کر اپنے گھر

لے جائیں اپنے گھر کے رونق بنائیں

۔۔۔۔۔۔۔۔ شہرام صاحب تو ہتھیلی پر

لے جائیں اپنے ہر لے روق بنائیں

----- شہرام صاحب تو ہتھیلی پر

سرسوں جمانے لگے تھے۔۔۔۔۔

جس پر وقار احمد صاحب کو تو بہت غصہ آیا

بلال صاحب اور باقی سب بھی غصے سے برا

جس پر وقار احمد صاحب لو تو بہت غصہ آیا

بلال صاحب اور باقی سب بھی غصے سے برا

حال تھا۔۔۔۔۔ حنین جو ابھی اندر داخل ہوا

تو اس کے کانوں میں روش کے متعلق

بات پڑی وہ تیز قدموں سے اندر آیا آپ کا



بات پڑی وہ تیز قدموں سے اندر آیا آپ کا

کہنے کا کیا مطلب ہے حنین واڑھا

-----

شہرام راٹھور نے حنین کی طرف دیکھ کر کہا

ہم رشتے کے لیے آئے ہیں ----

ہم رشتے کے لیے آئے ہیں ----

کس کے رشتے کے لیے --- حنین نے پوچھا

ہم یہاں ماہ روش خانزادی کے رشتے کے

لیے آئے ہیں وہ ہمارے بیٹے کی پسند ہیں

کسی مال میں دیکھا تھا اسے -----

لیے آئے ہیں وہ ہمارے بیٹے کی پسند ہیں

کسی مال میں دیکھا تھا اسے-----

مال والی بات حنین کو کچھ یاد آیا اس کا

مطلب جن لڑکوں نے اسے تنگ کیا تھا اس

سے بھی شامل تھا حنین نے غصے سے

مطلب جن لڑکوں نے اسے تنگ کیا تھا اس

میں یہ بھی شامل تھا حنین نے غصے سے

اس لڑکے کی طرف دیکھا جو آگے پیچھے دیکھ

رہا تھا دکھنے میں تو بہت ہی خوبصورت لڑکا

تو لڑکا اس کے کتے سے ٹکرا کر زمین پر گر گیا تھا

تھا لیکن اس کے کرتوت ٹھیک نہیں تھے  
حنین کو رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا مگر اس نے  
تہمل سے انکار کیا سوری لیکن ہم آپ کو  
اس کا رشتہ نہیں دے سکتے اس کا ہم

اس کا رشتہ نہیں دے سکتے اس کا ہم

الریڈی کہیں رشتہ کر چکے ہیں اور بہت

جلدی اس کی شادی ہونے والی یہ سن کر

بہرام اٹھ کھڑا ہوا ایسے نہیں ہو سکتا اس کی

جلدی اس کی شادی ہوئے والی یہ سن کر  
بہرام اٹھ کھڑا ہوا ایسے نہیں ہو سکتا اس کی  
شادی صرف مجھ سے ہوگی بہرام راٹھور سے  
وہ میری بنے گی اس کے علاوہ کسی کی نہیں  
بنے گی بہرام نے غصے کے عالم میں کہا تو

وہ میری بنے گی اس کے علاوہ کسی کی نہیں

بنے گی بہرام نے غصے کے عالم میں کہا تو

حنین نے اسے باز رکھا زبان سنبھال کر بات

کرو ہماری گڑیا کے بارے میں -----

ہمارے گھر میں کھڑے ہو کر بات کرنے کی





میری اوقات کی بات نہ کریں تو بہتر ہوتا

اس کی شادی مجھ سے ہوگی ماہ روش بہرام

راٹھور کی بیوی بنے گی اور کسی کی نہیں

بہرام راٹھور جو بہت ہی فرمانبردار اور

شریف بن کے بیٹھا ہوا تھا روش کی شادی

شریف بن کے بیٹھا ہوا تھا روش کی شادی  
کسی اور سے سن کر وہ اپنی اصلیت پر اتر  
آیا وہ گنڈا گردی پر اتر آیا وقار صاحب تو اس  
کے رنگ ڈھنگ ہی دیکھتے رہ گئے شہرام

ایا وہ لنڈا لروى پر اتر ایا وقار صاحب تو اس

کے رنگ ڈھنگ ہی دیکھتے رہ گے شہرام

راٹھور نے جب دیکھا کہ باقی سب آنکھیں

پھاڑے دیکھ رہے تھے تو شہرام صاحب

نے اسے باز رکھا بہرام بیٹا تم خاموش رہو

پھاڑے دیکھ رہے تھے لو شہرام صاحب

نے اسے باز رکھا بہرام بیٹا تم خاموش رہو

ہم بات کرتے ہیں نہیں ڈیڈ اب بات کرنے

کا وقت نہیں رہا مجھے وہ چاہیے تو چاہیے اسے

مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا یہ سب بھی

کا وقت نہیں رہا مجھے وہ چاہیے تو چاہیے اسے  
مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا یہ سب بھی  
نہیں اور ہم بہت جلد آئیں گے اسے اپنی  
دلہن بنانے آپ سب تیاری کر لیں بہرام  
نے کہا اور تیز قدموں سے باہر نکل گیا

دلہن بنانے آپ سب تیاری کر لیں بہرام

نے کہا اور تیز قدموں سے باہر نکل گیا

بلاج نے ساگر سے اپنا ہاتھ

چھڑایا۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا اس کی ہمت کیسے ہوئی یہ

بات کہنے کی اور تم نے مجھے پکڑا کیوں۔۔۔؟

بلاج غصے سے ساگر پر چڑھ دورا

کیونکہ وہ ہمارے گھر آئے تھے اور یہاں پر

کوئی تماشہ ہوتا تو یہ اچھا نہ ہوتا تم انہیں بعد



کوئی تماشہ ہوتا تو یہ اچھا نہ ہوتا تم انہیں بعد  
میں ڈیل کر لینا اپنے طریقے سے ساگر نے  
اسے سمجھایا جو بات بلاج کو بھی ٹھیک لگی  
اگر وہ یہاں گھر میں کوئی ہنگامہ کرتا تو بعد میں  
فما کے گاہک کے تاج کے تاج کے

اگر وہ یہاں لھر میں کوئی ہنگامہ کرتا تو بعد میں  
وہ فیملی کو ٹارگٹ کرتے اچھا ہی تھا کہ ساگر  
نے اسے غصے میں کوئی قدم نہیں اٹھانے دیا  
لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اس نے  
کیا قدم اٹھانا ہے بلج تیز قدموں سے اندر

کیا قدم اٹھانا ہے بلاج تیز قدموں سے اندر

آیا اور واڑھا آپ سب نے دیکھ لیا

-----دیکھ لیا آپ سب نے اب

کون اس کی حفاظت کرے گا صرف میں

الحاح الحاح اس کی حفاظت کرے گا

----- دیکھ لیا آپ صبح سے اب

کون اس کی حفاظت کرے گا صرف میں

بلاج احمد خان اس کی حفاظت کرے گا یہ

دنیا اسے جینے نہیں دیے گی اسی طرح کے دو

ٹکے کے لوگ آتے رہیں گے اور میری بیوی

ٹکے کے لوگ آتے رہیں گے اور میری بیوی

کے ایسے رشتے لاتے رہیں گے آپ سب

نے سمجھ کیا رکھا ہے میری بیوی کو جس پر

وقار صاحب نے کہا زبان سنبھال کے بات

کرو مالا جہم نے انہیں انویٹیشن نہہر روا تھا

وقار صاحب نے کہا زبان سنبھال کے بات  
کرو بلاج ہم نے انہیں انویٹیشن نہیں دیا تھا  
کے آؤ اور ہماری بیٹی کا رشتہ مانگو یہ لوگ  
خود آئے تھے-----

خدا آ رہا تھا آ لوگ زبان نہ گھک

خود آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خود آئے تھے آپ لوگوں نے انھیں گھر کے

اندر کیوں آنے دیا انہیں باہر سے ہی دفعہ

کرتے ایسے لوگوں کی اس گھر میں کوئی جگہ

نہیں، آپ کو تو میں کوئی مرے آپ نہیں

کرتے ایسے لوگوں کی اس گھر میں کوئی جگہ  
نہیں آپ کو پتہ ہے یہ کون ہے آپ نہیں  
جانتے یہ کون ہیں میں جانتا ہوں یہ لوگ کون  
ہیں یہ لوگ ذرا بھی اچھے نہیں ہیں جس پر  
وقار صاحب نے کہا ہمیں ریت سے یہ لوگ







اچکائی۔۔۔۔ کہ واہ بائی آپ کی بہو کیا بات  
ہے۔

بلاج کا غصے سے برا حال تھا ہر کوئی منہ اٹھا  
کر آرہا تھا اس کی بیوی سے شادی کرنے کے  
لئے اور ایک وہ تھا جسے اس کی بیوی سے

کر رہا تھا اس کی بیوی سے شادی کر لے

لیے اور ایک وہ تھا جسے اس کی بیوی سے

نکاح ہو بھی چکا تھا لیکن وہ بیچارہ پھر بھی

کواریوں کی طرف پھڑپھڑ رہا تھا اسے ساگر پر

غصہ آنے لگا اگر وہ اسے نا روکتا ابھی اس

Episode 43||

Dua\_khan

غصہ آنے لگا الر وہ اسے نا رولتا ابھی اس

لڑکے کی یہاں لاش پڑی ہوتی۔۔۔۔۔

اب تو اس نے روش کا گھر سے نکلنا بالکل

ہی بند کر دینا تھا وہ وہاں سے نکل گیا اسے



بہت غصہ آ رہا تھا



بلاج تیز قدموں سے اوپر گیا جہاں روش  
میڈم جھولے پر بیٹھی ہوئی تھی جو حنین کے  
کمرے کی بالکنی میں تھا وہ جھولے پر بیٹھی  
فروٹس کھا رہی تھی بلاج تیز قدموں سے اس  
کے حنین سے بڑھ کر بڑھ کر بڑھ کر

فروٹس کھا رہی تھی بلاج تیز قدموں سے اس  
تک پہنچا اور اسے اٹھا کر کھڑا کیا اس کے  
منہ میں انگور کے دانے تھے اور بلاج نے  
اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے وہ اپنا غصہ  
کس طرح کرنا چاہتا تھا اسے تو ڈانٹنے سے

اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے وہ اپنا غصہ  
کسی طرح کم کرنا چاہتا تھا اسے تو ڈانٹنے سے  
رہا اس لیے اس نے روش کے لبوں پر  
اپنے لب رکھ دیے اور اس کے لبوں کا



اپنے لب رکھ دیے اور اس کے لبوں کا

جام پینے لگا اس کے منہ سے انگور کے

دانے اپنے منہ میں منتقل کیے اور نگل

گیا۔۔۔۔۔ اس اچانک افتاد نے روش کے

گیا۔۔۔۔۔ اس اچانک افتاد نے روش کے  
اوسان خطا کر دیے۔۔۔۔۔ بلاج نے اس کی  
گردن میں ہاتھ ڈالا اور اس پر جھکا اور کافی  
دیر اپنے غصے کو اس میں منتقل کرنے کے  
بعد وہ پیچھے ہوا۔۔۔۔۔





کیوں-----؟ کیوں میری چھوٹی سی  
جان کے پیچھے سب پڑے ہوئے ہیں کیوں یہ  
چاہتے ہیں کہ میں سب کچھ تہس نہس کر  
دوں بلاج کسی کو بھی آپ کو مجھ سے دور

دوں بلاج کسی کو بھی آپ کو مجھ سے دور  
نہیں کرنے دے گا میری جان تیار ہو جائیں  
بہت جلد میں آپ کو اپنے ساتھ لے کے  
جاؤں گا ان سب سے دور لے جاؤں گا اور  
وہاں ہم ساتھ رہیں گے اور کوئی بھی نہیں

وہاں ہم ساتھ رہیں گے اور کوئی بھی نہیں

ہو گا۔۔۔۔۔

روش کے پلے ایک بات بھی نہیں پڑی کہ

وہ کیا بولے جا رہا تھا وہ بار بار پیچھے اپنے

نہایت کے ساتھ

روش کے پلے ایک بات بھی نہیں پڑی کہ  
وہ کیا بولے جا رہا تھا وہ بار بار پیچھے اپنے  
فروٹ کی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی جس میں  
اس کے فروٹس پڑے ہوئے تھے وہ نندیدوں  
کے ساتھ ساتھ



اس کے رُوس پرے ہوئے وہ ندیدوں

کی طرح اپنے فروٹس کے پلیٹ کو دیکھ رہی

تھی اور بلاج بیچارہ اپنا حال دل اسے سنا رہا

تھا

بلاج نے دیکھا کہ وہ اس کی طرف کوئی توجہ

بلاج نے دیکھا کہ وہ اس کی طرف کوئی توجہ

نہیں دے رہی تو اس نے اس کی نظریں

تاقب میں دیکھا تو وہ اپنی پلیٹ کو دیکھ رہی

تھی بلاج نے اپنے سر پر ہاتھ پیرا اور اپنے

غصے کو قابو کیا اس کی بیوی کا کچھ نہیں ہو



آرام سے کھاؤ ساری ٹینشن میرے سر پر رکھو

بلاج نے تنزیہ انداز میں اسے کہا تو وہ خوش

ہوگی میں کھاؤں آپ ساری ٹینشن لے

لینا۔۔۔۔۔ وہ اتنے بھولے پن سے بولی بلاج

کے ک

لینا۔۔۔۔۔ وہ اسے جھوٹے پن سے بولی بلاج

کا دل کیا اسے کچھ کر دے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں فروٹ کھاتی ہوں اس نے یہ

کہا اور آرام سے بیٹھ کے دوبارہ فروٹ

کھانے لگی پھر اسے یاد آیا آپ نے میرا انگور

لھائے مئی پھر اسے یاد آیا آپ لے میرا انکھور

کھا لیا۔۔۔۔۔ وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔۔۔

جب اس نے یہ کہا تو بلاج کا قہقہہ چھوٹا اس

کی جان ایسے ہی معصوم حرکتیں کرتی تھی

اچھا میری جان کا انگور میں نے کھا لیا تو

اچھا میری جان کا انور میں لے لھا لیا لو

اس نے زور و شور سے سر ہلایا اور بولی آپ

نے میرا انگور کھا دیا گندے میں نے بولا تھا

یہ گندی کس نہیں کرتے۔۔۔۔۔ اچھا

میری جان اب میں آپ کو اچھی والی کس

میری جان اب میں آپ کو اچھی والی کس  
کرتا ہوں پھر بلاج نے اس کے ماتھے پر سے  
حجاب پیچھے کیا اور اس کے زخم پر اپنے لب  
رکھے اور پیچھے ہوا اچھا اب میں چلتا ہوں



رکھے اور پیچھے ہوا اچھا اب میں چلتا ہوں  
میری جان میرا سارا غصہ تو آپ نے ختم کر  
دیا بلاج وہاں سے چلا گیا اور اپنے بندے کو  
کال کی ہاں کیا ہوا اسے پکڑا نہیں سر اس کی

میری جان میرا سارا غصہ تو آپ نے ختم کر

دیا بلاج وہاں سے چلا گیا اور اپنے بندے کو

کال کی ہاں کیا ہوا اسے پکڑا نہیں سر اس کی

سکیورٹی بہت ٹائٹ ہے اور اس کا باپ

اسے تک کسے کہ بھر نہیں پہنچنے دے گا

اس تک کسی کو بھی نہیں پہنچنے دے

رہا۔۔۔۔۔

تم سب وہاں جت مارنے کے لیے کھڑے  
ہو اسے پکڑو اور میرے بیسمنٹ میں لے کر

میں جب وہاں جا کر کھڑے ہو کر  
ہو اسے پکڑو اور میرے بیسمنٹ میں لے کر  
آؤ کسی بھی طرح وہ مجھے چاہیے تو چاہیے ورنہ  
بلاج احمد خان تم لوگوں کی ہڈیاں توڑ دے  
گا۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے فون بند کیا۔

گا۔۔۔۔۔ اس نے عصے سے فون بند کیا۔

بلاج نیچے آیا اور سب کو مخاطب کیا آپ

سب لوگ اب رخصتی کی تیاری کریں۔۔

کیا مطلب رخصتی کی تیاری زبان سنبھال کر

بات کرو تم ایک بار جب انکار کر چکے ہو تو

بات کرو تم ایک بار جب انکار کر چکے ہو تو

پھر اب کیا فائدہ ایسی باتوں کا اور ہاں ہم

نے ریان کو بلایا ہے وہ دو دن تک آئے گا

اور ہم اس سے بات کریں گے اور حنین

کے لیے یہاں سے منگنے کے لیے

اور ہم اس سے بات کریں گے اور حنین  
کے ولیمے والے دن ہی منگنی رکھیں گے  
اور تم اس میں کوئی بھی ہنگامہ نہیں کرو گے  
اس پر وقار صاحب

بولے ٹھیک ہے دیکھ لیں گے کون کس

اس پر وقار صاحب

بولے ٹھیک ہے دیکھ لیں گے کون کس

سے منگنی کرتا ہے آپ سب نے جو تیاری

کرنی ہے کر لیں بلاج نے اتنا کہا وہاں سے

نکا گ



کرنی ہے کر لیں بلاج نے اتنا کہا وہاں سے  
نکل گیا

دیکھیں بھائی صاحب اس کے طور طریقے تو  
دیکھیں مجھے ڈر لگ رہا ہے کہیں کوئی ہنگامہ نہ  
کر دے کو مل بیگم ہوا

دیکھیں بھے ڈر لک رہا ہے لہیں لولی ہنگامہ نہ

کر دے کومل بیگم بولی

کچھ نہیں ہوتا اس کو میں سنبھال لوں گا وقار

صاحب نے کہا تو کومل بیگم نے انہیں دیکھا

انہیں پتہ تھا یہ کسی کی نہیں سننے گا اب انہیں

انہیں پتہ تھا یہ کسی کی نہیں سننے گا اب انہیں

پریشانی ہونے لگی کہیں وہ ساری دنیا کے

سامنے ان کی ناک ہی نہ کٹوا دے۔۔۔

بلاج پہلے ہی اسفندیار خانزادہ کو لے کر گھر

آچکا تھا اسے ڈر تھا اس کا باپ اسے روک

بلاج پہلے ہی اسفندیار خانزادہ لو لے کر لھر  
آچکا تھا اسے ڈر تھا اس کا باپ اسے روک  
ہی نہ لے اس لیے وہ پہلے ہی انہیں لے کر  
گھر آچکا تھا حنین اس کی چلاکی پر عیش عیش  
کر اٹھا اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنا آگے

نکل سکتا ہے وہ جیسے ہی گھر پہنچے تو بلاج اور

اسفندیار خانزادہ پہلے ہی بیٹھے ہوئے تھے اور

چیس کھیل رہے تھے انہیں ایسے کھیلتے دیکھ

کر کوئل بیگم نے حنین کی طرف دیکھا حنین

زکریا بیگم کی طرف دیکھا یہ زکریا

ر کوئل بیگم کے سین کی طرف دیکھا سین  
نے کوئل بیگم کی طرف دیکھا میں نے تمہیں  
کہا تھا کہ انکل کے ساتھ رہا کرو بلاج ان  
کے ساتھ زیادہ ایٹج ہو رہا ہے اس بلاج سے  
انکل کو دور رکھو تو حنین نے ہاں میں سر ہلایا

انگل کو دور رھو تو حنین نے ہاں میں سر ہلایا

اس کے ہاتھ میں کوئی فائل تھی وہ لے کر

اسفندیار خانزادہ کی طرف گیا انگل یہ دیکھ

لیں۔۔۔۔۔ حنین نے انھیں وہ فائل دی

یہ کیا ہے بچہ۔۔۔۔۔ انھوں نے پوچھا

یہ لیا ہے بچہ۔۔۔۔۔ اھوں لے پوچھا

ان میں پچھلے 15 16 سالوں میں جتنا بھی

آپ کی زمینوں اور آپ کے گاؤں کے جتنے

بھی فیصلے جو بھی میں نے کیے پنچایت کے

جو فیصلے آئے جو کچھ بھی ہوا سب اس میں



درج ہے کتنا خرچہ ہوا کتنی بچت ہوئی کتنی

سیونگ ہوئی سب اس میں درج

ہے۔۔۔۔۔ حنین نے انھیں تفصیل بتائی

پر بیٹا یہ تم مجھے کیوں دے رہے ہو انکل

پر بیٹا یہ تم مجھے کیوں دے رہے ہو انکل  
اب آپ آگئے ہیں اور اب آپ اپنی ذمہ  
داری کو خور سنبھالیں اور ہاں آپ کا بزنس  
بھی میں سنبھال رہا تھا وہ بھی اب میں آپ  
کو پسند اوور کر دوں گا -----



سنبھالیں۔۔۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے کہا

اچھا نہیں لگتا اب آپ کے ہوتے میں

سب سمبھالوں میرا خود کا بزنس بہت بڑا

ہے میں بہت مشکل سے یہ سب ہینڈل کرتا

میں جس کے ہاں ج نے اپنی خاموشی پیش

ہوں جس پے بلاج نے اپنی خدمت پیش  
کرنے کا سوچا بلاج منہ کھولنے ہی لگا تھا کہ  
حنین اس کی بات کی تہ تک پہنچ گیا اور بولا  
انکل اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں تب

انکل اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں تب  
تک سنبھا لیتا ہوں جب تک آپ ٹھیک نہیں  
ہو جاتے جب آپ پر اپر ٹھیک ہوں گے تو  
آپ ہی سنبھال لیں گے۔۔۔۔۔

پس کیا سنبھالوں گا تو بس جو زندگی

اپ ہی سنبھال لیں لے لے لے لے لے لے

میں کہاں سنبھالوں گا اب تو بس جو زندگی  
ہے تمہارے پھوپھو کے ساتھ گزارنی ہے یہ  
ماہر کا کام ہے آپ اور ماہر دونوں مل کر  
سنبھال لو حنین نے سر ہلایا کیوں نہیں میں

ماہر کا کام ہے آپ اور ماہر دونوں مل کر  
سنبھال لو حنین نے سر ہلایا کیوں نہیں میں  
اور ماہر ہی مل کر سنبھال لیں گے سب کچھ

-----

حنین نے جتنا ہی نظروں سے بلاج کو دیکھا



حنین نے جتنا تی نظروں سے بلاج کو دیکھا  
بلاج نے اپنے دانت پیسے اس کا بھائی کبھی  
بھی اس کی راہ صاف نہیں ہونے دے گا  
وہ ہمیشہ اپنے رورے اٹکاتا رہے گا اتنے میں

بلاج نے اپنے دانت پیسے اس کا بھائی کبھی

وہ ہمیشہ اپنے رورے اٹاتا رہے گا اسے میں

رحمان صاحب بھی آپہنچے رحمان صاحب کو

اندر آتے دیکھ کر بلاج نے اسلام کیا اور وہ

بھی چیس کھیلنے بیٹھ گے ہاں رحمان کچھ پتہ

چلا۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے پوچھا

چلا۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے پوچھا

۔ نہیں یار کہاں پتہ چلا اس کا نام پتہ نہیں

چل رہا باقی انفارمیشن تو ہم نے الموسٹ

نکال ہی لی ہے انھوں نے کہا کہا۔۔۔۔

نام کا کیوں پتہ نہیں چل رہا اسفندیار خانزادہ

نکال ہی لی ہے اھوں کے لہا لہا۔۔۔

نام کا کیوں پتہ نہیں چل رہا اسفندیار خانزادہ

نے پوچھا

پتہ نہیں یار باقی سب انفارمیشن تو آسانی سے

مل گی لیکن اس کے نام کا کچھ پتہ نہیں چل

رہا

تو اب سوچ رہا ہوں کہ کسی کی مدد لی جائے

رحمان صاحب نے کہا

کسی کی کیوں یہ اپنا بلاج ہے یہ ہماری مدد

کرے گا اسفندیار خانزادہ نے بلاج کا کہا  
بلاج کو تو کسی بات کا پتہ ہی نہیں تھا اس  
نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا کس بارے میں  
انکل۔۔۔۔۔ بلاج نے پوچھا۔۔



نکلوانی ہے جی انکل ضرور آپ جھے بتائیں  
آپ کو انفارمیشن مل جائے گی لیکن بات کیا  
ہے جس پر انہوں نے کہا کہ بہت ضروری  
بات ہے یہ ہمارے ماضی سے جڑی ہے



آپ مجھے بتائیں میں کچھ کرتا ہوں بلاج نے  
انہیں یقین دلایا کہ وہ ان کی مدد ضرور  
کرے گا

ہمیں ایک گینگ کو پکڑوانا ہے اور اس میں

ہماری آرمی مدد کرے تو زیادہ بہتر ہے

رحمان صاحب نے کہا

اپ مجھے بتائیں میں کیا کر سکتا ہوں اپ کے

لیے۔۔۔۔۔ انکل اپ ایسے کریں کہ

میں اس بات کو آگے بڑھا

میرے سر سے بات کریں وہ آپ کی ہیلپ  
کریں گے اگر وہ بولیں گے تو آپ کو پوری  
فورس بھی ملے گی آپ کو پوری سپورٹ ملے  
گی۔۔۔ بلاج نے انھیں مہتاب صاحب کا

بتایا۔

ہاں کیوں نہیں تم ایسا کرو کہ انہیں بلا لو

انہیں اس کا ایڈیا کافی پسند آیا تھا

جی انکل میں کل ان کو بلا لیتا



صاحب کو کال کی انکل اگر آپ آسکتے ہیں

----

جس پر انہوں نے کہا میں تو آج فری ہوں  
بلاج کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ میں فری

گے پٹا

ہوں گھر بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔۔

پھر ادھر میری طرف آجائیں بلاج نے

انھیں بولایا۔۔۔

اچھا بیٹا چلو آتے ہیں آج پھر آپ کی طرف

مہتاب صاحب تقریباً دو گھنٹے میں وہاں پہنچے

مہتاب صاحب وہاں پہنچے تو بلاج انہیں

ریسیو کرنے باہر گیا۔۔۔ مہتاب صاحب

بلاج کے ساتھ اندر آئے رحمان صاحب



بلان کے ساتھ اندرا کے رمان صاحب

اور اسفندیار خانزادہ کی ان کی طرف پیٹھ تھی

وہ دونوں اپنی گیم میں بہت مگن تھے انہیں

دیکھ کر حنین اٹھا اور ان سے ملا اسلام کیا

تو مہتاب صاحب اس سے ملے کیونکہ حنین

ہال میں بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی انہوں نے  
اسلام کیا تو رحمان صاحب پلٹے اور اسفندیار  
خانزادہ نے بھی پیچھے دیکھا اور اسفندیار  
خانزادہ نے کہا تم ---

اسفندیار خانزادہ نے کہا تم ---

مہتاب صاحب نے بھی کہا ہم لوگ

یہاں۔۔۔

وہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے ان تک آئے

اور رحمان صاحب کے گلے لگے کہاں چلے

گئے تھے تم لوگ مجھے اکیلا چھوڑ کر کوئی ایسا

لئے تھے ہم لوگ جھے الیلا چھوڑ کر لونی ایسا

بھی کرتا ہے کتنے سال ہو گئے تم لوگوں کو

ڈھونڈتے ہوئے کہاں چلے گئے تھے تم

مہتاب صاحب نے ڈانٹنے والے انداز میں

رحمان صاحب سے کہا تو رحمان صاحب کی

بھی آنکھیں نم ہوئی مہتاب صاحب کی بھی  
آنکھیں نم تھی۔۔۔۔۔

اسفندیار خانزادہ بھی نم آنکھوں سے اپنے  
دوست کو دیکھنے لگے ان کا وہ دوست جسے

میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا

دوست کو دیکھنے لگے ان کا وہ دوست جسے  
ڈھونڈنے کے لیے انہوں نے بہت کوشش  
کی لیکن انہوں نے مل سکا وہ آج خود چل کر  
ان کے پاس آیا تھا

ان کے پاس آیا تھا

مہتاب صاحب رحمان ملک سے مل کر پیچھے

ہوئے اسفندیار خانزادہ کی طرف بڑھے لیکن

انہیں نے ویل چیر پر دیکھا یہ کیا ہوا یار

انہیں نے ویل چیر پر دیکھا یہ کیا ہوا یار  
تیرے ساتھ یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے تو  
نے اپنی اسفندیار سے لپٹ کر رونے لگے  
انہیں اپنے اس دوست سے بہت زیادہ  
محبت تھی۔ دوستوں کو اسفندیار خان زاد



انہیں اپنے اس دوست سے بہت زیادہ  
محبت تھی سب دوستوں کو اسفندیار خانزادہ  
سے بہت محبت تھی انہیں روتا دیکھ کر  
بلاج نے حیرانگی سے انہیں دیکھا کیونکہ وہ  
تھوڑا پیچھے تھا۔۔۔۔۔ انکل آج ٹھیک ہیں

تھوڑا پیچھے تھا۔۔۔۔ انکل آپ ٹھیک ہیں

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں میں اس دن تم سے

کہہ رہا تھا میرے بچھڑے ہوؤں کو مجھ سے

ملا دو تو یہ میرے بچھڑے ہوئے ہیں شکریہ

گیت - مجھ سے

میرے بچے اگر تم آج مجھے نہ بلاتے تو میں  
کبھی اپنے دوستوں سے نہ مل پاتا انہوں نے  
اس کا شکریہ ادا کیا

انکل آپ کے دوست۔۔۔ بلاج نے پوچھا

انکل آپ کے دوست۔۔۔ بلاج نے پوچھا  
جی ہاں بیٹا میں آپ کو اس دن کہہ رہا تھا نا  
میں آپ کو ڈیٹیل دوں گا میرے تین دوست  
گم ہو گئے تھے اسفندیار خانزادہ ابرار اور

گم ہو گئے تھے اسفندیار خانزادہ ابرار اور

رحمان یہ میرے دوست ہیں کافی عرصہ پہلے

میں نے الآرمی جوائن کر لی اور میری

پوسٹنگ یہاں سے دور ہو گئی جس کی وجہ

سب سے پہلے میں نے اس کے بارے میں پوچھا تھا

میں لے لاری جوان لری اور میری  
پوسٹنگ یہاں سے دور ہو گئی جس کی وجہ  
سے میں ان سے مل نہیں سکا اور اس کے  
بعد یہ کہاں گم ہوئے مجھے پتہ نہ چلا  
رحمان صاحب نے انہیں کہا بس یار نہ

رحمان صاحب نے انہیں کہا بس یا ر نہ  
پوچھو پھر کچھ ایسا ہوا کہ ہم سب کا شیرازہ  
بکھر گیا۔۔۔

کیا مطلب کیا ہوا۔۔۔ مہتاب صاحب نے

پوچھا

اسی لیے تو ہم نے تمہیں پلایا تھا ہم کسی کی

انفاریشن چاہتے ہیں اور ہم چاہتے تھے کہ

کوئی ہماری مدد کرے۔۔۔ رحمان صاحب



کوئی ہماری مدد کرے۔۔۔ رحمان صاحب

نے بتایا

کس چیز میں مدد۔۔۔ مہتاب صاحب کو کچھ

سمجھ نہیں آ رہا تھا

بس کچھ ہے جو ہم تمہیں بتانا چاہتے ہیں اور

بھ نہیں ا رہا تھا

بس کچھ ہے جو ہم تمہیں بتانا چاہتے ہیں اور  
ہم اپنے بچوں کو اپنی فیملی کو محفوظ کرنا  
چاہتے ہیں اس لیے ہم نے بلاج سے کہا کہ  
ہمیں مدد چاہیے تو اس نے کہا آپ میرے

ہمیں مدد چاہیے تو اس نے کہا آپ میرے  
سر سے بات کر لیں اگر وہ آپ کی کوئی مدد کر  
سکے تو اس لیے ہم نے اسے کہا کہ وہ تمہیں  
بلا لے تو تم آگئے رحمان صاحب نے کچھ  
دیر پہلے سے زوالہ سے کہ گفتگو انہیں

بلائے لو مائے رحمان صاحب کے چھ  
دیر پہلی ہونے والی ان سب کی گفتگو انہیں  
تفصیل سے

جس پر انہوں نے ہاں میں سر ہلایا تم لوگ  
مجھے بات تو بتاؤ۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب کو

جسے بات دہرائے وہاں ہمارے صاحب

اب تپ چڑی

بہت کچھ ہوا ہے اور یہ اسفندیار خانزادہ کی

حالت دیکھ رہے ہو یہ اسی نے ہی کیا ہے

جس کے بارے میں ہم تم سے بات کرنا

جس کے بارے میں ہم تم سے بات کرنا  
چاہتے ہیں۔۔۔ رحمان صاحب کے کہا  
کیا اتنا کچھ ہو گیا اور تم لوگوں نے مجھے بتایا  
نہیں مہتاب صاحب نے شکوہ کیا

نہیں مہتاب صاحب نے شکوہ کیا  
یار تم ہمیں ملے نہیں تو ہم تمہیں کیسے بتاتے  
----- انہوں نے جواب دیا

ایک بات بتاؤ کینزل یہاں آئی تھی جس پر

۔۔۔۔۔ اہوں نے جواب دیا

ایک بات بتاؤ کینزل یہاں آئی تھی جس پر

بلاج نے کہا ہاں آئی تھی کیوں۔۔۔؟

کیونکہ وہ یہاں آئی تھی تو اس نے مجھے کیوں

نہیں بتایا کہ اس نے اسفندیار خانزادہ اور



لیونکہ وہ یہاں الی ہی نو اس لے بھے لیوں

نہیں بتایا کہ اس نے اسفندیار خانزادہ اور

رحمان ملک کو دیکھا ہے۔۔۔ مہتاب صاحب

کو حیرانی ہوئی

کیا مطلب کینزل آپ کو کیوں بتاتی۔ بلاج کو

یہاں تک میری اپنی دلیوں بمانی۔ بمانی۔

سمجھ نا آئی

کینزل میرے دوستوں کو جانتی ہے میرے

پاس ان کی تصویریں ہیں اور وہ انہیں جانتی

ہیں اگر وہ یہاں آئی تھی تو اس نے مجھے

ہیں اگر وہ یہاں الی سہی تو اس لے بھے

کیوں نہیں بتایا ----

جس پر اسفندیار خانزادہ نے کہا ہاں کوئی بچی

آئی تھی لیکن میں اپنے کمرے میں تھا مجھے

صرف خانزادی سائیں نے بتایا تھا کہ نیچے

صرف خانزادی سائیں لے بتایا تھا کہ سچے

کینزل آئی ہے لیکن مجھے نہیں تھا پتہ وہ

تمہاری بیٹی ہے۔۔۔۔۔

ہاں اگر تمہیں دیکھ لیتی تو وہ تمہیں پہچان

جاتی اور مجھے ضرور بتاتی کہ اس نے تمہیں

جاتی اور مجھے ضرور بتاتی کہ اس نے تمہیں  
دیکھا ہے دیکھو جب قسمت میں لکھا ہوتا ہے  
ملاقات تبھی ہوتی ہے اگر ہم اس سے پہلے  
بھی کبھی ملنا چاہتے تو کبھی نہ مل سکتے ہماری  
قسمت میں القات آج لکھ تھ جسے

بھی بھی ملنا چاہتے تو بھی نہ مل سکتے ہماری

قسمت میں ملاقات آج لکھی تھی جس پر

مہتاب صاحب نے سر لایا دوبارہ سے رحمان

صاحب کے گلے ملے اور دوبارہ سے وہ

اسفندیار خانزادہ کے گلے ملے اسفندیار خانزادہ

اسفندیار خانزادہ کے گلے ملے اسفندیار خانزادہ

نے بلاج کو اشارہ کیا بلاج نے انہیں اٹھایا

اسفندیار خانزادہ نے اپنی باہیں اپنے دوست

کے لیے واکی۔۔۔۔۔

تو چل سکتا ہے۔۔۔۔۔ مہتاب صاحب نے

تو چل سکتا ہے۔۔۔ مہتاب صاحب نے

بے یقینی سے کہا

تو اسفندیار خانزاوہ مسکراے کیا تو نے مجھے

اپنا بچ سمجھا ہے گدھے مجھے صرف کمزوری



اپیج مجھا ہے کدھے جھے صرف کمزوری  
ہے اس وجہ سے میں زیادہ دیر کھڑا نہیں رہ  
سکتا ورنہ میں چل سکتا ہوں انہوں نے کہا تو  
مہتاب صاحب مسکرائے ان کا دوست آج  
بھی ویسا ہی تھا وہ پھر ان کے گلے ملے

جیسا ہی تھا وہ پھر ان کے لئے ملے

کافی دیر تک ان کے گلے لگے رہے بلاج نے

اسفندیار خانزادہ کو سہارا دیے رکھا پھر وہ

تینوں دوست مل بیٹھے اور بات کرنے لگے

اچھا مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا جس پر رحمان ملک

اچھا مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا جس پر رحمان ملک  
نے بتانا شروع کیا اور جہاں پر رحمان ملک  
ختم ہوئے وہاں سے آگے حنین نے بتانا  
شروع کیا بلاج بہت غور سے ساری باتیں  
سن رہا تھا ملاج کا روش کا ماضی جاننے کا

سن رہا تھا بلاج کا روش کا ماضی جاننے کا  
تجسس آج پورا ہو رہا تھا آج سب اس کے  
سامنے بیٹھ کر بات کر رہے تھے حنین نے  
جب بولنا شروع کیا تو اس کی آنکھوں سے

جب بولنا شروع کیا تو اس کی آنکھوں سے  
آنسو بہنے لگے یہی حال رحمان ملک کا تھا  
اور بلاج احمد خان کی آنکھیں آنسوؤں سے  
بھری ہوئی تھی اور غصے کی شدت سے سرخ  
ہوئی تھی اس کا بس نہ چلا کہ وہ اس شخص

بھری ہوئی تھی اور غصے کی شدت سے سرخ

ہوئی تھی اس کا بس نہ چلا کہ وہ اس شخص

کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے جس نے اس کی

جان کو اتنی تکلیف پہنچائی اور حنین کی بھی

ہک

جان کو اتنی تکلیف پہنچائی اور حنین کی بھی  
ہچکی بن گئی وہ بھی رونا شروع ہو گیا اور یہی  
حال باقی سب کا بھی تھا۔۔۔۔۔  
کوئل بیگم جو انہیں ملازمہ کے ساتھ چائے  
دینے آئی تھی وہ بھی رونے لگی

دینے آئی تھی وہ بھی رونے لگی  
حنین کو ایسے روتا دیکھ کر آگے آئی اور  
حنین کو اپنے گلے سے لگایا نہیں میرے بچے  
روتے نہیں



روتے نہیں

پھوپھو ----- وہ بلک بلک

کر رونے لگا تو کوئل بیگم نے آگے بات کا

آغاز کیا اور انہیں اپنی ساری داستان سنائی

کی کیا ہوا کیسے ہوا

ماضی

دن ایسے ہی پر لگا کر گزرنے لگے کوئل بیگم  
نے بھی اپنے بچوں کے لیے خود کو سنبھال  
لیا تھا دن ہفتوں میں اور ہفتے سالوں میں

گزر گئے۔

اسفندیار خانزادہ کو گزرے چار سال ہو گئے  
تھے ان کا بیٹا بھی چار سال کا ہو گیا تھا جبکہ  
روش ساڑھے چھ سال کی ہو گئی تھی وہ

معمومہ سے بہت دور تھا کہ اس کی

روش ساڑھے چھ سال کی ہو گئی تھی وہ  
معصوم سی بچی بہت پیاری تھی کہ اس میں  
پری کا گمان ہوتا تھا اس عمر میں بھی بے  
تخاشہ حسن کی مالک تھی پر وہ بہت موٹی تھی

تخاشہ حسن کی مالک تھی پر وہ بہت موٹی تھی

ہر وقت کھانے کی شوقین-----

گاؤں کے سرداری سردار انور سنبھال رہے

تھے جب تک اسفندیار خانزادہ کا بیٹا جس کا

نام اس خانزادہ تھا جو خود اس سردار کا

تھے جب تک اسفندیار خانزادہ کا بیٹا جس کا  
نام ماہر خانزادہ تھا جو خوبہو اپنے باپ کی کاپی  
تھا بالکل اپنے باپ کے نقوش رکھتا تھا جسے  
دیکھ دیکھ کر کوئل بیگم جیتی تھی اور پھر

دیکھ دیکھ کر کومل بیگم جیتی تھی اور پھر

ایک دن ایسا بھی آیا جب ایک بار پھر سے

سب کچھ تہس نہس ہو گیا۔

انور صاحب کے بھائی عمران کومل بیگم کو

بھلا کیسے بتا

انور صاحب کے بھائی عمران کو مل بیگم کو  
حاصل کرنا چاہتا تھا۔

اب اس کی مرضی تھی کہ کسی طرح وہ کو مل  
بیگم کو حاصل کر کے اسفندیار خانزادہ کی



اب اس کی مری کی نہ کی سرحدوں

بیگم کو حاصل کر کے اسفندیار خانزادہ کی

سرداری بھی حاصل کرے مگر اس میں ایک

رکاوٹ تھی ائی جی پنجاب جو ہر دوسرے

تیسرے دن وہاں چکر لگاتا تھا اس نے چار

تیسرے دن وہاں چکر لگاتا تھا اس نے چار

سال تو چھپ کر گزارے لیکن اسے معلوم

تھا پولیس ابھی بھی اسے ڈھونڈ رہی ہے

اسفندیار خانزادہ نے اسے جیل سے رہا نہیں

تھا کہ اس کے ساتھ ساتھ

اسفندیار خانزادہ نے اسے جیل سے رہا نہیں

تھا کروایا اس کی وجہ سے اسے سزا ہوئی

تھی جس کو اس نے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا

مگر وہ بھول گیا تھا کہ اس نے کتنی معصوم

لڑکوں کی عزتوں کو داغدار کیا تھا اس کے

مگر وہ بھول گیا تھا کہ اس نے کتنی معصوم  
لڑکیوں کی عزتوں کو داغدار کیا تھا اس کے  
بعد انھیں موت کی گاٹ بھی اتارا تھا جس  
کی اسے سزا ملی مگر وہ اپنی غلطی ماننے کے

کی اسے سزا ملی مگر وہ اپنی غلطی ماننے کے  
بجائے ایک ہنستے بستے خاندان کو برباد کر گیا  
اور اب اس کی نظر 20 گاؤں کی سرداری پر  
اور کوئل بیگم پر تھی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ  
اسفند، خانزادہ کا واسطہ ہے جس کے نام

اور کومل بیگم پر تھی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ  
اسفندیار خانزادہ کا وارث ہے جس کے نام  
سب کچھ ہے اور اب وہ اس وارث کو ختم  
کرنا چاہتا تھا ایسے ہی ایک رات کومل بیگم  
کو محسوس ہوا کوئی سے جو حویلی میں گھس آتا

لرنا چاہتا تھا ایسے ہی ایک رات لومل بیہم  
کو محسوس ہوا کوئی ہے جو حویلی میں گھس آیا  
ہے مگر اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ بچوں کی  
طرف متوجہ ہو گی مگر پھر کھٹکنے کی آواز پر  
انہوں نے دروازے سے باہر جا کر دیکھا تو

انہوں نے دروازے سے باہر جا کر دیکھا تو  
انہیں حوالا نظر آیا جسے دیکھ کر وہ جلدی سے  
کمرے میں گئی اور اندر سے کمرہ لاک کر لیا  
جلدی سے فون ملانے لگی دوسری طرف سے



جلدی سے فون ملانے لگی دوسری طرف سے

انور صاحب نے فون اٹھایا

بھائی-----بھائی-----

صاحب-----گھر

-----۳-----

-----میں-----

کوئی-----؟ ان سے بولا نہیں تھا جا

رہا

انور صاحب جو کہ آج ڈیرے پر ہی رکے

ہوئے تھے کیونکہ گاؤں کا مسئلہ تھا جس کی  
وجہ سے انہیں گاؤں جانا تھا پر رات کا سفر  
کرنے سے گریز کیا اور ڈیرے پر ہی رہ گئے  
حویلی میں کوئل بیگم تھی اور وہ اکیلے میں  
نہیں تھیں کہ کسی کو ہراسہ نہ دے سکیں

حویلی میں لومل بییم ھی اور وہ الیلے میں  
یہاں نہیں رہ سکتے تھے ابھی انہوں نے  
سونے کی تیاری کی تھی کہ فون آگیا پھر وہ  
جلدی سے اٹھے اور حویلی کے لیے نکلے

-----

-----

حویلی کے گارڈز بے ہوش پڑے تھے جنہیں  
دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ کوئل بیگم کا وہم  
ٹھیک تھا انور صاحب تیز قدموں سے حویلی  
میں داخل ہوئے لائٹ جو بند کر دی گئی تھی

میں داخل ہوئے لائٹ جو بند کر دی گئی تھی

اسے ان کی اور ہر طرف روشنی ہو گئی

عربان جو ہر ایک کمرہ کھول کر دیکھ رہا تھا

کیونکہ حویلی بہت بڑی تھی ابھی وہ کومل بیگم

کے کمرے سے دو کمرے دور تھا کہ اس

کیونکہ حویلی بہت بڑی تھی ابھی وہ کوئل بیگم  
کے کمرے سے دو کمرے دور تھا کہ اس  
اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا  
عرمان نے پیچھے دیکھا تو اپنا بھائی انور صاحب

وہاں کھڑے نظر آئے

بھائی-----؟

انور صاحب نے عمران کو دیکھ کر قدم اس  
کی طرف بڑھایے اور کچھ بھی سوچنے سمجھے کا

بقیہ بیان کے لیے کتاب کے آخر کی طرف



کی طرف بڑھایے اور کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا

موقع دیے بغیر ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے

مارا تم کہنے انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی

اس حویلی میں قدم رکھنے کی تم اپنی گھٹیا

کے لیے جس کی تم نے اپنی گھٹیا

اس حویلی میں قدم رکھنے کی تم اپنی گھٹیا  
حرکتوں سے باز کیوں نہیں آتے کچھ تو شرم  
کرو۔۔۔۔۔ انور صاحب پھٹ پرے  
بھائی میری بات سنیں میں آپ کو سمجھاتا

بھائی میری بات سنیں میں آپ کو سمجھاتا  
ہوں اس میں ہمارا فائدہ ہے۔۔۔۔۔ اس نے  
اپنے بھائی کو قائل کرنا چاہا۔۔۔  
چپ کرو بدذات۔۔۔۔۔۔۔ آج میں تمہیں

11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 1044 10



دھاڑے

پولیس کا سن کر عمران کو اپنے بھائی پر بہت

غصہ آیا اس نے بھائی کو فون نکالنے نہ دیا

اور اسے گلے سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

اور اسے گلے سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔ مجھے پولیس کے حوالے کرے

گا

تو۔۔۔۔۔ ان کا محافظ بنے گا دیکھ اب

تو۔۔۔۔۔ میں اسے اپنے گھر

تو۔۔۔۔۔ ان کا محافظ بنے گا دیکھ اب  
میں تیرے سامنے ہی اس سردارنی کے حسن  
کا فائدہ اٹھاؤں گا  
تیرے سامنے اسے پامال کروں گا اور اس کی

کا فائدہ اٹھاؤں گا

تیرے سامنے اسے پامال کروں گا اور اس کی  
بچیوں کو بھی استعمال کر کے مار دوں گا پھر  
اس کے وارث کو مار کر سب کچھ میرا ہو  
جائے گا اور اس سردارنی کو میں اپنے رکھیل



جائے گا اور اس سردارنی کو میں اپنے رکھیل  
بنا کر رکھوں گا۔۔۔ اور تو دیکھتا رہ جائے گا  
میرے پاس ساری پاور آجائے گی میں سردار  
بن جاؤں گا۔۔۔۔

بن جاؤں گا۔۔۔۔

وہ بے

ڈنگے قفقے لگانے لگا۔

اس کی بکو اس پر انور ونگ رہ گے آخر ان کا

ڈنگے قہقہے لگانے لگا۔

اس کی بکو اس پر انور ونگ رہ گئے آخر ان کا

بھائی کیسے اس راہ کا مسافر بن گیا تھا

کہاں کمی رہ گئی تھی ان کی پرورش میں ہر

جہاں سے کہ انگن سے پہلے سے اس سے الگ رہتا

ہاں می رہ سی سی ان لی پرورس میں ہر  
چیز اس کے مانگنے سے پہلے وہ اسے لا دیتے  
آج وہ بھائی ان کے گلے سے پکڑ کر کھڑا تھا  
اپنے ہی گھرانے کو اس نے تباہ کر دیا تھا  
اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے

اپنے ہی کھرانے کو اس نے تباہ کر دیا تھا

اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے

کوئل بیگم کمرے سے ان کی ساری باتیں

سن چکی تھی۔۔۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی

انہوں نے کانٹے ہاتھوں سے اپنے بھائی وقار





۔۔۔۔۔ بھالی۔۔۔۔۔ اجائیں۔۔۔۔۔ وہ رولے

ہوئے انھیں بلانے لگی

گڑیا میری جان کون کس کی بات کر رہی ہو

مجھے بتاؤ بتاؤ بچے۔۔۔۔۔ وقار صاحب تڑپ

ہی گئے اپنی لاڈلی بہن کی آواز سن کر جو







ہوں آپ نے ڈرنا نہیں۔۔۔

اس کے بعد وقار صاحب نے بھائیوں کو

ساتھ لیا اور وہاں سے نکل گے

عرمان نے انور کو ایک کمرے میں کرسی پر

بیٹھا کر چادر سے ماندھ دیا اور خود وہ ماتی

عربان نے انور کو ایک کمرے میں کرسی پر  
بیٹھا کر چادر سے باندھ دیا اور خود وہ باقی  
کمرے چیک کرنے لگا ایک کے بعد ایک کمرہ  
چیک کر کے دروازہ کھولتا اندر جاتا دیکھتا کوئی

بھی نہ ملتا تھا۔ یہ سب کچھ

چیک کر لے دروازہ لھولتا اندر جاتا دیکھتا کوئی

بھی نہ ملتا تو دوسرے کمرے میں جاتا

ایک دروازے پر پہنچ کر اس نے دیکھا

دروازہ اندر سے بند ہے اس وجہ سے اس کو

مکرہ چہرہ پر مسکراہٹ آئی

مکرہ چہرہ پر مسکراہٹ آئی

میری جان کو مل ادھر ہے کوئل دروازہ کھولو

دیکھو میں آیا ہوں عمران -----

عمران نے کہا تم باہر آؤ تمہیں یاد ہے عمران

جس کے تیرے دل میں تھیں

عربان نے کہا تم باہر آؤ تمہیں یاد ہے عربان  
وہی جس کو تم کلج میں منہ بھی نہیں لگاتی  
تھی میں تو تم سے پیار کرتا تھا۔۔۔ تمہیں  
پرپوز کیا تھا پر تم نے مجھے اپنے بھائی سے

پرپوز کیا تھا پر تم نے مجھے اپنے بھائی سے  
مروایا تھا اور پھر اس اسفندیار خانزادہ سے  
شادی کر لی مجھ میں کیا کمی تھی آج میں تجھے  
حاصل کر لوں گا تیری وجہ سے میں نے کیا  
کیا غلط کام نہ کیا تیرے شوہر کو بھی میں نے



کیا غلط کام نہ کیا تیرے شوہر کو بھی میں نے  
مارا تجھے پتہ ہے میں اب تجھے اپنی رکھیل بنا  
کر رکھوں گا پہلے تو میری محبت تھی اگر تم  
مجھ سے شادی کر لیتی تو آج میری رانی ہوتی

مجھ سے شادی کر لیتی تو آج میری رانی ہوتی

پر تم اس اسفندیار خانزادہ کی بیوی بن گئی

اب تو میری بیوی بننے کے قابل نہیں رہی

رکھیل بنے گی

[illegible]



کوئل بیلم اندر تھر تھر کانپ رہی تھی انہوں  
نے بیڈ پر اپنے بچوں کو دکھا جو سونے کے  
لیے لٹائے تھے روش وہاں نہیں تھی ان  
کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ بھاگ کر بیڈ  
کے پاس گئی دیکھا ماہ نور ماہر وہی تھے پر



انہوں نے نور کو جگا کر پوچھا ماما وہ تو باہر

گئی تھی جب آپ گئی تھی آپ کے

پچھے۔۔۔۔۔ کیا ہوا ماما آپ رو کیوں رہی

ماہ نور جو کہ لگ بگ نو سال کی تھی وہ اپنی

ماں کو یوں روتا ہوا دیکھ کر ان سے لپٹ

ماں لویوں روتا ہوا دیکھ کر ان سے پت

گنتی ماما کیا ہوا اس نے پھر پوچھا

نور۔۔۔۔۔بچے۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔آگیا۔۔۔۔۔بچے۔۔۔۔۔اب

۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔ہوگا۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔

----- کیا ----- ہوگا ----- وہ -----

ہم ----- وہ ----- ہم

----- سب ----- وہ ----- ہمیں

----- مار ----- دے -----



-----مار-----دے-----

گا-----بچے-----اس-----نے

-----آپ-----کے-----

پاپا-----کو بھی-----مارا

تھا-----

تھا۔۔۔۔۔

کوئل بیگم رونے کے دوران ہچکیاں لیتے

ہوئے بولی

وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ روش

۔۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔ باہر۔۔۔۔۔ سے۔۔۔۔۔ کہا

وہ۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔روس

۔۔۔۔۔بھی۔۔۔۔۔باہر۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔کیا

کریں۔۔۔۔۔ہم۔۔۔۔۔کویل بیگم رو رو کر

ہلکان ہو رہی تھی

عرمان دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا کویل بیگم دروازہ

ہمیں ٹھول رہی تھی مگر دل میں دعا کر رہی  
تھی کہ روش اس آدمی کے ہاتھ نہ آئے مگر  
تقدیر کو تو کچھ اور ہی منظور تھا عرمان  
دروازہ کھٹکھٹاتا تھک گیا تھا پر کوئل بیگم نے  
دروازہ نہ کھولا وہ کوئی چیز ڈھونڈنے گیا جس

دروازہ نہ کھولا وہ کوئی چیز ڈھونڈنے گیا جس  
سے دروازہ کھول کر وہ اندر جا سکے ابھی وہ  
لاونچ میں آیا ہی تھا کہ صوفے پر اس کی نظر  
روش پر بڑی جو وہیں سو رہی تھی اس کے  
شہین مسکراتے آگے

روش پر بڑی جو وہیں سو رہی تھی اس کے  
چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آگئی اس کی  
آنکھیں چمکی وہ قدم قدم چلتا روش کے پاس  
آیا جو سکون کی نیند سو رہی تھی اس کے

آیا جو سکون کی نیند سو رہی تھی اس کے  
پاس پہنچ کر وہ اپنی غلیظ نظروں سے روش  
کو دیکھ رہا تھا اس عمر میں بھی پریوں جیسا  
حسن تھا وہ حیران کر دینے والا حسن تھا  
عرمان اپنی غلیظ ہاتھوں سے اس کے گالوں

کو چھو رہا تھا گالوں کو چھوتے چھوتے اب  
اس کے ہاتھ روش کی گردن پر رینگ رہے  
تھے اس کے گالوں کو لبوں سے چھوا اور  
اس کے نقش نقش کو اپنے غلیظ ہاتھوں سے  
چھو رہا تھا۔



چھو رہا تھا اس نے روش کے گال پر اپنے  
دانت گاڑے اس نے اتنے زور سے کاٹا کہ  
روش کے چہرے پر نشان پر گیا جس پر  
روش کی آنکھ کھل گئی اس نے جب کسی

روس کے چہرے پر تسال پر لیا جس پر  
روش کی آنکھ کھل گی اس نے جب کسی  
شخص کو دیکھا تو وہ ڈر گی عرمان نے جب  
اسے آنکھیں کھولے دیکھا تو اس کے چہرہ پر  
مکرو مسکراہٹ آگئی ----

اسے اٹھیں ہوئے دیکھا تو اس کے چہرہ پر

مکرو مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔

آپ کون ہیں ماہ روش نے معصومیت سے

پوچھا۔۔۔۔۔ میں تمہارا ہونے والا پایا یہ

کہہ کر عرمان نے قہقہہ لگایا پھر اس کے

پوچھا۔۔۔۔۔ میں تمہارا ہوئے والا پایا یہ

کہہ کر عرمان نے قہقہہ لگایا پھر اس کے

ورسے گال پر اپنے دونت گاڑے اسے

ابھی بھی سکون نہیں تھا آ رہا اس نے

روش کی گردن کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا درد

روش کی گردن کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا درو  
سے روش کی چیخیں بلند ہوئی پھر کچھ سوچ  
کر وہ بولا آؤ تمہیں میں تمہاری ماں کے پاس  
لے کر چلوں یہ کہتے اس نے روش کے بازو

لے کر چلوں یہ کہتے اس نے روش کے بازو

سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیا اور گھسیٹتا ہوا

اوپر لے گیا اور اسے اس کمرے کے باہر

لے گیا جہاں کوئل بیگم تھی

کہا کہ ان کو ملے گا

لے لیا جہاں کوئل بیگم ہی

کوئل دروازہ کھول تیری بیٹی میرے پاس ہے

اپنے ہونے والے پاپا کے پاس اس کا مکہ

قہقہہ پھر گونجا کوئل بیگم کے تو ہاتھ پاؤں

ٹھنڈے پڑ گئے وہ کانپنا شروع ہو گئی انھیں

ٹھنڈے پڑ گئے وہ کانپنا شروع ہو گئی انھیں  
سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا کریں ان سے قدم بھی نہ  
اٹھایا گیا جبکہ عرفان نے روش کے گلے سے  
پکڑ کر اس کا گلا دبانا شروع کر دیا جس کی وجہ  
سب اس سے باز رہے لہذا یہ مسرت سے زانگلا



پکڑ کر اس کا گلا دبانا شروع کر دیا جس کی وجہ  
سے اسے سانس لینے میں مسئلہ ہونے لگا اور  
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

کومل دیکھ میں تیری بیٹی کا کیا حال کر رہا  
ہوں اب تو ماہر آ جا یہ سننا تھا کہ کومل بیگم

ہوں دیکھ میں میری بیٹی کا کیا حال رہا  
ہوں اب تو باہر آ جا یہ سننا تھا کہ کوئل بیگم  
نے جٹ سے دروازہ کھولا اور جب دیکھا تو  
ان کو اپنی آنکھوں پر یقین نا آیا ان کی  
معصوم بیٹی اس درندے کے قبضے میں تھی



جس پر عمران نے زور سے روش کو چھوڑا  
جس پر اس کا سر دیوار کے ساتھ لگا اس  
کے منہ سے ایک چیخ نکلی درد کی شدت سے  
اس کی آنکھوں میں آنسو آگے کو مل بیگم

اس کی آنکھوں میں آنسو آگے کو مل بیگم  
تڑپ کر اس کی طرف بھڑی جب عرمان  
نے دوبارہ سے روش کو پکڑا اس کے بالوں  
سے پکڑ کر اوپر اٹھایا جس کی وجہ سے اسے

سے پر سر اوپر اٹھایا۔ اس کی وجہ سے اسے

درد ہوا۔۔۔۔۔

درد سے اس کے سسکی نکلی روش رونا

شروع ہو گئی اس کا سر اتنی زور سے دیوار پر

مارا کے اس کے سر سے خون کی ایک لکیر

نگلی

تجھے پہلے بولا تھا نا باہر آ تو نہیں آئی اب دیکھ

میں تیرے سامنے تیری بیٹی کا کیا حال کرتا

ہوں پہلے میں نے سوچا کیوں نہ اس کے

جس نے مجھے پہلے بولا تھا نا باہر آ تو نہیں آئی اب دیکھ

ہوں پہلے میں نے سوچا کیوں نہ اس کے  
حسن کو خراج پیش کی جائے اس کی حسن کو  
فائدہ اٹھاؤں میں اٹھا بھی لیتا پر پھر پتہ ہے  
کیوں نہیں روند اے



لیوں نہیں روند اے

بتاؤں-----بول بتاؤں

عرمان نے زور سے چیخ کر کہتے ساتھ ہی ماہ

روش کو ایک تھپڑ مارا جس پر کومل کے منہ

سے چیخ نکلی



-----بتاؤ----- کوئل بیلم نے

ایک ایک لفظ کو بہت مشکل سے ادا کرتے

ہوئے کہا کوئل کی بے بسی پر وہ کھل کے

مسکرایا میں نے تجھے بتاتا ہوں میں نے اس

لے اس کی عزت کو ماماں نہیں کہا کیونکہ تجھ

مسکرایا میں نے تجھے بتاتا ہوں میں نے اس  
لیے اس کی عزت کو پامال نہیں کیا کیونکہ تجھ  
سے شادی کے بعد یہ میری بیٹی بن جائے گی  
اچھا لگوں گا بیٹی کو پامال کرتا ہوا یہ کہہ کر  
نکلتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ

کے صدق کے بعد یہ میری بی بی بن جائے گی

اچھا لگوں گا بیٹی کو پامال کرتا ہوا یہ کہہ کر

اس نے مکرو قہقہہ لگایا اور کوئل بیگم پھوٹ

پھوٹ کر رونے لگی اس کے آگے ہاتھ جوڑ

لیے تم ---- ایسے ---- کیوں ---- کر

لیے تم۔۔۔۔۔ ایسے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ کر

۔۔۔۔۔ رہے۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔

نے۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ بگاڑا۔۔۔۔۔ ہے

۔۔۔۔۔ تمہارا۔۔۔۔۔ کوئل بیگم روتے ہوئے

ہو۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔ لہز بھر نہیں تھا۔۔۔۔۔

--- تمہارا۔۔۔ کوئل بیگم روتے ہوئے

بولی ان سے بولنے بھی نہیں تھا ہو رہا

یہ تو پوچھ رہی ہے کہ تو بابا بابا تو نے کیا بگاڑا

ہے میرا آبتاتا ہوں روش رو رہی تھی جبکہ

کہا بیگم سے بات کرنے کے لئے

ہے میرا آبتاتا ہوں روش رو رہی تھی جبکہ  
کوئل بیگم سے بات کرنے کے دوران عرفان  
نے روش کو گلے سے پکڑا اور غصے سے  
واڑھا تو چپ کرتی ہے کہ نہیں بتا بتا تیرا گلا  
کے تھے



دارھا تو پتہ پتہ ہے کہ میں بنا بنا کر

دبا کر تجھے مار دوں بول کمینہ بول یہ کہتے ساتھ

ہی اس نے پھر سے ماہ روش کو زور سے

جھٹکا جس کی وجہ سے روش فرش پر جا کر

گری اور ساتھ ہی وہ چیخنے لگی اس کا درد سے

ری اور ساتھ ہی وہ یسے ہی اس کا دروے

برا حال تھا جبکہ کومل کا تو کلیجہ منہ کو آگیا

ان کی نازک بچی کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا تھا

اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی

اب بول کیا پوچھ رہی تھی کہ تم نے کیا

اب بول کیا پوچھ رہی تھی کہ تم نے کیا  
بگاڑا ہے میرا میں عمران جس کو تجھ سے  
بے پناہ محبت ہوئی میں کلج کا سب سے  
قابل شریف لڑکا تیرے عشق میں پاگل ہو گیا  
تجھ سے محبت کا اظہار کیا اور تو نے کیا کیا

تجھ سے محبت کا اظہار کیا اور تو نے کیا کیا

مجھے کلج کی لڑکوں سے مار پڑوائی اور بعد میں

اپنے بھائیوں سے کہہ کر مجھے کلج سے نکلوایا

میری تذلیل کروائی کیا بگڑ جاتا تیرا اگر تو

میری محبت قبول کر لیتی میں ایسا نہ بنتا میں

میری محبت قبول کر لیتی میں ایسا نہ بنتا میں  
آج میری کیا غلطی تھی جس کی سزا مجھے تو  
نے ایسے دی

کوئل پریشان ہوگی انہیں تو معلوم ہی نہیں









تم پھر جھوٹ بول رہی ہو وہ کہتے ساتھ  
کوئل کی طرف بڑھا اور اس کے بالوں سے  
پکڑ کر کوئل کے چہرے پے پھنکارا اب  
دیکھ میں تیرے ساتھ کیا کروں گا تمہارے

اس معصوم چہرے پر مٹا تھا تیرے اب  
اسی چہرے کو کسی کے بھی دیکھنے کے قابل

نہیں چھوڑوں گا وہ یہ کہتے ہی انہیں کھسیٹتا

ہوا اندر لے گیا جہاں انور کو باندھا ہوا تھا

جو اپنے بازو کھولنے کی کوشش کر رہا تھا

کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے تم پاگل ہو گئے

ہو۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے کہا



اب کچھ بھی نہیں کرو گے چھوڑو اسے انور

نے عرمان سے کہا بھائی آپ بھی اس کا

ساتھ دے رہے ہیں آپ کو پتہ ہے نہ میں

اس کی وجہ سے اس حال تک پہنچا ہوں

اس کی وجہ سے اس حال تک پہنچا ہوں  
اس کی وجہ سے میں ایسا بن گیا اب یہ  
میری بنے گی میں اسے حاصل کر کے رہوں  
گا ورنہ اس کے بیٹے کو مار دوں گا میں اس  
کے وارث کو مار کر اس سے شادی کروں گا

کے وارث کو مار کر اس سے شادی کروں گا

پھر سب کچھ میرا ہو جائے گا کوئی مجھے کچھ

بھی نہیں کہہ سکے گا یہ کہتے ساتھ اس نے

کوئل بیگم کو بیڈ پر گرا دیا اب آپ دیکھیں

گ

کوئل بیگم کو بیڈ پر گرا دیا اب آپ دیکھیں  
گے میں اپنا انتقام آج پورا کروں گا انور  
صاحب نے اسے باز رکھنا چاہا لیکن اس نے  
ان کی باتوں پر کان نہ دھرے اور کوئل کے



ان کی باتوں پر کان نہ دھرے اور کوئل کے  
چہرے کو دیکھا جو رو رہی تھی ہاں ایسے ہی  
رو تجھے ایسے ہی تڑپانا چاہتا ہوں میں لیکن کیا  
فائدہ تجھے ایسے روند کر تجھے تو فرق نہیں

ٹہن گالیں کہہ رہی تھیں کہ میں نے کیا کیا

فائدہ تجھے ایسے روند کر تجھے تو فرق نہیں  
پڑے گا ایسے کرتا ہوں تیری بیٹی کا ایسا حال  
کرتا ہوں کہ ساری زندگی تو رونے اس کے  
غم میں ----

عزم میں ----

اب اس کے شیطانی دماغ میں پتہ نہی کیا  
سمائی کہ وہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا جہاں پر  
روش زمین پر اوندے میں پڑی ہوئی تھی اس  
نے اسے بالوں سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے

روش زمین پر اوندے میں پڑی ہوئی تھی اس  
نے اسے بالوں سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے  
اندر لایا اسے ایسے گھسیٹتے ہوئے اندر لایا جس  
پے روش کی چیخیں نکل گئی کیونکہ آگے اس  
کے سر پر جوٹ لگی ہوئی تھی، عماران کا اسے

پے روش کی چینیں نکل گئی کیونکہ آگے اس  
کے سر پر چوٹ لگی ہوئی تھی عرمان کا ایسے  
دروندوں کی طرف سے گھسیٹ کر لانا اس  
معصوم جان پر عذاب بن گیا اس نے روش  
کو بازو سے پکڑ کر جھنجوڑ کر کھڑا کیا اور پھر

معصوم جان پر عذاب بن گیا اس نے روش  
کو بازو سے پکڑ کر جھنجوڑ کر کھڑا کیا اور پھر  
کوئل بیگم سے کہا دیکھ میں تیری بیٹی کا کیا  
حال کرتا ہوں تو نے مجھے دتکارا تھا دیکھ میں  
تو میری بیٹی کو اسے قابو نہ دے جھنجوڑ دے گا یہ

حال کرتا ہوں تو نے مجھے دتکارا تھا دیکھ میں

تیری بیٹی کو اس قابل نہیں چھوڑوں گا میں

اسے ایسے بنا دوں گا کہ ہر کوئی اسے

دھتکارے گا دیکھنا تیری بیٹی کا کوئی بھی سہارا

اے یہ جادوؤں کا ہر دس کے  
دھتکارے گا دیکھنا تیری بیٹی کا کوئی بھی سہارا  
نہیں بنے گا پر میں اس کا سہارا ضرور بنوں  
گا بابا بابا بابا بابا۔۔۔۔۔ تو نے مجھے دتکارا تھا  
میں تیری اس بیٹی سے بڑھاپے میں شادی



میں تیری اس بیٹی سے بڑھاپے میں شادی  
کروں گا اس نے یہ کہا اور زور سے روش کا  
سر دیوار پر دے مارا اس نے اتنی زور سے  
روش کو دھک دے کر اس کا سر دیوار سے  
مارا کہ روش کے خون سے دیوار رنگ گئی

ماراے روس لے خون سے دیوار رنگ سی

اور اس کے سر سے خون بہنا شروع ہو گیا

اس نے وہاں بس نہ کیا بلکہ اس نے روش

کے بالوں سے پکڑ کر دوبارہ اس کا سر دیوار

پر دے مار روش کے چہیں پورے کمرے

پر دے مار روس لے پیہیں پورے لہرے  
میں گونجنے لگی اور کومل بیگم تڑپ تڑپ کر  
اس سے اپنی بیٹی کی زندگی کے بھیک مانگنے  
لگی۔۔۔۔۔ روش زمین پر ہی لیٹ کر تڑپنے  
لگی اس کے سر اس کا پورا منہ اس کے

للی اس کے سر اس کا پورا منہ اس کے  
کپڑے سب خون سے تر ہو چکے تھے اس  
کے سر پر اتنا گہرا زخم آیا تھا کہ اگر کوئی  
دیکھ لیتا تو اس کا دل خراب ہو جاتا اس  
نے ابھی بھی بس نہ کی بلکہ اس نے چادر لی

نے ابھی بھی بس نہ کی بلکہ اس نے چادر لی  
اور اس کے ٹانگیں باندی انور صاحب منتیں  
کرتے رہے کہ نہ کرنا تجھے اللہ کا واسطہ تجھے  
اپنے ماں باپ کا واسطہ اسے چھوڑ دے وہ  
بچی سے معصوم بچی سے اس کو چھوڑ دے

بچی ہے معصوم بچی ہے اس کو چھوڑ دے  
جس پر وہ قہقہہ لگا کر ہنستا۔۔۔۔۔

میں اس کا باپ ہوں میں اس کو کچھ بھی کر  
سکتا ہوں اوہو وہ پھر قہقہہ گا کر ہنستا اور اس

سکتا ہوں اوہو وہ پھر قہقہہ گا کر ہنستا اور اس

نے روش کے ٹانگوں سے باندھ کر اس کا

پنکھ کے ساتھ الٹا لٹکا دیا اس کو ایسے الٹا

ٹکایا کہ اس کے سر سے خون بہتا ہوا نیچے

ٹکایا کہ اس کے سر سے خون بہتا ہوا نیچے  
فرش پر گرنے لگا اس نے روش کے گلے  
سے پکڑ کر دبانا شروع کیا جس پر روش کا  
سانس لینا مشکل ہونے لگا کوئل بیگم تڑپنے  
لگی، انہوں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے کہ



لگی انہوں نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے کہ  
وہ اسے چھوڑ دے وہ ان کی معصوم بچی کو  
چھوڑ دے لیکن وہ ظالم باز نہ آیا کوئل بیگم  
نے اس کے بازو سے پکڑ کر پیچھے کرنا چاہا تو

نے اس کے بازو سے پکڑ کر پیچھے کرنا چاہا تو

عربان نے انھیں دھکا دیا جس سے وہ

اوندے منہ فرش پر گری۔۔۔۔۔

اس نے روش کا گلا دبایا پھر اس کے

کندھے پر سے قمیض پھاڑی اور اسے ناخن

کندھے پر سے قمیض پھاڑی اور اپنے ناخن  
گاڑے اور ناخنوں سے اس کے بازو پر زخم  
بنا دے اس جنگلی انسان سے ناخن بھی  
جانوروں کی طرح تھے اس کے بازو پر اتنی

بنا دے اس کی احسان کے مان بھی

جانوروں کی طرح تھے اس کے بازو پر اتنی

سختی سے اس نے ناخن گاڑے روش سسک

بھی نا سکی وہ بے ہوش ہو گئی تھی اسے

بے ہوش ہوتا دیکھ کر اس نے اس کی

بے ہوش ہوتا دیکھ کر اس نے اس کی  
ٹانگیں کھولی اور اسے نیچے اتارا اسے نیچے اتار  
کر ٹھنڈے فرش پر رکھا اب دیکھ تیری بیٹی کا  
میں کیا کرتا ہوں اس نے یہ کہا اور اپنے

کر ٹھنڈے فرش پر رکھا اب دیکھ تیری بیٹی کا

میں کیا کرتا ہوں اس نے یہ کہا اور اپنے

پاؤں سے اس کے منہ کو مسلنے لگا جس پر

کوئل بیگم تڑپ کر بیٹھ گئی اور اس تک پہنچی

اور اس کے پاؤں ہٹائے اور اپنی بیٹی کے

لو مل بیہم تڑپ لر بیٹھ لئی اور اس تک پہنچی

اور اس کے پاؤں ہٹائے اور اپنی بیٹی کے

اوپر سائے کی طرح لیٹ گئی

میری ----- بیٹی ----- کو ----- کچھ -----

نہ ----- کرو ----- میری ----- بیٹی ----- کو

نہ۔۔۔ کرو۔۔۔ میری۔۔۔ بیٹی۔۔۔ کو  
۔۔۔۔۔ کچھ۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ کرو۔۔۔۔۔ وہ بار بار

یہی کہہ رہی تھی

جس پر اس نے کوئل بیگم کی چٹھیا سے پکڑا  
اور انھیں کھڑا کیا تو مے آگے آئے گے، تو



جس پر اس نے کوئل بیگم کی چٹھیا سے پکڑا  
اور انھیں کھڑا کیا تو میرے آگے آنے لگی تو  
میری رکھیل بنے گی اب دیکھ میں تیرا کیا  
حال کرتا ہوں وہ پاگل ہو چکا تھا کبھی کہتا  
کہ اے کھیل کھیل کھیل کھیل کھیل کھیل کھیل

کومل کو رکھیل بناؤں گا کبھی کہتا روش سے

بیابا رچاؤں گا کبھی کہتا کومل سے شادی کر

کے روش کا باپ بنوں گا وہ ایک دماغی

مریض تھا۔۔۔۔۔

مریض تھا۔۔۔۔

باہر سے سائرن کی آواز آنی شروع ہوئی اور

عربان نے جب سائرن کی آواز سنی تو اس

نے کومل کو ایک سائیڈ پہ پھینکا اور بولا

یہ نہ سمجھنا کہ میں واپس نہیں آؤں گا میں

یہ نہ سمجھنا کہ میں واپس نہیں آؤں گا میں  
واپس آؤں گا اور اس بار جب آؤں گا تو  
تیری اسی بیٹی کو لے کر جاؤں گی یہ بات یاد  
رکھنا اگر یہ بچ گئی تو یہ میری رکھیل بنے گی تو  
تین

رہنا اگر یہ بچ ہی لو یہ میری رخیل بے لی لو

تو نہیں بن سکی چل تیری بیٹی ہی صحیح

پہلے سوچا تھا اس کا باپ بنوں گا لیکن نہیں

اب میں اس کو اپنے رکھیل بناؤں گا تو بچا

سکتی ہے تو بچا لے اسے مجھ سے۔۔۔۔۔ وہ

سکتی ہے تو بچا لے اسے مجھ سے۔۔۔ وہ

گھٹیا زبان استعمال کرتا ہوا باہر نکل گیا

عرمان پولیس کے سارن کی آواز سن کر

اس نے نکل کر باہر نکل گیا۔۔۔

عرمان پولیس کے سارن کی آواز سن کر  
وہاں سے نکلا اور جاتے ہوئے اسے ماہر نظر  
آیا جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا اپنی ماں  
کو ڈھونڈ رہا تھا ماہ نور اور ماہر کو کوئل بیگم  
نے بیڈ کے نیچے چھپا دیا تھا نور تو وہیں سو

آیا جو چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا اپنی ماں  
کو ڈھونڈ رہا تھا ماہ نور اور ماہر کو کوئل بیگم  
نے بیڈ کے نیچے چھپا دیا تھا نور تو وہیں سو  
گئی تھی لیکن ماہر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا  
ہوا ماہر نکل آیا تھا اور اپنی ماں کو ڈھونڈ رہا



و دھونڈ رہا تھا ماہ نور اور ماہر کونوں

نے بیڈ کے نیچے چھپا دیا تھا نور تو وہیں سو

گئی تھی لیکن ماہر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا

ہوا باہر نکل آیا تھا اور اپنی ماں کو ڈھونڈ رہا

تھا عرمان نے اسے دیکھا تو اس کا شیطانی

تھا عرفان نے اسے دیکھا تو اس کا شیطانی  
دماغ میں اچانک ایک منصوبہ بنا اور اس نے  
ماہر کو اٹھا لیا وہ ماہر کو اٹھا کر وہاں سے  
بھاگ گیا ابرار صاحب نے اسے بھاگتے  
ہوئے دیکھا اور اس کے ہاتھ میں ماہر کو دیکھ

ہوئے دیکھا اور اس کے ہاتھ میں ماہر کو دیکھ  
کر ان کے آسان ختا ہوئے کہ وہ ان کے  
دوست ان کے جگر کی آخری نشانی لے کر  
بھاگ رہا تھا ابرار صاحب نے پولیس آفیسرز  
اور لٹرن کا انسٹیلز کو ان پر بھجا اور خود وہ اس

اور لیٹریز کا انسٹیبلز کو اندر بھیجا اور خود وہ اس  
کی طرف بھاگے کوئل بیگم بس اپنی بچی کو  
سرگود میں رکھے رو رہی تھی وہاں روش کی  
حالت بہت خراب ہو گئی تھی اس کا سارا

جسم درد سے چور تھا اور اس کے ماتھے پر  
اتنا گہرا زخم تھا جس سے خون ابل ابل کر  
باہر آ رہا تھا کیونکہ جب عرفان نے اسے  
دوسری بار دھکا دیا تھا تو تب ٹیبل کا پورا

دوسری بار دھکا دیا تھا تو تب ٹیبل کا پورا  
کونہ ہی اس کے سر میں گھس گیا تھا اور وہ  
فرش پر اوندے منہ پڑی رہی کوئل بیگم تب  
دیکھ نہ سکی لیکن اب جب دیکھا تو وہ کافی  
گراں ختم تراکھا بیگم سے تھا

دیکھ نہ سلی لیکن اب جب دیکھا تو وہ کافی  
گہرا زخم تھا کومل بیگم رو رہی تھی اتنے میں  
وقار بلال اور سب اندر داخل ہوئے ساتھ  
پولیس کا اسٹیبیل بھی تھی ایمبولنس کو بلا لیا  
گیا تھا اور جلدی سے روش کو اٹھا کر ہاسپٹل

لیا تھا اور جلدی سے روس کو اٹھا کر ہا پس

لے کر جانے لگے لیکن کومل بیگم بس روئے

جا رہے تھی انہیں اپنے دوسرے بچوں کی

اس وقت پرواہ بھی نہیں تھی کہ وہ کہاں پر

ہیں بلال صاحب نے کومل بیگم کو ہلایا اور



ہیں بلال صاحب نے کومل بیگم کو ہلایا اور

انہوں نے پوچھا کومل دوسرے بچے کہاں

ہیں جس پر کومل بیگم گویا ہوئی وہ۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔ کمرے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔

کومل بیگم وقار صاحب کے گلے لگ کر رو

لو۔۔۔۔۔ لمرے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ ہیں۔۔۔

کوئل بیگم وقار صاحب کے گلے لگ کر رو

دی بھائی میری بچی اس ظالم نے کیا حال کر

دیا میری بچی کا وقار صاحب کی بھی آنکھیں

بھی نم تھی بلال نے روش کو اٹھایا ہوا تھا

دیا میری بچی کا وقار صاحب کی بھی آنکھیں

بھی نم تھی بلال نے روش کو اٹھایا ہوا تھا

نین بھی انہی کے ساتھ ہی تھا حنین اپنی

گڑیا کو اس حال میں دیکھ کر رو رہا تھا کوئل

لڑیا لو اس حال میں دیکھ کر رو رہا تھا لومل  
بیگم بھاگتی ہوئی کمرے میں گئی دیکھا نور تو بیڈ  
کے نیچے ہی پڑی سوئی ہوئی ہے اور ماہر وہاں  
نہیں تھا ماہر-----ماہر--- وہ ماہر کو  
آوازیں دیتی ہوئی باہر نکلی

اوازیں دیسی ہولی باہر سنی

ماہر کہی نہیں ہے اس نے وقار صاحب کو

بتایا تم وہیں دیکھو گڑیا وہیں ہوگا نہیں بھائی

وہ نہیں ہے میرے بیٹے کو لے گیا وہ بھائی

وقار صاحب نے اسی ٹائم ابرار صاحب کو

کال کی آگے سے جو معلوم ہوا اس سے گھر  
کی چھت ان کے سر پر گر گئی انہیں معلوم  
ہوا کہ عرمان ان کا بیٹا لے کر بھاگ گیا وہ  
اس کے پیچھے ہیں وہ اسے لے کر پتا نہیں

کہاں گیا ہے وہ نہیں مل رہا جس پر کوئل  
بیگم بھی وہی بے ہوش ہو گئی انہیں بھی  
ہاسپٹل میں منتقل کیا گیا کوئل بیگم کو جب  
ہوش آیا تو انہوں نے سب سے پہلے اپنی

ہوٹس آیا نو انہوں لے سب سے پہلے اپنی

روش کا پوچھا میری بیٹی۔۔۔۔۔ میری

بیٹی۔۔۔۔۔ کیسی ہے جس پر وقار صاحب

نے کو مل بیگم کو بتایا کہ دعا کرو کہ وہ ٹھیک

ہو جائے



ہو جائے

بھائی کیا ہوا اسے

اس کا اپریشن چل رہا ہے کوئی نوکیلی چیز سر

پہ لگی ہے جس کی وجہ سے کافی خون بہہ چکا

ہے اور خون بھی لگایا گیا ہے لیکن پھر بھی

ہے اور خون بھی لگایا لیا ہے سین پھر بھی

کوئی فرق نہیں وقار صاحب سے آگے بولنے

کی نا ہوا

بھائی صاحب میری بچی کو کچھ نہیں ہونا

چاہیے میرے پاس بس یہی تین سہارے رہ

چاہیے میرے پاس جس میں یہی مین سہارے رہ

گئے تین۔۔۔۔؟ تین پر کو مل بیگم کو یاد آیا

ان کا ماہر وہ لے گیا۔

میرا ماہر بھائی میرا ماہر ملا جس پر وقار صاحب

نے اپنی نظریں چرائی۔۔۔۔آپ مجھے بتائیں

کیا ہوا میرا ماہر کو -----

گڑیا وہ نہیں ملا ابرار اسے ڈھونڈ رہا ہے

نہیں بھائی پلیزیہ مت کہیے گا اسفندیار کو اور

روح کو کھو چکی ہوں ایک بیٹی کھو چکی ہوں

روح تو ہو چکی ہوں ایک بیسی ہو چکی ہوں

اب مجھ میں کسی کا کھونے کی سکت نہیں

بھائی پلیر ایسا نہ کہیے گا جس پر وقا صاحب کی

آنکھیں نم ہوئی گرٹیا وہ نہیں مل رہا

نہیں بھائی اسے کہیں سے لا دے مجھے بھائی

پلیز پلیز آپ میری ----- میری گود نہ  
اجاڑیں بھائی میری سونی گود کو بھر دیں بھائی  
مجھے میرا بچہ لا کر دیں کوئل رونے لگی ایک  
طرف ان کی بیٹی اور دوسری طرف ان کا

یہ  
روش کا اپریشن ہو چکا تھا لیکن ابھی تک  
اس کی حالت بہت نازک تھی ڈاکٹر نے  
بول دیا تھا اگر اسے ہوش آیا تو ٹھیک ورنہ  
ہماری طرف سے اجازت ہے اور کوئل بیگم

ہماری طرف سے اجازت ہے اور کوئل بیلم

وہاں بلک بلک کر رونے لگی ان کے پاس

اب بچا ہی کیا تھا صرف ماہ نور اسے اپنے

سینے سے لگا کر وہ روتی ہوئی بولی ماہ نور

تمہارے بہن بھائی بھی اب تمہارے پایا اور



روح کی طرح ہمیں چھوڑ کر چلے گئے بچے  
ہم دونوں اکیلے رہ گے کوئل بیگم روتی ہوئی  
بار بار یہ کہہ رہی تھی حنین سے دیکھا نہ گیا وہ  
بھاگ کر آیا پھوپھو آپ ایسے کیوں بولتی  
آ کا آ کا آ کا آ کا آ کا آ کا آ کا آ کا آ کا آ

ہیں میں ہوں آپ کا بیٹا میں آپ کے ساتھ  
رہوں گا میں آپ کے پاس رہوں گا جیسے  
کوئل بیگم نے اپنے سینے سے لگایا میرا بچہ  
دیکھ تیری پھوپھو اجر گنتی اس کا ہنستا ہستا

دیکھ تیری پھوپھو اجر لنی اس کا ہستا ہستا  
گھر اجر گیا کسی کی نظر کھا گئی تیرے پھوپھو  
کی خوشیوں کو بس یہی بولے جا رہی تھی اور  
رو رہی تھی اتنے میں وہاں پر ایمر جنسی  
الرٹ ہوا اور ہر طرف افرا تفری مچ گئی

الٹ ہوا اور ہر طرف افراتفری مچ گئی  
کیونکہ ٹرین پٹری سے اتر گئی تھی جس کی وجہ  
سے حادثہ پیش آیا اور ہسپتال میں ایمر جنسی  
نافذ کی گئی وہیں پر ہی ایک بچہ سٹریچر پر لایا  
گیا جس کے ساتھ اس کی ماں کی بھی باڈی

لیا جس لے ساتھ اس لی ماں لی بھی باڈی  
پڑی ہوئی تھی وہ جیسے ہی ان کے سامنے  
سے گزرے اس کو مل بیگم کے نظر اس  
کے گلے میں موجود لاکٹ کر پڑی وہ بھاگتی  
ہوئی اس تک گئی وہ تقریباً چار پانچ سال کا

ہوئی اس تک گئی وہ تقریباً چار پانچ سال کا  
بچہ تھا بچے کے گلے میں چین کوئل بیگم نے  
جب وہ لاکٹ دیکھا تو انھوں نے رونا شروع  
کر دیا کیونکہ وہ ان کے ماہر خاںزادہ کا لاکٹ

کر دیا کیونکہ وہ ان کے ماہر خازن زادہ کا لاکٹ  
تھا کیونکہ وہ لاکٹ چاندی کا بنا ہوا تھا جس  
میں اس کا نام لکھا ہوا تھا کوئل بیگم اس  
لاکٹ کو گلے لگا کہ خوب روئی انہوں نے  
سمجھا کہ یہ لاکٹ اس کا ہے انہوں نے اسے

لاکٹ کو گلے لگا کہ خوب روئی انہوں نے  
سمجھا کہ وہ ان کا ماہر ہے انہوں نے اس  
بچے کی حالت دیکھی تو وہیں غش کھا کر گر گئی  
انہیں جلدی سے ایمر جنسی میں لے جایا گیا



انہیں جلدی کے ایمر کی میں نے جایا دیا

کیونکہ ان کا بی پی شوٹ کر گیا تھا اور ان کی

حالت کافی خراب ہو چکی تھی انہیں انڈر

ایزرویشن رکھا گیا کافی گھنٹوں کے بعد جا کر

انہیں ہوش آیا لیکن پھر بھی بار بار وہ رو

انہیں ہوش آیا لیکن پھر بھی بار بار وہ رو  
رہی تھی جس پر اماں بی نے انہیں سہارا دیا  
نہ رو میری بچی تیرے بچیوں کو تمہاری  
ضرورت ہے تمہارا بیٹا تو چلا کے لیکن  
تمہاری بچی کو تمہاری ضرورت ہے

ضرورت ہے تمہارا بیٹا تو چلا لے لیکن

تمہاری بچی کو تمہاری ضرورت ہے

اماں کے بتانے پر انہیں یاد آیا کہ ان کی

روش تو ہاسپٹل میں میری بچی۔۔۔۔۔

بیٹا ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا ڈاکٹر نے

بیٹا ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا ڈاکٹر نے  
جواب دے دیا ہے وہ بولتے ہیں کہ ہم کچھ  
نہیں کر سکتے یا تو قومہ میں چلی جائے گی یا وہ  
ساری زندگی کے لیے پاگل ہو جائے گی بچے  
بس تو دعا کر اماں ایسے نہ کہیں کوئل بیگم

تڑپ ہی گئی

بچے ہم اب کچھ نہیں کر سکتے تمہیں ہمت

کرنی ہوگی اماں بی نے کہا تو کوئل بیگم

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اماں بی نے کہا

حوصلہ رکھا اے اللہ تعالیٰ کہ مرضی تھی حوالہ

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اماں بی نے کہا  
حوصلہ رکھا اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی جو اللہ کی  
مرضی ہوتی ہے وہی ہوتا ہے

طویل انتظار کے بعد روش کو ہوش آیا تھا  
اور وہ چیخنے چلانے لگی اسے دوبارہ سے نیند کا  
انجیکشن دے کر سلا دیا گیا تاکہ وہ پرسکون  
رہے وہ جتنا پرسکون رہتی اتنا ہی اس کے

رہے وہ جتنا پر سکون رہا ہی اتنا ہی اس کے

لیے اچھا ہوتا اس لیے اسے پرسکون کرنے

کے لیے اسے نیند کا انجیکشن دیا گیا

ڈاکٹر نے آکر بتایا وہ ہوش میں تو آگئی ہے

لیکن ابھی بھی اس کی حالت کافی کریٹیکل



ہے اس کا بہت خیال رلھنا پڑے گا  
کوئل بیگم نے کہا میں اس کا بہت خیال  
رکھوں گی بس مجھے میری بیٹی ٹھیک کر کے  
دے دیں ڈاکٹر صاحبہ نے اس عورت کی  
طرف دیکھا جو چار دن سے یہاں پڑی ہوئی

طرف دیکھا جو چار دن سے یہاں پڑی ہوئی  
تھی اپنی بچی کے لیے بیج میں خود بھی اس  
کی طبیعت خراب ہو گئی تھی ڈاکٹر نے  
انہیں حوصلہ دیا فکر نہ کریں آپ کی بچی بہت  
جلد ٹھیک ہو جائے گی ہم یوری کوشش کر

جلد ٹھیک ہو جائے گی ہم پوری کوشش کر

رہے ہیں تو کوئل بیگم نے اس کے آگے

ہاتھ جوڑے آپ کا بہت شکریہ اللہ کے بعد

میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے

میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے  
میری بچی کی زندگی بچائی تو ڈاکٹر کی آنکھیں نم  
ہوئی انہوں نے کوئل بیگم کر شولڈر پر ہاتھ  
رکھا بے فکر رہیں آپ کے بچی بالکل ٹھیک  
ہو جائے گی لیکن کچھ کیئر کرنی پڑنی ہے جس

ہو جائے گی لیکن کچھ کیئر کرنی پڑنی ہے جس

پر کوئل بیگم نے جلدی سے آنکھیں صاف کی

میں سب کچھ کروں گی جو کچھ بن پڑا میں

کروں گی بس میری بچی کو ٹھیک کر دیں اللہ

ہوئی انہوں نے کوئل بیگم کر شولڈر پر ہاتھ  
رکھا بے فکر رہیں آپ کے بچی بالکل ٹھیک  
ہو جائے گی لیکن کچھ کیئر کرنی پڑنی ہے جس  
پر کوئل بیگم نے جلدی سے آنکھیں صاف کی  
سے سے کچھ کچھ گگہ کچھ کچھ ٹاٹا

پر لومل بیم نے جلدی سے انھیں صاف لی

میں سب کچھ کروں گی جو کچھ بن پڑا میں

کروں گی بس میری بچی کو ٹھیک کر دیں اللہ

تعالیٰ سب بہتر کرے گا ڈاکٹر نے یہ کہا اور

وہ چلی گئی

ابرار صاحب کو بھی اطلاع مل چکی تھی کہ  
ماہر کی لاش ملی ہے لیکن پتہ نہیں کیوں انہیں  
لگتا تھا کہ وہ ماہر نہیں ہے بلکہ کچھ تو ایسا  
ہے جو ان سے مس ہو گیا تھا کیونکہ وہ اس  
کے ساتھ گئے تھے۔



ہے جو ان سے مس ہو گیا تھا کیونکہ وہ اس  
کے پیچھے بھاگتے تھے تو وہ ریلوے اسٹیشن  
کی طرف بھاگا تھا اور وہاں پر وہ حادثہ ہو گیا

----

اک تیسری اسٹیشن پر

لیکن دو تین دن کے بعد پولیس اسٹیشن میں  
رپورٹ درج ہوئی کہ پاس کی ایک بستی میں  
ایک پرانا گھر ہے جہاں سے بچے کی رونے  
کی مسلسل دو دن سے آوازیں آرہی ہیں ایک

کی مسلسل دو دن سے آوازیں آرہی ہیں ایک  
بزرگ نے ریکویسٹ کی وہاں جا کر دیکھیں

---

ابرار صاحب نے دو پولیس کا انسٹیبل اور  
ایک انسپیکٹر کو وہاں کی صورتحال پتہ کروانے

کے لیے بیجا خود وہ کسی ضروری کام سے چلے  
گئے اور جب شام کو لوٹ کر آئے تو پولیس  
اسٹیشن میں بچہ رو رہا تھا یہ کس کے بچے کی  
آواز ہے انھوں نے پوچھا اسی بچے کی آواز  
گے کہ یہ بچہ کس کا ہے

اور ہے اہول کے پوچھا اسی بچے کی اور

ہے گھر میں اکیلا پڑا ہوا تھا اور کوئی بھی گھر

میں موجود نہیں تھا بھوک سے رو رہا تھا اور

ہم اسے یہاں لے آئے کانسٹیبل نے انہیں

تفصیل بتائی



سر بچہ بہت چھوٹا ہے چار سال کا ہو گا  
 عجیب بات ہے لوگ اپنے بچوں کو ایسے  
 چھوڑ کر چلے جاتے ہیں سر سب کہتے ہیں کہ  
 یہ اس کا بچہ نہیں ہے کسی کا چرا کر لایا ہے

اور خود وہ پرسوں شام سے غائب ہے بچہ  
مسلسل رو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بچہ کدھر ہے سر وہ اس کمرے میں ہے  
ابرار صاحب اس کمرے میں گئے تو وہاں پر



ابرار صاحب اس کمرے میں گئے تو وہاں پر  
وہ اس بچے کو دیکھ کر تیز قدموں سے اس  
تک گئے۔

ماہر-----میرا بچہ انہوں نے اسے  
اٹھا کر انے سننے سے لگایا وہ اسے پہچان

اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا وہ اسے پہچان  
گئے تھے کیونکہ وہ ان کی دوست کی کاپی تھا  
ہو بہو وہ اسفندیار خانزادہ کی طرح لگتا تھا  
انہوں نے اسے اٹھا کر اپنے گلے سے لگایا  
نہ گئے تھے کیونکہ وہ ان کی دوست کی کاپی تھا

انہوں نے اسے اٹھا کر اپنے گلے سے لگایا

اور رونے لگے ماہر بھی اپنے انکل کو دیکھ

کر خوش ہو گیا

انتل-----(-انکل) ماہر نے اپنی

اصل-----اصل) ماہرے اپنی

توتلی زبان سے انھیں بولایا

ہاں میرے بچے میں آپ کا انکل کیا ہوا

میرے بچے کو آپ کہاں چلے گئے تھے جس

پر انہوں نے پھر اسے اپنے سینے سے لگایا

پر انہوں نے پھر اسے اپنے سینے سے لگایا  
اور پیار کیا انسپیکٹر حیرانگی سے دیکھنے لگا کہ  
صاحب کو ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

انتل۔۔۔بو تھ لدی ہے۔۔۔ماہر نے ابرار

انتل --- بوتھ لدی ہے --- ماہر نے ابرار

صاحب کو کہا اسے بھوک لگی ہے ابرار

صاحب تڑپ گئے اس کی بات سن کر

جلدی سے جاؤ دووہ منگواؤ کیا کھائے گا میرا

بیچہ انہوں نے اس سے پوچھا

بچہ انہوں نے اس سے پوچھا

انتل-----انتل----- اس نے

پھر بولا اسے بھوک لگی تھی جس کی وجہ سے

وہ رو رہا تھا اور اپنی توتلی زبان میں کھانا

مانگ رہا تھا جس کی کسی کو کوئی سمجھ نہیں

مانگ رہا تھا جس کی کسی کو کوئی سمجھ نہیں

چلی تو انہوں نے صرف اسے دودھ پلایا

لیکن وہ دو دن کا بھوکا بچہ اسے بھوک لگی

ہوئی تھی



ہوئی تھی

اس نے پھر کہا اتل بوتھ

----- ابراز صاحب پھوٹ پھوٹ

کر رو دیے انہیں لگا ان کا دل پھٹ جائے

گا۔

میرے بچے کو بھوک لگی ہے جس پر اس  
نے سر ہلایا اس نے پھر کہاں بھوک لگی  
ہے ابرار صاحب زور سے دائرے جلدی سے  
کچھ کھانے کے لیے لے کے آؤ میرے بچے  
کر لہر سب انسلیکٹ بھاگتا ہوا گیا اور ووو

کچھ کھانے لے لیے لے لے او میرے بچے  
کے لیے سب انسپیکٹر بھاگتا ہوا گیا اور دودھ  
لایا ساتھ فروٹس اور بہت سے سنیکس بھی  
لائے ابرار صاحب نے اسے اپنی گود میں  
لٹایا اس کے چہرے اور اس جسم پر جگہ جگہ

لٹایا اس کے چہرے اور اس جسم پر جگہ جگہ  
نشان بنے ہوئے تھے جیسے کسی نے ہاتھوں  
سے پکڑ کے صحیح جنجوڑا ہو ہاتھوں کے نشان  
تھے اس کے بازوؤں پر اپنے لب رکھے اس  
کے ماتھے پر یہ سار کما جا کر کپڑوں کا انتظام

تھے اس کے بازوؤں پر اپنے لب رکھے اس  
کے ماتھے پر پیار کیا جا کر کپڑوں کا انتظام  
کرور نیم گرم پانی ٹپ میں لاؤ ابرار صاحب  
اسے اپنی گود میں بٹھا کر دودھ پلانے لگے اور  
وہ سارا دودھ پی گیا اسے اتنی بھوک لگی

وہ سارا دودھ پی لیا اسے اسی جھوٹ سی

ہوئی تھی انھوں نے اسے فروٹس بھی

کھلانے ابرار کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی

جنہیں وہ بار بار صاف کر رہے تھے انہوں

نے ایک بار پھر اسے اپنے سینے سے لگایا اور

نے ایک بار پھر اسے اپنے سینے سے لگایا اور  
پھوٹ پھوٹ کر رو دئے وہ ان کے دوست  
کی نشانی تھا اس کا وارث انہوں نے سوچ  
لیا تھا اگر اس کے گھر والے سمجھ رہے کہ  
وہ مر گیا ہے تو اسے مرنے سے روک دیا

لیا تھا اگر اس کے گھر والے سمجھ رہے کہ

وہ مر گیا ہے تو اسے مرے ہی رہنے دیں

کسی کو نہ بتائیں کے ماہر زندہ ہے کیا پتہ وہ

دوبارہ سے ماہر کو نقصان نہ پہنچائے اس لیے

انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ماہر کو لے کر اپنے



دوبارہ سے ماہر کو نقصان نہ پہنچائے اس لیے  
انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ماہر کو لے کر اپنے  
دوست کے آخری نشانی اس کے وارث کو  
لے کر کہیں دور چلے جائیں گے انہوں نے

لے کر کہیں دور چلے جائیں گے انہوں نے  
اپنا سب کچھ وہیں چھوڑا اپنا کیریئر اپنی  
جواب سب کو چھوڑ کر اپنی بیٹی بیوی اور ماہر  
کو لے کر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاکستان  
میں جا کر رہ گئے۔

کو لے کر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاکستان  
سے چلے گئے ان کا ارادہ تھا کہ جب ماہر بڑا  
ہوگا تو وہ واپس لے کر آئیں گے اپنے  
دوست کی وہ نشانی سنبھال کر رکھیں گے

کے لیے پاکستان کے لیے

دوست کی وہ نشانی سنبھال کر رہیں گے

کیونکہ اس کی جائیداد کا وارث تھا وہی اس

کے بعد اس نے ہی سب کچھ سنبھالنا تھا

اس لیے اس کی پرورش بہت ضروری تھی

اس کی زندگی کی حفاظت بہت ضروری تھی

اس کی زندگی کی حفاظت بہت ضروری تھی

انہیں پتہ تھا کہ اگر عرفان کو پتہ چلا کہ وہ زندہ

ہے تو وہ اسے مار دے گا اس لیے انہوں

نے وہاں پر ایک چھوٹے سے بچے لاوارث

بچے کی لاش رکھی اور لوگوں سے کہلوایا کہ

بچے کی لاش رکھی اور لوگوں سے کہلوایا کہ  
انہیں بولے کہ وہ بچہ مر گیا ہے اور ہم نے  
اسے دفنا دیا ہے ایسا ہی ہوا اور وہ سمجھا کہ  
ماہر مر گیا ہے لیکن وہ زندہ تھا کیونکہ اتنی جی  
پنجاب اس سے لے کر ہمیشہ کے لیے ملک

سے باہر چلا گیا تھا

دوسری طرف روش کو ہوش تو آگیا تھا لیکن

وہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی بلکہ وہ

ڈرتی تھی وہ ڈر کر زندگی جی رہی تھی ایسے

گگ

ڈرتی تھی وہ ڈر کر زندگی جی رہی تھی ایسے  
سال گزر گیا ایسے ہی بلاج کا رویہ سب  
کے ساتھ کھچا کھچا رہنے لگا کیونکہ اب سب  
زیادہ توجہ روش کو دیتے تھے ہر وقت سب  
اسی کے ماس رمتے تھے اسے اکیلا کوئی



زیادہ توجہ روش کو دیتے تھے ہر وقت سب  
اسی کے پاس رہتے تھے اسے اکیلا کوئی  
نہیں تھا چھوڑتا اور اس کے ساتھ ایچ  
ہونے کی کوشش کرتے کیونکہ وہ زیادہ لوگ

ہیں ھا ہسورنا اور اس کے ساھ ایچ

ہونے کی کوشش کرتے کیونکہ وہ زیادہ لوگ

سے ڈرنا شروع ہو گئی تھی چلانے لگی تھی

کبھی کبھی وہ خود کو نوچتی اور اس کے

زخموں سے خون رسنا شروع ہو جاتا حنین

زخموں سے خون رسنا شروع ہو جاتا حنین  
اس کے ساتھ سائے کی طرح رہتا بلاج اس  
سے کچھا کچھا رہتا بلاج کو لگتا تھا کہ روش  
نے سب کو اس سے چھین لیا ہے اور وہ  
کے ساتھ نہ رہتا لہذا اس کے

سے چچا چچا رہتا بلال کو ملتا تھا کہ روس

نے سب کو اس سے چھین لیا ہے اور وہ

سب کی لاڈلی بنی پھرتی ہے لیکن بلال کو یہ

معلوم نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا کچھ ہو

گیا ایسے ہی کہیں ایسے دو تین سال اور

معلوم نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا لچھ ہو

گیا ایسے ہی کہیں ایسے دو تین سال اور

سر کے اور اس کے بعد روش تھوڑی

تھوڑی سی ٹھیک ہونے لگی کہ کوئل بیگم کو

ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا ہوا تھا

ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا ہوا تھا  
کیسی ہے میری جان سنا ہے ہواؤں میں اڑ  
رہی ہے فکر نہ کر بہت جلد پر کاٹوں گا اور وہ  
جو تیری بیٹی ہاں سنا ہے بچ گئی ہے ہسپتال

میں تھی اس کے بھی پر کاٹوں گا پہلے سوچا  
تھا کہ اپنی بیٹی بناؤں گا تجھ سے شادی کر  
کے لیکن نہیں اب بہت جلد میں آؤں گا  
دیکھنا میں اس کا کیا حال کرتا ہوں تجھے

دیکھنا میں اس کا کیا حال کرتا ہوں تجھے  
تکلیف دینے سے بہتر ہے کہ تیری بیٹی کو  
تکلیف دوں تاکہ تجھے تکلیف پہنچے تجھے تو  
تکلیف بھی دی تو تو سہ لے گی لیکن تیری  
بیٹی کہ تکلیف دے تو نہہرہ سے سہ لے سکے گی اور



تکلیف بھی دی تو تو سہ لے گی لیکن تیری  
بیٹی کو تکلیف دی تو نہیں سہ سکے گی اور  
میں تیری بیٹی کو تکلیف دوں گا دیکھنا تیری  
بیٹیوں کا کیا حال کرتا ہوں اس خط کے بعد  
ٹپ گئی سسکا ٹپ گئی سسکا ٹپ گئی

بیبیوں کا لیا حال لرتا ہوں اس خط لے بعد  
سب ڈر گئے اور سیکیورٹی بہت ٹائٹ کر دی  
ہر وقت کوئی نہ کوئی سیکیورٹی گارڈ ان کے  
ساتھ رہتا اس حدشے کے زیر اثرم روش  
اور بلاج کا جب کہ نین اور نور کا نکاح کیا گیا

اور بلاج کا جب کہ نین اور نور کا نکاح کیا گیا  
تاکہ ان کے پاس ایک مضبوط رشتہ ہو جس  
کے سہارے ان کی حفاظت کر سکے اگر وہ  
اس مضبوط رشتے میں انہیں نہ باندھتے تو وہ  
ان کی حفاظت نہ کر سکتے اس لیے یہ بہت

اس مضبوط رشتے میں انہیں نہ باندھتے تو وہ

ان کی حفاظت نہ کر سکتے اس لیے یہ بہت

ضروری تھا ساگر اور کشمالہ ان دنوں اپنے

نانا نانی کی طرف گئے ہوئے تھے اس لیے

اس کے ساتھ ساتھ شہر کے دیگر لوگ بھی

سرور کی دعا سے اور سارے ماہ ان دونوں آپے

نانا نانی کی طرف گئے ہوئے تھے اس لیے

بلاج کے ساتھ روش کا نکاح کروایا گیا جسے

فلحال بلاج سے خفیہ رکھا گیا لیکن حنین

سب جانتا تھا حنین تو بچپن سے ہی ماہ نور

سب جانتا تھا حنین تو بچپن سے ہی ماہ نور  
کے ساتھ بہت ایٹچ تھا وہ اسے بچپن سے  
ہی پسند تھی وہ بچپن میں ہی اس کی رگ  
رگ میں بس چکی تھی وہ اس کا عشق بن  
چکی تھی اور اسے اور کیا چاہیے تھا جس سے

چکی تھی اور اسے اور کیا چاہیے تھا جس سے  
اسے محبت ہوئی وہ اس کی ہو گئی حنین نے  
انہیں بہت سنبھال کر رکھا اور بلاج نے  
غصے میں آکر بورڈنگ میں جانے کا فیصلہ کر

ایک سسٹا گانا گایا

لیا کہ وہ ہاسٹل میں رہے گا اور وہ گھر سے

چلا گیا وہ ہاسٹل میں رہا وہیں سے ہی اس

نے آرمی جوائن کی اور پھر وہ تقریباً جب

19 سال کا ہوا تو گھر لوٹ کر آیا اور تب

روش کافر صحیح بن گیا تھیں وہ سکھ



19 سال کا ہوا تو گھر لوٹ کر آیا اور تب  
روش کافی صحت مند ہو گئی تھی وہ سکول  
نہیں جاتی تھی بلکہ گھر رہتی تھی اور ہجوم  
سے اسے ڈر لگتا تھا جب بھی کہیں باہر جانا

سے اسے ڈر لگتا تھا جب بھی کہیں باہر جانا  
ہوتا تو وہ چیخنا چلانا شروع کر دیتی اور اس کا  
ایسا بیہیویر بلاج کو اور تیش دلاتا اور وہ پھر  
دوبارہ سے چلا گیا کیونکہ وہ اسے پسند نہیں

تھی۔ شہزادہ نے اسے دیکھا تو اس کا

دوبارہ سے چلا لیا لیونکہ وہ اسے پسند نہیں  
تھا روش کا ایسا بیہیویئر اس کے بعد وہ جب  
لوٹا تو آرمی کی یونیفارم میں لوٹا اور اس کے  
بعد وہ تین چار بار آتا جاتا رہا لیکن اس کی  
روش اور ماہ نور سے ملاقات نہیں ہوئی کومل

روشن اور ماہ نور سے ملاقات نہیں ہوئی کوئل  
بیگم سے وہ صرف ایک دو بار ہی ملا لیکن  
زیادہ نہیں اور اس کے اتنے ملاقات نہ ہوئی  
نہ اسے ماضی کا کچھ پتہ تھا ساگر اور کشمالہ

نہ اسے ماضی کا کچھ پتہ تھا ساگر اور کشمالہ  
جب اپنی نانی کے گھر سے لوٹے تھے تو  
انہیں کچھ اندازہ ہو گیا تھا پھر بڑوں کے  
اکثر باتوں سے جب سب مل بیٹھتے تو باتیں  
تجربہ بن کر سامنے آ جاتیں

اکثر باتوں سے جب سب مل بیٹھتے تو باتیں  
ہوتی تب انہیں صحیح پتہ چل گیا کیا ہوا کیسے  
ہوا اس لیے ساگر اور کشمالہ سب جانتے  
تھے یسرا اور نعمان بھی سب جانتے تھے  
لکھنے والے کے لیے یہ سب باتیں

تھے یسرا اور نعمان بھی سب جانتے تھے  
لیکن بلاج کچھ بھی نہیں تھا جانتا اس لیے تو  
اس نے کہہ دیا کہ وہ پاگل ہے کیونکہ وہ چیخنا  
چلانا شروع کر دیتی تھی اور ناہجوم میں جاتی  
تھیں۔ گھر سے انہیں نکلتے تھے اور زبردستی

تھی نہ گھر سے باہر نکلتی تھی اور زیادہ تر وہ

بس اپنے بھالو کے ساتھ یا حنین کے ساتھ

ہی چمٹی رہتی تھی پر نین نے اسے اپنے

بچوں کی طرح پالا تھا اس نے اسے بھائی کا

[illegible]



باپ کا پیار دیا اور وہ جو سب سے ڈرلی  
چھپتی پھرتی تھی وہ حنین کے ساتھ ایٹج ہوتی  
گی نین نے اسے 12 سال لگا کر اس فیز سے  
باہر نکالا جس فیز میں وہ بچپن سے تھی اس  
کو ڈر لگتا تھا کہ وہ پھر آئے گا اور پھر اسے

کو ڈر لگتا تھا کہ وہ پھر آئے گا اور پھر اسے

مارے گا اور پھر اسے نوچے گا لیکن نہیں

حنین نے اسے سمجھا تھا کہ اس نے اسے

مار دیا ہے اور وہ کافی حد تک ٹھیک ہو جاتی

کہ اسے گاہ کبھی نہیں آئے گا

مار دیا ہے اور وہ کافی حد تک ٹھیک ہو جالی

کہ وہ مر گیا وہ کبھی نہیں آئے گا

امریکہ میں اسفندیار خانزادہ ملے ابرار صاحب

نے ماہر ان کے حوالے کر دیا

کومل بیگم یہ سب بتاتے ہوئے رونے لگی

اور حنین بھی رو رہا تھا اسفندیار خانزادہ

اٹھے اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے

کومل بیگم تک پہنچے اور اپنے سینے سے لگایا

سائیں آپ چلے گئے تھے تو ہمارے ساتھ یہ  
سب ہوا میری بچی نے بہت دکھ دیکھے ہیں  
جب انھوں نے یہ کہا بلاج نے اپنی آنکھیں  
زور سے میچی اس دکھ کا وہ بھی برابر کا  
نہ کہ تیرے ساتھ نہ تھے نہ تیرے ساتھ

زور سے مہچی اس دکھ کا وہ بھی برابر کا  
شریک تھا اس نے بھی تو اسے کتنے دکھ دیے  
تکلیفیں دی بلاج کو خود پر رہ رہ کا غصہ آ رہا  
تھا اور وہ کیوں نہ سمجھا کہ اس کے پیچھے کوئی  
وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

وجہ ہو سی ہے۔۔۔۔۔

مہتاب سب کی بھی آنکھیں نم تھی اتنا کچھ

ہو گیا مجھے پتہ ہی نہیں چلا وہ بولے

پھر رحمان صاحب بولے یہ قسمت کے

کھیل ہوتے ہیں ہم اس میں کچھ نہیں کر

کھیل ہوتے ہیں ہم اس میں کچھ نہیں کر  
سکتے اب ہمیں انھیں پروٹیکٹ کرنا ہے اور  
اب پھر اس کی نظر ہے ان سب پر اسے  
ابھی خازادہ کا پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہے لیکن وہ  
بہت جلد جان جائے گا اور ابھی تو اس کا



بہت جلد جان جائے گا اور ابھی تو اس کا  
گینگ کے ساتھ بھی تعلق ہے وہ سمگلنگ میں  
بھی انوالو ہے اور اگر تم کوشش کرو تو ہم  
مل کر مقابلہ کر سکتے ہیں اور اس کو ختم بھی

مل کر مقابلہ کر سکتے ہیں اور اس کو سمجھ بھی  
کر سکتے ہیں ہمیں اپنے دوست کا بھی بدلہ  
اس سے لینا ہے جس پر مہتاب صاف نے  
کہا ٹھیک ہے مجھے اس کے بارے میں بتاؤ  
وہ سب کچھ جو جو تم جانتے ہو سب

وہ سب پھو. بو. بو. م. جاکے ہو سب

تو رحمان صاحب نے وہ ڈیٹیل بتائی ان کے

بندے نے سب کچھ بتایا تھا رحمان صاحب

نے جیسے ہی بتایا تو مہتاب صاحب نے بلاج

کی طرف دیکھا بلاج نے ان کی طرف دیکھا

اور سر ہلایا پھر مہتاب صاحب نے پوچھا

مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو

رحمان صاحب نے جواب دیا ہم چاہتے ہیں

کہ تمہارا ایک آرمی افیسر ہے جس نے بہت

گنگا کا ختا کیا ہے

کہ تمہارا ایک ارمی افیسر ہے جس نے بہت

بڑے بڑے گینگز کا ختم کیا ہے ہم چاہتے

ہیں اس گینگ کا بھی وہی خاتمہ کرے کیوں

کہ مجھے لگتا ہے ایک وہی ہے جو یہ کر سکتا

ہے یہ کیس وہ آرمی افیسر لے لے

ہے یہ میں وہ اسی سرے سے

تو تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جس پر

مہتاب صاحب نے کہا اس کی ڈیٹیل تو

۔۔۔۔۔؟ رحمان صاحب نے انہیں بتایا اور

پھر بولے کہ ہمیں اس کا نام نہیں پتا لیکن

پھر بولے کہ ہمیں اس کا نام نہیں پتا لیکن  
اس نے سنا ہے بہت بڑے بڑے کنگز کو  
ختم کیا ہے اس نے یہ بھی ایک طرح کا  
ایسا گینگ ہے جس سے ہمارے ملک کی  
بربادی ہو رہی ہے بچے ڈرگز کے عادی

بربادی ہو رہی ہے بچے ڈرگز کے عادی  
ہوتے جا رہے ہیں اسکول اور کالجوں میں  
بھی اس نے کام شروع کر دیا ہے بہت  
مشکل ہے اس پر ہاتھ ڈالنا کیونکہ یہ بزنس  
کرتا ہے اور بزنس کی اڑن سے سب کام کرتا



کرتا ہے اور بزنس کی اڑ میں یہ سب کام کرتا  
ہے مہتاب صاحب ایک طرف مسکرائے  
اور بلاج کی طرف دیکھا تو رحمان صاحب  
نے ان کی نظروں کی تا قب میں دیکھا جس کو

تم سب ڈھونڈ رہے ہو یہی تمہارے سامنے  
موجود ہے بلال احمد خان یہ وہ بندہ ہے جو  
میرا قابل آفیسر ہے اور یہی سب کے خاتمہ  
کرتا ہے یہ سب مشن اسی کو دیے جاتے ہیں

میرا قابل آفیسر ہے اور یہی سب کے خاتمہ  
کرتا ہے یہ سب مشنز اسی کو دیے جاتے ہیں  
اور یہی ان سب مشنز کو پورا کرتا ہے اس  
کا آج تک کوئی بھی مشن ناکام نہیں ہوا  
مہتاب صاحب نے کہا تو ملارج کا تو سمنہ چوڑا

مہتاب صاحب نے کہا تو بلاج کا تو سینہ چوڑا  
ہو گیا کہ اس کے سر کے سامنے اس کی  
تعریف کی جا رہی ہیں رحماں صاحب نے  
بھی اس کی طرف دیکھا اور کہا تم سچ کہہ

رہے ہو

ہاں --- یہی ہے میرا قابل آفیسر

اسفندیار خانزادہ خوش ہوئے میرا بیٹا انہوں

نے اسے اپنے پاس بلایا تو بلاج ان کے

پاس گیا جسے انہوں نے سینے سے لگایا مجھے

نے اسے اپنے پاس بلایا تو بلاج ان کے  
پاس گیا جسے انھوں نے سینے سے لگایا مجھے  
نہیں تھا پتہ تم اتنے بڑے بڑے کام کر لیتے  
ہو تو بلاج مسکرا بھی نہ سکا اس کی اتنی  
کامیابی کا کیا فائدہ جو وہ اپنی جان کی حفاظت

ہیں چاہے ہم کے برے برے نام لیں

ہو تو بلاج مسکر بھی نہ سکا اس کی اتنی

کامیابی کا کیا فائدہ جو وہ اپنی جان کی حفاظت

نہ کر سکا۔۔۔

یہ تو میری ڈیوٹی ہے انکل بلاج نے کہا

یہ لو میری ڈیولی ہے اعلیٰ بلال لے لہا  
بیٹا ابھی تم نے یہ بھی کرنا ہے پھر بلال  
نے کہا ابھی آپ سب کو میں کچھ

بتاؤں۔۔۔۔

ہاں بتاؤ مہتاب نے کہا



بتاؤں۔۔۔۔۔

ہاں بتاؤ مہتاب نے کہا

سر آج میں آپ کو رپورٹ جمع کروانے والا

تھا اس گینگ کے بارے میں میں نے ساری

انفارمیشن لے لی ہے بس اب ہم نے ان

پر اپنا گیرا تنگ کرنا ہے اس نے بتایا

تو ٹھیک ہے پھر ان سے اب ہمارا ذاتی

بدلہ بھی نکلتا ہے تو ٹھیک ہے تم سے جو بن

بدلہ بھی نکلتا ہے تو ٹھیک ہے تم سے جو بن  
پڑتا ہے کرو کسی اور چیز کی ضرورت ہو مجھے  
بتا دینا تمہیں پوری سہولت مہیا کی جائے گی  
جس پر بلاج نے یس سر کہا مہتاب صاحب  
مسکرائے۔۔۔۔۔ حنین کی آنکھیں ابھی بھی

مسکرائے۔۔۔۔۔ حنین کی آنکھیں ابھی بھی

نم تھی اور وہ اپنا یہ فرسٹریشن یہ دکھ کسی

سے بانٹنا چاہتا تھا اس لیے وہ اٹھا اور نور

کی کمرے کی طرف چلا گیا وہاں پہنچا تو نور

میڈم آرام سے شیشے کے سامنے بیٹھی اپنے

بال بنا رہی تھی حنین نم آواز میں بولا ماہ  
-----؟ اس کی پکار میں درد تھا جسے سنتے  
نور نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا حنین  
کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے جنھیں دیکھ  
کر نور تڑپ گئی نین آہ کو کیا ہوا آہ رو

کر نور تڑپ گئی نین آپ کو کیا ہوا آپ رو  
کیوں رہے ہیں جس پر حنین نے کہا کچھ  
نہیں میری جان بس ماضی یاد آگیا تو ماضی کا  
سن کر نور کی بھی آنکھیں نم ہو گئی آپ نے  
بھ...

سن کر نور کی بھی آنکھیں نم ہو گئی آپ نے

پھر سب یاد کیا ماہ نور نے کہا

میں نے یاد نہیں کیا انکل کو بتا رہا تھا تو بس

مجھے بھی سب یاد آگیا وہ ماہ نور کے گلے

لگے کر رونے لگا نور نے بھی اس کے گرد

جے جے جے یاد آئی وہ وہ دور سے  
لگے کر رونے لگا نور نے بھی اس کے گرد  
حصار باندھا اور اسے دلاسا دینے لگی چپ ہو  
جائیں سب ٹھیک ہو گیا ہے اب تو ہماری  
روش ٹھیک ہو گئی ہے سب ٹھیک ہو گیا



ہے۔۔۔۔۔

لیکن وہ مجھے بھولتا نہیں اور سب کچھ جب

بھی کوئی ایسی بات کرتا ہوں ماضی کے

ایک وقت میں ہم انکھیں کھول کر

بارے میں تو سب میری آنکھوں کے سامنے  
آجاتا ہے اس کا وہ خون سے سینا ہوا چہرہ  
سب یاد آتا ہے نور بھی رونے لگی جس پر  
حنین نے اسے اپنے سینے سے اور زیادہ پیچ لیا

پھر اس کے سر پر پیار کیا میری جان میں

آپ سے اپنا دکھ درد بانٹنے آیا تھا شکریہ

میرے سکون

نور رونا شروع ہو گئی جس پر حنین نے کہا

میرے دل سے تیرا نام نکلتا ہے

نور رونا شروع ہو می جس پر سین کے لہا  
میری جان روتے نہیں ماہ نور نے منہ بسورا  
آپ خود ہی آئیں ہیں مجھے رولانے کے لیے  
اس نے یہ کہا تو حنین مسکرایا اور اس کے  
لبوں پر جھکا۔۔۔۔۔

لبوں پر جھکا۔۔۔۔۔

اس کے لبوں پر اپنا شدت بڑا لمس چھوڑا

۔۔۔۔۔ اور کہا

اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔

لیکن اب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج

لیکن آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج

آپ یہاں پر رہیں میرے پاس ماہ نور نے

شرماتے ہوئے کہا

حنین نے اس ادا پر دوبارہ اس کے لبوں کو

حنین نے اس ادا پر دوبارہ اس کے لبوں کو

اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔۔جان مجھے سر

میں درد ہو رہا ہے حنین نے کہا تو نور

پریشان ہوئی۔۔۔ آپ ادھر بیڈ پر چلیں میں

آب کو دوا جائے دیتی ہو، پھر اس نے حنبلہ کو

پریشان ہوئی۔۔۔ آپ ادھر بیڈ پر چلیں میں  
آپ کو دوائی دیتی ہوں پھر اس نے حنین کو  
بیڈ پر بٹھایا اسے دوائی دی اور کہا آپ سو  
جائیں اس نے حنین کو لیٹنے کا کہا۔۔

آپ کو کب تک یہ سہیجہ چاہیے



بیڈ پر بٹھایا اسے دوالی دی اور لہا آپ سو

جائیں اس نے حنین کو لیٹنے کا کہا۔۔

آپ کہاں جا رہی ہیں حنین نے

پوچھا۔۔۔۔۔ مجھے بہت کام ہے آپ سو

جائیں۔۔ ماہ نے اسے بتایا

کام بعد میں کر لیجیے گا اس نے نور کا ہاتھ پکڑ  
لیا نور نے حنین کی طرف دیکھا پھر بیڈ پر  
دوسری طرف جا کر اس کے سینے پر سر رکھ کر  
لیٹ گی چلیں سو جائیں میں بھی سو جاتی  
ہیں یہ بھی سو جائیں گے ان کا غم

لیٹ گی چلیں سو جائیں میں بھی سو جاتی  
ہوں پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا غم اور  
درد ایک دوسرے کے ساتھ بانٹتے بانٹتے  
پر سکون نیند سو گے -----

بلاج سب باتیں کنفرم کر کے انہیں بتا کے  
کہ کیا کچھ کرنا ہے پھر اس نے مہتاب  
صاحب کو لاسٹ میں یہ بتایا کہ عرفان کا مجھے  
پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے اور وہ کل پرسوں تک

میری حراست میں ہوگا اور پھر میں اسے

اپنے حساب سے ٹریٹ کروں گا

ٹھیک ہے جیسے تمہیں بہتر لگے تم ویسے ہی

ٹریٹ کرنا لیکن مجھے رپورٹ دیتے رہنا

اس بات سے تمہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی

ٹھیک ہے جیسے تمہیں بہتر لگے تم ویسے ہی  
ٹریٹ کرنا لیکن مجھے رپورٹ دیتے رہنا  
یس سر بلاج نے یہ کہا اور وہاں سے نکل گیا

اس کا یہ حشر کک

۔۔۔۔۔ اب اس کا روح روش کے کمرے  
کی طرف تھا وہ تیز قدموں سے اوپر گیا اس  
کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی کہ اس کی  
جان کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اور وہ اپنے ہی

کے دل میں آگ لگی ہوئی تھی کہ اس کی  
جان کے ساتھ اتنا کچھ ہوا اور وہ اپنے ہی  
دکھ میں لگا رہا اس نے اسے اس ٹائم چھوڑا  
جب اسے سب کی سب سے زیادہ ضرورت



تھی اور اب وہ اس سے پیار کے دعوے  
کرتا تھا۔۔۔ اب اسے حنین اور کوئل بیگم  
بلکل درست لگے اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا  
چاہیے بلال کو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا

چاہیے بلالو رہ رہ کر خود پر عصہ ا رہا تھا  
اس لیے وہ سیدھا اس کے کمرے میں گیا تو  
دیکھا وہ آج پھر بھالو کے ساتھ بیٹھی  
چاکلیٹ کھا رہی تھی جب سے ماہر آیا تھا وہ  
اس کے ساتھ زیادہ رہتی تھی اور اسی کے

اس کے ساتھ زیادہ رہتی تھی اور اسی کے

ساتھ چاکلیٹ کھاتی تھی لیکن آج ماہر ساگر

لوگوں کے ساتھ رک گیا تھا وہ وہیں پر ہی

تھا اسے وہاں اچھا لگ رہا تھا تو وہ رک

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا-----

روش اپنے بھالو کے ساتھ بیٹھی ہوئی  
چاکلیٹ کھا رہی تھی بلاج اندر داخل ہوا  
اسے چاکلیٹ کھاتے دیکھ کر اس کی آنکھیں  
نم ہوئی بلاج تیز قدموں سے اس تک آیا اور

اے چائیک ہائے دیھراس کی اس میں

نم ہوئی بلاج تیز قدموں سے اس تک آیا اور

اس کے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور

اپنے سینے سے لگایا ----

روش کو سینے سے لگا کر بلاج رونے لگا اسے

روش کو سینے سے لگا کر بلاج رونے لگا اسے  
روتا دیکھ کر وہ بھی زور سے رونے لگی آپ  
کیوں رو رہے ہیں کسی نے کچھ کہا ہے  
روش نے پوچھا تو بلاج نے کہا مجھے کسی  
نے کچھ نہیں کہا

روس نے پوچھا تو بلج کے کہا جے سی

نے کچھ نہیں کہا میری جان۔۔۔۔۔

آپ رو کیوں رہے ہیں اس نے پھر پوچھا

بس کچھ یاد آگیا۔۔۔۔۔ بلج نے ٹالنا چاہا

اسے پتہ تھا اگر روش کو بتایا تو وہ پینک ہو





سے پیچھے ہوا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے  
پیالوں میں بھرا اس کے ماتھے پر لب رکھے  
پھر اس کے بال پیچھے کر کے اس کے زخم  
پر لب رکھے اور انگوٹھا پھیرا دوبارہ اپنے

اس کے کچھ سے اس کے ہاتھوں کے

پر لب رکھے اور انلوٹھا پھیرا روبارہ اپنے  
لب رکھے میری جان کو بہت درد ہوا تھا  
بہت تکلیف ہوئی تھی بلاج نے کہا تو روش  
نے نا سمجھی سے اسے دیکھا آپ کس بارے  
میں بات کر رہے ہیں لاج-----روش

میں بات کر رہے ہیں لاج-----روس  
نے جب لاج کہا تو بلاج نے اس کے لبوں  
کو اپنی گرفت میں لے

لیا-----لبوں کے بعد اس  
کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوا

لے ایک ایک سس لو اپنے لبوں سے پھوٹا  
کبھی اس کے گالوں پر کبھی ناک پر کبھی  
آنکھوں پر کبھی اس کے زخم پر اور پھر وہ  
اس کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا  
اس شخص کی وہ ہاتھ جس سے اس نے

روش کا گلا دبایا تھا اس ہاتھوں کے لمس  
اس کے وجود سے ہٹانا چاہتا تھا اس نے  
باری باری اس کے گردن پر اپنے لب رکھنے  
شروع کیے وہاں پر لب رکھتے وہ ہلکا ہلکا سا

[illegible]



کالمس وه اپنی جان کو وجود سے ختم کر دے  
کا اسے جو تکلیفیں ہوئی بلال اپنے لمس سے  
وه سب بھی ختم کر دے گا۔۔۔۔۔

پھر روش نے اسے پیچھے کرنا چاہا بلال پیچھے



ہو بھی گیا وہ تیز قدموں سے چلتا دروازہ تک

گیا اور اندر سے بند کیا اور لاک لگایا۔۔۔

پھر واپس روش کے پاس آیا روش کو اوپر

اٹھا کر اپنے گلے سے لگایا

روشن میرے گلے میں باہیں

ڈالو۔۔۔۔۔ اپنے بازو میری گردن کے گرد

باندھو بلاج اسے سمجھنے لگا روش کو کچھ سمجھ

نا آیا۔۔۔۔۔

نا آیا۔۔۔۔۔

جیسے اس دن میرے گلے میں باہیں ڈال کے  
بیٹھی تھی ویسے باہیں ڈالو روش نے اس  
کے گلے میں اپنے بازو کو ہار ڈالا تو بلاج نے  
کافی دیر تک اسے اپنا سینے سے لگائے رکھا

پھر اس نے روش کو نیچے اتارا اور جلدی  
سے اس کی کلازٹ کھولی وہاں سے اس کا  
نائٹ سوٹ نکال کر لایا جائیں یہ چینج کر کے  
آئیں وہ نائٹ سوٹ جو روش کبھی بھی نہیں

تھی پہنتی کیونکہ وہ سلیو لیس تھی اسی شرم  
آتی تھی اس لیے اس نے آج تک نہیں پہنا  
تھا یہ اسے کشمالہ نے گفٹ دیا تھا اور وہ  
ایسی ہی شیطانی حرکتیں اس کے ساتھ کرتی

ایسی ہی شیطانی حرکتیں اس کے ساتھ کرتی  
رہتی تھی جسے آج تک روش نے نہیں پہنا  
بلاج کی نظر اس پر بڑی بلاج نے اسے وہ دیا  
جائیں یہ پہنیں جس پر روش نے نفی میں سر  
ہلایا روش میری جان جاؤ یہ پہن کے آؤ







کچھ نہیں ہوتا میری جان جاؤ یہ پہن کو آؤ  
کچھ نہیں کروں گا بس جاؤ یہ پہن لو جس پر  
روش نے رونی شکل بنائی اور کہا نو مجھے شرم  
آتی ہے۔۔۔

نہیں آئے گی شرم میری جان میں آنکھیں بند

نہیں آئے گی شرم میری جان میں آنکھیں بند  
کر لوں گا تم جاؤ تو۔۔۔۔۔

وہ چارو ناچار اسے جانا پڑا تھوڑی دیر کے  
بعد روش واپس آئی تو اس نے دوپٹہ اچھے

بعد روش واپس آئی تو اس نے دوپٹہ اچھے  
سے اپنے اوپر پھلایا ہوا تھا اور اپنے دونوں  
ہاتھ اپنے بازوؤں پر رکھے ہوئے تھے بلاج  
اسے دیکھ کر مسکرایا کچھ نہیں ہوتا ادھر آؤ  
وہ بلاج کے اس چھوٹے قدم لیتے آئے بلاج

اسے دیکھ کر مسکرایا کچھ نہیں ہوتا ادھر آؤ  
وہ بلاج کے پاس چھوٹے قدم لیتے آئی بلاج  
نے ہاتھ بڑھا کر اس کا دوپٹہ اتارا جس پر  
روش نے شرم سے آنکھیں بند کر

لی-----

بلاج کو اس کے دھدیا بازو نظر آ رہی تھی  
بلاج تھوڑا پیچھے ہوا اس کے وجود پر گہری  
نظر ڈالی اور تیز قدموں سے اس تک پہنچا اور

سرداری اور یزدموں کے اس نک، چا اور

اسے اپنی گود میں اٹھا لیا اسے اپنی گود میں

ہی اٹھائے وہ بیڈ پر آیا اور اسے وہاں بٹھایا

پھر اس کی نظر اس کے بازوؤں پر پڑی جہاں

آج بھی وہ ہلکے ہلکے سے نشان تھے بلاج نے

آج بھی وہ ہلکے ہلکے سے نشان تھے بلاج نے

اس کا بازو اپنے سامنے کیا اور اسے دیکھا

پھر وہاں پر اپنے لب رکھنا شروع کیا بلاج

اس کے ہر زخم پر اپنے لب رکھ رہا تھا

بلاج کے لبوں نے بازوں سے گردن تک کا  
سفر کیا اور دوبارہ سے اس کی گردن پر جھک  
گیا اس نے روش کو بیڈ پر لٹایا وہ اس کے  
اوپر کسی گھٹا کے ماند چھا گیا اس نے روش



اوپر سی لھٹا لے ماند چھا لیا اس لے روس

کے ہر ہر زخم کو اپنے لبوں سے چھوا روش

سکنے لگی بلاج تھوڑا پیچھے ہوا روش کو دیکھا

جو بکھڑی حالت میں پڑی ہوئی تھی۔۔۔

بلاج نے کہا جان اسے نہ کرو بس مجھے خود کو

بلاج نے کہا جان اسے نہ کرو بس مجھے خود کو  
محسوس کرنے دو۔۔۔۔۔

یہ احساس کہ اس نے تمہیں کہاں کہاں  
چھوا میرے دل کو جلا رہا ہے ایسے لگتا ہے

ایک کونسلر نے کہا

چھو ا میرے دل کو جلا رہا ہے ایسے لگتا ہے

میرے دل کو کسی نے جلتی ہوئی بھٹی میں

پھینک دیا ہو مجھے اس کو ٹھنڈک پہنچانے دو

میری جان جب تک مجھے یہ یقین نہیں ہو جاتا

کہ تمہارے وجود سے اس ظالم کا ہر لمس اتر

کہ تمہارے وجود سے اس ظالم کا ہر لمس اتر  
چکا ہے تب تک میں تمہیں ایسے ہی محسوس  
کرتا رہوں گا پلینز میری جان مجھے خود کو  
محسوس کرنے دو اور روش نے نا سمجھی  
سے اس کی طرف دیکھا آپ گندی والے

سے اس کی طرف دیکھا آپ گندی والے  
کس کریں گے۔۔۔۔۔ روش کا ایک ہی رونا  
تھا

میں وہ نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا

ایک نوجوان نے کہا کہ

میری جان وہ صرف میرا حق بنتا ہے آپ کو  
ایسے کس کرنے کا بلاج نے زو معنی انداز  
میں کہا

جس پر روش نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

آپ میری بیوی ہیں اور آپ کو ایسا کس  
کرنے کا حق صرف میرا بنتا ہے تو میں آپ  
کو کس کروں گا نا جس پر روش نے نفی میں

سر ہلا -----

میں نے آپ کو محبت کے لیے لیا ہے

میری جان مجھے خود کو محسوس کر لینے دیں

اس بات پر بعد میں آرام سے بیٹھ کر بات

کریں گے۔۔۔۔۔

ابھی اس دل میں آگ لگی ہوئی ہے میرے



دل کا قرار چاہیے ورنہ میں سب کچھ تہس  
نہس کر دوں گا بس میرے غصے کو ٹھنڈا کر  
دیں میری جان میں اپنا یہ غصہ اس شخص پہ  
نکالنا چاہتا ہوں جس نے آپ کے ساتھ وہ  
سب کیا اس لیے اس کو ٹھنڈا کر رہا ابھی

سب کیا اس لیے اس کو ٹھنڈا کریں ابھی  
ابھی ٹھنڈا کریں نہیں تو بہت کچھ غلط ہو  
جائے گا ابھی اس غصے کو ٹھنڈا کریں بلاج  
نے اس کی ایک طرح سے منت کی کہ وہ  
اس وقت غصے سے اس کو ٹھنڈا کریں

اس وقت غصے میں ہے اس کے غصے کو  
ٹھنڈا کرے بعد میں یہ نہ ہو کہ اسے ہی پچھتانا  
پڑے جس پر روش نے آنکھیں بند کر لی اور  
بلاج پھر اس میں گم ہوتا چلا گیا بللاج نے

بلانچ پھر اس میں م ہوتا چلا لیا بلانچ لے  
اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لیا اس  
کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ پھسائے اور بیڈ  
کے ساتھ لگائے اور پھر اس پر اپنے جا بجا  
لمس چھوڑنے لگا کبھی اس کی گردن پر کبھی

لمس چھوڑنے لگا لہی اس کی گردن پر لہی  
اس کے بازوؤں پر اور کبھی اس کے دل  
کے مقام پر وہ اپنا رنگ چھوڑنے لگا وہ اتنا  
مدہوش ہو چکا تھا کہ اسے ہوش ہی نہیں رہا  
کہ اس سے پیچھے بھی ہونا ہے وہ معصوم سی

جان کہاں اس کی اتنی شدتیں برداشت کر  
سکتی ہے روش کو سانس لینے میں مسئلہ  
ہونے لگا اس نے بلاج کے گلے میں ناخن  
چھبائے بلاج کو جب اپنے گلے پر چلن

سی ہوئی تو اس نے دیکھا اس کی جان بلیوں  
کی طرح اس پر وار کر رہی ہے بلاج اس  
سے پیچھے ہوا۔ بیڈ کا ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا اور  
روش کو اٹھا کر اپنے سینے پر کیا روش پوری  
اس کے سینے پر لیٹی ہوئی تھی، بلاج نے اپنی

بلاج کے سینے پر سر رکھے لمبے سانس لے

رہی تھی بلاج نے اس کی گرد اپنا حصار

باندھا اور اپنے سینے سے لگایا میری جان

میری روح کا قرار میری زندگی میں سوچتا

کے سینے میں کب تک



میری روح کا قرار میری زندگی میں سوچتا  
ہوں کہ میں نے کتنا کچھ غلط بول دیا  
تمہارے بارے میں تو میرا دل کٹ جاتا ہے  
میری جان نے کیا کچھ برداشت نہیں کیا  
میری جان اس شخص کو ایسی عمر ت ناک

میری جان اس شخص کو ایسی عبرت ناک  
موت ملے گی کہ وہ یاد رکھے گا دنیا کا کوئی  
بھی شخص دوبارہ میرے دل کے قرار پر نظر  
اٹھانے سے پہلے سو بار سوچے گا ایسی  
عبرت ناک سزا دوں گا بلاج نے یہ کہا اور

دوبارہ سے دوش کو اپنے سینے سے لگایا پھر  
اس نے اس کا چہرہ اونچا کیا روش تھر تھر  
کانپ رہی تھی اسے بلاج سے ڈر لگنے لگا تھا  
بلاج نے اس کا چہرہ اوپر کیا اور اس کے

لبوں پر نظر جمائی اور پھر اس کے لبوں پر

جھک گیا روش کو پکڑ کر اوپر کیا اور اپنی

ٹانگوں کے درمیان جو اس کی ٹانگیں تھی ان

کے اوپر اپنی ٹانگوں کا وزن ڈال کر اس

نیشہ کے مکمل اپنے ذہن کے

لے اوپر اپنی ٹانگوں کا وزن ڈال کر اس  
نے روش کو مکمل اپنے اندر قید کر لیا اب وہ  
روش کے لبوں پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا اس  
بار اس کے لمس میں شدت تھی روش کو  
ایسا لگا کہ وہ مرجائے گی اس کی آنکھوں میں

ایسا لگا کہ وہ مر جائے گی اس کی آنکھوں میں

نمی تھی روش کے نچلے لب کو اس نے

اپنے دانتوں میں لے کر دبایا جس سے روش

کے منہ سے سسکی نکلی بلاج نے اس سسکی

کو اس نے منہ سے روایا اس نے روش کو

کو اپنے منہ میں دبا لیا اس نے روش کو  
اپنے سینے پہ رکھا اس کے لب پر انگوٹھا پھیرا  
اور روش کے کان میں سرگوشی کی میری  
جان سو جاؤ نہیں تو میں کچھ کر دوں گا اس

جان سو جاؤ نہیں تو میں کچھ کر دوں گا اس  
نے اپنے اور اس کے اوپر کمبل رکھا اور  
ایسے ہی وہ لیٹ گیا وہ تھوڑا سا نیچے سرکا  
اور سرہانے پر کمبل رکھ کر لیٹ گیا روش  
اس کے اوپر تھی



اور سرہانے پر جس رُہ ریت لیا روس

اس کے اوپر تھی

روش نے اسے کہا مجھے ڈر لگتا ہے

کس سے ڈر لگتا ہے بلاج نے پوچھا

آپ سے ۔۔۔ وہ معصومیت سے بولی

آپ سے --- وہ معصومیت سے بولی  
کیوں --- بلاج کو پتہ تھا لیکن وہ اس کے  
منہ سے سننا چاہتا تھا ---  
آپ گندی حرکتیں کرتے ہیں تو بلاج مسکرایا  
اس کا شک ٹھیک تھا

نہیں میری جان میں کچھ نہیں کر رہا ابھی  
میری جان سو جاؤ ویسے بھی آپ پر میرا حق  
بتتا ہے میں پ کا ہسپینڈ ہوں جس پر اس  
نے زور شور سے سر ہلایا کے ہاں وہ اس کو  
ہسپینڈ ہے ۱۱ مسکایا اس نے



بلا ج بھی اسے اپنے حصار میں لیے سو گیا  
کیونکہ ماضی میں وہ اتنے گرم ہو گئے تھے رات  
کے نو کا ٹائم ہو گیا تھا کسی کو ہوش بھی نہ  
رہا اسی لیے تو اتنا ٹائم ہو گیا

اسفندیار خانزادہ کو رحمان صاحب اور مہتاب  
صاحب پکڑ کر ان کے روم میں چھوڑ گئے تھے  
اور وہ دونوں بھی اپنے گھر لوٹ گئے اسفندیار  
خانزادہ بیڈ پر بیٹھ گئے وہ کافی بہتر محسوس کر  
رہے تھے وہ بیڈ پر بیٹھ ہوئے تھے کہ کوئلہ بیگم

خانزادہ بیڈ پر بیٹھ گئے وہ کافی بہتر محسوس کر  
رہے تھے وہ بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئل بیگم  
اندر داخل ہوئی انھیں دیکھ کر اسفندیار خانزادہ  
مسکرائے انھیں اپنے پاس بلایا وہ ان کے  
پاس آئی تو اسفندیار خانزادہ نے کہا آپ چینج

کر کے آئیں خانزادی

سائیں-----

اسفندیار خانزادہ نے انھیں چیلنج کرنے کا بولا تو

چیلنج کرنے چلی گئی جب وہ چیلنج کر کے آئی تو

انہوں نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اسفندیار



انہوں نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اسفندیار

خانزادہ نے برا سا منہ بنایا۔۔۔

خانزادی یہ نہیں جا کر ناٹھی پہن کر آئیں

کیا مطلب۔۔۔ کوئل بیگم کی زبان پھسلی جسے

انہوں نے دانتوں میں دبایا

انھوں نے دانتوں میں دبایا

میں جو کہہ رہا ہوں وہ کریں جا کر ناٹھی پہن کے

آئیں جس پر کوئل بیگم نے آنکھیں پھاڑ کے

انہیں دیکھا۔۔۔

نہیں خازادی سائیں آج آپ میں آپ کو

ہیں خازاوی سائیں اج اپ میں اپ لو  
بخشنے کے موڈ میں نہیں ہوں جائے چینیج کر کے  
آئیں کوئل بیگم نے کہا خان آپ کی  
طبیعت-----

میری طبیعت کو کچھ نہیں ہوا جائیں چینیج کر

کے

میری طبیعت کو کچھ نہیں ہوا جائیں چینج کر  
کے آئیں

کو مل بیگم چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ہوئی چینج  
کرنے چلے گی وہ نہیں پہننا چاہتی تھی انہیں  
شرمندگی ہونے لگی اس عمر میں ان کے سامنے

شرمندگی ہونے لگی اس عمر میں ان کے سامنے  
ناٹٹی پہنے سے انھیں شرم آرہی تھی۔۔۔۔۔  
انھیں پتہ تھا اسفندیار خانزادہ کی بات نہ مانی تو  
وہ غصہ ہوں گے اس لیے وہ چیلنج کر کے آئی  
تو اسفندیار خانزادہ مسکراے۔۔۔۔۔

تو اسفندیار خانزادہ مسکراے۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھے اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتے

ہوئے کوئل بیگم تک پہنچے اور ان کی کمر میں ہاتھ

ڈال کر انہیں اپنے ساتھ لگایا میری جان اس

وقت کے لیے میں بہت تڑپا ہوں اس لمحے

وقت کے لیے میں بہت تڑپا ہوں اس لمحے  
کے لیے میں بہت تڑپا ہوں میرا دل کرتا تھا کہ  
کوئی پل ایسا ہو کہ میں آپ کے پاس پہنچ  
جاؤں اور آپ کو اپنے سینے سے لگاؤں انہوں  
نے یہ کہا اور انہیں اپنے سینے سے لگایا پھر ان

نے یہ کہا اور انہیں اپنے سینے سے لگایا پھر ان  
کے ماتھے پر اپنے لب رکھے پھر ان کے  
گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگے لیکن  
کوئل بیگم نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر انہیں  
پیچھے کرنا چاہا جس پر اسفندیار خانزادہ نے ان



پیچھے کرنا چاہا جس پر اسفندیار خانزادہ نے ان  
کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے نہیں میری جان  
آج میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا آج تو بس آپ  
کو جی بھر کے محسوس کرنا چاہتا ہوں انہوں  
نے کوئل بیگم سے کہا اور اپنے سینے سے لگایا

نے کوئل بیگم سے کہا اور اپنے سینے سے لگایا  
میری جان نے کتنا کچھ برداشت کیا ہے اب  
اپنی جان کو سکون دینے کا دل کر رہا ہے  
اسفندیار خانزادہ نے کہا اور انہیں اپنے سینے  
سے لگایا کوئل بیگم رونے لگی

سے لگایا کوئل بیگم رونے لگی

آج نہیں رونا آج بس مجھے خود کو محسوس کرنے

دیں آج سارے دکھ ساری درد سب میں خود

میں سمیٹ لوں گا میری جان یہ کہہ کر اسفندیار

خانزادہ نے دوبارہ سے کوئل بیگم کی گردن سے

خانزادہ نے دوبارہ سے کومل بیلم کی گردن سے  
بال پیچھے کیے ان کے گردن پر اپنا لمس چھوڑا  
وہ جا بجا ان کے گردن پر اپنا لمس چھوڑ رہے  
تھے اسفندیار خانزادہ کے لمس میں شدت تھی  
انہوں نے لوو بانٹ کی جس پے کومل سسکی

انہوں نے لوو بائٹ کی جس پے کو مل سسکی  
اسفندیار خانزادہ مسکرا دیے آج بھی مجھ میں  
اتنی ہمت ہے میری جان کی آپ میری  
شدتوں سے نڈھال ہو جائیں کو مل بیگم نے  
اپنی آنکھیں بند کر لی اور خود کو ان کے حوالے

ہیں۔ میں بہت دیر سے ان کے پاس  
کر دیا اسفندیار خانزادہ ان میں مگن ہوتے چلے  
گئے انہوں نے ان کے گردن کے بعد ان کے  
لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔ ان کے لمس  
میں شدت تھی وہ ان کے لبوں پر کافی دیر  
چھلکے رہے پھر ماتھ پکڑ کر کوئل بیگم کو اسنے

میں شدت تھی وہ ان کے لبوں پر کافی دیر  
جھکے رہے پھر ہاتھ پکڑ کر کومل بیگم کو اپنے  
ساتھ بیڈ پر لائے انھیں لٹا کر خود وہ ان کے  
اوپر کسی گھٹا کی طرح چھا گئے انہوں نے ان  
کی نائٹی کی ڈوری کھلی اور وہاں پر اپنے لب

کی نائیٹی کی ڈوری لھلی اور وہاں پر اپنے لب  
رکھے جا بجا ان کے جسم پر اپنے لمس  
چھوڑتے گئے ساری رات ان پر اپنی شدت  
نچھاور کرتے رہے جس کو سہتی ہوئی کو مل بیگم  
نڈھال ہو چکی تھی ان کا بس نہ چلا کہ وہ



نچھاور کرتے رہے جس کو سہتی ہوئی کومل بیگم  
نڈھال ہو چکی تھی ان کا بس نہ چلا کہ وہ  
اسفندیار خانزادہ سے کہیں چھپ جائیں لیکن  
کہاں وہ تو انھیں بالکل بھی بخشنے کے موڈ میں  
نہیں تھے آج انہوں نے کومل بیگم کو نڈھال کر



روحی اور علیزے بھی واپس آ چکی تھی سب  
اب ہال میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے وہ  
دونوں اپنی سٹوریاں سنا رہی تھی کہ ٹرپ پر  
انہوں نے کتنا انجوائے کیا جس پر روش منہ بنا  
رہی تھی اسے ایسے منہ بناتے دیکھ کر بلاج کو

رہی تھی اسے ایسے منہ بناتے دیکھ کر بلاج کو  
اس پر بہت پیارا آیا روش نے اس کے ہوش  
ٹھکانے لگا دیے تھے۔۔۔۔

کوئل بیگم بھی شرمائی سی پھر رہی تھی اسفندیار  
خانزادہ مسکرا نے لگے کیونکہ ان کی بیگم آج بھی

خانزادہ مسکرا نے لگے کیونکہ ان کی بیلم آج بھی

ویسے ہی شرماتی تھی جیسے کہ شادی کے شروع

کے دنوں میں شرمایا کرتی تھی حنین نے اپنی

جان کو دیکھا جو ایک طرف بیٹھی ہوئی پتہ نہیں

ماہر سے کون سی گپے مار رہی تھی ماہر صبح ہی

ماہر سے کون سی لپے مار رہی تھی ماہر صبح ہی  
واپس آگیا تھا اور ابھی سب بیٹھے ہوئے فنکشنز  
کی تیاریوں کے بارے میں بات کر رہے  
تھے۔۔۔ روش روحی کی باتیں سن کر جیلز ہو  
رہی تھی اور اب اس نے بھی سوچ لیا کہ وہ



وہ روحی کو جیلس کر سکے بلاج اس کی حرکتیں  
دیکھ کر مسکرایا اس کی بیوی ضرور اب روحی  
کے ساتھ پنگا کرنے والی ہے وہ انجوائے کر رہا  
تھا اس کی ایسی حرکتیں انہی حرکتوں پر تو  
اسے پیار آتا تھا روش نے بڑے ہی نازک



اسے پیار آتا تھا روش نے بڑے ہی نازک  
انداز میں پاؤں آگے کیے اور روحی کے سامنے  
اپنے پاؤں رکھے تاکہ وہ دیکھے پر روحی تو علیزے  
کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی تھی اس نے اتنا  
دیکھا نہ دیا جس پر روش نے اس کا ہاتھ پکڑ

دیکھاں نہ دیا جس پر روش نے اس کا ہاتھ پکڑ  
کر ہلایا تو روحی نے اس کی طرف دیکھا روش  
نے آنکھ کے اشارے سے نیچے دیکھنے کو کہا  
روحی کو سمجھنا نا آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے بلاج  
کا دل کیا کہ وہ قہقہے لگا کر ہنسے اس کی چھوٹی

سی جان اتنی شرارتی ہو گئی تھی کہ اب وہ  
روحی کو دکھانا چاہتی ہے کہ اس نے پائل پہنی  
ہے روحی کو تو سمجھ نا آیا لیکن بلاج سب  
سمجھ گیا اور وہ مسکرا نے لگا کہ اب کیا ہوگا  
روش نے روحی کو پھر اشارہ کیا روحی نے نا

روش نے روحی کو پھر اشارہ کیا روحی نے نا  
سمجھی سے اسے دیکھا کر کہا روش کیا اشارے  
کر رہی ہو ----

روش تپ کو بولی نیچے دیکھو جس پر روحی نے  
نیچے دیکھا اور اس کے پاؤں میں پائل دیکھی



تو روش نے ایک ادا سے اپنے بال جھٹکے کے

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے اب وہ بھی جلس

ہو گئی روحی نیچے بیٹھی جلدی سے اس کے

پاؤں پکڑے۔۔۔۔۔ روش یہ کتنی پیاری ہے

تم کہاں سے لائی مہرے لئے نہیں لائی جس پر

تم کہاں سے لائی میرے لیے نہیں لائی جس پر  
روش نے اپنے پؤں اور آگے کیے نہیں میں  
بازار شاپنگ کرنے گئی تھی وہاں سے لائی ہوں  
پیارى ہے نا۔۔۔۔۔ روش نے اک ادا سے  
کہا جیسے کوئی بچہ اپنی چیز پر شو آف کرتا ویسے

ہی۔

تو بلاج نے اسے آنکھیں دکھائی کہ کتنی جھوٹی  
ہے لائی میں نے اور نام اپنا لگا لیا اب روش  
روحی کو جیلس کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے  
پیچھے شاپنگ کرنے کی تھی جس پر روحی کا منہ بنا



پچھے شاپنگ کرنے کی تھی جس پر روحی کا منہ بنا

تم میرے بغیر شاپنگ پر گئی اور میرے لیے

بھی کچھ نہیں لائی ایسے تو نہیں کرتے ہم

دونوں ٹوین ہیں جو کچھ بھی ہوگا ہم دونوں کا

سیم سیم ہونا چاہیے ٹوئزز ہمیشہ سیم سیم رہتے

سیم سیم ہونا چاہیے ٹونز ہمیشہ سیم سیم رہتے  
ہیں جس پر روش نے اس کی بات پر سوچا اور  
پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں نے ڈرامے میں بھی  
دیکھا تھا وہ دونوں ٹرینز بیہیز تھے دونوں نے

دیکھا تھا وہ دولوں ٹرینز بیگزھے دولوں لے  
سیم کپڑے پہنے تھے اور ہم بھی سیم کپڑے  
پہنیں گے پھر روحی بولی یار ہم سیم کپڑے تو  
پہنیں گے لیکن میرے پاس تو پائل نہیں ہے  
جس پر اس نے کچھ سوچ کر کہا کوئی بات  
نہیں تھی اس نے کچھ سوچ کر کہا کوئی بات

نہیں میں تمہارے لیے بھی منگوا دوں گی  
بلاج کا دل کیا وہ اس اٹھا کے لے جائے جو  
اب بونگیاں مار رہی تھی وہ اب اس سے  
ضروریہ فرمائش کرے گی کہ ویسے ہی روحی کے  
لیے لا کر دے۔۔۔۔۔

یے لاروے۔۔۔۔۔

روحی پھر بولی نہیں نا تم مجھے یہ دے دو تم  
اور لے آنا جس پر روش نے کن اکھیوں سے  
بلاج کی طرف دیکھا کہ وہ کہیں سن تو نہیں رہا  
جب بلاج کو خود کو ایسے گھورتے پایا تو جلدی

سے اپنے اندر سمجھ کے اس روح سے کہا

بلاج لی طرف دیکھا کہ وہ ہمیں سن رہی ہیں

جب بلاج کو خود کو ایسے گھورتے پایا تو جلدی

سے اپنے پاؤں پیچھے کیے اور روحی سے کہا

نہیں میں یہ تمہیں نہیں دے سکتی نا سمجھا کرو

بات کو ورنہ مجھے ڈانٹ پڑے گی روحی نے

نگ

بات کو ورنہ مجھے ڈانٹ پڑے کی روحی نے  
حیرانگی سے پوچھا اس پر ڈانٹ کیوں پڑے گی  
بس بعد میں بتاؤں گی روش نے کہا اور وہاں  
سے اٹھ کر بھاگتی

بلاج اس کی پھرتی پر مسکرایا وہ بھی تھوڑی

بلاج اس کی پٹری پر سہرایا وہ جی سہوڑی

دیر کے بعد اس کے پیچھے اوپر گیا جو اپنے

کمرے میں دیکی بیٹھی تھی بلاج کمرے میں آیا تو

اسے دیکھ کر وہ اٹھ کر واش روم کی طرف

بھاگنے لگی بلاج دوڑتا ہوا اس تک پہنچا اور

پیچھے سے اس کے پیٹ پر ہاتھ ڈالا کہ اس نے



اسے دیکھ کر وہ اٹھ کر واش روم کی طرف  
بھاگنے لگی بلاج دوڑتا ہوا اس تک پہنچا اور  
پچھے سے اس کے پیٹ میں ہاتھ ڈال کر اپنے  
ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

ہاں میری جان اب بتاؤ نیچے کیا کہہ رہی تھی

ہاں میری جان اب بتاؤ نیچے کیا کہہ رہی تھی  
جس پر روش نے کہا میں نے تو کچھ نہیں کہا

-----

اچھا کچھ نہیں کہا یہ کیا کہہ رہی تھی کہ ٹونز ایک  
جیسے کپڑے پہنتے ہیں ہم سیم سیم کریں گے

اور یہ کیا تم نے اسے پائل کیوں دکھائی  
جس پر اس نے منہ بنایا وہ مجھے جیلس کرا رہی  
تھی روش نے بتایا

جیلس کرا رہی تھی تو کوئی اور طریقہ نہیں ملا  
اسے جیلس کرانے کا۔۔۔ بلاج نے پوچھا

اسے جیلز کرانے کا۔۔۔ بلال نے پوچھا

نہیں یہ بیسٹ طریقہ تھا میرے پاس کتنی پیاری

پاتل ہے آپ نے دیکھا وہ کیسی جلس ہوگی

تھی اس نے گردن اکڑا کر کہا تو بلال نے

اس کی گردن پر بانٹ کی جس پر اس نے

تھی اس نے گردن اکڑا کر کہا تو بلاج نے  
اس کی گردن پر بانٹ کی جس پر اس نے  
سسکاری لی میری پٹھانی ایسی حرکتیں نہ کیا کرو  
ورنہ سب کے سامنے کچھ کر دوں گا تمہیں  
بلاج نے اس کو لبوں پر بوسہ دیا اور کہا چلو





تھوڑی ہی دیر گزری اس کی جان بھی  
دوسرے کپڑے چینج کر کے نیچے آگئی اسے  
بلاج نے دیکھا جس نے بلیک کلر کا فراک پہنا  
ہوا تھا وہ بہت ہی حسین لگ رہی تھی بلاج  
نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری اسفندیار



نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری اسفندیار

خانزادہ نے اسے دیکھا اور کہا ماشاء اللہ میری

بیٹی میری گڑیا تو بہت ہی پیاری لگ رہی ہے

جس پر وہ مسکرائی اور آ کے ان کے سینے سے

لگی پایا ----- روش نے انھیں پکارا



پاپا مجھے بھی ٹرپ پر جانا ہے اس نے یہ نیا  
شوشہ چھوڑا تو اسفندیار خانزادہ نے روحی کو  
گھورا کہ اس کے سامنے ایسی بات کرنے کی  
کیا ضرورت تھی بیٹا ہم سب چلے گئے ٹرپ  
پر۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے اسے ٹالنا چاہا۔

پر۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے اسے ٹالنا چاہا۔

نہیں پایا جیسے روحی گی تھی مجھے بھی ایسے جانا

ہے اس نے ضد کی

پر بیٹا روحی تو کلج کے ساتھ گئی تھی

اسفندیار خانزادہ نے اسے بتایا

تو میں بھی کلج والوں کے ساتھ جاؤں گی

۔۔۔۔۔ پر بیٹا آپ تو کلج نہیں جاتی تو کلج

والوں کے ساتھ کیسے جاؤں گی۔

آپ کو کس نے کہا میں کلج نہیں جاتی میری

فرینڈز بھی ہیں اس نے ایسے بتایا تو حنین نے

فرینڈز بھی ہیں اس نے ایسے بتایا تو حنین نے  
اسے گورا جس پر روش نے اپنی زبان دانتوں  
تلے دبائی۔۔۔۔۔

اور بلاج روش کی اس بات پر چونکا کیا مطلب  
کہ وہ کلج جاتی ہے۔۔۔

کہ وہ کلج جاتی ہے۔۔۔

بلاج نے روش کا ری ایکشن دیکھ لیا تھا روش  
کا دانتوں تلے زبان دبانا اور حنین کا اسے گھور  
کر دیکھنا بلاج نے سوچا کہ کچھ ایسا ضرور ہے  
جو اب بھی اسے معلوم نہیں ہے ایسے اور

جو اب بھی اسے معلوم نہیں ہے ایسے اور  
کون سے راز ہیں جو اس سے چھپے ہوئے ہیں  
اس نے روش سے پوچھنے کا سوچا اور اسے  
گہری نظروں سے دیکھنے لگا حنین نے جب دیکھا  
کہ بلاج اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا ہے



کہ بلاج اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا ہے  
اس کا غصے سے برا حال ہوا آخر بلاج اس کی  
گڑیا کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا پھر پتہ نہیں حنین  
کو کیا سوچی کے اسے خیال آیا کہ اگر بلاج اس  
کی اتنی کیئر کرتا ہے اتنی حفاظت کرتا ہے کہ تو

لی اتنی لیئر کرتا ہے اتنی حفاظت کرتا ہے کہ تو  
کیوں نہ بلاج کو ایک موقع دے کے دیکھ لے۔  
پر اس نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔۔۔

اتنے میں ملازمہ آئی صاحب باہر کوئی لوگ آئے  
ہیں۔۔۔۔۔ کون آیا ہے



اچھا وہ آج ہی آئے۔۔۔ حنین نے کہا

جی صاحب وہ کہہ رہے ہیں آج سے شروع

کریں گے

ٹھیک ہے تم چلو میں آتا ہوں۔۔۔ حنین نے

ملازمہ کو بھیجا اور اسفندیار خانزادہ کو بتایا جس پر

نہیں نہ نہیں کہہ کر

ملازمہ کو بھیجا اور اسفندیار خانزادہ کو بتایا جس پر

انھوں نے کہا کے کوئی کمی نہیں ہونی

چاہیے۔۔۔۔۔

بلاج کا فون رنگ ہوا اس نے جیسے ہی فون

کاں سے لگایا آگے سے جو خبر ملی اسے سن

بلاج کا فون رنگ ہوا اس نے جیسے ہی فون  
کاں سے لگایا آگے سے جو خبر ملی اسے سن  
کر اس نے کہا اسے بیسمنٹ میں لے کر آؤ  
آج تو میں اس کا حساب برابر کرتا ہوں میں  
شام تک آجاؤں گا ابھی میں تھوڑا بزی ہوں

آج لو میں اس کا حساب برابر لرتا ہوں میں

شام تک آجاؤں گا ابھی میں تھوڑا بڑی ہوں

لیکن تم اس کی خاطر میں کمی نہ آنے

دینا۔۔۔ بلال نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا

اسفندیار خانزادہ نے اس سے پوچھا کیا ہوا

اسفندیار خازاوه کے اس سے پوچھا لیا ہوا

بیٹا۔۔۔۔۔

انکل سمجھ لیں کہ ہم ان کے بہت نزدیک پہنچ

چکے ہیں اس کا لیفٹ ہینڈ تو میرے ہاتھ آگیا

ہے اب باری ہے اس کے رائٹ ہینڈ کی اور

جس کا رائٹ ہینڈ ہے اس کا لیفٹ ہینڈ



چلے ہیں اس کا لیفٹ ہینڈ تو میرے ہاتھ آگیا  
ہے اب باری ہے اس کے رائٹ ہینڈ کی اور  
جو اس کا رائٹ ہینڈ ہے وہ ہمارا سب سے  
بڑا دشمن ہے اب اس پر ہاتھ ڈالنے کے بعد  
ہی اس کا خاتمہ۔۔۔۔۔

ہی اس کا خاتمہ۔۔۔۔۔

اسفندیار خانزادہ نے اس کے شانے پر ہاتھ  
رکھا مجھے فخر ہے تم پر کہ تم میرے بھتیجے ہو تو  
وہ مسکرایا بھتیجا نہیں انکل مجھے آپ اپنا بیٹا ہی  
سمجھیں اس نے ایک نظر روش پر ڈالی اور

سمجھیں اس نے ایک نظر روش پر ڈالی اور

اسفندیار خانزادہ سے کہا اسفندیار خانزادہ

مسکرے ہاں کیوں نہیں تم میرے بیٹے ہی تو

ہو -----

حنین کیٹرنگ والوں کے پاس گیا تو انہوں نے

حنین کیئرنگ والوں کے پاس گیا تو انہوں نے  
کہا کہ سر اگر آپ کی اجازت ہو ہم آج ہی  
سے کام شروع کرنا چاہتے ہیں جس پر حنین  
نے کہا کیوں نہیں آپ آج سے شروع کر دیں  
حویلی کافی بڑی ہے آپ کو کافی ٹائم لگے گا جی

حویلی کافی بڑی ہے آپ کو کافی ٹائم لگے گا جی

سر۔۔۔۔۔ تو انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا

دوسری طرف احمد و لا میں بھی تیاریاں عروج

پر تھی ہر طرف گہما گہمی لگی ہوئی تھی مہمانوں

نے بھی آنا شروع کر دیا تھا اور گھر میں ایک

نے بھی آنا شروع کر دیا تھا اور کھر میں ایک  
رونق سی لگی ہوئی تھی کشمالہ کی حالہ آئیں  
ہوئیں تھی اور بھی کافی رشتہ دار آئے ہوئے  
تھے حنین بھی خانزادہ حویلی میں ٹریکوریشن  
والوں کو سب بتا کر احمد ولا آیا اس نے یہاں

والوں کو سب بتا کر احمد ولا آیا اس نے یہاں  
پر بھی سب کچھ دیکھنا تھا وہ یہاں پہنچا تو ساگر  
اور نعمان ایک طرف سر جوڑے بیٹھے ہوئے  
تھے نعمان بہت اداس سا بیٹھا ہوا تھا حنین کو  
عجیب سا لگا کیا ہوا ہے تم دونوں کو حنین نے

عجیب سا لگا کیا ہوا ہے تم دونوں کو حنین نے  
پوچھا تو معلوم ہوا کہ کشمالہ اور یسرا اپنے کزن  
لوگوں کے ساتھ مصروف ہیں انہیں ٹائم نہیں  
دے رہی جس پر حنین مسکرایا ان کی جوڑی تو  
ایسی ہی تھی شروع سے ہی یہ چاروں ہمیشہ



ایسی ہی تھی شروع سے ہی یہ چاروں ہمیشہ  
ساتھ ہی رہتے تھے اور شرارتیں بھی مل کر ہی  
کرتے تھے حنین نے ان دونوں سے کہا تم  
لوگ آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے  
نعمان کا یسرا کا یوں اپنے کزن احمر کے ساتھ

نعمان کا یسرا کا یوں اپنے کزن احمر کے ساتھ  
کھڑے رہنا ان سے باتیں کرنا بالکل پسند نہ آیا  
اس لیے وہ منہ بنا کر ایک طرف بیٹھا ہوا تھا  
حنین انہیں لے کر ایک طرف ہوا لیکن حنین  
کی نظر یسرا پر بڑی جو کہ احمر سے کھڑی باتیں کر

کی سڑی سڑا پر بری بولہ امر سے سڑی بائیں

رہی تھی اور پھر نعمان کو دیکھا تو وہ سب

سمجھ گیا اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی وہ

ان دونوں کو لیے ایک سائیڈ پر ہوا اچھا مجھے

ایک بات بتاؤ تم لوگوں کے منہ کیوں لٹکے

میں نے یہ جہ سے نعمان نے تالا کہ میں انھیں

ایک بات بناؤں م لوگوں کے مسہ یوں سے

ہوئے ہیں جس پر نعمان نے بتایا کہ وہ انھیں

ٹائم نہیں دے رہی اس لیے ہم اداس ہیں

میں سچ پوچھنا چاہتا ہوں حنین نے کہا بتاؤ کیا

بات ہے جس پر نعمان نے روندی شکل بنا کر

کہا وہ اس ہمہ بھلا گئے ہیں اس نے کہنا

بات ہے جس پر نعمان نے روندی شکل بنا کر  
کہا وہ اب ہمیں بھول گئی ہیں اپنے کزنوں  
کے ساتھ مصروف رہتی ہیں ان سے بات  
بھی نہیں کرتی تو نین مسکرایا اچھا جو بات میں  
پوچھوں گا مجھے سچ بتانا تمہیں یسرا پسند ہے

نعمان نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا حنین نے

پھر پوچھا جو میں بات پوچھ رہا ہوں مجھے وہ بتاؤ

تو نعمان نے سر جھکا لیا یہ اس کا ایک طرح

سے اعتراف ہی تھا کہ ہاں اسے وہ پسند ہیں تو

حنین نے کہا مجھے اپنے منہ سے بتاؤ تو اس نے

لو عثمان نے سر جھکا لیا یہ اس کا ایک طرح

سے اعتراف ہی تھا کہ ہاں اسے وہ پسند ہیں تو

حنین نے کہا مجھے اپنے منہ سے بتاؤ تو اس نے

کہا جی بھائی بچپن سے ہی پتہ نہیں کب اس

سے لڑتے لڑتے مجھے اس سے پیار ہو گیا مجھے

میں نے اس سے کبھی کبھار کتے کی بات

پتہ نہیں اب وہ کسی کے بھی ساتھ کوئی بات  
کرتی ہے تو مجھے مجھے اچھا نہیں لگتا بھائی میں  
کیا کروں سوری بھائی میں آپ کی بہن کے  
بارے میں بات کر رہا ہوں جس پر حنین نے  
اسے کہا اس میں سوری بولنے والی کوئی بات



اسے کہا اس میں سوری بولنے والی کوئی بات  
نہیں ہے یہ دل کے معاملات ہی ایسے ہوتے  
ہیں مجھے ایک بات بتاؤ کہ تم میری بہن کو  
ساری زندگی خوش رکھو گے جس پر نعمان نے  
لے یقینی سے حنن کو دیکھا اور زور و شور سے

ساری زندگی میں رُسوے میں پریشان ہے

بے یقینی سے حنین کو دیکھا اور زور و شور سے

سر ہلایا بھائی میں ساری زندگی اسے

بہت۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔

بہت۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔ بہت خوش

کھول گا اس نے بہت بہت کو اتنے بار

بہت-----بہت----بہت خوش

رکھوں گا اس نے بہت بہت کو اتنی بار

دھرایا کہ حنین نے اس کے کان پکڑے

میرے بھائی اتنا بہت ٹھیک ہے جس پے وہ

مسکرایا اچھا کیا کہتے ہو میرے ولیمے والے دن

میرے بھائی اتنا بہت ٹھیک ہے جس پے وہ  
مسکرایا اچھا کیا کہتے ہو میرے ولیمے والے دن  
ان لوگوں کا بھی کوئی فنکشن رکھ لیا جائے تو  
نعمان نے یا ہو کا نعرہ لگایا بھائی اتنی لو

یو۔۔۔۔۔

یو۔۔۔۔۔

اے لو یو ٹو میرے بھائی اور ہاں کوشش کرنا کہ  
میری بہن کو کوئی تکلیف نہ دینا میں نے تمہاری  
آنکھوں میں اس کے لیے محبت دیکھی ہے  
اس لیے میں تمہارے ساتھ ہوں اگر میری

آنکھوں میں اس کے لیے محبت دیکھی ہے  
اس لیے میں تمہارے ساتھ ہوں اگر میری  
بہن کو ذرا بھی تکلیف ہوئی تو مجھ سے برا کوئی  
نہیں ہوگا جس پر نعمان بولا بھائی میں تو ہوں  
جوڑوں کا غلام آپ دیکھتے نہیں ہیں کیسے اس

جوڑوں کا غلام آپ دیکھتے نہیں ہیں کیسے اس  
کے آگے پیچھے گھومتا رہتا ہوں جو کہتی ہے وہ  
کرتا ہوں تو حنین مسکرایا اس لیے تو تم مجھے  
اپنی بہن کے لیے پسند ہو حنین نے بھی آنکھ  
دبا کر کہا تو نعمان کو برا لگا بھائی آپ میرے

دبا کر کہا تو نعمان لو برا لگا بھائی آپ میرے  
بھائی ہیں کہ اس کے۔۔۔ نعمان نے منہ بنا کر  
کہا تو حنین بولا میں تم دونوں کا ہی بھائی ہوں  
تو وہ مسکرایا پھر حنین ساگر کی طرف متوجہ ہوا  
تم بتاؤ اب تمہارا کیا ہے۔۔۔۔۔

نعمان نے کہا کہ میں نے





بھائی وہ ----- ساگر پھر چپ ہوا

کیا وہ آگے بھی تو بولو --- حنین نے کہا

بھائی وہ --- وہ پھر منمنایا

کیا وہ وہ لگائی ہوئی ہے مجھے صحیح سے بتاؤ کہ کیا

بات ہے حنین کو اس کے وہ وہ سے تپ

بات ہے حنین کو اس لے وہ وہ سے تپ

چڑھی

بھائی وہ جو نور بھا بھی کی کزن نہیں آئی مجھے وہ

بڑی پسند ہے ساگر نے شرمانے والے انداز

میں کہا اور اپنے قمیض کا کلر پکڑ کا منہ میں ڈال

میں لہا اور آپے سیخ کا ٹر پٹر کا منہ میں ڈال

دیا

حنین کو اس پر کر جی بھر کر تاؤ آیا یہ کیا

لڑکیوں والی حرکتیں کر رہے ہوں پیچھے کرو

اسے مجھے بتاؤ کیا بات ہے بھائی مجھے تو وہ پسند

لگا مجھے گانے کی نئی مثال ہے

لڑکیوں والی حرکتیں کر رہے ہوں پیچھے کرو  
اسے مجھے بتاؤ کیا بات ہے بھائی مجھے تو وہ پسند  
ہے لیکن وہ مجھے گاس تک نہیں ڈالتی جب  
اس نے یہ کہا تو نعمان کا قہقہہ گونجا

-----

-----  
تم کوئی گدھے ہو جو تمہیں گھاس ڈالے حنین  
نے اسے ڈبٹا تو اس نے آگے سے بڑا برا سا  
منہ بنایا۔۔۔

بھائی وہ مجھ سے بات بھی نہیں کرتی۔۔ ساگر

منہ بنایا۔۔۔

بھائی وہ مجھ سے بات بھی نہیں کرتی۔۔۔ ساگر

نے اپنا دکھرا رویا۔۔

ہاں تم اگر الووں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر

اسے دیکھو گے تو کون سی شریف لڑکی ہوگی جو

تسکے تسکے گے گے

اسے دیکھو گے تو کون سی شریف لڑکی ہوگی جو  
تم سے بات کرے گی۔۔۔۔۔ ساگر کو اتنی  
بیستی پر رونا آنے لگا بیستی اور وہ بھی نعمان  
کے سامنے اس کی روندی شکل دیکھ کر حنین  
نے کہا



فکر نہ کرو میں اس سے بات کرتا ہوا  
نہیں۔ ایسے کرتے ہیں کسی بڑے سے بات کرتا  
ہوں اور تم نندیدوں کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ  
کر اسے دیکھنا بند کرو جس پر ساگر نے سر ہلایا  
بس آپ بات پکی کر دیں میں نہیں دیکھوں گا

بس آپ بات پکی کر دیں میں نہیں دیکھوں گا  
اسے نعمان نے بھی اس کی حمایت کی ہاں  
بھائی اب اگر یہ دیکھے گا تو میں اس کے کان پکڑ  
لوں گا بس اس کی بھی بات سیٹ کروا دیں  
چلو ٹھیک ہے میں اپنے ولیمے والے دن تم

بھائی اب اگر یہ دیکھے گا تو میں اس کے کان پکڑ  
لوں گا بس اس کی بھی بات سیٹ کروا دیں  
چلو ٹھیک ہے میں اپنے ولیمے والے دن تم  
لوگوں کا بھی کچھ کرتا ہوں

دونوں طرف شادی کی تیاریاں شروع تھی اور  
بلاج اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا اسے  
اس گینگ کے بارے میں کچھ سراغ ملے تھے  
اور اس نے بہرام رٹھور کو بھی اپنے قبضے میں

کے ساتھ

روح کے بہرہ مند اور خوش چہرے ہیں

کر لیا تھا۔۔۔

آج وہ اپنے فارم ہاؤس آیا تھا اور اب اس کا

روح بیسمنٹ کی طرف تھا جیسے ہی وہاں پہنچا

تو پہلے اپنا ماسک اور جیکٹ پہنا پھر اندر پہنچا

جہاں رہنما کو کرسی پر رسیوں سے ماندھا گیا

لو پہلے اپنا ماسک اور جیلٹ پہنا پھر اندر پہنچا

جہان بہرام کو کرسی پر رسیوں سے باندھا گیا

تھا ----

بلاج اس کے سامنے جا کر کرسی پر بیٹھا بہرام

اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

کے تھے محسوس کر کے کہ

اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا  
کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں پکڑ کر لائے ہو  
تم جانتے نہیں میں کس کا بیٹا ہوں میرا باپ  
کون ہے تمہیں چھوڑیں گے نہیں ----  
اس کی باتوں پر بلاج مسکرایا اور بولا مجھے پتہ

ہے کہ تم کون ہو اور تمہارا باپ وہ بھی بہت  
جلد یہاں ہو گا۔۔۔

بلاج نے اس کی طرف دیکھا تم آنے تھے اس  
دن میری بیوی سے شادی کرنے کے لیے جس  
لے بہرام نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ کب



پے بہرام نے نا جھٹی سے اسے دیکھا وہ لب

اس کی بیوی سے شادی کرنے کے لیے گیا

تھا۔۔۔۔۔۔ میں تو کہی نہیں گیا بہرام

انکاری ہوا پھر بہرام کو یاد آیا وہ تو روش کے

گھر گیا تھا اچھا تو تم احمد ولا میں تھے

احمد ولا میرا گھر ہے جہاں تم لوگ میری بیوی  
کے لیے رشتہ مانگنے گے تھے تجھے ذرا شرم نا  
آئی گینڈے منہ والے ہو کر میری معصوم  
پریوں سی بیوی پر نظر رکھتے ہوئے آج میں  
تمہارا حال وہ کروں گا کسی سے بھی شادی

کرنے کے قابل نہیں رہو گے آیا بڑا میری  
پٹھانی پر نظر رکھنے والا۔۔۔۔۔

تم نے مال میں اس کے چہرے کو چھوا اس  
کے چہرے کو چھونے کی کسی کو اجازت نہیں

دی ملارج احمد خان نے۔۔۔۔۔ ملارج نے

کہا اور زور سے اس کا وہ ہاتھ جس سے اس  
نے روش کو چھوا تھا اس پر اپنے ہتھیار سے  
وار کرنے لگا اور اس کمرے میں بہرام کی  
چہنیں گونجنے لگی

چیخ اور چیخ تیری چیخوں سے مجھے سکون مل رہا

ہے بلاج نے اپنا دوسرا ہتھیار منگوا یا اور  
بہرام کی انگلی کاٹی اس ہاتھ سے تو نے میری  
روش کو چھوا تھا اب دیکھ تیرے ہاتھ کی ایک  
ایک انگلی کو کیسی دردناک سزا دیتا ہوں اس  
نے ایک ایک کر کے اس کی ساری انگلیوں کو

نے ایک ایک کر کے اس کی ساری انگلیوں کو

کاٹا اور پھر اپنے آدمی سے بول کر ان پر نمک

چھڑکوا یا اس کمرے میں بہرام راٹھور کے درد

بڑی چیخیں گونج رہی تھی لیکن بلاج کو کیا پروا

تھی اسے تو ان چیخوں سے سکون مل رہا تھا

ت

کے جنون کو اس نے چھوا تھا وہ اب تھوڑی  
کم ہونا شروع ہوئی کیونکہ اس نے وہ ہاتھ کاٹ  
دیے تھے جس سے اس نے اس کی روش کے  
گالوں کو چھوا تھا اس نے اپنے آدمی سے کہا  
ان انگلیوں کو اٹھاؤ اور چیل کو کوں کو کھلا دو

گالوں کو پھوٹھا اس لے اپنے آدمی سے لہا

ان انگلیوں کو اٹھاؤ اور چیل کووں کو کھلا دو

جس پر اس کا آدمی سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا پھر

اس نے بہرام کے پاؤں پر تیزاب کی بوندی

پھکوائی اور وہ تیزاب ایسا تھا کہ پاؤں اس کا

گلاش سے گرا گیا اور اس کا سر زمین پر



اس نے بہرام کے پاؤں پر تیزاب کی بوندی  
پھکوائی اور وہ تیزاب ایسا تھا کہ پاؤں اس کا  
گلنا شروع ہو گیا اور وہ بڑھتا گیا بلج نے وہاں  
بس نہ کی بلکہ اس کے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں  
بھی کاٹنی شروع کی وہ اس کے ایک ایک

بھی کاشی شروع لی وہ اس لے ایک ایک  
انگلی پر زخم دے رہا تھا وہ انہیں چاکو سے  
کاٹ رہا تھا جس پر بہرام کی دردناک چیخیں  
کمرے میں گونج رہی تھی اگر کوئی عام انسان  
ہوتا تو وہ اس وحشت سے ہی مرجاتا یا بے

ہوش ہو جاتا بلاج نے اتنی دردناک اسے

تکلیف دی

تمہارے جسم کے ہر ایک عضو کو میں تکلیف

پہنچاؤں گا کیونکہ تم نے جسے تکلیف پہنچانے کا

سوچا جس کے بارے میں تم نے بات کرنے

سوچا جس کے ساتھ تم شادی کرنے کا سوچ  
رہے تھے وہ میری بیوی ہے میرا جنون اور تم  
نے اسے مجھ سے دور کرنا چاہا تمہارے اس  
دماغ پر اور تمہارے اس دل پر جس میں یہ  
خالی آتا ہے وہ نور کو جسے اس بار کو روک گاہے

دماغ پر اور تمہارے اس دل پر جس میں یہ  
خیال آیا ان دونوں کو میں ایسا برباد کروں گا کہ  
تم مرتے دم تک کاپتے رہو گے بلاج بولا نہیں  
دھاڑا تھا اس کی دھاڑ میں وحشت

تھی-----

تھی-----

دوبارہ سے اس کے دوسرے ہاتھوں کی انگلیاں  
کاٹنے لگا اگر کوئی اور یہ وحشت بلاج کی دیکھ  
لیتا تو بلاج سے کوسوں دور بھاگتا بلاج کے دل  
کو سکون مل رہا تھا بلاج نے اسے چمختے دیکھ

کو سکون مل رہا تھا بلاج نے اسے چیختے دیکھ  
کر بولا تمہیں دردناک تکلیف دے کر میرے  
دل کو سکون ملا ہے۔۔۔۔۔ مکمل سکون تب  
ملے گا جب میں اپنی پٹھانی کے مجرم کو اسی  
طرح نہیں نہیں اس سے بھی دردناک سزا

طرح نہیں نہیں اس سے بھی دردناک سزا  
دے کر اس کے انجام تک پہنچاؤں گا تمہارے  
بعد اب اس کی باری ہے بلال نے جب اس  
کے ہاتھ کی انگلیاں کاٹ لی تو وہ درد سے نحال  
ہوتا ہوا بے ہوش ہو گیا جس پر بلال نے اپنا



ہونا، وہاں ہے، ہوس، ہوسیا، ہوس پر جان کے اپنا

چاقو ایک طرف پھینکا اور اپنے آدمی سے کہا

اسے ہوش میں لاؤ جب یہ ہوش میں آئے تو

مجھے بتانا پھر ان تینوں کا کام تمام کرتے ہیں

اسے اس کے کیے کی سزا مل گئی ہے اس

سر زباور رو اشت نہم کہ سکے گا اس لیے

سے زیادہ یہ برداشت نہیں کر سکے گا اس لیے  
اس کا مرجانا ہی بہتر ہے بلاج نے یہ کہا اور  
وہاں سے باہر نکل گیا۔

حنہ، دونوں طرف گہر چکر بنا ہوا تھا جس سے

وہاں سے باہر نکل لیا۔

حنین دونوں طرف گن چکر بنا ہوا تھا جس پے

بلاج کو پتہ نہیں کیوں بڑی کمینہ سی خوشی ہو

رہی تھی کہ وہ گن چکر بنا پھڑ رہا ہے

... کہ نہ آتا تھا ...

رہی تھی کہ وہ گن چکر بنا پھڑ رہا ہے  
بلاج کو خیال آیا ایسے تو اس کا بھائی سب کی  
آنکھوں کا تارا بن جائے گا وہ تو ویسے بھی  
سب کا لاڈلا ہے کیوں نہ بلاج ایک ذمہ داری  
اپنے اوپر لے لے اس نے سوچا کہ وہ خاندان

اپنے اوپر لے لے اس نے سوچا کہ وہ خانزادہ  
حویلی کے سارے انتظامات خود کے سر پر لے  
لے گا اس لیے اس نے اسفندیار خانزادہ کو کہا  
کہ انکل حنین بھائی کے لیے دونوں طرف کا  
کام کرنا مشکل ہو جاتا تھا کیوں نہ یہاں کی

ساری ذمہ داریاں میں سمجھا لوں  
کوئل بیگم کے کان کھڑے ہوئے اسفندیار  
خانزادہ مسکرائے کیوں نہیں میں تو یہی چاہتا  
تھا ----

میرے بچے تم تو بہت ہی قابل بچے ہو تم پر

میں نے کبھی شک نہیں کیا

میرے بچے تم تو بہت ہی قابل بچے ہو تم پر  
تو مجھے پورا بھروسہ ہے کوئل بیگم جلدی سے  
سامان وہاں پر رکھ کر پلٹی اور جا کر حنین کو  
فون کیا تمہارا یہ بھائی اب اسفندیار خانزادہ کے  
دل میں اپنے لیے محبت جگا رہا ہے آکر کچھ

دن کیا مہارایہ بھائی اب اسدی یاد کا ارادہ سے

دل میں اپنے لیے محبت جگا رہا ہے آکر کچھ

کرو اس کا جس پر حنین نے کہا پھوپھو میں آتا

ہوں حنین روش کو لے کر کہیں باہر گیا ہوا تھا

اس نے بتایا کہ کوئی مہمان آئے ہیں جنہیں ہال

میں بیٹھا گیا ہے اسفندیار خان زادہ کو بالاج نچ



اس نے بتایا کہ نوری مہمان اے ہیں بسہیں ہاں

میں بٹھایا گیا ہے اسفندیار خانزادہ کو بلاج نیچے

لایا تو حال میں رحمان ملک اور ان کا بیٹا ریان

ملک بیٹھے ہوئے تھے ریان بلاج کو دیکھ کر

خوش ہوا اور اس سے ملا اسفندیار خانزادہ نے

کہا کہ تم انتہائی حسن و جمال کے مالک ہو

خوش ہوا اور اس سے ملا اسفندیار خانزادہ نے  
کہا تم جانتے ہو جس پر بلاج دانت پیس کر بولا  
جی یہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے اور دل میں بولا کمینہ  
میرا رقیب بھی

ریان اسفندیار خانزادہ سے ملا ڈیڈ آپ کا بہت

ریان اسفندیار خانزادہ سے ملا ڈیڈ آپ کا بہت  
ذکر کرتے تھے اسفندیار خانزادہ مسکرائے روحی  
جو آج روش کے ہی کپڑے پہنے ہوئے اسی کی  
طرح بنی گھوم رہی تھی اس نے جب دیکھا  
رحمان ملک تو بھاگتی ہوئی آئی

رحمان ملک تو بھالتی ہوئی آئی

بابا اور ان سے آ کے لیٹ گئے رحمان ملک

نے اسے اپنے حصار میں لیا اس کے ماتھے پر

پیار کیا میری گڑیا میری بچی کیسی ہو جس پر وہ

مسکراتی بابا میں بہت اچھی ہوں رحمان ملک

نے اسے اپنے حصار میں لیا اور کافی دیر تک  
اسے اپنے حصار میں ہی رکھا پہلے تو وہ ہر روز  
اسے ملتے تھے اب تو کافی دنوں کے بعد ان کا  
چکر لگتا تھا یہاں پر پرسوں بھی وہ آئے تھے پر  
وہ یہاں نہیں تھے، ٹرپ کے ساتھ گئے ہوئے

چکر لگتا تھا یہاں پر پرسوں بھی وہ آئے تھے پر

وہ یہاں نہیں تھی ٹرپ کے ساتھ گئی ہوئی

تھی کیسا رہا آپ کا ٹرپ انہوں نے پوچھا

بابا میرا ٹرپ بہت اچھا رہا جب اس نے

ٹرپ کی بات کی تو ریان کے کان کھڑے

رپوں بہاؤ میں رپوں کے ہونے

ہوئے کے کون سا ٹرپ-----

پھر رحمان ملک نے کہا آؤ گڑیا میرے گدھے

سے ملو رحمان صاحب نے اسے گدھا کہا تو

ریان نے انھیں گھورا روحی کی ہنسی چھوٹ

گئے، جبکہ بلال ج بھی مسکرا رہا، ریان نے گھور کر

ریان نے انھیں لھورا روحی لی ہسی چھوٹ  
گنتی جبکہ بلاج بھی مسکرایا ریان نے گھور کر  
اپنے باپ کو دیکھا جو اس کی ہر جگہ بے عزتی  
ہی کرتے رہتے تھے ریان کھڑا ہوا اور روحی  
سے ملا السلام علیکم ----- کیسی ہیں



سے ملا السلام علیکم ----- ایسی ہیں

آپ اس نے سمجھا کہ وہ روش ہے

وعلیکم السلام ----- میں ٹھیک ہوں آپ

کیسے ہیں اس نے بھی اس کا حال پوچھا

میں بھی ٹھیک ہوں روحی اسے نہیں پہچان

کے کئے ہیں اس نے بھی اس کا حال پوچھا

میں بھی تھیک ہوں روحی اسے ہمیں پہچان  
سکی کہ وہ وہی مال والا لڑکا ہے اس نے بس  
ہیلو ہائے کیا اور ایک سائینڈ پر بیٹھ گئی رحمان  
ملک نے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو  
وہ ان کے پاس آئی روحی کو اسے اپنے حصار  
میں لے کر بیٹھ کر بات کرنے لگی

وہ ان کے پاس آئی روحی کو اسے اپنے حصار  
میں لیا اور بیٹھے پھر یہاں وہاں کی باتیں کرنے  
لگے ریان بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا  
بلاج کو اور کیا چاہیے تھا وہ بس یہی چاہتا تھا  
کہ وہ روش سے ہٹ کر روحی کی طرف

اٹریکٹ ہو جائے اور پھر بلاج اپنا کام کرے  
ایسے ہی بیٹھے باتیں وغیرہ ہوتی رہی تھوڑی دیر  
گزری کہ ریان کو کوئی کال آئی اور وہ اپنے  
باپ سے بول کر چلا گیا رحمان ملک کو تو یاد  
ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔ او س نے تو اس رنگدھم

باپ سے بول کر چلا لیا رحمان ملک تو تو یاد  
ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔ او میں نے تو اس گدھے  
سے تمہیں ملوایا ہی نہیں کہ اپنی بہن سے ملو تو  
روحی مسکراتی کوئی بات نہیں بابا ہم بعد میں  
مل لیں گے جس پر وہ مسکرائے ہاں کیوں  
نہیں اس لیے بھی ہم شاکہ شاعر



جی ہاں میرا بچہ روش کی شادی ریان سے کر  
رہے ہیں

بلاج نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائی اس کا غصے  
سے برا حال تھا یہ ریان اب اس کے اور  
روش کے بیچ میں آ رہا ہے آگے گھر والے کم

کے برعکس یہ وہیں اب اس کے  
روش کے بیچ میں آ رہا ہے آگے گھر والے کم  
تھے کہ یہ اس کے دوست بھی ساتھ شروع ہو  
گئے اور وہ بھی اب کباب میں ہڈی بننے لگے  
بلاج کو رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا

جنہوں روش کے ساتھ اندر آتا روش کے ماتھے



حنین روش کے ساتھ اندر آیا روش کے ہاتھ  
میں ایک بیگ تھا جیسے کہ کوئی لیپ ٹاپ بیگ  
ہو بلاج نے بڑی حیرانگی سے اس کے ہاتھ میں  
بیک دیکھا اور ایک ہاتھ میں اس کا فون تھا  
بلاج نے کبھی بھی اسے فون یوز کرتے ہوئے

بیک دیکھا اور ایک ہاتھ میں اس کا فون تھا  
بلاج نے کبھی بھی اسے فون یوز کرتے ہوئے  
نہیں دیکھا کوئل بیگم نے انہیں اندر آتے دیکھا  
تو وہ ان کے پاس گئی کیسا رہا سب۔۔۔۔۔  
بہت اچھا۔۔۔۔۔ روش نے جواب دیا

\_\_\_\_\_

بہت اچھا۔۔۔ روش نے جواب دیا

کیا لگتا ہے۔۔۔۔ کوئل بیگم پھر بولی

اس بار لگتا ہے کہ بہت ہی اچھا ہوگا آپ

بے فکر رہیں اس بار تو ہمارا ہی نمبر پہلے آئے

گا اس بار حنین بولا۔۔۔

تو یہ کہہ کر گئے کہ اس بار

گا اس بار حنین بولا۔۔۔

تم سچ کہہ رہے ہو کوئل بیگم نے پھر پوچھا

ہاں جی میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

اچھا اتنی دیر کیوں لگا دی۔۔۔۔۔

ان میڈم سے پوچھیں انہوں نے دیر لگائی ہے

اچھا اسی دیر لیوں لگا دی۔۔۔۔۔

ان میڈم سے پوچھیں انہوں نے دیر لگائی ہے  
کوئل بیگم نے روش کی طرف دیکھا روش اتنا  
لیٹ کیوں ہوگی بچہ ماما بس کچھ زیادہ ہی ٹف

تھا۔۔۔۔۔

سچے کا بیگم

تھا۔۔۔۔

اوہو سچ میں کوئل بیگم بولی

ہاں ماما بہت زیادہ میں تھک گئی ہوں میں روم

میں جاتی ہوں۔۔۔ روش نے کہا

میرا بچہ تم روم میں جاؤ میں اپنے بچے کے لیے

میرا بچہ م روم میں جاؤ میں اپنے بچے لے لیے

دودھ گرم کر کے بھیجتی ہوں وہ پی

لینا۔۔۔۔۔

اما دودھ نہیں۔۔۔ اس نے دودھ کے نام پر

منہ بنایا

نہیں کہہ سکتا کہ اس کی طبیعت







ہیں میرے بچی سسل ہو یا اسان ہو اپ لی

تیار ی پوری ہونی چاہیے۔۔۔

جی ماما روش نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی

گی

بلا ج کو ان کے بات کی ذرا بھی سمجھ نہ آئی

تیرے کمرے کے گنگرے

بلاج کو ان کے بات کی ذرا بھی سمجھ نہ آئی  
سب تو اس کے اوپر سے ہی گزر گیا یہ کس  
کے بارے میں بات کر رہے ہیں صبح بھی تو  
کچھ ایسی ہی بات کی تھی اور بلاج کو تو کچھ  
بھی سمجھ نہ آئی وہ اب اس سے پوری

بھی مجھ نہ الی وہ اب اس سے پوری

انفاریشن لینی تھی اسے اب روش سے ہی

سب کچھ گلوانا تھا اسے پتہ تھا اس کی جان

اسے سب کچھ بتا دے گی ---

شام کو ہی سب نے ڈولکی رکھی تھی جس پر

شام کو ہی سب نے ڈولکی رکھی تھی جس پر  
سب ہی آئے ہوئے تھے پورا احمد والا وہاں  
موجود تھا اور ایک ہنگامہ برپا ہوا تھا ڈیکوریشن  
والوں نے کافی حد تک حویلی کو سجا دیا تھا  
حویلی بہت پیاری لگ رہی تھی کوئل بیگم

والوں نے کافی حد تک حویلی کو سجا دیا تھا  
حویلی بہت پیاری لگ رہی تھی کوئل بیگم  
شرمانی شرمائی یہاں وہاں گھوم رہی تھی جس پر  
اسفندیار خانزادہ ان کے صدقے واری جا رہے  
تھے۔۔۔۔

تھے۔۔۔۔

حنین صاحب بھی اپنی نور کو پیار سے نہا رہے

تھے اماں بی نے حنین کو نور کو ایسے گھورتے

ہوئے دیکھا تھا اسے اپنے پاس بلایا ارے

میاں کوئی تو شرم کرو کل کا دن ہے پرسوں

میاں کوئی تو شرم کرو کل کا دن ہے پرسوں  
تمہاری شادی ہے اور تم ایسے سسرال میں  
ڈیرے جما کر بیٹھے ہو چلو جاؤ گھر جا کر آرام  
کرو اور ہاں دو دن تو مجھے ادھر نظر نہ آؤ بس دو  
ہی دن رہ گئے ہیں اس کے بعد تو یہ ویسے بھی



ہی دن رہ گئے ہیں اس کے بعد تو یہ ویسے بھی  
اپنے گھر آجائے گی اس لیے کوشش کرو کہ تم  
یہاں کم ہی نظر آؤ

لیکن اماں بی یہاں کے معاملات۔۔۔ حنین نے  
بہانا بنایا وہ کہاں اپنی جان کو دیکھے بنا ایک دن

بہانا بنایا وہ کہاں اپنی جان کو دیکھے بنا ایک دن  
گزار سکتا تھا

یہاں کے معاملات----- اتنے میں بلاج  
بولا یہاں کے معاملات میں دیکھ لوں گا بھائی  
اماں بی ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ کو یہاں نہیں

بولا یہاں لے معاملات میں دیکھ لوں گا بھالی  
اماں بی ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ کو یہاں نہیں  
رہنا چاہیے اچھا نہیں لگتا دلہا دلہن کے گھر  
میں ہی ڈیرہ جما کر بیٹھے رہیں لوگ طرح طرح  
کی باتیں کریں گے اور اس عمر میں کیوں آپ

کی باتیں کریں لے اور اس عمر میں لیوں آپ

اماں بی کی ناک کٹوانا چاہتے ہیں بلاج نے

اماں بی کی چاپلوسی کی جس پر اماں بی تو خوشی

ہو گئی ان کا لاڈلا بیٹے کو ان کی ناک کی کتنی

فکر تھی۔۔۔

.. / . / . / . /

فکر تھی۔۔۔

دیکھو میرے بیٹے کو میری فکر ہے ایک تم  
تمہیں میرے ناک کی فکر نہیں میری ناک کٹوا  
کے دم لینا۔۔۔ جو تھوڑی بالی بچی ہے وہ  
تم کٹوا دو باقی تو تمہارا یہ الو بھائی کٹوا چکا ہے

تم کٹوا دو باقی تو تمہارا یہ الو بھائی کٹوا چکا ہے

اماں بی نے کہا تو حنین کا قہقہہ چھوٹا اور بلاج

نے منہ بنایا وہ جو اماں بی سے حنین کی

بے عزتی کروانا چاہتا تھا اس کی اپنی ہی

بے عزتی ہو گئی وہ منہ بسور کے رہ گیا

رحمان ملک ریان اور مہتاب صاحب بھی  
کینزل کے ساتھ آئے ہوئے تھے کینزل اپنے  
دونوں تائے اور چاچو سے ملی اور وہ بہت  
خوش ہوئی اب اسے اپنا فیصلہ اچھا لگا تھا کہ  
اس نے روش کے لیے بلاج کو چھوڑ دیا کیونکہ

اس نے روش کے لیے بلاج کو چھوڑ دیا کیونکہ

ادھر وہ اس کے تایا کی بیٹی تھی تو پھر تو وہ

اس کی کزن ہوئی اس کی بہن ہوئی تو کیا وہ

اپنی بہن کے حق پہ ڈاکا مارتی نہیں۔۔۔ بلال

نے اسے نکاح کا بھی بتا دیا تھا اس کی



حفاظت کرنا اس پر مرض تھا تو اس لیے اس  
کی حفاظت کے لیے اس نے بلاج کو چھوڑ دیا  
اس کی آنکھیں غم ہوئی لیکن پھر حوصلہ بھی ہوا  
کیونکہ کوئی تھا جس نے اسے بولا تھا کہ وہ اسے  
بہت زیادہ محبت کرتا ہے وہ اسے اپنا چاہتا  
ہے اس نے بلاج کو چھوڑ دیا

بہت زیادہ محبت کرتا ہے وہ اسے اپنا چاہتا  
ہے اس نے اگر بلاج کو چھوڑ بھی دیا ہے تو  
کوئی بات نہیں وہ تو اس کا ہے نا اس بات  
کو یاد کر کے کینزل مسکرائی اور کینزل مسکرا  
ہی رہی تھی اور کوئی دور کھڑا اس کی

مسکراہٹ دیکھ رہا تھا وہ بھی مسکرا دیا  
رات کافی دیر تک ڈولکی کا فنکشن رہا سبھی ہلا  
گلا کرتے رہے روش بہت ہی زیادہ خوش تھی  
وہ بھی سب کے ساتھ بیٹھی تالیاں بجا رہی  
تھی اور اماں بی کوئی پرانے زمانے کے ٹپے گا

بھی اور اماں بی کوئی پرانے زمانے لے ٹپے گا

رہی تھی سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

اسفندیار خانزادہ نم آنکھوں سے یہ سب دیکھ

کے مسکرا رہے تھے بلال ان کے پاس گیا ان

کے شولڈر پر ہاتھ رکھا انکل ----

لے سولڈر پر ہاتھ رکھا اٹل ----

اسفندیار خانزادہ نے اسے دیکھا

کیا ہوا آپ رو رہے ہیں ----

نہیں میں یہ سب مس کر رہا تھا دیکھو آج

ماشاء اللہ گھر میں کتنی رونق لگی ہوئی ہے کچھ

آج میں نے اپنے ہاتھ لگائے ہیں

نہیں میں یہ سب مس کر رہا تھا دیکھو آج  
ماشاء اللہ گھر میں کتنی رونق لگی ہوئی ہے کچھ  
یاد آنے پر وہ بولے بیٹا تم نے پتہ کروایا  
جی انکل میں نے پتہ کروا لیا ہے اوٹ اف  
کنٹری گیا ہے دو تین دنوں تک جائے گا پھر وہ

کنٹری گیا ہے دو تین دنوں تک جائے گا پھر وہ

میرے قبضے میں ہو گا بلاج نے انہیں

بتایا۔۔۔۔۔ بچا خیال رکھنا اس کی نظر روش پر

نا پڑے۔۔۔۔۔

انکل میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں بلاج

نا پڑے۔۔۔

انکل میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں بلال  
نے انھیں کچھ کہا تو وہ انکاری ہوئے۔۔۔۔  
آخر بلال نے انھیں ایسا کیا بتایا جس پر وہ  
خاموش ہو گے۔۔۔



روش سو گنتی تھی اور اماں بی گانے گا رہی  
تھی بلاج کی نظر جب اپنی پٹھانی پر پڑی تو وہ  
تڑپ ہی گیا اس کا سر ایک طرف لڑکا ہوا  
تھا بلاج تیز قدموں سے اس تک پہنچا اسے

تھا بلاج تیز قدموں سے اس تک پہنچا اسے  
گود میں اٹھایا سب خواتین منہ کھلے اسے دیکھ  
رہی تھی کسی کو بھی امید نہیں تھی کہ وہ  
بلاج جو غصے کا تیز تھا ہر وقت غصے میں رہتا  
ہو گا۔

بلان جو سے کا نیز تھا ہر وقت سے میں رہتا

وہ ایسے بھی کسی کی اتنی کیتر کر سکتا ہے

اسے اٹھایا اور اس کے ماتھے پر سب کے

سامنے لب رکھے اماں بی نے تو شرم کے

مارے دوپٹہ ہی منہ پر رکھ لیا جبکہ ٹمینہ بیگم

بھی شرمندہ ہو گئی بلاج اسے لیے اوپر کمرے  
کی طرف چلا گیا حنین نے دور تک اس کی  
پشت کو دیکھا اور پھر اس نے فون نکالا  
ایک نمبر ڈائل کیا مجھے تم سے بات کرنی ہے

ایک نمبر ڈائل کیا مجھے تم سے بات کرنی ہے  
مل سکتے ہو ابھی۔۔۔۔۔ حنین اسی ٹائم گھر  
سے باہر نکل گیا حنین نے سوچ لیا تھا کہ  
اب اسے کیا کرنا ہے اس لیے وہ آج سب  
فائنل کرنے چلا گیا

فائنل کرنے چلا گیا

بلاج نے کمرے میں لا کر روش کو لٹایا اور

اس کے ماتھے پر لب رکھے جان آج میں

نے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی تھی لیکن

نے آپ سے کچھ باتیں پوچھنی تھی لیکن  
آپ تو سو گئی کوئی بات نہیں ہم کل اس  
بارے میں بات کریں گے بلاج نے اس  
کے ماتھے پر پھر لب رکھے جس پے اس  
نے بلاج کے گلے میں باہوں کا ہار ڈالا بلاج

نے بلاج کے گلے میں باہوں کا ہار ڈالا بلاج  
مسکرایا وہ سمجھ گیا تھا اب اسے عادت ہے  
بلاج کے ساتھ ایسی سونے کی بلاج نے اس  
کے بازو ہٹائے جا کر دروازہ کو لاک لگایا



اور آکر اس کے ساتھ لیٹ گیا روش نے  
دوبارہ سے اس کے سینے پہ اپنا سر رکھا بلال  
نے اس کے گرد اپنا حصار باندھا اس کے  
ماتھے پر لب رکھے تھوڑی دیر میں دونوں ہی  
سکے۔

نہند کے وادیوں میں اتر گے

اماں بی جو کب سے بلاج کو ڈھونڈ رہی تھی

اسے نیچے نا آتا دیکھ کر سمجھ گئی کہ اب ان کا

پوتہ ضرور ان کی نواسی کے ساتھ ہی ہوگا

سب ہی رات کو اسفندیار خانزادہ کے گھر

ہی رکے اور ہلہ گلا ڈالے رکھا

صبح سویرے ہی بلاج اٹھ کر اپنے کمرے

میں گیا تو آگے اماں بی بی بیٹھی ہوئی

تھی۔۔۔۔

اماں بی آپ یہاں۔۔۔۔

ہاں بچے تمہارا انتظار تھا کہاں تھے کہاں منہ

کالا کر کے آرہے ہو اماں بی نے اسے

کالا کر کے آرہے ہو اماں بی نے اسے

چھیڑا تو وہ مسکرایا

منہ کالا نہیں کر کے آیا آپ کا بچہ بلکہ آپ

کو پروادی بنانے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔ اس

نہیں سمجھتا کہ

کو پروا دی بنانے کا سوچ رہا ہوں۔۔۔ اس

نے بھی بے شرمی کی ہر حد پار کر دی

بے شرم کہیں کا میرے سامنے ایسی باتیں نہ

کیا کرا ماں بی نے ڈپٹا اچھا مجھے بتا کدھر تھا

۔۔۔ ابا، بابا، دے، کمر بات بر آئی

یہاں بی بی کے دپٹا اچھا ہے بتا لہذا

۔۔۔ اماں بی بی مدے کی بات پر آئی

ماہ روش کے پاس بلاج نے ان کی گود میں

سر رکھتے ہوئے انہیں بتایا

کیوں بیٹا خود کو اتنا تھکا رہا ہے کوئی بھی

کیوں بیٹا خود کو اتنا تھکا رہا ہے کوئی بھی

نہیں مانے گا اماں بی نے اسے سمجھانا

چاہا۔۔۔۔۔

میں خود کو تھکا نہیں رہا خود کے لیے بھی تو

خود کو تھکا رہا ہے کوئی بھی



میں سو دو نو ہٹا ہاں رہا سو دے یے ہی نو  
جینا میں نے شروع کیا ہے پہلے اپنے ہاتھوں  
سے میں نے سب کچھ برباد کر دیا کچھ بھی  
نہیں چھوڑا -----

اپنا بچپن نہیں جیسا میں نے نہ ہی سب کے

اپنا بچپن نہیں جیسا میں نے نہ ہی سب کے  
پیار کی قدر کی سب میں نے ٹھکرا دیا اور میں  
ان سب کے پیار کے لیے ترستا رہا اماں بی  
بھائی کے پیار کے لیے پھوپھو کے پیار کے

ایک سب سے بڑا دل چاہتا تھا

بھائی کے پیار کے لیے پھوپھو کے پیار کے  
لیے اور سب سے زیادہ اپنی چھوٹی سی جان  
کے پیار کے لیے اماں سب کو بولیں نا مجھے  
ایک بار معاف کر دیں میں وعدہ کرتا ہوں  
اس سے بہت خوش رہوں گا

کے پیار کے لیے میں جب روبرو ہوں

ایک بار معاف کر دیں میں وعدہ کرتا ہوں

اسے بہت خوش رکھوں گا۔۔۔ بلاج کی

آنکھیں نم تھی

تمہارے سامنے ہی تو میں نے سب کو کتنا

تمہارے سامنے ہی تو میں نے سب کو کتنا  
کچھ بولا لیکن وہ نہیں سنتے بچے میں کیا کروں  
اب تم پر ہی ہے تم ہی ان سب کو مناؤ

----

اماں بی اس کے لیے مجھے آپ کی مدد چاہیے  
ہوگی۔۔۔

کیسی مدد۔۔۔۔۔؟ اماں نے پوچھا  
بلاج نے انہیں کچھ بتایا تو انہوں نے اپنے

یسی مدد۔۔۔۔۔؟ اماں لے پوچھا

بلاج نے انہیں کچھ بتایا تو انھوں نے اپنے

منہ پر ہاتھ رکھا تو بہت بدمعاش ہو گیا ہے

---

آپ میری بس اتنی مدد کر دیں پھر آپ

آپ میری بس اتنی مدد کر دیں پھر آپ

دیکھیں میرا کمال-----

اچھا چل کر دوں گی تیری مدد کیا یاد رکھیے گا پر

کوشش کرنا میرے حنین کو زیادہ تنگ نہ کرنا

مشکلات سننا



کوشش کرنا میرے حنین کو زیادہ تنگ نہ کرنا

اس نے بہت ہی مشکل سے سنبھالا تھا

اسے اس پر سب سے زیادہ اسی کا حق ہے

اس نے پالا ہے اے۔۔۔۔۔

اس نے پالا ہے اسے۔۔۔۔

ہاں میں انھیں تنگ نہیں کروں گا بس کچھ

دیر پھر انھیں بتا دوں گا۔۔۔

ہاں چل ٹھیک ہے تیری خاطر مجھے کیا کیا کرنا

ہاں پس صیغہ ہے میری حاضر ہے کیا کیا کرنا

پڑے گا۔۔۔۔۔

بلا ج مسکرایا اس لیے تو میں آپ سے اتنا  
پیار کرتا ہوں اس نے اماں بی کے ماتھے پر  
لب رکھے اماں بی مسکرائی

جس کے دل میں ہیں

آپ ایسے شرماتی ہیں جیسے دادا نے آپ کو  
پیار دے دیا ہو بلاج نے چھیرا تو انہوں نے  
بلاج کو رکھ کر ایک مکا مارا شرم نہیں آتی ذرا  
بھی ۔۔۔۔۔ دادی کے ساتھ مسکریاں کرتا

ہے

اوہوووو۔۔۔ دادی آپ بھی تو کتنا شرماتی  
ہیں دادا کے سامنے بھی ایسے شرماتی ہوں گی  
بلاج کہاں باز آنے والا تھا

بس ہوں بڑے رشتہ دار

ہمارے زمانے میں ایسی باتیں نہیں کرتے

تھے۔۔ اماں بی نے پھر شرما کر کہا

اچھا اتنی شرماہٹ کافی ہے بس میں دادا

نہیں ہوں اس نے اپنی دادی کو چھیڑا تو

نہیں ہوں اس نے اپنی دادی کو چھیڑا تو

دادی مسکرائی

آج ماہر کہہ رہا تھا اپنی ماں کے ساتھ سونے  
کا تو اس لیے وہ اپنی ماں کے کمرے میں ہی  
آگیا تھا اسفندیار خانزادہ اسے دیکھ دیکھ کر  
کڑ رہے تھے ابھی تو انہوں نے اپنی بیگم



لڑ رہے تھے ابھی تو انہوں نے اپنی بیہوشی  
کے ساتھ ٹھیک سے وقت گزارا ہی نہیں  
اور ان کا بیٹا بیچ میں کباب میں ہٹی بن کے  
آچکا تھا وہ درمیان میں لیٹا ہوا تھا کیونکہ ان  
کا بیڈ کنگ سائز تھا ماہریج میں جا کر لیٹ

کا بید تک سارہا ماہرین میں جا کر ہیں

گیا۔۔۔

اسفندیار خانزادہ کو مل بیگم کو گھور رہے تھے

ان کا بس نہیں تھا چل رہا کے وہ ٹانگیں مار

کر اسے بیڈ سے نیچے پھینک دیں اور اپنی

بیوی کو اپنے حصار میں لے لیں

لیکن ماہر کہاں باز آنے والا تھا اس نے اپنی

ماں کے گرد حصار بنایا اور ان کے سینے پر

چہرہ رکھ کر لیٹ گیا تھوڑی دیر ہوئی وہ نیند

”گیت کہنا سیکھ لیں کہ اس کا تھوڑا سا

میں چلا گیا تو کوئل بیگم نے اس کے ماتھے پہ  
لب رکھے میرا بچہ ساری زندگی اس کے لیے  
ترسی ہوں کہ میرا بچے کو سینے سے لگا کر  
رکھوں اور دیکھیں اب ملا ہے مجھے اتنا بڑا ہو

رہوں اور دیکھیں اب ملا ہے جے اتنا بڑا ہو

گیا ہے سینے سے لگاتے ہوئے بھی شرم آتی

ہے کوئل بیگم نے کہا اسفندیار خانزادہ

مسکرائے اور کہا اس کو تھوڑا ادھر کر کے

آپ ذرا میرے پاس آئیں اور مجھے سینے سے

اپ ذرا میرے پاس انیں اور مجھے سینے سے  
لگائے میں بالکل نہیں شرماؤ گا انہوں نے  
شرارت سے کہا ----

شرم کریں کوئی جوان بچہ لیٹا ہوا ہے آپ  
ایسی باتیں کر رہے ہیں انہوں نے انہیں ڈپٹا

اسی بائیں رو رہے ہیں انہوں نے ہمیں دیکھا

تو اسفندیار خانزادہ منہ بنا کر رہ گئے اور

دوسری طرف منہ کر کے سو گئے یہ ان کی

ناراضگی کا کھلا اعلان تھا جس پے کوئل بیگم

مسکرائی وہ آج بھی ویسے ہی جنونی اور ویسے

ہی جلدی سے ناراض ہو جانے والے تھے۔

اگلا دن بہت ہی روشن تھا ہر طرف گہما  
گہمی تھی اور مہمانوں کا رش لگا ہوا تھا کیونکہ

آج شام کسی بڑے فنکس کا اہتمام کیا گیا تھا۔



آج شام کو مہندی کا فنکشن رکھا گیا تھا جو کہ

بہت بڑے پیمانے پر نہیں تھا بس خاندان

کے افراد تھے

فیملی کے لوگ تھے فیملی بھی تو ماشاء اللہ

لے افراد تھے

فیملی کے لوگ تھے فیملی بھی تو ماشاء اللہ

سے بہت بڑی تھی کہ باہر سے لوگوں کو

بلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی لڑکیاں صبح

سویرے ہی تیار ہونے پالر جا چکی تھی مرد

بلانے لی ضرورت ہی نہیں پڑی لڑلیاں ج

سورے ہی تیار ہونے پالر جا چکی تھی مرد

حضرات نے فنکشن کے لیے صحن میں

تیاریاں شروع کر دی تھی خواتین گھر کے

کاموں پر لگی ہوئی تھی کیونکہ سارے فنکشن

کاغذوں پر سی ہوئی سی یونہی سارے سن

خانزادہ حویلی ہونے تھے تو اس لیے سب

ادھر ہی جمع ہوئے تھے صرف ولیمے کا

فنکشن احمد والا میں رکھا گیا تھا سکیورٹی ایشو

کو وجہ سے سب انتظامات گھر پر رکھے گے

حسن احمد ولا میں رہا لیا تھا سیوری ایسو

کو وجہ سے سب انتظامات گھر پر رکھے گے

تھے

گھر میں چہل پہل تھی اور اسفندیار خانزادہ

کے دونوں دوست رحمان ملک اور مہتاب

لے دو لوں دوست رحمان ملک اور مہتاب  
ملک وہاں آچکے تھے اور آج ابرار صاحب  
نے بھی آنا تھا ان کی بھی ابھی تھوڑی دیر  
بعد ہی آمد ہونے والی تھی اس لیے اسفندیار  
خانزادہ بہت خوش تھے کوئی گھنٹہ گزرا کے

بعد ہی آمد ہوئے والی سی اس جی اسفندیار

خانزادہ بہت خوش تھے کوئی گھنٹہ گزرا کے

باہر سے گاڑی کی آواز سنی دی اور اسفندیار

خانزادہ مسکرائے ان کا دوست آچکا تھا جس

نے ان پر اتنا بڑا احسان کیا تھا انہوں نے

لے ان پر اتنا بڑا احسان لیا تھا اہوں لے  
رحمان صاحب سے کہا یار مجھے دروازے تک  
لے چلو استقبال تو بنتا ہے تو سب مسکرا  
دیے۔۔۔۔۔ ویل چیر دھکیل کر رحمان ملک  
دروازے تک لے گئے اسفندیار خانزادہ نے



دروازے تک لے لئے اسفندیار خانزاوہ لے  
اپنے دوست کا استقبال کیا جو اپنی بیوی کے  
ساتھ وہاں آئے تھے انہیں مل کر بہت  
خوش ہوئے کوئل بیگم بھی ان سے ملی ان  
کا شکریہ ادا کیا

کا شکر یہ ادا کیا

شکر یہ بھائی صاحب میرے بچے کا خیال  
رکھنے کے لیے اسے سنبھالنے کے لیے اگر  
آپ مجھے ایک بار بتا دیتے تو میں اتنے سال نا  
تڑپتی کوئل بیگم نے غم آنکھوں سے کہا

بھابھی صاحبہ میں آپ کو بتاتا لیکن اس  
وقت حالات ایسے تھے اور میں نہیں تھا  
چاہتا کہ ماہر کی جان کو خطرہ ہو آپ کو پتہ  
ہے اگر میں آپ کو بتا دیتا تو کسی نہ کسی

ماہر صاحبہ سے انکار نکلتا تو کبھی نہ

ہے اگر میں آپ کو بتا دیتا تو لسی نہ لسی  
طرح یہ بات باہر نکلی جانی تھی کہ ماہر زندہ  
اور پھر اس کی جان کو دوبارہ خطرہ ہوتا اس  
لیے میں نے وہ خطرہ ہی مول نہیں لیا آپ  
بے شک تڑپی ہیں لیکن تڑپا تو میں بھی ہوں

بے شک تڑپی ہیں لیکن تڑپا تو میں بھی ہوں  
بہن جی آپ کو نہیں پتہ کن حالات میں مجھے  
ماہر ملا تھا بس پھر کیا پھر میں نے سوچ لیا  
کہ اپنے بھائی اپنے دوست کی آخری نشانی  
اے کاش کہ میں نہ جانتا ہوتا

کہ اپنے بھائی اپنے دوست کی آخری نشانی  
اس کے وارث کو میں نے پہچانا ہے تو میں  
نے بچا لیا اپنی اس غلطی کی آپ سے ہاتھ  
جوڑ کر معافی مانگتا ہوں کہ میں آپ کو نہیں بتا

جوڑ کر معافی مانگتا ہوں کہ میں آپ کو نہیں بتا  
سکا بس مجھے کسی طرح سے محفوظ رکھنا تھا  
جب انہوں نے ہاتھ جوڑے تھے کوئل بیگم  
نے کہا نہیں بھائی صاحب آپ کا بہت

نے کہا نہیں بھائی صاحب آپ کا بہت  
احسان ہے آپ ہاتھ نہ جوڑیں آپ مجھے  
شرمندہ کیوں کر رہے ہیں بس ایک ماں کے  
دل میں دکھ تھا کہ اس نے اس کا بچہ زندہ

تھا اس کی زندگی بچاؤ



دل میں دلھ تھا کہ اس نے اس کا بچہ زندہ  
تھا اور اسے کسی نے بتایا نہیں -----  
تو رحمان صاحب بولے میری بہن اب یہ  
سب باتیں چھوڑیں خوشی کا موقع ہے تو  
خوش ہو جائیں۔۔۔۔

خوش ہو جائیں۔۔۔

جی بھائی صاحب آئیں آپ اندر آئیں اب  
سے آپ یہیں رہیں گے ہمارے ساتھ کوئل  
بیگم جٹ سے بولیں تو اسفندیار خانزادہ  
مسکرائے

ان کی بیگم آج بہت ہی حسین لگ رہی تھی  
انہوں نے لال رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا اور  
اسفندیار خانزادہ کا دل کر رہا تھا کہ باقی سب  
جائیں باڑ میں وہ اپنی بیوی کو لے کر آرام

جائیں باڑ میں وہ اپنی بیوی کو لے کر آرام  
سے کمرے میں چلے جائیں وہ بہت ہی گہری  
نظروں سے کومل بیگم کو دیکھ رہے تھے جس  
کا مطلب کومل بیگم سمجھتے ہوئے شرمانے لگی  
اور کو شرما تا دیکھ کر اسفندیار خانزادہ کھل کر

ان کو شرماتا دیکھ کر اسفندیار خانزادہ کھل کر

مسکرائے اور دل میں سوچا خانزادی سائیں

آج آپ کی خیر نہیں -----

یسرا اور علیزے بھی وہی تھی یسرا جہاں

یسرا اور عزیزے بھی وہی تھی یسرا جہاں  
بھی جاتی نعمان اس کے پیچھے پیچھے تھا جہاں  
وہ ہوتی وہاں نعمان ہوتا اور جہاں عزیزے  
جاتی وہاں ساگر ہوتا عزیزے اس سے تنگ آ  
گئی تھی، ارار صاحب سر جب عزیزے سے ملے

جائی وہاں صابر ہونا میرے اس کے ساتھ

گنتی تھی ابرار صاحب سے جب علیزے ملی

تو ساگر غور سے دیکھ رہا تھا اسے پتہ چلا کہ یہ

اس کے والد ہیں تو اس نے ان کی آؤ بگت

کرنا شروع کر دی ابرار صاحب کو چلبلا سا لڑکا

لرنا شروع کر دی برار صاحب لو چلبلا سا لڑکا

بہت اچھا لگا جو ان کے آگے پیچھے گھوم رہا

تھا انہیں کچھ

کچھ شک ہونے لگا کہ ضرور کوئی چکر ہے

جس کی تصدیق حنین نے کر دی حنین نے



جس کی تصدیق حنین نے کر دی حنین نے

ان سے بات کی کہ وہ اپنے بھائی کے لیے

علیزے کا رشتہ مانگنا چاہتا ہے جس پر

انھوں نے اسفندیار خانزادہ کو دیکھا تو

اسفندیار خانزادہ نے اس سے کہا

اسفندیار خانزادہ نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ابرار صاحب نے کہا کہ وہ اپنی بیٹی سے

پوچھ کر بتائیں گے حنین نے اپنے گھر والوں

سے بات کر لی تھی انہیں بھی کوئی اعتراض

نہیں تھا۔۔۔۔۔

سے بات کر لی تھی انہیں بھی کوئی اعتراض  
نہیں تھا یسرا اور نعمان کے منگنی کا لیکن  
یسرا کو ابھی نہیں بتایا گیا بلکہ یسرا کو منگنی  
والے دن ہی بتانے کا سوچا کیونکہ حنین جانتا  
تھا کہ اسے پہلے بتاتا تو انکار کرے گی اور

والے دن ہی بتائے گا سوچا کیونکہ سین جانتا

تھا کہ اسے پہلے بتایا تو انکار کرے گی اور

منگنی والے دن وہ ہنگامہ نہیں کرے گی بلکہ

مان جائے گی اور یسرا کے لیے نعمان سے

اچھا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ

اس کی اکلوتی بہن تھی اور وہ چاہتا تھا کہ وہ  
اپنے گھر میں ہی رہے اپنی ماں باپ کی  
نظروں کے سامنے

بلاج اپنے کسی ضروری کام سے باہر گیا ہوا  
تھا پر وہ اپنی پٹھانی کے لیے تو وقت نکال  
ہی سکتا تھا اس لیے سیدھا وہاں سے بیوٹی  
پارلر آ پہنچا وہاں پر جہاں وہ سب تیار ہونے

پارلر آپہنچا وہاں پر جہاں وہ سب تیار ہونے  
گئی ہوئی تھی وہاں پر ہائی سکیورٹی تھی ان  
کے علاوہ کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا  
صرف پالر والی لیڈیز تھی جو ان کو ہاتھوں  
سے مہذب رہنے کو اور فیشن اور غور کر رہی

صرف پار والی لیڈیز سی جو ان لوہا ہوں  
میں مہندی مینی کیور اور فیشل وغیرہ کر رہی  
تھی ان کے علاوہ وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا  
باہر چاروں طرف سکیورٹی گاڑز تھے بلال  
وہاں آیا اس نے فی میل سکیورٹی گاڑ سے



وہاں آیا اس کے سی سی یوری کاررے

روش میڈم کو ایک سائیڈ پر لانے کا کہا تو وہ

سر ہلاتی ہوئی اندر چلی گئی تھوڑی دیر میں

روش کو ایک کمرے میں لا کر چھوڑ دیا روش

جیسے ہی اندر آئی تو اندر بلاج کو دیکھ کر بولی

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

جس پے بلاج مسکرایا میں اپنی جان سے

ملنے آیا تھا میری خانزادی کیا کر رہی ہے

بلاج نے پوچھا

[illegible]

نے جواب دیا

دکھاؤ مجھے۔۔۔۔؟ بلاج نے اس کے ہاتھ

دیکھ جن پر خوبصورت نقش و نگار تھے یہ تو

بہت پیاری ہے بلاج نے اس کی مہندی کی  
تعریف کی

روش نے کہا لاج سب کہتے ہیں کہ اگر  
مہندی کا رنگ گہرا آئے تو آپ کو ہسپینڈ

مہندی کا رنگ گہرا آئے تو آپ کو ہسپینڈ

آپ سے بہت پیار کرتے ہیں

میری جان دیکھ لینا آپ کا لاج آپ سے

کتنا پیار کرتا



نے برا سا منہ بنایا

نہ کریں میری مہندی خراب ہو جائے

گی۔۔۔۔۔

جان میں نے آپ کے ہاتھوں کو نہیں آپ

کے لبوں کو چھوا سے بلارج نے کہا اور

جان میں لے آپ لے ہاٹھوں تو ہیں آپ

کے لبوں کو چھوا ہے بلال نے کہا اور

دوبارہ سے اس کے لبوں پر ہلکا سا بوسہ

دیا۔۔۔۔۔ جس پر وہ تپی لال نہ کریں نا

-----



-----  
تو بلاج مسکرایا اچھا میری خانزادی میں کچھ  
نہیں کر رہا میں آپ کو صرف دیکھنے آیا تھا  
اور آپ کو بتانے آیا تھا کہ آپ نے آج  
کون سے کپڑے پہنے ہیں۔-----



یہاں کے بھائیوں کے رہنے پرکھیں

جو آپ گھر سے لائی ہیں گھر جا کر آپ وہ

چینج کریں گی بلاج نے اسے اپنے حصار میں

لیا ہوا تھا

پر میں کیسے چینج کروں گی۔۔۔ روش نے فکر

پر میں کیسے چینج کروں گی۔۔۔ روش نے فکر

مندی سے کہا

جان میں ہوں نہ میں آپ کو چینج کرواؤں گا

میں صرف آپ کو بتانے آیا تھا ٹھیک

مے



لیکن میں وہ کپڑے کیوں پہنوں گی

۔۔۔ روش کو سمجھ نہ آیا وہ اسے ان کپڑوں

کا کیوں بول رہا تھا

کیونکہ آپ برائیدل ہیں اور برائیدل کو برائیدل



جہان

نہیں میری خدنازدی آپ کی بھی شادی ہے  
بلاج نے اسے کہا اور دوبارہ سے اس کے  
لب اپنی دسترست میں لے لیے۔۔۔۔۔  
آپ گندی والی کس کیوں کرتے ہیں بلاج

اپ گندی والی س میوں کرے ہیں بلان  
نے جب روش کو چھوڑا تو روش نے شکوہ  
کیا

میری خانم آپ کا لاج گندی کس نہیں کرتا  
لاج تو اپنی جان کو پیار کرتا ہے پھر بلان



نے دوبارہ سے اس کے لبوں پر بوسہ دیا

۔۔۔ جس پر وہ جھنجلائی۔۔۔۔

لاج آپ گندے ہیں اس نے اتنے پیار سے

کہا کہ بلاج سے رہا نہ گیا اور اس نے دوبارہ

کہا کہ بلاج سے رہا نہ گیا اور اس نے دوبارہ  
اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا اور اپنی  
شدت اس پر لٹانے لگا تھوڑی دیر کے بعد  
وہ پیچھے ہوا اور کہا آپ کے لبوں سے میرا یہ

نام لاج مجھے اتنا پسند آتا ہے دل کرتا ہے کہ  
بس آپ کے لبوں پر میرے لب ہوں اور  
اپ یہ لفظ ادا کرتی رہیں اور میں اس لفظ کو  
اپنے اندر اتارتا رہوں بلاج نے یہ کہا تو وہ

اپنے اندر اتارتا رہوں بلاج نے یہ کہا تو وہ

شرمانے لگی

بلاج نے اس کے گالوں اور لبوں پر ایک

ہلکا سا بوسہ دیا اور کہاں چلے جائیں میری

جان -----

جان ----

اور پارلر والی آپ کو اچھے سے تیار کر دے

گی ٹھیک ہے بلاج نے کہا

وہ پھر بولی میں گھر کیسے چینج کروں گی

میں خانہ نامہ آگے لے کر آئی تھی

وہ پھر بولی میں لھر لیسے پیج لروں لی  
میری خانزادی آپ گھر جب آئیں گی تو میں  
آپ کو چینج کروا دوں گا جس پر اس نے  
دوپٹہ چہرے پر رکھا کیا اور کہا مجھے شرم آتی  
ہے۔۔۔۔۔ بلانے سے سینے سے لگایا

بلاج نے اسے بھیجا اور دل پر پتھر رکھ کر  
وہاں سے نکل آیا کیونکہ اس کی بیوی کی  
ادائیں اسے گائل کر رہی تھی اس کا بس  
چلے تو وہ اسے اپنے دل میں کہیں چھپا کر

## دوسری طرف

حنین بیچارے کو نور سے ملنے پر سختی سے منع

کیا گیا تھا اس لیے وہ بیچارا منہ بنا کر ایک

طرف بیٹھا ہوا تھا کل ہی ان کی مائیوں کا

فنا



فنکشن ہوا تھا اور اس کے بعد سے ماہ نور کو

اس سے پردہ کروایا گیا تھا مایو کو فنکشن

بالکل سمپل طریقے سے ہی رکھا گیا تھا اس

میں صرف اپنے فیملی ممبرز تھے انہوں نے

ہرگز کسی کو اس کے بارے میں

میں صرف اپنے فیملی ممبرز تھے انہوں نے  
ہی ہلا گلا کیا تھا لیکن مہندی کا فنکشن دھوم  
دھام سے ہو رہا تھا اور ہر طرف لائٹنگ اور  
پھولوں کی لڑیوں سے سجایا گیا تھا  
اور سٹیج بھی بہت خوبصورت سے سجایا گیا

اور سٹیج بھی بہت خوبصورتی سے سجایا گیا  
تھا جس کا تھیم یلو گرین اور ساتھ میں کچھ  
پرپل رکھا گیا تھا جو کہ بہت ہی حسین لگ  
رہا تھا سٹیج کو بہت ہی خوبصورتی سے  
ڈیکوریٹ کیا گیا تھا اور لڑکوں کے ڈانس اور

ڈیکوریٹ کیا گیا تھا اور لڑکوں کے ڈانس اور  
بنگڑے کے لیے الگ سے سٹیج بنایا گیا تھا  
تاکہ دولہا دلہن جب سٹیج پہ بیٹھے تو انہیں کوئی  
تنگ نہ کر سکے اتنے خوبصورتی سے سجایا گیا

تھا سب کچھ کے ہر دیکھنے والے کی آنکھ

حیران رہ جاتی

اس طرح کپڑوں کے تھیم بھی سیم ہی

اس طرح کپڑوں کے تھیم بھی سیم ہی  
رکھے گئے تھے جس میں گرین اور یلو کا  
کنٹراسٹ کیے گئے تھے اور وہ بہت ہی  
حسین لگ رہے تھے لڑکے تو تیار ہو چکے

حسین لگ رہے تھے لڑکے تو تیار ہو چکے  
تھے اور اپنے اپنے کاموں میں بھی لگ چکے  
تھے جب کہ لڑکیاں ابھی تک پالر میں ہی  
تھی ماہ نور کو بھر بھر کر مہندی لگائی گئی تھی  
اس کے ہاتھ ماؤں پورے مہندی سے بڑھ

اس کے ہاتھ پاؤں پورے مہندی سے بڑھ  
دیے گئے تھے کیونکہ حنین کو مہندی بہت  
پسند تھی اور اس نے ہی فرمائش کی تھی کہ  
اس کی دلہن کے ہاتھ پاؤں فل بھرے



اس کی دلہن کے ہاتھ پاؤں فل بھرے  
ہوئے ہوں اور اسی طرح ہی بلاج صاحب  
کہا پیچھے رہنے والوں میں سے تھے اس نے  
بھی تو اپنی فرمائش رکھی تھی بلاج نے تو  
الگ سے ہی اپنی گڑا کے مالوں کو اتنا پیارا

الگ سے ہی اپنی گڑیا کے بالوں کو اتنا پیارا  
ڈیزائن بنوایا تھا کہ اس پہ موتی لگوانے گئے  
اس میں اور چھٹیاں کر کے آگے کی طرف  
رکھا گیا تھا اور وہ اتنی حسین لگ رہی تھی

رہا یہ حال اور وہ اس میں مبتلا رہا

اس جوڑے میں لیکن بلاج کو کہاں منظور

تھا کہ وہ جوڑا پہنے بلاج نے اس کے لیے

گریں لہنگا لیا تھا جس پر ملٹی کلر کا ہیوی کام

تھا وہ اتنا ہیوی جوڑا لایا تھا جیسے دلہنوں کا

تھا وہ اتنا ہیوی جوڑا لایا تھا جیسے دلہنوں کا

ہوتا ہے وہ چاہتا تھا کہ روش وہ والا جوڑا

پہنے۔۔۔۔

اس نے بالکل بھی روش کو میک اپ نہیں

تھا کہ والا وہ چاہتا تھا کہ اس کے روش سمیلا

اس نے بالکل بھی روش کو میک اپ نہیں  
تھا کروایا وہ چاہتا تھا کہ اس کی روش سمپل  
رہے بس ہلکا ہلکا میک اپ ٹچ دیا گیا تھا  
مسکارا کا جل اور جسٹ آئی شیڈوز اس کو  
لگانے لگے تھے باقی اس کے لپس ، وہ تو

سہارا کا جس اور جس کی سیدور اس کو

لگائے گے تھے باقی اس کے لپس وہ تو

نیچرل ہی بہت حسین لگتے تھے اس لیے بلاج

نے اس کے ساتھ کچھ شیڑ خانی کرنے کی

اجازت پالروالی کو نہ دی وہ صرف اس کے

بالوں اور اس کے اتنی میک اپ پر  
کنسنٹریٹ کیا گیا باقی کوئی میک اپ نا کیا  
کیا۔۔۔۔

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی اس سادگی میں ہر  
دار و دروازہ رہا تھا بہت سے لوگ اسے

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی اس سادگی میں ہر

دل پر وار ہو رہا تھا بہت سے لوگ اسے

خیرانگی سے دیکھ رہے تھے کہ یہ اتنی

خوبصورت بھی ہو سکتی ہے لیکن وہ کیا

حال نہ کہ اس کی خوبصورتی تو بھروسہ ہے



خوبصورت بھی ہو سکتی ہے یلن وہ لیا

جانے کہ اس کی خوبصورتی تو بچپن سے ہی

ایسی تھی

روش گھر پہنچی تو بلاج پہلے ہی اس کا انتظار

کر رہا تھا روش سیدھی اپنے کمرے میں گئی

روش لھر پہنچی تو بلاج پہلے ہی اس کا انتظار  
کر رہا تھا روش سیدھی اپنے کمرے میں گئی  
تو بلاج پہلے دروازے کے پیچھے کھڑا اس کا  
انتظار کر رہا تھا روش جیسے ہی اندر آئی بلاج  
نے اسے حصار میں لیا اور درام سے دروازہ

بند کیا اس کے دروازے کے ساتھ پن کیا وہ  
جی بھر کے دیکھنا چاہتا تھا وہ سبھی سنوری  
بہت خوبصورت لگ رہی تھی بلاج نے اس  
کے ہر نقش کو اپنے ہاتھوں سے چھوا پھر

کے ہر نقش کو اپنے ہاتھوں سے چھوا پھر  
اس کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ پھڑے ---  
پھر اس کے ہاتھوں کی مہندی کا رنگ دیکھا  
جو بہت ہی گہرا یا تھا ایسے لگتا تھا کہ مہندی  
کا رنگ کالہ گہرا جیسا کہ انہوں نے دیکھا

جو بہت ہی ہرایا تھا ایسے صبا تھا کہ ہندی

کا رنگ کالا ہو گیا بلاج نے اسے دیکھا اور

پھر وہاں پہ اپنے لب رکھے بولا تھا نا کہ

مہندی کا رنگ دیکھ لینا گہرا آنے گا

بلاج نے روش کے مہندی والے ہاتھوں کو  
اپنے لبوں سے چھو اور پھر بولا تو روش نے  
اپنی آنکھیں بند کر لی میری جان آنکھیں کھولو  
اور دیکھو بولا تھا نا کہ اس کا رنگ گہرا ہو گا  
کے کتے ہیں گے آتے ہیں

اب دیکھو کتنا پیارا رنگ آیا ہے تمہارے  
ہاتھوں پر مہندی کا بلاج نے وہاں پھر اپنے  
لب رکھے

اس کے ماتھے پر لب رکھے میری پٹھانی  
بہت حسین لگ رہی ہے لیکر نہیں کوئی کہی

بہت حسین لگ رہی ہے لیکن نہیں کوئی کمی

ہے -----

روش نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جیسے

پوچھنا چاہتی ہو کہ کیا کمی ہے



لبوں کو اپنی دسترس میں لیا ان پر اپنی  
شدت لوٹانے لگا جس سے روش کے لب  
سرخ ہو گئے بلاج نے پیچھے ہو کر اس کے  
لبوں کو دیکھا اور مسکرایا اب مکمل

ہوا۔۔۔۔۔

یہ رنگ مجھے آپ کے لبوں کا پسند ہے تو  
روش شرمائی۔۔۔۔۔ بلاج نے اس کا ہاتھ پکڑا  
اسے بیڈ پر لے کر آیا اور بیڈ پر ایک بڑا سا

اسے بیڈ پر لے کر آیا اور بیڈ پر ایک بڑا سا

ڈبہ کھولا جس میں روش کا آپ کی مناسبت

سے لہنگا تھا روش نے وہ دیکھا اور حیرانگی

سے بولی لاج یہ تو بہت ہی پیارا ہے

ال لاج ک لاج ک لاج ک لاج ک لاج ک لاج ک

ہاں لاج کی جان یہ صرف میری پٹھانی کے  
لیے ہے دیکھو پیارا لگا اس نے پوچھا جس  
پے

روش نے سر ہلایا بلاج نے کہا چلو جاؤ چینج

کر کے آؤ۔۔۔۔۔

لاج میرے بال خراب ہو جائیں گے روش

کو اپنا ہیر سٹائیل خراب ہونے کا ڈر تھا

نہیں ہوں گے آپ جا کے چینج کر کے آؤ

ملا ج نے اسے بھینچا

بلاج نے اسے بھیجا

تھوڑی دیر میں وہ باہر نئی روش سے ڈوریاں

بند نہیں ہو رہی تھی بلاج نے جب اسے

اپنی ڈوریوں سے الجھتے دیکھا تو بولا کیا ہوا

لاج یہ بہت بھاری ہے۔ روش نے کہا  
 ہاں میری پٹھانی بھاری ہے پر آپ کو تین  
 دن ایسے ڈریسز پہننے پڑیں گے اس کے بعد تو  
 میری پٹھانی جو دل کرے وہ پہنے گی اس نے

کہا روش مسکرائی

لاج آپ نے کہا تھا وہ یونیفارم پہن کے

آئیں گے۔۔۔ روش کو یاد آیا

کون سا والا۔۔۔ بلاج نے پوچھا

تو روش نے اسے گھورا۔۔۔ اس نے گھور کر



تو روش نے اسے گھورا۔۔۔ اس کی گھور کو  
دیکھ کر بلاج سمجھ گیا

اوہو۔۔۔۔ میں سمجھ گیا میں یونیفارم ابھی  
نہیں پہن کے آؤں گا وہ تو جب میں آؤں گا

نہیں پہن کے آؤں گا وہ تو جب میں آؤں گا

اپ کو لینے تب پہن کے آؤں گانا۔۔۔۔۔

کب آئیں گے آپ۔۔۔ روش کو جلدی تھی

میں پرسوں آؤں گا آپ کو لینے تو تب میں

میں سے کہ آقاؐ کا اح زکات مسکرات

میں پرسوں آؤں گا آپ لو لینے تو تب میں  
وی پہن کے آؤں گا بلاج نے کہا تو مسکرائی  
پکا آپ آئیں گے۔۔۔ اس نے یقین دہانی  
چاہی

ہاں میری خانم پکا پرسوں میں آؤں گا

ہاں میری خانم پکا پرسوں میں آؤں گا  
بلاج نے اسے دیکھا جو بہت ہی حسین لگ  
رہی تھی بلاج نے اس کے ماتھے پر لب  
رکھے اس کا گلا کافی کھلا تھا بلاج نے اس کا  
حصہ دوسری طرف کیا اس کے رکھے ہوئے

چہرہ دوسری طرف کیا اس کی کمر پر کھڑا ہوا  
اور اس کی ڈوری بند کرنے لگا ڈوری بند  
کرتے ہوئے اس کی نظر اس کے اس تل پر  
پڑی تو بلاج کو پتہ نہیں کیوں پر وہ پہلے دن

پری و بلاج سوپہ ہایں یوں پر وہ پہے دن

والا وہ سین یاد آیا جب روش کمرے میں

سوئی ہوئی تھی اور بلاج کی نظر اس کے تل

پر پڑی تھی بلاج نے وہاں اپنے لبوں سے

چھو اور ہلکا سا بانٹ کیا روش کی سسکاری

نکلی۔۔۔۔۔بلاج نے اس کے کان میں  
سرگوشی کی ابھی تو کچھ بھی نہیں کیا آپ کے  
ہر ایک تل کو میں ایسے ہی کھاؤں گا اس نے  
روش کے کان کی لو کو بھی ہلکا سا دانتوں

میں دبایا۔۔۔۔۔

تل پر اپنے لب رکھے پھر اس نے اس کی  
ڈوری بند کی تو روش نے اپنی دونوں مٹھیوں  
سے اپنا لہنگا پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر لی اسے  
عجب سے فیلنگز آ رہی تھیں بالج نے شمشیر



سے اپنا لہنگا پٹڑ لیا اور انھیں بند کر لی اسے

عجیب سی فیلنگز آ رہی تھی بلاج نے شیشے

میں جب اسے دیکھا کہ وہ تو آنکھیں بند کیے

کھڑی ہے اور کانپ بھی رہی ہے بلاج

مسکرایا

مسکرایا

بلاج نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا اور اس  
کے دونوں گالوں پر اپنے لب رکھے جس کی  
وجہ سے روش شرم سے لال ہو گئی بلاج گہرا  
مسکرایا اس کو اپنی جان کے گالوں پر یہ لالی

مسکرایا اس کو اپنی جان کے گالوں پر یہ لالی  
بہت پسند تھی اس لیے تو اس نے بیوٹیشن  
کو بالکل ہی منع کیا تھا کہ کوئی بھی اس کے  
چہرے پر چیز یوز نہ کرے اس کے لبوں پر  
لپسٹک بھی نہ لگائے کیونکہ اسے اس کے

پسٹک بھی نہ لگانے لیونکہ اسے اس لے  
نیچرل لب پسند تھے بلاج نے اس کے لبوں  
کے اوپر موجود تل پر اپنا لمس چھوڑا چلیں  
اب میری پٹھانی چلتے ہیں ہم نیچے  
----- بلاج کو کچھ یاد آیا بلاج نے تو

----- بلان کو پھیاو ایا بلان کے کو

اس کا دوپٹہ سیٹ ہی نہیں کیا بلان نے  
اس کا دوپٹہ سیٹ کیا اور ایسا سیٹ کیا کہ  
اس کا پچھلا گلا تھوڑا سا ٹیپ تھا لیکن اتنا  
نہیں تھا بلان نے وہ سیٹ کر کے بالکل

ہیں تھا بلانے وہ سیت کرے باطل

ٹھیک کیا پھر اس کے لیے گجرے لایا وہ

پہنائے گجروں کے ساتھ اس کے ہاتھ بہت

پیارے لگ رہے تھے کیونکہ مہندی اور پھر

چوڑیاں اور پھر کچرے الگ ہی نظارہ پیش

پوریاں اور پسر پرے الٹ ہی تھارہ پیس

کر رہے تھے بلاج یہ دیکھ کر مسکرایا اس

نے اسے سینڈل پہنانی چاہے تو اس نے

انکار کیا وہ ڈرتی تھی سینڈل سے۔۔۔۔۔

میں نے یہ نہیں پہنا

میری جان میں آپ کے ساتھ ہوں آپ یہ

پہنیں گی اس نے اسے سینڈل پہنائی تو وہ

لڑکھڑاتی ہوئی چلنے لگی بلاج نے اس کا ہاتھ

پکڑ لیا جس پے وہ بہت ہی آرام آرام



سے چلنے لگی بلاج نے دو تین بار اسے واک  
کروائی اور بتایا کہ ایسے چلتے ہیں تو وہ خوش  
ہو گئی کیونکہ اب اسے چلنا آگیا تھا وہ آہستہ  
آہستہ قدم لیتی ہوئی دوبارہ بلاج کے پاس آئی

آہستہ قدم لیتی ہوئی دوبارہ بلال لے پاس آئی

تو بلال مسکرایا چلیں میری جان

-----روش نے ہاں میں سر ہلایا بلال نے

اس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے

لے کر نیچے آیا وہ جیسے ہی سیڑیاں نیچے

لے کر نیچے آیا وہ جیسے ہی سیڑیاں نیچے

اترے ایک سپاٹ لائٹ ان دونوں پر پڑی

اور ہر طرف اندھیرا ہو گیا وہ دونوں ایک

ساتھ نیچے اترتے ہوئے اتنے پیارے لگ

رہے تھے کہ ہر کسی کی زبان پر ماشاء اللہ ہی

رہے تھے کہ ہر کسی کی زبان پر ماشاء اللہ ہی

تھا وہ بہت ہی حسین لگ رہے تھے بلاج

اسے نیچے لایا اور لا کر اسے اماں بی کے

پاس چھوڑا آپ یہاں پر بیٹھیں گی اماں بی

کہ ساتھ بلاج نے اماں بی کو اشارہ کیا تو وہ

کے ساتھ بلاج نے اماں بی کو اشارہ کیا تو وہ

سمجھ گئی اور انہوں نے کہا ٹھیک ہے بچہ

آپ جاؤ بلاج وہاں سے چلا گیا

حنین اور ماہ نور کو بھی ایسے ہی سپاٹ لائٹ

کے روشنی میں اندر لایا گیا حنین اور نور کو

میں اور ماہ نور کو جی ایسے ہی سپات لاس

کی روشنی میں اندر لایا گیا حنین اور نور کو

اگٹھے لایا گیا اور انہیں لا کر جھولے پر بٹھایا

نور بہت ہی پیاری لگ رہی تھی ایسے جیسے

کانچ کی گڑیا اور حنین کی نظریں اس پر سے

وہ بہت ہی پیاری مٹ رہی تھی

کانچ کی گڑیا اور حنین کی نظریں اس پر سے

ہٹانا مشکل ہو رہا تھا وہ بہت ہی دل جمعی

سے اسے دیکھ رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ

وہ اپنی نور کو کہیں چھپا کر رکھ دے بہت

ہی حسین لگ رہی تھی سب نے ہی ان کی  
جوری کی تعریف کی اور ماشاء اللہ کہا۔۔۔۔۔  
اماں بی نے ثمینہ بیگم سے کہا تم نے اپنے  
بچوں کی نظر اتاری اور صدقہ دیا کیونکہ کافی





سب بیٹھے بائیں کر رہے تھے پھر رموں کا  
دور شروع ہوا اور نہ ختم ہونے والی رسمیں  
بھی شروع ہوئی انہیں مہندی لگائی گئی ایک  
طرف روش جا کر بیٹھی روش نے جب  
مہندی لگائی تو اماں بی نے اسے بھی مہندی

لگائی تو کوئل بیگم کو تھوڑا عجیب لگا کے  
اماں کیا کر رہی ہیں لیکن پھر انہوں نے  
سر جھٹکا سوچا شاید اس کے ساتھ کوئی  
شرارت کر رہی ہوں گی یا اسے تنگ کر رہی  
شگ

ہوں ثمنہ بیگم نے بھی روش کو تھوڑی سی  
مہندی لگائی ایسے پھر بلاج آیا اور ایک  
طرف بلاج بیٹھا بلاج کے ساتھ روش بیٹھی

---

---  
دوسری طرف نور بیٹھی اور نور ساتھ حنین  
بیٹھا ہوا تھا اور ایسے لگ رہا تھا جیسے دونوں  
جوڑیوں کی مہندی ہو رہی ہو لیکن یہ بات  
لوگوں نے محسوس نہیں کی سب نے سوچا

لوگوں نے محسوس نہیں کی سب نے سوچا  
کہ شاید ویسے ہی بیٹھے ہوئے ہوں لیکن کچھ  
لوگ ایسے تھے جو یہ سب جانتے تھے اور وہ  
مسکرا بھی رہے تھے نورین بیگم اور گل بیگم

بھی آئی انہوں نے بھی آکر انہیں مہندی  
لگائی پھر بلاج کے سر پر تیل پھینکا جس پے  
بلاج مسکرایا

بلاج کو انہوں نے خوب رنگ دیا تھا اور

بلاج کو انہوں نے خوب رنگ دیا تھا اور

پوری ویڈیو بھی بن رہی تھی حنین بالکل

چپ یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اسے سمجھ تو

بہت کچھ آ رہا تھا لیکن وہ خاموش تھا وہ

کہ نہ تلاش نہ تھا کہ کیا تھا اسے



کوئی تماشہ نہیں تھا کرنا چاہتا اس لیے وہ  
بالکل خاموش تھا۔۔۔۔۔ پھر سب لڑکے  
بھنگرا ڈالنے لگے روش کو بھی ڈانس کرنا تھا  
اسے اچھا لگ رہا تھا اس نے کہا نین میں

اے ابھٹا ہوا دل اس کے ہاں میں

بھی کروں۔۔۔۔۔ حنین بولا ہاں میری گڑیا

آپ کے نین کی شادی ہے آپ کا جو دل

چاہتا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔

بلاج نے گھور کر روش کو دیکھا جو لڑکوں

بلاج نے لہور کر روش کو دیکھا جو لڑکوں

کے ساتھ بھنگرے ڈالنے کا کہہ رہی تھی

بلاج کی گھوڑی پر وہ چپ ہو گئی -----

فنکشن بہت اچھا ہوا

حنین نے نور کے کان میں سرگوشی کی جان

ابھی چینج نہیں کرنا میں نے ابھی آپ کو  
نہیں دیکھا جس پے نور کی ری کی ہڈی میں  
سنسناہٹ ہوئی اس کا چینج نہ کرنا مطلب کہ  
حنین آج کی رات پھر اسے تنگ کرے گا تو

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

جان اے عزیز یہ غلطی مت کرنا میرے  
آنے سے پہلے اگر چینج کیا تو سزا ملے گی حنین  
نے اسے ڈرایا جو کام بھی کر گیا کیونکہ وہ  
حنین کے غصے سے ڈرتی تھی حنین نے اسے

حنین کے غصے سے ڈرتی تھی حنین نے اسے  
ایسے ڈرتا دیکھا تو دھیمسا سا مسکرایا اسے پتہ تھا  
اگر وہ اسے ایسے ہی دھمکائے گا تو وہ اس کی  
بات پر عمل کرے گی ----

کنہیا

بات پر سن کرے کی ----

روحی اور ماہر کشمالہ یسرا ساگر علیزے ان  
سب نے بہت زیادہ انجوائے کیا لیزے اور  
ماہر تو ایسے انجوائے کر رہے تھے جیسے کہ یہ  
پہلے اور آخری شادی ہو اس کے بعد انہوں

چہے اور اسری شادی ہو اس کے بعد اہوں

نے کوئی شادی ہی نہیں دیکھنی --- وہ ہر

رسم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے

تھے اسفندیار خان اپنے دوستوں کے ساتھ

ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے



کے امدیاد خان اپنے دوستوں کے ساتھ

ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے

دوست ان سے چھیرھانیاں کر رہے تھے

کوئل بیگم نے بھی آج بہت ہی خوبصورت

ساڑھی پہنی ہوئی تھی اور وہ اس میں اتنی

خوبصورت لک رہی تھی کہ اسفندیار خانزادہ

ان پر سے اپنی نظر ہٹانا بھول جاتے تھے

اور ان کے دوست اس بات پر انہیں چھیڑ

رہے تھے جس پر وہ مسکرا دیے یار تمہاری

ہی بیوی ہے بعد میں دیکھ لینا۔۔۔۔۔ رحمان





ڈپٹا تو وہ تینوں دوست خاموش ہو گئے

ماہ نور جو صبح کی پالر گئی ہوئی تھی اسے اب

تھکن محسوس ہونے لگی تو اماں بی نے اس

کا تھکاہٹ نہ سمجھا بلکہ اس کا اچھا حال نہ

تھکن محسوس ہونے لگی تو اماں بی نے اس  
کا تھکاوٹ زدہ چہرہ دیکھا اور کہا بچوں جاؤ نور  
کو کمرے میں چھوڑ کر آؤ روش نے منہ بنایا  
کہ اسے بھی کمرے میں نیچیں تو اماں بی  
مسکراتے ہوئے روش کو بھی چھوڑ دیا

مسکرائی ہاں روش کو بھی چھوڑو تو روش  
خوشی خوشی اٹھی اور بلاج اس کی پھرتی  
دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگا کہ اس کا کچھ  
نہیں ہو سکتا اماں بی نے بلاج کو اپنے پاس

اللہ کے ساتھ خوش رہو

نہیں ہو سکتا اماں بی نے بلاج کو اپنے پاس

بلایا میرا بچہ خوش تو ہے -----

میں بہت خوش ہوں بہت شکریہ آپ کا

----- بلاج نے انھیں گلے لگایا

ماں کے شکریہ میرا نہیں اپنی ماں اور چچیوں



ہاں بچے سگریہ میرا نہیں اپنی ماں اور چچیوں  
کا بھی کرو جس پر بلاج مسکرایا ہاں مجھے پتہ  
ہے سب میرے ساتھ ہیں تو اماں بی نے  
سر ہلایا لیکن ہاں حنین سے بچ کے رہنا گھور  
گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ اماں نے اسے

وارن کیا

کوئی بات نہیں انھیں گھورنے دیں ان کے  
گھورنے سے کیا ہوتا ہے ہم دل والے تو  
دلہنیا لے جائیں گے بلاج نے فلمی انداز میں

کہا تو اماں بی نے کہا ہٹ شریر کہیں کا  
جب دیکھو مستی سوچتی رہتی ہے پہلے تو ایسا  
نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ اماں بی نے اسے کہا جو  
سچ بھی تھا

پیار نے نکما کر دیا غالب ورنہ آدمی بھی ہم  
کام کے تھے اس نے پھر سے شوہی ماری  
اماں بی مسکرائی چل جا جا کر کام کر جب  
دیکھو میرے سر پر سوار رہتا ہے اماں بی

نے اسے وہاں سے بھگانا چاہا تو اس نے کہا  
ہاں کیوں نہیں میں بیچارا ویسے بھی میری  
جان چلی گئی ہے اب جا کے ذرا اس کے  
ساتھ ٹائم سپینڈ کروں۔۔۔۔۔ بلاج نے سر پر

خبردار جو تو اس بچی کے کمرے میں گیا اماں

نے اسے وارن کیا

تو کیا میں تو ابھی جاؤں گا بلاج نے ڈٹھائی

سے کہا اور وہاں سے سیدھا سیڑھیاں اوپر

چڑھتا ہوا سرکش کر کے یہ گھس گیا

چڑھتا ہوا روش کے کمرے میں گھس گیا  
اماں بی پیچھے ارے ارے کرتی ہی رہ گئی  
اس نے ایک بھی نہ سنی اور جا کے روش  
کے کمرے میں دروازہ لاک کیا روش میڈم  
کے چہرے پر ہنس پڑا

ابھی چینج کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ پیچھے

سے بلاج نے آکر اسے حصار میں لیا کہاں

جانے کی تیاری ہے مسز جس پے روش

گر برائی وہ بلاج کی قربت سے کپانے لگی میں

چینج اس نے اتنا ہی بولا تھا کہ



چینج-----اس نے اتنا ہی بولا تھا کے

بلاج نے کہا

نہیں میری جان ابھی چینج نہیں کرنا آج آپ

کو بلاج احمد خان جی بھر کے دیکھے گا اس

کے بعد آپ چینج کر سکیں گی بلاج نے یہ کہا

ہیں میری جان اسی ج میں رہا ان آپ

کو بلاج احمد خان جی بھر کے دیکھے گا اس

کے بعد آپ چینج کریں گی بلاج نے یہ کہا

اور اس کے شو لڈر پر اپنے لب رکھے پھر

اس نے فون نکالا اپنی اور اس کی ڈھیر

اس نے فون نکالا اپنی اور اس کی ڈھیر  
ساری سیلفیز لی ان میں سے ایک اس کی اور  
اپنی خوبصورت سی تصویر بلاج نے اپنے  
وال پیپر پر سیٹ کی اور روش کو دکھایا روش  
مسکرائی تو بلاج نے اس کے ماتھے پر لب

مسکرائی تو بلاج نے اس کے ماتھے پر لب  
رکھے اب ادھر آؤ میرے پاس بلاج نے  
اسے اپنے پاس بلایا تو اس نے منہ بسوڑا کیا  
ہوا اس نے پوچھا

ہمیں سر مجھ سے کس نے نہیں دیا

ہر اس کے پر ہوا

یہ ہیوی ہے مجھ سے کیری نہیں ہو رہا اور

اب میں اس کو اتاروں-----

نہیں میری جانا----- ابھی نہیں ابھی مجھے

جی بھر کے دیکھنے دو بلاج نے اسے کہا اور

دوبارہ سے اس کے لبوں پر جھکا تو کافی دیر  
کے بعد اسے آزاد کیا روش نے نظریں جھکا  
لی آپ کی یہ بتائیں مجھے پاگل کرتی ہیں میری

جان

اس نے اسے دوبارہ چھوا پھر اس کے دل  
پر اپنے لب رکھے اور پھر روش کو گھمایا کر  
اس کی کمر اپنے سینے کے ساتھ لگی اس کے  
پیٹ پر ہاتھ باندھے اور اس کے بال شولڈر

پر ہاتھ باندھے اور اس کے بال شولڈر

پیٹ پر ہاتھ باندھے اور اس لے بال سولڈر  
سے ہٹائے اور وہاں اپنی ٹھوری رکھی آئینے  
میں خود کو دیکھنے لگا روش سامنے دیکھو روش  
جو آنکھیں موندے کھڑی تھی بلاج کے  
بلانے پر نفی میں سر ہلایا کچھ نہیں کرتا سامنے



بلاے پر ہی میں سر ہلایا کچھ ہمیں لرتا سامنے  
دیکھو اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر  
دیکھا تو آنے میں ایک خوبصورت اور مکمل  
منظر تھا جس میں وہ دونوں کھڑے تھے اور  
ایک مکمل اور حسین منظر پیش کر رہا تھا

ایک محل اور حسین سطر پیش کر رہا تھا

روش نے دیکھا اور واؤ کہا

کیسا لگ رہا ہے بلاج نے پیار سے پوچھا

بہت پیارا اس نے جواب دیا

دیکھا میری جان میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا

منظر تھا جس میں وہ دونوں کھڑے تھے اور

ایک مکمل اور حسین منظر پیش کر رہا تھا

روش نے دیکھا اور واؤ کہا

کیسا لگ رہا ہے بلال نے پیار سے پوچھا

لیسا لک رہا ہے بلج لے پیار سے پوچھا

بہت پیارا اس نے جواب دیا

دیکھا میری جان میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا

تھا کہ ہم ایک ساتھ کتنے پیارے لگتے ہیں

روش مسکرائی کچھ دیر بعد روش نے پھر

عالم میں ایک ماہر کے پیار کے ہیں

روش مسکرائی کچھ دیر بعد روش نے پھر

کہا میں چینج کروں۔۔۔ روش کی سوئی پھر

وہی اٹکی

ہاں میری پٹھانی میں خود کرواتا ہوں بلاج

ہاں میری پٹھانی میں خود کرواتا ہوں بلاج  
نے اس کی بلاوز کی ڈوری کھلی اور اس کے  
شولڈر سے سرکایا وہاں پر اپنے لب رکھے  
اس کے لمس میں شدت تھی۔۔۔۔۔ جس پر

اس کے لمس میں شدت تھی۔۔۔۔۔ جس پر

روش نے بلاج کو دھکا دیا اور بھاگ کر

واش روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔ بلاج جو اس میں

مگن ہو رہا تھا اس کے ایسے دھکا دے کر

بھاگنے پر مسکرایا اور بالوں میں ہاتھ پھیرا

نہ ہوا چہ اس کے لیے رخصت کر  
بھاگنے پر مسکرایا اور بالوں میں ہاتھ پھیرا  
بلاج بیچارہ پریشان ہی رہ گیا کہ اس کے  
ساتھ ہوا کیا روش دروازہ کھولو چینج نہ کرنا  
میں خود کروں گا اس نے اسے کہا



میں خود کروں گا اس کے لئے ہا

نہیں آپ گندے ہیں میں خود کر لوں گی

روش نے کہا اور چیخ کرنے لگی۔۔۔۔۔

چیخ کر کے باہر نکلی تو بلاج نے گھور کر اسے

دیکھا بلاج نے اسے گھورا تو اس نے آگے

دیکھا بلاج کے اسے سوراخوں کے

سے ڈبل گھوری سے بلاج کو دیکھا تو بلاج

حیران رہ گیا وہ جو پہلے اس سے ڈرتی تھی

اب وہ اسے آنکھیں دکھا رہی تھی بلاج کو

اچھا لگا

بلاج نے اسے باہوں میں اٹھایا کیا ہوا میری

پٹھانی کو اتنے غصے میں کیوں ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے تنگ کیوں کرتے ہیں اس نے منہ

بنا کر کہا



ہولی۔۔۔ بے سونا ہے میں ہٹ سی ہوں

میری جان اپنی بیوی کو میں خود سلاؤ گا بلاج

نے یہ کہا اور روش کو لے کر بیڈ پر آیا بلاج

خود لیٹا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھا چلو

میری جان سو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے

میری جان سو جاوے۔۔۔۔۔ اس کے

آنکھیں موند لی

حنین جب کمرے میں آیا تو اس کو نور کہی نا

ملی وہ جو تیز قدموں سے چلتا ہوا ڈریسنگ

می وہ بو نیز قدموں سے چلتا ہوا دریں

روم کی طرف جا رہا تھا تو نور کو کپڑے

چینج کرتے ہوئے دیکھا حنین نے جا کر اس

کا بازو پکڑا جس سے وہ اپنی دوپٹے کی پینے

نکال رہی تھی اس کے ہاتھ چھوٹ گئے

نکال رہی تھی اس لے ہاتھ چھوٹ لئے  
جس سے وہ حنین کے سینے سے آ لگی حنین  
نے اس کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو  
حائل کئے بولا تھا

نا میری جان چینیج نہ کرنا اور کیا کرنے لگی



نا میری جان چینج نہ کرنا اور کیا کرنے لگی  
تھی تو ماہ نور اس اچانک افتاد پر ڈر گئی اور  
حنین کو دیکھا اب اسے ڈر لگ رہا تھا حنین  
اب اسے کوئی سزا نا دے دے اس کا یہ ڈر  
سچا تھا کیونکہ حنین واقعہ سے سزا دینے لگا تھا

سچا تھا کیونکہ حنین وقع اسے سزا دینے لگا تھا

منع کیا تھا نا میری جان کے میرے بغیر

کپڑے چینج نہ کرنا جب تک میں جی بھر کرنا

دیکھ لوں اس گستاخی کی سزا کیا ہونی چاہیے

دیکھ لوں اس سستاخی کی سزا لیا ہوئی چاہیے

جس پے نور ڈر کے مارے کانپنے لگی اور

بولی میں۔۔۔۔۔چینج۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔تھی

۔۔۔۔۔کر۔۔۔۔۔رہی۔۔۔۔۔بس۔۔۔۔۔دوپٹہ۔۔۔۔۔

اتار۔۔۔۔۔رہی۔۔۔۔۔تھی۔۔۔۔۔

اتار۔۔۔۔۔ رہی ۔۔۔۔۔ھی۔۔۔۔۔

دوپٹہ اتا رہی تھی۔ حنین نے دھرایا تو اس  
نے سر ہلایا

میں نے منع کیا تھا تو نہیں اتارنا چاہیے تھا  
میں خود اتارتا آ کے نین نے کہا تو ڈر کے

میں خود اتارتا آ کے نین نے کہا تو ڈر کے

مارے اس کی آنکھیں نم ہوئی وہ مجھے

----- وہ اتنا بولی تو حنین نے کہا کیا

وہ کیا تمہیں کچھ پتہ نہیں میرا کتنا دل تھا ایسے

دیکھنے کا۔ حنین نے کہا تو وہ بولی سورمہ خان

وہی ہے۔ عین کے ہاں وہ بولی سوری جان

نین مسکرایا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے

میری جان آج بہت حسین لگ رہی تھی

اسے نارمل ہوتا دیکھ کر ماہ نور کے سانس

میں سانس آئی وہ اس سے بہت ڈرتی تھی

حنین نے اس کے ماتھے پر لب رکھے اور

اسے اپنے ساتھ لگایا اپنے حصار میں لیا

میری جان ماشاء اللہ آج بہت حسین لگ

رہی تھی مجھے تھوڑی دیر خود کو دیکھ لینے دو

حنین نے اسے پیچھے کیا اس نے جھک

رہی سی جے سوری دیر سوو نو دیھ یے دو

حنین نے اسے پیچھے کیا اور اسے جی بھر کر

دیکھا ----

پھر اسے بٹھا کر اس کی پن نکالی اس کا دوپٹہ

اتارا پھر اس کے شولڈر پر اپنے لب رکھے



اتارا پھر اس لے شولڈر پر اپنے لب رھے  
وہاں پہ پھر ہلکا سا بانٹ کیا تو نور کی جان ہوا  
ہوئی وہ کانپنے لگی --- حنین کے جان یہ کیا  
یہ تو صرف اتنا سا لمس اور آپ کانپنے گئی  
اور کل کیا ہوگا کل تیار ہو کر آنا کل میں

تمہیں بخشنے کے موڈ میں نہیں ہوں کل تو ہر

حد پار ہوگی کل تو کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی بیچ

میں یہ بات یاد رکھنا اور میں کوئی بہانہ نہیں

سنوؤں گا حنین نے یہ کہا اور دوبارہ سے

اے کہ گھر سے اے کہ گھر سے کھائے

اس کی گردن پر اپنے لب رکھے اس بار وہ  
جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا تو ماہ نور کی جان  
نکلنے لگی -----

جان کل میرے سامنے یہ سب نہیں چلے گا

جان میں میرے ساتھ یہ سب ہیں ہے

حنین نے اسے کہا اور دوبارہ سے اس کی  
گردن پر ہلکا سا بانٹ کیا اس نے ایسے بایٹ  
کیا کہ نشان نہ پڑے اسے پتہ تھا کہ پارلر والی  
کل اگر اسے تیار کریں گے تو اس سے

نہ اس کے پیار میں نہ اس کے  
پوچھیں گی اور اس کی جان کیا جواب دے  
گی اس لیے اس نے ہلکا سا بانٹ کیا تو نور  
نے سسکاری لی حنین نے وہاں پر لب  
رکھے پھر اس کا دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ پر

رکھے پھر اس کا دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ پر

پھینکا اور اس کے بال کھولنے لگا اس کے

بال کھول کر نین نے اس کے ہاتھوں کو

دیکھا جہاں پر مہندی لگی ہوئی تھی حنین نے

اس کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے اور لبوں

دیکھا جہاں پر ہندی سی ہوی سی مین سے

اس کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے اور لبوں

سے ٹریس کرتا ہوا اوپر تک آیا دوبارہ سے

گردن پر اپنے لب رکھے اس نے نور کا چہرہ

دوسری طرف پھیڑا اور پیچھے سے اس کی

ڈوری کھولی ڈوری کھول کے اس نے اس  
کے شولڈر پر اپنے لب رکھے اور اس کی  
کڑتی کو اس کے شولڈر سے سرکا دیا ماہ نور  
نے اپنے ہاتھوں سے اپنی کرتی کو پکڑا تو





جان آج تو یہ بہانے چل رہے ہیں کل یہ  
بہانہ نہیں چلے گا اور جتنا سونا ہے سولو حنین  
نے ان کو بھی اس پر ترس آیا اسے پتہ تھا  
وہ صبح کی گنتی ہوئی اور ابھی لوٹ کر آئی

تھی نیچے اتنی رسمیں وغیرہ بھی ہوئی تو وہ  
تھک گئی ہے حنین نے اسے زیادہ تنگ نہ کیا  
اس کی کمر پر لب رکھ کر اسے چھوڑ دیا تو نور  
جلدی سے واش روم میں گھس گئی حنین  
اس کے تنہا مسکرا کر اسے بھرا۔

اس کی تیزی پر مسکرایا وہ اپنے کپڑے بھی نہ  
لے کر گئی حنین نے اس کے کپڑے نکالے  
اور دروازے کے ساتھ لٹکا دیے۔۔۔۔۔  
ماہ چینیج کر لو میں بی ذرا چینیج کر کے آتا ہوں

حنین یہ کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا  
نور جلدی سے چینج کر کے آئی اور آگے بیڈ پر  
لیٹ گئی اسے پتہ تھا نے حنین آتا ہی ہو گا  
وہی ہوا حنین تھوڑی دیر میں اندر آیا تو نور

سوتی بنی حنین مسکرایا اس کی جان کو اتنا  
بھی نہیں تھا پتہ کہ حنین اسے جانتا ہے کہ وہ  
ایسے نہیں سو سکتی حنین آیا اور اسے اپنے  
حصار میں لیا اور اس کی ٹانگیں اپنی ٹانگوں پر  
کھینچ کر اسے صدمہ سے جان بچا دیا

حصار میں لیا اور اس کی ٹانگیں اپنی ٹانگوں پر

رکھی اب میری جان سو جائے تو ماہ نور

مسکرائی اور اس کے سینے پر سر رکھ کر سو

گنتی -----

اسفندیار خانزادہ نے کمرے میں آتے ہی  
کومل بیگم کو اپنے حصار میں لیا اور انہیں  
اپنے ساتھ لگایا میری جان آج تو بہت  
حسین لگ رہی تھی جس پر کومل بیگم  
مسکرائی انہوں نے کومل بیگم کا چہرہ اپنی



طرف کیا اور ان کے ماتھے پر لب رکھے  
خانزادی سائیں بہت حسین ہیں آپ۔۔۔۔۔  
پھر جا بجا ان پر لمس چھوڑنے لگے انہوں  
نے کوئل بیگم کی ساڑھی کا پلو ان کے شولرڈر

نے کومل بیگم کی ساڑھی کا پلو ان کے شولڈر

سے ہٹایا اور اسے نیچے گرا دیا اسفندیار

خانزادہ ان میں گم ہوتے چلے گئے وہ ساری

رات انہوں نے کومل بیگم پر اپنی شدتیں

لٹائی

اگلا دن بہت ہی مصروف مصروف سا  
تھا ہر کوئی اپنی تیاریوں میں لگا ہوا تھا ماہ  
نور اور روش ابھی تک سوئی ہوئی تھی  
بلاج اور حنین پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے

بلاج اور حنین پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے

تھے اور کاموں میں لگ چکے تھے کوئل

بیگم آئی اور نور کو جگایا اس نے

موندی موندی آنکھیں کھول کر اپنی ماں

کو دیکھا اس کے گل لگا تو کہا بیگم ک

روزی روئی میں رو رہی ہوں  
کو دیکھا ان کے گلے لگی تو کوئل بیگم کی  
آنکھیں نم ہو گئی نور بھی رو دی نہ  
میرے بچے روتے نہیں ہیں انہوں نے  
پیار سے کہا

پیار سے کہا

ماما مجھے آپ کو چھوڑ کر نہیں

جانا۔۔۔۔۔ اس نے روتے ہوئے کہا

بچے یہ تو دنیا کا دستور ہے بیٹی چاہے

ایک ہو یا 10 انھیں جانا ہی پڑتا ہے بیٹا

ایک ہو یا 10 اھیں جانا ہی پڑتا ہے بیٹا

وہ اب سے آپ کا گھر ہے آپ نے

اسے اپنا گھر سمجھ کر سنوارنا ہے میری

یہ بات یاد رکھنا حنین جو بولے وہ کرنا

ہے بیٹا وہ آپ کا شوہر ہے آپ کا

ہے بیٹا وہ آپ کا شوہر ہے آپ کا  
مجازی خدا ہے اور آپ کو پتہ ہے کہ  
شوہر کے اتنے حقوق ہوتے ہیں اور ہاں  
کوشش کیجئے گا کہ اسے خوش رکھیں اس  
محترمہ کے لئے بہت کچھ فسر کا



بچے نے ہمارے لیے بہت کچھ فیس کیا

ہے اب ہماری باری ہے کہ ہم اسے

خوش رکھیں اور آپ یہ بھی جانتی ہیں کہ

اس کی خوشی آپ ہیں تو اگر آپ اسے

خوش رکھ سکیں گی تو یہ آپ کی ماں پر  
آپ کا احسان ہوگا۔۔۔۔۔ کامل بیگم  
نے اسے سمجھایا

ماما آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں وہ پھر

ماما آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں وہ پھر  
سے رونے لگی

بچہ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں اس نے  
ہمیں تب سنبھالا جب آپ کے پاپا نہیں  
تھے ماہر نہیں تھا تب ہمارے ساتھ کوئی

سے ماہر نہیں تھا تب ہمارے ساتھ تھی

بھی نہیں تھا تب اس نے ہمیں سنبھالا

اس نے ہماری روش کو ہماری گڑیا کو

سنبھالا اس نے ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا

ہے اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس

ہے اب ہمارا دل بچا ہے نہ اس

کی خوشیوں کا خیال رکھیں بچہ اس کی

زندگی میں آپ ہی وہ واحد خوشی ہیں

جس کے لیے وہ خوش ہوتا ہے آپ اور

روش سے زیادہ وہ کسی سے پیار نہیں

روش سے زیادہ وہ لسی سے پیار نہیں  
کرتا بچے تو آپ کو فرض بنتا ہے کہ آپ  
اسے خوش رکھیں نور نے نم آنکھوں  
سے سر ہلایا وہ بھی جانتی تھی وہ بھی تو  
اسے اتنا ہی پیار کرتی تھی بس اس کی

کے سر ہدایا وہ جی جی وہ جی

اسے اتنا ہی پیار کرتی تھی بس اس کی

شدتوں سے ڈرتی تھی اسے زرہ سی

تکلیف بھی وہ برداشت نہیں تھی کر

سکتی کوئل بیگم نے اس کے ماتھے پر

سکتی کوئل بیگم نے اس کے ماتھے پر  
لب رکھے تو نور نے کہا ماما میں پاپا کے  
ساتھ رہنا چاہتی ہوں ہاں بچے حنین  
آپ کو یہیں واپس لے آئے گا بے فکر



اپ لو یہیں واپس لے ائے گا بے فکر

رہیں تو وہ مسکرائی اسی لیے تو وہ اس

سے اتنی محبت کرتی تھی اور خود سے

پہلے اس کا سوچتا تھا۔۔۔۔۔

چلیں آپ اٹھے میں روش کو دیکھ کر آتی

چلیں آپ اٹھے میں روش کو دیکھ لرائی

ہوں آپ نے پار لر بھی جانا ہے تو وہ

نم آنکھوں سے مسکرائی اور فریش

ہونے چلی گئی

کوئل بیگم روش کے کمرے میں آئی تو

لوں میں روس لے لے میں الی تو  
وہ بھی سوئی ہوئی تھی اس کے ماتھے پر  
لب رکھے اور اسے جگایا تو اس نے  
ان کی گود میں سر رکھا کیا ہوا طبیعت  
ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے پوچھا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے پوچھا  
جی ماما میں ٹھیک ہوں اس نے جواب  
دیا

اچھا اٹھ جاؤ آپو کے ساتھ پارلر نہیں

جانا تو وہ جھٹ سے اٹھے اسے تو بھول

جانا تو وہ جٹ سے اٹھی اسے تو بھول

ہی گیا تھا کہ اس نے اپنی آپو کے

ساتھ پارلر جانا ہے وہ جلدی سے اٹھی

تو کوئل مسکرائی آرام سے گر جاؤ گی

تو کومل مسکرائی آرام سے لرجاؤ لی  
نہیں گرتی ماما وہ بولی اور واش روم میں  
فریش ہونے چلی کومل بیگم مسکراتی ہوئی  
باہر نکل گئی اب ان کا روح روحی اور  
ماہر کے کمروں کی طرف تھا انھوں نے

انہیں بھی جگایا۔۔۔۔۔

صبح کا ٹائم تھا مہتاب صاحب اپنے  
سٹڈی روم میں بیٹھے ہوئے فائل ریڈ کر

رہے تھے کہ ہادی وہاں آیا اور آکر ان  
سے مخاطب ہوا مامو مجھے آپ سے بات  
کرنی ہے

ہاں ہادی بیٹا آؤ بیٹھو انہوں نے اسے

بیٹھنے کا کہا



ہاں ہاوی بیٹا او یہ سو اہول کے اے

بیٹھنے کا کہا

وہ ان کے پاس بیٹھا کیا بات کرنی ہے

مامو اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو آپ

مجھے دیں گے بچہ تمہیں پتہ ہے تم اور





مامو وعدہ کریں کے مجھے وہ دیں گے  
پرومس میرا بچہ جو میرا بچہ مانگے گا اسے  
وہ ملے گا مامو میں کینزل سے شادی کرنا  
چاہتا ہوں اس نے یہ کہا تو سسٹمی روم

چاہتا ہوں اس کے یہ لہا لو سٹدی روم  
میں خاموشی چھا گئی مہتاب صاحب کافی  
گہری نظروں سے اسے دیکھتے رہے اور  
جب بولے تو ان کے لہجے میں کوئی  
سرد پن نہیں تھا ویسے ہی اپنائیت بھڑا

سردین میں کھادیے ہی اپنا ایک سہرا

لہجہ تھا۔

بیٹھا مجھے ایک بات تو بتائیں آپ کو تو پتہ

ہے کینزل کی انگیجمنٹ ہو چکی ہے اور

اس کی شادی بھی ہونے والی ہے

مامو پلیز میں نے آپ سے پہلی بار کچھ  
مانگا ہے پلیز مجھے دے دیں میں آپ کی  
کینزل سے بہت پیار کرتا ہوں اسے میں  
خوش رکھوں گا ہادی نے کہا

کس نے آپ سے کہا کہ

خوش رہوں گا ہادی نے کہا  
پھر بیٹا آپ نے ہمیں پہلے کبھی یہ بات  
نہیں بتائی --- مہتاب صاحب نے

پوچھا

مامو پہلے مجھے اس بات کا احساس نہیں



مامو پہنے جیسے اس بات کا احساس نہیں  
ہوا میں سمجھتا تھا کہ میں صرف اس کو  
ایزا کزن ایزا فرینڈ لیتا ہوں لیکن نہیں  
مامو اس کی انگیجمنٹ کے بعد سے وہ  
مجھ سے تھوڑی دور ہوئی تو مجھے احساس

یہ دس یوں ہی دیکھیں گے  
مامو اس کی انجمنٹ کے بعد سے وہ  
مجھ سے تھوڑی دور ہوئی تو مجھے احساس  
ہوا کہ نہیں میں تو اس سے پیار کرتا ہوں  
پلیز مامو۔۔۔۔۔ اس نے اپنی فیلیگز

اس کو بتائیں

پر بیٹا ہم نے اس کے انگیجمنٹ کر دی

ہے اب ایسے انکار کرنا۔۔۔۔۔

مامو پلیز آپ انکل سے بات کریں نا وہ

مامو پلیر آپ انکل سے بات کریں نا وہ

ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں گے

پلیر آپ میری خوشی دیکھیں نا

-----

پر بیٹا کینزل کی خوشی تو بلاج میں ہے۔۔

پر بیٹا کینزل لی حوسی نو بلانج میں ہے۔۔۔

نہیں پلیز میں کینزل کو منالوں گا مامو پلیز

آپ میرا ساتھ دیں۔۔۔۔۔ ہادی منتوں پر

اتر آیا تھا

بیٹا ٹھیک ہے اگر کینزل مان جاتی ہے تو

بیٹا ٹھیک ہے اگر کینزل مان جاتی ہے تو

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ان کی اتنی

الآسانی سے مان جانے پر ہادی خوش ہوا

اور مہتاب صاحب بھی کیونکہ وہ شروع

سے سے جانتے تھے کہ کینزل ہمیشہ

اور ہناب صاحبہ کی بیوند وہ سروس

سے ہی چاہتے تھے کہ کینزل ہمیشہ ان

کے پاس ہی رہے اگر وہ ہادی سے

شادی کرے گی تو وہ اسی گھر میں ہی

رہے گی یہ ایک باپ کی اپنی بیٹی سے

رہے لی یہ ایک باپ لی اپنی بیٹی سے  
محبت اور ایک ایسی لالچ تھی کہ وہ اپنی  
بیٹی کو اپنے سے دور نہیں تھے کرنا  
چاہتے ان کی ایک ہی تو اولاد تھی ان  
کی ایک ہی کل کائنات تھی جسے وہ ہمیشہ



تھا کہ اگر ہادی سے اس کی شادی ہوئی تو

وہ ہمیشہ ان کے پاس رہے گی اس لیے

انہوں نے ہادی کو اجازت دی کہ وہ

کینزل سے بات کرے اگر کینزل مان

گئی تو پھر اسے گھر لے جائے گا

جائے گی تو وہ بھی مان جائیں گے اور  
ہادی تو پہلے ہی کینزل سے بات کر چکا  
تھا وہ بلاج والے سین سے واقف تھا  
اور وہ یہ بھی جان چکا تھا کہ روش بلاج

کے کھانچ میں ہے اس لیے بدان کاری

ایکشن ہادی کو روش کے ساتھ دیکھ کر

جو ہوتا تھا وہ ہادی کو اب سمجھ آیا تھا

ہادی باہر نکلا تو کینزل آگے پہلے سے

کھڑی تھی کینزل نم آنکھوں سے مسکراتی

تو ہادی تیز قدموں سے اس تک پہنچا اور

اسے اپنے سینے سے لگایا اب رونا بالکل

بھی نہیں ٹھیک ہے میں نے مامو سے

بات کر لی بہت جلد آپ میری ہوں گی

پھر میں آپ کو لے کر یہاں سے کہیں

بات لڑ لی بہت جلد آپ میری ہوں لی  
پھر میں آپ کو لے کر یہاں سے کہیں  
دور چلا جاؤں گا جہاں پر صرف آپ اور  
میں ہوں گے اس نے یہ کہا تو کینزل  
مسکرائی بڑی عزت سے بلایا جا رہا

میں ہوں گے اس نے یہ کہا تو کینزل  
مسکرائی بڑی عزت سے بلایا جا رہا  
ہے۔۔۔ ہادی کے آپ بولانے پر کینزل  
نے کہا تو ہادی مسکرایا اچھا تو کیا کہتی  
تھی کہ کینزل نے کہا

لے لہا تو ہادی مسکرایا اچھا تو لیا ہتی  
ہو ویسے ہی بلاؤں تو کینزل نے اسے مکا  
مارا ہادی کھل کر مسکرایا مہتاب صاحب  
جو کمرے سے باہر نکل رہے تھے کینزل  
اور ہادی کی کھلکھلاہٹ سن کر وہ

مسکرائے اب انہیں اپنے دوست سے  
بات کرنی تھی وہ اسفندیار خانزادہ سے  
بات کریں گے اور اسفندیار خانزادہ ہی  
آگے کوئی حل بتائیں گے



ماہ نور روش اور روحی پال رہا چکی تھی  
ساتھ میں رعلیزے کشمالہ اور یسرا بھی  
تھی روحی تو خوب انجوائے کر رہی تھی  
آج روحی اور روش نے ایک جیسے

14. 2

کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بالکل ایسے  
لگ رہا تھا ایک دوسرے کا آئینہ ہو  
روحی بہت خوش تھی پر وہ اداس بھی  
تھی کہ اس کی بہن اتنے تھوڑے عرصے  
میں کہ اس کی بہن کی موت ہو گئی

تک کے لیے اس کے پاس ہے اور پھر  
وہ چلی گئی لیکن اسے کیا معلوم حنین  
واپس سے اسے اسی گھر میں لانے والا  
تھا سب احمد والا آچکے تھے اور وہیں

سے بارات لے کر جانے والے تھے  
سب ہی بہت زیادہ خوش تھے اور اماں  
بی کے قدم زمین پر نہیں تھے پڑھ رہے  
آج ان کی نواسی ان کے گھر آنے والی  
تھی سب ہی اپنے اپنے جگہ بہت خوش

اج ان لی نو اسی ان لے لہرا لے والی

تھی سب ہی اپنی اپنی جگہ بہت خوش

تھے کو مل بیگم بھی آج بہت حسین لگ

رہی تھی وہ تیار ہو چکی تھی اور انہیں

گھر ہی پارلر والی آئی تھی تیار کرنے کے

رہی پار روئی اسی کی پیار کے

لیے کیونکہ اسفندیار خانزادہ کی ضد تھی

کہ ان کی بیوی بھی بن تھن کر رہے وہ

اتنی حسین لگ رہی تھی کہ اسفندیار

خانزادہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے

صاراۃً مسوئے مسوئے قدمیے ہوئے

ان تک آئے انہیں اپنے حصار میں لیا

اور ان کے ماتھے پر لب رکھے میری

خانزادی بہت حسین لگ رہی

ہیں-----





اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میری جان ابھی تو ہم

اپنے نئے آنے والے بچے کا بھی

استقبال کریں گے۔۔ اسفندیار خانزادہ

نے نیا شوشہ چھوڑا

آپ یہ کیسی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں  
کوئل بیگم نے سوچا وہ مزاق کر رہے ہیں  
میں مزاق نہیں کر رہا مجھے بچہ چاہیے

نہیں ہوتا ہے مزاق کرنے کا

--- اسفندیار خانزادہ نے کہا تو کوئل

بیگم نے بے یقینی سے انھیں دیکھا

مطلب۔۔۔۔۔ آپ یہ کیا کہہ رہے

ہیں۔۔۔ کوئل بیگم کو یقین نا آیا۔

ہاں بیگم کیونکہ میں نے اپنے بچوں کا  
بچپن نہیں دیکھا اور میں چاہتا ہوں کہ  
ہمارا ایک اور بچہ ہو جس کا میں بچپن  
جی سکوں جس کے ساتھ میں وہ سب

لچھ کروں جو میں اپنے بچوں کے ساتھ  
کرنا چاہتا تھا اسفندیار خانزادہ کی آنکھیں  
نم ہوئی اور وہ رونے لگے کوئل بیگم  
انہیں دیکھنے لگی آپ ایسا کیوں سوچتے  
ہیں ہمارے بچے تو ہیں -----

ہیں جس سے آپ کی زندگی میں

ہیں ہمارے بچے تو ہیں -----

لیکن مجھے ان کا بچپن جینا ہے مجھے وہ

لمحے وہ احساس کرنا ہے کہ جب چھوٹے

بچے کا احساس ہوتا ہے جب چھوٹا بچہ

بچے کا احساس ہوتا ہے جب بھونکا بچہ

پہلی بار بولتا ہے چلتا میں تو اپنی نور

کے ساتھ ہی کچھ وقت گزار سکا نہ میں

نے اپنی روش نا میں نے اپنی روحی نا

میں نے اپنے ماہر کے ساتھ وقت گزارا

میں نے اپنے ماہر لے ساتھ وقت لزارا  
ہے مجھے وہ وقت جینا ہے کوئل بیگم  
خیران پریشاں انھیں دیکھ رہی تھی  
آپ ایسی باتیں نہ کریں اب ہماری عمر  
اپنے بچوں کے بچے کھلانے کی ہے وہ





نوجی بھر کر اس پر حصہ آیا وہ ہمیشہ ان

کے پرائیویٹ مومنٹس میں اکر اپنی

ٹانگ ضرور اڑاتا تھا

مما سب تیار ہو گئے ہیں اور ماما آپ

بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ اس نے

بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ اس نے

اپنی ماں کی تعریف کی

بچے آپ بھی بہت پیارے لگ رہے

ہیں ماما سب ریڈی ہو گئے ہیں

چلیں۔۔۔۔۔

ہاں بچہ چلو میں نیچے چلتی ہوں۔۔۔

کامل بیگم نے ان سے نظریں جھوڑاتے

ہو کہا

سج گئے۔۔۔۔۔

ہو کہا

بچیاں آگئی اسفندیار خانزادہ نے

پوچھا جی پاپا میں انہیں لے کر آیا ہوں

تو اسفندیار خانزادہ سر ہلاتے ہوئے باہر

نکلا

تو اسفندیار خانزادہ سرہلاتے ہوئے باہر  
نکل گے اب وہ ہلکا ہلکا چلنا شروع  
ہوئے تھے اور ان کی کوشش تھی کہ وہ  
زیادہ سے زیادہ چلیں اس لیے انہوں  
نے اسے بائیں سٹک رکھی ہوئی تھی،،،،،

نے اپنے پاس سٹک رکھی ہوئی تھی دو

دن ہو گئے تھے وہ اپنی سٹک سے چلنا

شروع کر رہے تھے اسفندیار خانزادہ

چھوٹے چھوٹے قدم لیتے ہوئے اپنی

کے آگے

بچیوں کے کمرے میں آئے جہاں پر وہ  
سب بیٹھی ہوئی تھی وہ جیسے ہی اندر انٹر  
ہوئے تو ان کی آنکھیں نم ہو گئی ان کی  
بچیاں انہوں نے ان کے ساتھ کوئی



پیاں اہوں کے ان کے ساتھ رہی

وقت ناگزارا اور آج وہ پرانی ہونے

والی تھی اسفندیار خانزادہ اندر آئے تو

نور نے انہیں دیکھا ان کے گلے لگی

پاپا-----اس سے روتے ہوئے

انھیں پکارا

پاپا کی جان پاپا کی گڑیا روتے نہیں آپ  
تو پاپا کی بہادر بچی ہیں جس پے نور نے

سر ہلایا روش نے منہ بنایا پاپا زیادہ بہادر

میں ہوں جب روش نے یہ کہا تو

اسفندیار خانزادہ نے اس کی طرف دیکھا

ہاں میرا بچہ آپ سے زیادہ بہادر

ہیں۔۔۔۔۔

انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگایا  
سب سے زیادہ دکھ ان کی اس بچی نے  
دیکھے تھے انہوں نے اسے زور سے گلے  
لگایا اور غم آنکھوں سے اسے دیکھا جو

آج بہت حسین لگ رہی تھی کہیں  
میری نظر ہی نہ لگ جائے میری بچیوں  
کو انہوں نے اپنے جیب سے پیسے نکالے  
اپنی بچیوں کے سر پر وار کر پاس کھڑی

ملازمہ کو دیے غریبوں میں بانٹ دینا اور  
ہاں جا کر بولو کے صدقے کے بکرے  
ابھی تک آئے ہیں کہ نہیں جس پر ملازمہ  
سر ہلاتی باہر نکل گئی اسفندیار خانزادہ ہر

سرہلائی باہر مل سی اسفندیار خانزادہ ہر

بات ہر کام سے پہلے صدقہ کرنا نہیں

بھولتے تھے انہیں زندگی نے اتنی بڑی

چوٹ دی تھی کہ اس کے بعد سے وہ ڈر

گئے تھے اسفندیار خانزادہ بچیوں سے مل

کئے تھے اسفندیار خانزادہ بچیوں سے مل  
کر نیچے ہال میں آئے تو اتنے میں بارات  
آنے کا شور اٹھا۔۔۔

ڈول ڈلکے کے ساتھ بارات آئی حنین

بلاج وقار صاحب بلال صاحب سرمد



بلاج وقار صاحب بلال صاحب سرمد

سب اندر داخل ہوئے تو پھولوں کے

ساتھ ان کا استقبال کیا گیا کوئل بیگم

بھی راستے میں کھڑی تھی انہوں نے

کے ساتھ ساتھ

بھی راستے میں کھڑی تھی انہوں نے  
حنین کے ماتھے پر لب رکھے اور اسے  
اپنے گلے سے لگایا میرا بچہ بہت پیارا  
لگ رہا ہے آپ بھی بہت پیاری لگ

میں نے بھی حنین کو شہانہ پہنے

تک رہا ہے آپ کی بہت پیاری بات

رہے ہیں پھوپھو حنین نے شروانی پہنی

تھی اور ریڈ کلر کا کولا پہنے وہ بہت ہی

حسین لگ رہا تھا ایسے لگتا تھا جیسے کہ

پٹھان اپنی پٹھانی کو لینے آیا ہے اور بلاج

احمد خان اس کی تو چھب ہی نرالی  
تھی اس نے ہاف وائٹ کپڑے پہنے  
ہوئے تھے اور اوپر ہی بلیک مردانہ شال  
اوڑی ہوئی تھی وہ بہت ہی ڈیشنگ لگ  
ہوا تھا اور اس سے دیکھتے ہی لڑکے آتے

اور ہی ہوئی سی وہ بہت ہی دیر تک

رہا تھا اور اسے دیکھتے ہی لڑکیاں آہیں

بڑھ رہی تھی لیکن اسے کہاں پروا تھی

اس کی نظریں تو اپنی پٹھانی کو ڈھونڈ

رہی تھی جو پتہ نہیں کہاں چھپی بیٹھی

تھی اس نے آج صبح سے اسے دیکھا  
بھی نہیں تھا کیونکہ وہ کام میں اتنا بڑی  
ہو گیا تھا اور اس کے بعد وہ اپنے فارم  
ہاؤس بھی تو گیا تھا ان لوگوں کا کام  
تین کے تین کے تین کے تین کے

تمام کر کے ہی تو لوٹا تھا ان سب کو  
سٹج پر بٹھایا گیا اور حنین بے چینی سے  
اپنی دلہن کا انتظار کرنے لگا جو آج ریڈ  
لہنگے میں بہت ہی حسین لگ رہی تھی  
ریڈ گولڈن اور گریم کنٹھ اسٹ کا اس کا

ریڈ کولڈن اور کرین کنٹراسٹ کا اس کا  
لہنگا تھا جو بہت ہی خوبصورت تھا اور  
بہت ہی مہنگا جو حنین کی پسند تھا حنین  
اپنی دو لہن کو ریڈ جوڑے میں دیکھنا  
چاہتا تھا اور اس کے کنٹراسٹ کے



چاہتا تھا اور اس کے کنٹراسٹ کے  
کپڑے سے روحی اور روش یسرا کشمالہ  
ان سب نے کنٹراسٹ کیا ہوا تھا لیکن  
روحی اور روش کے بالکل سیم ڈریسز  
تھے اور ان کے ڈریسز بھی سکھ گئے۔

تھے اور ان کے ڈریسز بھی سکن گرین  
اور ریڈ گرین ڈریسز میں تھے بہت ہی  
حسین لگ رہے تھے روش نے ماتھے پر  
بندیاں لگائی ہوئی تھی اور کانوں میں اس  
نہایت دلکش جھمکے

بہیں حال ہوں میں اور میں

نے سہارے والے جھمکے پہنے ہوئے

تھے جسے پیچھے بالوں کے ساتھ ایٹچ کیا گیا

تھا وہ بہت ہی حسین لگ رہے تھے اور

اس نے آج اپنے بالوں کا بیسی سا جوڑا

اس نے آج آپے بالوں کا ایسی سا جوڑا

بنایا تھا اس کے بال ماشاء اللہ بہت

لمبے تھے اور جوڑے میں بھی اس کے

اتنے بڑے بال نظر آتے تھے لیکن پھر

بھی اس کو بہت اچھے طریقے سے مینج

کیا گیا تھا وہ بہت ہی حسین لگ رہی  
تھی بلاج کے نظریں بار بار اسے ڈھونڈ  
رہی تھی جو کہ پتہ نہیں کہاں گم تھی  
دلہن کو لانے کا شور اٹھا اور وہ جب

رہی سہی جو لہ پتہ ہیں لہاں م سہی  
دلہن کو لانے کا شور اٹھا اور وہ جب  
آئی تو پھر بلج پلکیں چپکانا بھول گیا  
اس کی پٹھانی اتنی حسین لگ رہی تھی  
اور یہی حال حنین کا تھا حنین تو بس نور

اور یہی حال حنین کا تھا حنین تو بس نور  
کو ہی دیکھ رہا تھا اور ماہ نور وہ تو نظریں  
نیچے کیے چلتی ہوئی آ رہی تھی  
اس نے ماہر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایک  
طرف اسفندیار خانزادہ تھے اور دوسری

طرف اسفندیار خانزادہ تھے اور دوسری  
طرف ماہر اس کے پیچھے پیچھے روحی کوئل  
بیگم اور روش تھے اس نے اپنے باپ  
اور اپنے بھائی کے ہاتھوں میں اپنے  
ماتھ دے ہوئے تھے اور وہ اسے ساتھ



پہلے سے یہ باتیں پ  
ہاتھ دیے ہوئے تھے اور وہ اسے ساتھ

لا رہے تھے اسفندیار خانزادہ کی وجہ سے

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لے رہے تھے

اسے سٹیج پر لا کر کھڑا کیا تو حنین اٹھا

اور اس نے اپنی جان کے لیے اپنے  
ہاتھ آگے کیے روش کو شیطانی سوجی اور  
اس نے اپنا ہاتھ حنین کے ہاتھ پر رکھا  
تو حنین مسکرایا اور اس نے اسے اپنے  
سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر

دوین روایا اور اس کے آپ

ساتھ لگا کر اس کے ماتھے پر لب رکھے

میری گڑیا میری جان تو روش مسکرائی

اور ہاتھ آگے کیا حنین نے اسے دیکھا کہ

کیا تو روش بولی آپو کا ہاتھ تب دوں گی

لیا تو روش بولی اپو کا ہاتھ تب دوں لی

جب مجھے پیسے ملیں گے

پیسے کس خوشی میں حنین نے پوچھا تو

اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا وہ سر پر

ہاتھ مارتے ہوئے اتنی پیاری لگی کہ بلاج

ہاتھ مارتے ہوئے اتنی پیاری لگی کہ بلاج

کا دل کیا کہ اسے کہیں چھپا کر رکھے

میری جان کو نظر ہی نہ لگ جائے اماں

بی مسکرائی اور باقی سب افراد مسکرا

وے تو حنین نے کہا میری جان میرا

دیے تو حنین نے کہا میری جان میرا  
سب کچھ میری گڑیا کا ہے میری گڑیا کو  
کیا چاہیے تو روش بولی مجھے ڈھیر ساری  
چاکلیٹس چاہیے سب مسکرا نے لگے تو

چاکلیٹس چاہیے سب مسکرا نے لے تو

روحی آگے آئی

گدھی چاکلیٹس نہیں چاہیے پیسے

چاہیے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے صرف چاکلیٹس چاہیے اسے

ہیں بے صرف چاہیے اسے

کہاں پیسوں کی لالچ تھی اسے بس کھانے

کی چیزیں چاہیے تھی بلاج مسکرایا اس

کی پٹھانی نرالی تھی اسے پیسوں سے زیادہ

کھانے کی چیزوں کی پڑی رہتی تھی حنین



لھانے لی چیزوں لی پڑی رہتی تھی حنین  
نے ان کے لیے جو گولڈ کے بریسلٹ  
لیے تھے اس نے نکال کر وہ پہنائے  
اور پھر اس نے روش اور روحی کو  
کچھ پیپرز دیے یہ کیا ہے جس پر حنین

پھر پیپر روئے یہ لیا ہے جس پر زمین  
مسکرایا یہ تم لوگوں کے لیے ہے دیکھو  
جس پر دونوں نے دیکھا تو ان دونوں  
کے نام پر ایک ایک فلیٹ تھے یہ کیا یہ  
ہمارے لیے روحی نے بے یقینی سے

ہمارے لیے رومی کے بے یسی کے

پوچھا تو حنین نے کہا میں چاہتا تھا کہ

میں اپنی گڑیا کو کوئی ایسی چیزوں دوں جو

ساری زندگی ان کے کام آسکے تو اس

لیے میں نے آپ دونوں کے لیے یہ

یہ ہیں اے آپ دونوں کے لیے یہ

فلٹ لیے ہیں جب بھی آپ کا دل

کرے آپ اسلام آباد جا کر ان میں رہ

سکتی ہیں جس پے روحی خوش ہو گئی

اسے تو ویسے بھی اسلام آباد بہت پسند

ہے تھینک یو بھائی اس نے شکریہ ادا کیا

جس پر حنین نے اسے اپنے حصار میں

لیا اس کے ماتھے پر بوسہ دیا میری گڑیا

میری بچی اس نے اسے بھی ویسے ہی

کراہ کر شکریہ ادا کیا

پکارا جیسے روش کو پکارتا تھا روحی نے

روش کو زبان دکھائی تو روش جیلِس ہو

گنتی۔۔۔

صرف میں آپ کی گڑیا ہوں میں آپ کی

صرف میں آپ کی گڑیا ہوں میں آپ کی

بچی ہوں تو سب مسکرا دیے اس کی

جلسی پر

ہاں میری گڑیا میری بچی آپ دونوں

ہیں

اپ دونوں ہی میری گرٹیا ہو میری

بچیاں ہوں تو روش نے کہا نہیں

صرف میں۔۔۔۔۔



ابھ صرت آپ روی چو جاو آپ

نہیں ہو میری گڑیا صرف روش میری

بچی ہے میری گڑیا ہے تو سب ہی

مسکرا دیے روش نے روحی کو زبان

دکھائی بلاج کا دل کیا اس کی یہ زبان ہی

پکڑ لے جو اتنی چلتی ہے

پھر نین نے ہاتھ آگے کیا اور ماہ نور کا

ہاتھ پکڑنا چاہا اسفندیار خانزادہ نے اس

کے ہاتھ پر ماہ نور کا ہاتھ رکھا جو کہ ہلکا

کے ہاتھ پر ماہ نور کا ہاتھ رکھا جو کہ ہلکا  
ہلکا لرز رہا تھا اور اس کے ہاتھ ٹھنڈے  
ہو رہے تھے حنین نے اس کے ہاتھ  
اپنی گرفت میں مضبوطی سے پکڑے اور  
اسے اوپر سٹج پر لایا پھر اسے اپنے

ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم لے کر جاتا

ہوا سٹیج پر بٹھا دیا مختلف رسمیں ہوئی

حنین برابر اپنی جان کو دیکھ رہا تھا جو

شرمائی شرمائی سی ادھر ادھر دیکھ رہی

شرمائی شرمائی سی ادھر ادھر دیکھ رہی

تھی وہ حنین سے نظریں نہیں تھی ملا

رہی نہ اس کی طرف دیکھ رہی تھی

حنین مسکرایا اس کے کان کے پاس

اپنا منہ کیا اور سرگوشی کی حالت آج آپ

میں سہرا یا اس کے کان کے پاس

اپنا منہ کیا اور سرگوشی کی جان آج آپ

تیار ہو کر تو آئی ہیں آج تو آپ میری

شدتیں برداشت کریں گی نا حنین نے

کہا تو ماہ نور کے پوری جسم میں سنسنی

کہا تو ماہ نور کے پوری جسم میں سنسنی  
سی دوڑ گئی اسے اب ڈر لگنے لگا حنین  
سے وہ کہاں اس کی شدتیں برداشت کر  
سکتی تھی روش ایک طرف حنین کے  
ساتھ بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ایسے

چمکی ہوئی تھی کہ جیسے وہاں سے اٹھی تو  
کوئی پکڑ نہ لے اور وہ ایسا ہی تھا بلاج  
سے بچ کر وہاں بیٹھی ہوئی تھی اسے پتہ  
تھا کہ بلاج کبھی بھی حنین کے پاس



سے اسے نہیں لے کر جائے گا جس

پے بلاج کو تاؤ آ رہا تھا

مہتاب صاحب کینزل کے ساتھ آچکے

تھے ہادی بھی آج ان کے ساتھ ہی تھا

ھے ہادی جھی آج ان لے ساھ ہی کھا  
رحمان ملک اور ریان ملک بھی آئے  
ہونے تھے

روش نے جب دیکھا کہ بلاج مصروف  
ہے تو چپکے سے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

ہے تو چپکے سے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

اور روحی حنین کے ساتھ بیٹھ گئی اور

باتیں کرنے لگی ریان ملک رحمان ملک

جو اندر انٹر ہوئے تھے روحی اپنے بابا کو

دیکھ کر خوش ہوئے اور حسیہ رحمان

جو اندر انٹر ہونے کھے روحی اپنے بابا کو

دیکھ کر خوش ہوئی اور جیسے ہی رحمان

ملک سٹیج پر آئے وہ ان سے لپٹ گی

بابا میں نے آپ کو بہت یاد کیا اس

نے کہا میں نے بھی اپنی گڑیا کو بہت

لے لہا میں لے بسی اپنی گڑیا کو بہت

یاد کیا ماشاء اللہ آج تو میری گڑیا بہت

پیاری لگ رہی ہے اور ریان ملک وہ تو

بس اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی

خوبصورتی پر وقع ہی مر مٹا تھا آپ

روحی بہت ہی حسین لگ رہی تھی اور

اوپر سے اس کی وہ قاتلانہ بال جو اس

نے کھول کر رکھے تھے اس کے بال

بہت ہی خوبصورت تھے اتنے لمبے نہیں

تھے نہ لگتے تھے

تھے پر بہت خوبصورت لگتے تھے اس پر  
وہ کھلے بال بہت زیادہ چھتے تھے اور

ریان تو بس جہاں جہاں روحی جاتی بس  
اس کی نظریں ادھر ہی ہوتی روحی اس

ریان و۔ ج۔ جہاں جہاں روحی جاتی ج۔

اس کی نظریں ادھر ہی ہوتی روحی اس  
کی نظروں سے تنگ آچکی تھی وہ سمجھی  
کے وہ اسے روش سمجھ رہا ہے اس  
نے ابھی تک روش اور روحی کو اکٹھے



نہیں دیکھا کیونکہ روش میڈم اب چھپ  
کے ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی وہ بلاج  
سے بچنا چاہتی تھی لیکن بکرے کی ماں  
کب تک خیر منائے گی۔۔۔۔

بے نیاز بن گئی۔۔۔۔۔

ریان جو کب سے روش سے بات کرنا  
چاہتا تھا مطلب کہ روحی سے بات کرنا  
چاہتا تھا وہ جہاں جہاں روحی جا رہی  
تھی وہاں وہاں وہ دیکھ رہا تھا لیکن پھر

اچانک ہی روحی کہی غائب ہو گئی تو اس

نے آگے پیچھے دیکھا اسے کہیں نہیں ملی

وہ کافی دیر سے اسے ڈھونڈ رہا تھا لیکن

ایک طرف وہ اسے بیٹھی ہوئی نظر آ ہی

گئی تھی کہ اس کی طرف گشت

ایک طرف سے اس کی ہوتی سر

گی تو ریان اس کی طرف گیا روش جو

بلاج سے چھپ کر ایک سائیڈ پر بیٹھی

ہوتی تھی ریان کے آنے پر بکھلا گئی

اسے یاد آیا کہ بلاج نے تو اسے اس سے

اسے یاد آیا کہ بلاج نے تو اسے اس سے

ملنے سے اور اس کے پاس بیٹھنے سے

بھی منع کیا ہے وہ تو کسی کے پاس

اسے نہیں بیٹھنے دیتا اور یہ ریان یہاں

کہا کہ اسے اس کے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا

اے ہیں یے دینا اور یہ ریان یہاں

کیا کر رہا تھا ریان اس کے پاس گیا اور

اس سے بولا السلام علیکم جس پر روش

نے نہ چاہتے ہوئے بھی جواب دیا

وعلیکم السلام اس کے سلام کے

وہم اس کے حلام کے

جواب کے بعد وہ پھر بولا

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں میں کب سے

آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں مجھے آپ سے

بات کرنی تھی جس پے روش نے آ

بات کر رہی تھی بس پے روس لے ا

گے پیچھے دیکھا میں آپ سے ہی کہہ رہا

ہوں اس نے پھر سے کہا

روش جو بلاج کو دیکھ رہی تھی کہیں وہ

نا آجائیں لیکن ریان سمجھا کہ شاید وہ



نا اجائیں یلن ریان جھالہ شاید وہ  
آگے پیچھے اس لیے دیکھ رہی ہے کہ  
شاید ریان کسی اور سے کہہ رہا ہے  
ریان نے اسے کہا اور اس کے پاس  
ہی بیٹھ گی اور اس سے باتیں کرنے لگا

ہی بیٹھ کی اور اس سے باتیں کرنے لگا  
روش آگے پیچھے برابر دیکھ رہی تھی اسے  
ڈر تھا بلاج نہ آجائے۔۔۔۔۔

اور بلاج سرخ آنکھوں سے یہ منظر دیکھ  
رہا تھا وہ جو کب سے اسے ڈھونڈ رہا تھا

رہا تھا وہ جو کب سے اسے ڈھونڈ رہا تھا

آخر وہ اسے ملی بھی تو کس کے ساتھ

اس کے رقیب کے ساتھ اور یہ بات

بلاج احمد خان کو ذرا بھی گوارا نہ تھی

بلاج کا غصے سے برا حال تھا وہ تیز قدموں  
سے چلتا ہوا ریان کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا  
روش نے جب اسے دیکھا تو اس نے  
تھوک نکلا اسے ڈر لگ رہا تھا کہ وہ اب

تھوک نکلا اسے ڈر لگ رہا تھا کہ وہ اب  
اسے نہیں چھوڑے گا اور وہی ہوا بلاج  
سرخ آنکھوں سے روش کو گھور رہا تھا روش  
کا پنا شروع ہو گئی تھی اسے اب صحیح

جسم سے نکلتا تھا

کانپنا شروع ہو لئی تھی اسے اب حج  
معنوں میں اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی  
محسوس ہوئی اور ریان جو اسے کہہ رہا تھا کہ  
کل ہماری انکلیجمنٹ ہے آپ خوش تو ہیں نا  
اور ہاں سوری میں کام میں تھوڑا بیزی ہو گیا

تھا کچھ بزنس سٹریپس تھے اور ڈیڈ بھی امریکہ  
چلے گئے تھے اس کے بعد سے بالکل ہی  
بزی ہو گیا تھا اس لیے مجھے سب سنبھالنا پڑا  
میں آپ کو ٹانم نہیں دے سکا آپ کو برا تو

نہیں لگا لیکن میں کوشش کروں گا کہ میں اپنی

بزنس ٹرپس کم کر کے ابھی زیادہ سے زیادہ

ٹائم آپ کے ساتھ سپینڈ کروں ریان نون

سٹاپ بولے جا رہا تھا اس کی آخری بات

اس کا غصہ



سٹاپ بولے جا رہا تھا اس کی آخری بات  
پے بلاج کا غصے کے مارا برا حال ہوا اس  
نے اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائی اور سرخ  
انگارا آنکھوں سے روش کی طرف دیکھا  
روش کو لگا کے بس وہ ابھی اس کی ہی

جان لے لے گا اور ریان تو اپنی ہی کہے جا  
رہا تھا کل ہماری انگیجمنٹ ہوگی اس کے  
بعد ہم باہر چلیں گے میں تو آپ سے اکیلے  
میں ملا بھی نہیں اس سے آگے بلاج کی بس  
گتے

میں ملا بھی نہیں اس سے آگے بلاج کی بس  
ہو گئی تھی بلاج نے اس کے کندھے پر ہاتھ  
رکھا ریان نے پیچھے مڑ کر دیکھا بلاج کو اتنے  
غصے میں دیکھ کر ریان نے پوچھا کیا ہوا  
بھائی سب ٹھیک ہے آؤ بیٹھو دیکھو میں

عصے میں دیکھ کر ریان نے پوچھا کیا ہوا  
بھائی سب ٹھیک ہے آؤ بیٹھو دیکھو میں  
تمہاری بھابی سے بات کر رہا تھا ریان نے  
کہا تو بلاج کا دل کیا کہ وہ اس کا منہ توڑ  
دے اس نے ریان کو غصے سے دیکھتے ہوئے

لہا نو بلال کا دل لیا لہ وہ اس کا منہ لوڑ  
دے اس نے ریان کو غصے سے دیکھتے ہوئے  
کہا وہ میری بھابھی نہیں ہے۔۔۔ بلال کا  
غصہ عود کر آیا۔۔۔

بھابی نہیں ہے پر ہو جائے گی کل ہماری

بھابی نہیں ہے پر ہو جائے گی کل ہماری  
انگیجمنٹ ہے اور میں کوشش کر رہا ہوں کہ  
وڈ سے کہوں انگیجمنٹ کے بجائے سیدھا  
نکاح ہی کر لیں تو زیادہ بہتر ہے ایک شرعی  
ش

نکاح ہی کر لیں تو زیادہ بہتر ہے ایک شرعی  
رشتہ بن جائے گا پھر میں تو روش کو لے کر  
باہر بھی جانا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ  
میں اس کے ساتھ تھوڑا ٹائم سپینڈ کروں





بلاج لے اس لے لندھے پر جو ہا کھ رھا ہوا  
تھا اس پر اپنا دباؤ بڑھایا تو ریان کو عجیب سا  
محسوس ہوا اس نے عجیب نظروں سے بلاج  
کو دیکھا کہ بلاج کو ہوا کیا وہ ایسے کیوں بیہیو  
کر رہا ہے پر بلاج کا تو غصے کے مارے برا

کر رہا ہے پر بلاج کا نوٹھنے لے مارے برا  
حال تھا اور اس نے ریان کو چھوڑ کر روش  
کی طرف دیکھا اور اسے بولا کہ یہاں سے جاؤ  
روش کہاں اٹھنے والی تھی اس کا تو پورا  
جسم کانپ رہا تھا کیونکہ بلاج دھاڑا تھا اور

جسم کانپ رہا تھا کیونکہ بلاج دھاڑا تھا اور  
اس کی داڑھ سن کر روش کی ہمت نہ ہوئی  
کہ وہ وہاں سے اٹھ کر کہیں جا سکے بلاج نے  
جب دیکھا کہ وہ نہیں اٹھ رہی تو اس نے

..... چھوٹا اور اک جھپٹ

جب دیکھا کہ وہ نہیں اٹھ رہی تو اس نے  
ریان کو وہیں چھوڑا اور ایک جست میں  
روش کا بازو پکڑا اسے گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ  
اندر لے گیا ریان تو پیچھے ہکا بکا رہ گیا اسے  
سمجھ نہ آیا کہ وہ ہمیشہ ہی جب روش سے

جب دیکھا کہ وہ نہیں اٹھ رہی تو اس نے  
ریان کو وہیں چھوڑا اور ایک جست میں  
روش کا بازو پکڑا اسے گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ  
اندر لے گیا ریان تو پیچھے ہکا بکا رہ گیا اسے  
سمجھ نہ آیا کہ وہ ہمیشہ ہی جب روش سے

بھلا یہ کیا کہ وہ ایسے ہی مجبوروں کے

بات کرتا ہے تو بلاج ایسے ری ایکٹ کیوں  
کرتا ہے اور وہ اسے ہمیشہ ہی وہاں سے لے  
جاتا تھا جہاں پر ریان ہوتا تھا ریان نے اس  
بارے میں حنین سے بات کرنے کا سوچا وہ

بارے میں حنین سے بات لے لے کا سوچا وہ

انہیں دور تک دیکھتا رہا

بلاج روش کو لے کر ماہر کے کمرے میں آیا

اور دار سے دروازہ بند کیا اور روش کو

دروازے کے ساتھ پن کیا اور غصے میں بولا

دروازے سے ساھ پن لیا اور سے میں بولا

وہ کیا کہہ رہا تھا اور تم اس کے پاس بیٹھی

ہوئی کیا سن رہی تھی وہ اتنے غصے سے

دھاڑا کے روش کی آنکھیں نم ہو گئی اور وہ

ہچکیاں لینے لگی



اسے ایسے ہچکیوں سے روتا دیکھ کر بلاج نے  
اپنے سر پر ہاتھ پھیڑا اپنے غصے کو کم کرنے کی  
کوشش کی۔۔۔۔۔ روش کچھ بھی نہیں ہوا  
دیکھو میں غصہ نہیں کر رہا جس پے روش

دیکھو میں غصہ نہیں کر رہا جس پے روش  
نے نفی میں سر ہلایا بلاج کو یاد آیا روش تو  
اس سے چھپتی پھر رہی تھی اورینج میں یہ  
ریان آگیا ریان سے بعد میں ننٹے کا سوچتا  
اسے اپنی جان سے ننٹے کا سوچا ہاں تو میری

اسے اپنی جان سے پئے کا سوچا ہاں لو میری

جان مجھ سے چھپ رہی تھی بلال نے

روش کو ہلکا پلکا کرنا چاہا وہ نہیں چاہتا تھا کہ

جو وہ اس سے اب اتنی فرینڈلی بات کرتی

ہے اب دوبارہ سے ہی ڈرنا شروع ہو جائے

ہے اب دوبارہ سے ہی دُونا شروع ہو جائے

اس لیے بلاج نے بات ہی بدل دی اور

ریان سے تو وہ خود نیٹ لے گا

روش تو بلاج سے چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی

روش تو بلاج سے چھپ لرنی بھی ہونی تھی  
اس میں اس کی تو غلطی نہیں ریان خود اس  
کے پاس آگیا تھا بلاج کا غصہ تھوڑا کم ہوا  
روش نے اسے ایسے نارمل دیکھ کے سوکھ کا  
سانس لیا لیکن اسے ابھی بھی ڈر تھا اس کا

بلا ج نے پیار سے کہا میری پٹھانی تم مجھ  
سے چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی یہ کیا بات ہوئی  
میری پٹھانی مجھ سے چھپتی پھرتی ہے

----

بلاج نے اس کی چلاکی پر اسے ڈپٹا تو وہ منہ  
بسوڑ کر رہ گئی کہ اسے پتہ چل گیا وہ اس سے  
چھپ رہی ہے پھر روش نے اسے جواب  
دیا نہیں میں چھپی تو نہیں تھی میں وہاں

اچھا وہاں ویسے بیٹھ کے کیا کر رہی تھی مجھے

یہ بتاؤ اور ہاں یہ مجھ سے نظریں کیوں نہیں

ملا رہی ادھر دیکھو میری طرف تو اس نے

اس کی طرف دیکھا جب اس نے بلاج کی

طرف دیکھا تو بلاج نے پہلے بار اس کی



اس کی طرف دیکھا جب اس نے بلاج کی

طرف دیکھا تو بلاج نے پہلی بار اس کی

آنکھوں میں کاجل کی وارڈیکھی بلاج کو لگا

بس جو کچھ ہے ان آنکھوں میں ہی ہے

ایسا لگتا تھا ساری دنیا ان آنکھوں میں آ

بستی ہے بلاج نے اس کی آنکھوں پر لب  
رکھے تو وہ منمنائی میرا میک اپ خراب ہو  
جائے گا بلاج مسکرایا آج اس نے لائٹ  
پنک کلر کا لب گلوں بھی لگایا تھا بلاج نے  
بگ ٹیٹس سے بھر گئی تھی کہ تیرے

پتھر کا پتھر جی لکایا تھا بلانے  
انگوٹھے سے اس کا گلوزرب کیا تو وہ منمننائی  
لاج نہ کرے میں نے اتنے شوق سے لگوا دیا  
تھا دیکھیں لائٹ کلر لگوا دیا ہے۔۔۔۔۔

لائٹ ہو یا کوئی بھی کلر ہو میری جان لیکن

تھا دیکھیں لائٹ کلر لکھوایا ہے۔۔۔۔

لائٹ ہو یا کوئی بھی کلر ہو میری جان لیکن  
آپ کے لبوں پر سرخی صرف میرے نام کی  
ہی اچھی لگتی ہے بلال نے یہ کہا اور اس  
کے لب اپنی دسترس میں لے لیے

بلا ج اس سے بالکل ہلکا پھلکا ہو چکا تھا اور  
وہ چاہتا تھا کہ روش بھی ہلکی پھلکی ہو جائے  
وہ زیادہ غصہ نہیں کرنا چاہتا پھر روش نے  
اس کی طرف دیکھ کر کہا لا ج آپ غصہ تو

نہیں ہیں۔ بلاج نے اسے اپنے سینے میں بھپچا

میں آپ سے غصہ نہیں ہوں بس ویسے ہی

مجھے غصہ آجاتا ہے تو اس لیے آپ

بیچاری کی شامت آجاتی ہے۔۔۔ بلاج نے

بیچاری کی شامت آجاتی ہے۔۔۔ بلاج نے

اس لے لبوں پر اپنی شدت لٹائی

روش شرم کے مارے نظریں ہی نہ اٹھا پائی

بلاج نے اسے پھر سے اپنے سینے سے لگایا

آج سے ہمیشہ کے لیے

بدن کے اے سرے اپنے لیے رکھ دیا

آج میری جان بہت پیاری لگ رہی ہو اور  
ہاں کوشش کرنا کہ زیادہ مت گھومنا بس ایک  
طرف بیٹھ جانا اور ہاں یہ سر پر ڈوپٹہ لو اس  
نے اس کے سر پر ڈوپٹہ رکھا تو وہ پھر منمننائی



لے اس لے سر پر ڈوپٹہ رکھا لو وہ پھر سمنائی

میرے بال خراب ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

روش ایسے نا کیا کرو جو بھی کرنا ہے کمرے

میں۔۔۔۔

جہاں بے شک تم کھلے سر گھومو یا جیسے بھی

جہاں بے شک ہم لہلے سر لھومو یا جیسے بھی  
گھومو کچھ بھی نہ ہو تمہارے سر پر لیکن باہر  
تمہیں یہ دوپٹہ رکھنا ہے کل بھی تو کتنے اچھے  
سے سیٹ کر کے دوپٹہ رکھا تھا آج بھی یہ  
دوپٹہ رکھو جس پے اس نے منہ بسوڑا بلاج

دوپٹہ رسواں ہے اس کے سہ : سوراجیان

نے اس کے شولڈر سے پن اتاری اور اس

کے سر پر دوپٹہ رکھ کر وہاں پن سے سیٹ کر

دیا ہاں اب ٹھیک ہے پھر اس کے ماتھے پہ

لب رکھے چلو جاؤ اب -----

لب رکھے چلو جاؤ اب -----

پھر کچھ یاد آنے پر اسے روکا ایک منٹ

اس نے اپنا فون نکالا سیلفیزی تو روش نے

آگے سے زبان باہر نکالی بلاج نے جب

سیلفی لے کر دیکھا تو اس کی زبان باہر تھی



جس پے بلاج نے اسے تصویر دلھالی یہ دیکھو  
یہ کیا ہے تو اس نے نظریں نیچے کر لی زبان  
باہر نکالو بلاج نے کہا تو اس نے نہ سمجھی  
سے اس کی طرف دیکھا میں کہہ رہا ہوں  
زبان باہر نکالو جو بہت چلتی ہے فراٹے مارتی

ربان باہر لگا تو جو بہت پی پی ہے مراے ماری

ہوئی بلاج نے دانت پیس کر اسے کہا اسے

وہ باہر والے بات یاد آئی کہ وہ کیسے حنین

سے کہہ رہی تھی کہ وہ صرف اس کی ہے

اور اس کی گڑیا ہے بلاج کو تو اس کا بھی

غصہ تھا۔۔۔ روش نے اپنے ہونٹ دانتوں

تلے دبا لیے روش میں کہہ رہا ہوں زبان باہر

کرو بلاج اس ٹائم تھوڑا غصے میں بولا تو

روش کی آنکھیں پھر سے نم ہو گئی اب وہ

کہا اب اس کے غصے کا آواز سن سکتے



روش کی آنکھیں پھر سے نم ہو لئی اب وہ  
کہاں اس کی وہ غصے والی آواز سن سکتی  
تھی بلاج نے اس کی نم آنکھیں دیکھی تو  
اسے خود پے بڑا غصہ آیا اور اس نے جلدی  
سے روش کو سینے سے لگایا میری جان ایسے

میں بالکل بھی غصہ نہیں کر رہا۔۔۔۔۔

آپ گندے پسا آپ غصہ کرتے ہیں آپ

جائیں یہاں سے وہ نم آواز میں بولی

تو بلاج نے کہا نہیں سوری میری جان میری

نو بلاج لے لہا ہیں سوری میری جان میری

پٹھانی سوری دیکھو میں کان پکڑ رہا

ہوں۔۔۔۔۔ اس نے بقاعدہ کان

پکڑے۔۔۔۔۔

نہیں آپ غصہ کرتے ہیں آپ جائیں یہاں

سے روش نے پھر اسے کہا

نہیں کر رہا غصہ اچھا ایک بات بتاؤ کل میں

آرمی یونیفارم میں آؤں روش نے زور و شور

سے سر ہلایا ٹھیک ہے میری جان کل میں

سے سر ہلایا تھیک ہے میری جان تل میں  
آپ کے لیے ارمی یونیفارم میں آؤں گا اور  
ہاں آپ کل وہی کپڑے پہنیں گی جو میں  
آپ کے لیے لایا ہوں۔۔۔۔۔ بلاج نے بڑی  
چلاکی سے بات ہی بدل دی



نہیں لاج وہ ہیوی ہیں۔۔۔ روش پھر نارمل  
ہو گئی تھی

نہیں لاج کی جان وہ ہیوی نہیں ہیں وہ لائٹ  
سے ہوں گے بلاج نے اس کے لیے کل

گرے کلر کا بہت ہی خوبصورت اور نفیس  
سی میکسی اورڈر کروائی ہوئی تھی اور وہ  
ابھی تھوڑی دیر میں ڈلیوری والا ڈلیور بھی کر  
کے جانے والا تھا بلاج تو اسے سرخ رنگ

[illegible]





خوبصورت برائیدل ڈریس ریڈ فلوئر میں ہونا

چاہیے وہ مجھے آج شام تک مل جانا چاہیے

-----

لیکن سر ہمارے کسٹمرز کے آرڈر ہم تین ماہ

پہلے لیتے ہیں -----

پہلے لیتے ہیں -----

جو بھی ہو مجھے کل تک ڈریس چاہیے میں  
ویسے تو آج شام تک چاہیے اگر آج شام  
نہیں تو کل مجھے وہ ڈریس کسی بھی صورت  
میں چاہیے ملاج نے یہ کہا اور کھٹاک سے

میں نے اس کے روبرو اس کی باتوں سے  
میں چاہیے بلاج نے یہ کہا اور کھٹاک سے  
فون بند کر دیا پہلے تو اس کی مرضی تھی کہ وہ  
میکسی پہنے لیکن پھر پتہ نہیں بلاج کو کیا  
سوچی کے اس نے پھر اس کے لیے لہنگا

دہلی کے اس کے باہر اس کے لیے ہوا

ارڈر کیا جو کہ آنا تھا یا نہیں یہ تو کل ہی پتہ

چلنا تھا

نور کی کافی زیادہ رسمیں کی گئی اور اس کے

بعد ان کی رخصتی ہوئی رخصتی کے دوران ماہ

بعد ان لی ر سہی ہوئی ر سہی کے دوران ماہ

نور ماں باپ کو گلے لگ کر خوب روئی کوئل

بیگم بھی رو دی اور خانزادہ بھی کافی زیادہ

روئے لیکن انہیں حنین نے تسلی دی کے وہ

کل واپس آجائیں گے اس لیے یہ رونا تو بند

کریں جس پر اسفندیار خانزادہ چپ ہوئے پھر

مہتاب صاحب نے اسفندیار خانزادہ سے کہا

کہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے جب فری ہو

جائیں رخصتی کے بعد پھر ہم آرام سے بیٹھ

کر بات کریں گے تو اسفندیار خانزادہ نے

جائیں رخصتی کے بعد پھر ہم آرام سے بیٹھ

کربات کریں گے تو اسفندیار خانزادہ نے سر

ہلایا ماہ نور کو رخصت کر دیا گیا اور وہ ڈیڑ

ساری دعاؤں کے ساتھ حنین نے ساتھ

رخصت ہوئی



بلاج بھی تھوڑی دیر اپنی جان کو محسوس کر  
کہ وہاں سے نکل گیا اسے کوئی ضروری کام پر  
جانا تھا اور کل بھی تو بہت ہنگامے والا دن  
ہونے والا تھا اس لیے اس نے کل کی بھی

تیاری کرنی تھی وہ وہاں سے پہلے ہی نکل گیا

تھا

ماہ نور کو رسموں کے بعد کمرے میں چھوڑ دیا

گماچہ کہ بہت ہی خوبصورت سر سجاوا گیا تھا

گیا جو کہ بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا  
حنین نے کمرے کو اتنی خوبصورتی سے سجایا  
تھا جیسے کسی شہزادی کسی ملکہ کا کمرہ ہوں نور  
بیڈ پر بیٹھ کے اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی  
کے

بیت پر یہ ہے کہ وہ دن وہی دن

وہ بہت زیادہ نروس ہو رہی تھی وہ کیسے

حنین کا سامنا کرے گی اسے شرم آ رہی تھی

لیکن سامنا تو کرنا تھا اسے پتہ تھا حنین کب

سے اس دن کا انتظار کر رہا تھا تو وہ حنین کو

تو وہ حنین کو

ناراض نہیں تھی کر سکتی --- اسے اپنے  
آپکو مضبوط بنانا تھا اور وہ بنا بھی رہی تھی  
حنین سب سے اپنی جان چھڑا کر کمرے کی  
طرف گیا لیکن راستے میں کمرے کے باہر

طرف لیا یمن راستے میں لرے لے باہر  
کشمالہ یسرا ساگر نعمان سب نے اسے پکڑ لیا  
اور وہ انہیں گھورنے کے سوا کچھ نہ کر سکا  
بھائی کہاں جانے کی جلدی ہے حنین نے  
کہا تم لوگ سے مطلب چلو میرا راستے سے

لہا تم لوک سے مطلب چلو میرا راستے سے  
ہٹو ساری بارات لے کر میرے دروازے پر  
کھڑے ہو گے ہو۔۔۔۔۔

بھائی ایسے نہیں سالیوں کو تو آپ نے بڑے  
بڑے تحفے دیے بہن بھائیوں کی باری آئی تو

بڑے تحفے دیے بہن بھائیوں کی باری آئی تو  
آنکھیں دکھانا شروع ہو گئے ہیں ہمارا نیک بھی  
نکالے۔۔۔ نعمان نے کہا

کون سا نیک۔۔۔ حنین نے آئیبرو اچکائی  
بھائی آج شاید بھول رہے ہیں کہ بہن



کون سا نیک۔۔۔ حنین نے آئینرو اچکائی

بھائی آپ شاید بھول رہے ہیں کہ بہن

بھائیوں کا بھی نیک ہوتا ہے۔۔۔۔ ساگر

بھی بولا

مجھے تو کچھ نہیں پتہ کہ بہن بھائیوں کا بھی

مجھے تو کچھ نہیں پتہ کہ بہن بھائیوں کا بھی  
نیگ ہوتا ہے اور ویسے بھی تم لوگوں کا کون  
سا نیگ بنتا ہے حنین نے لیے سے پوچھا  
بھائی صاحب یہ جو آپ کمرے میں جا رہے

بھائی صاحب یہ جو آپ کمرے میں جا رہے

ہیں جب تک آپ ہماری جیبیں گرم نہیں

کریں گے تب تک آپ اندر نہیں جا سکتے

نعمان نے کہا اچھا تمہاری جیبیں گرم

کروں۔۔۔۔۔ کروں، دو نوں کی جیبیں

مناں کے ہوا اچھا مہاری جیبیں گرم

کروں۔۔۔۔۔ کروں میں دونوں کی جیبیں

گرم۔۔۔

نعمان نے سر کھجایا۔ اسے پتہ تھا اس نے

ذرا سی بھی کوئی شرارت کی یا اس کی بات نہ

ذرا سی بھی لولی سترارت لی یا اس لی بات نہ  
مانی تو یہ نہ ہو کہ وہ رشتے سے انکار ہی نہ کروا  
دے اس لیے وہ تھوڑا سا سائیڈ پر ہو گیا پھر  
آیا ساگر آگے ساگر بھی بڑے جی بازو شازو  
فولڈ کر کے آگے آیا کہ وہ حنین کو قابو کر لے

رود سرے آگے آیا کہ وہ حنین کو قابو کرے

گا اس نے حنین سے کہا بھائی چلین ہمارا  
حصہ نکالیں تو حنین نے اسے گھور کر دیکھا تم  
بھی آگے ہو مجھے لگتا ہے تمہارا بھی میں کام  
رکوا دوں تو ساگر جیسے ہی آگے آیا تھا اتنی

تیزی سے پیچھے ہو گیا اسے تو حنین سے بنا کر  
رکھنی تھی اور لڑکیاں منہ کھولے ان دونوں  
کے کام دیکھ رہی تھی یہ تو ابھی بڑی بھرکیں  
مار کے آئے تھے کہ ہم اب حنین بھائی سے

مارے آگے نہ سم اب میں بھائی کے

پیسے نکلو لیں گے اب یہ دونوں ہی پیچھے ہو

گئے ہیں کشمالہ یسرا آگے آئی بھائی ہمارا نیگ

ان دونوں نے ہاتھ آگے کیے تو نین مسکرایا

ان دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا ان کے ہاتھ



میں برسلٹ کی ڈبیاں رکھی اس نے اپنی  
بہنوں کے لیے بھی ویسا ہی لیے تھے جیسے  
اس نے روش اور روحی کے لیے لیے تھے  
اس نے بھی بالکل ویسے ہی ان دونوں کے

ان کے جیساں دیے ہی ان دونوں کے  
لیے بھی لیے تھے ان دونوں کو دیے ان کے  
ماتھے پر لب رکھے پھر ایک ایک چیک ان  
دونوں کو کاٹ کر دیا یہ تم لوگوں کے لیے  
اپنی شاپنگ کر لینا جی بھائی اور ہاں کل کے

اپنی شاپنگ کر لینا جی بھائی اور ہاں کل کے  
لیے تم لوگوں کے ڈریسز میں نے منگوائے  
ہیں تم لوگ وہی ڈریسز پہنو گی تو دونوں  
خوش ہو گئی اور نین سے لپٹی حنین نے  
انہیں بھیجا اور پھر باری آئی نعمان اور ساگر

انہیں بھیجا اور پھر باری آئی نعمان اور ساکر  
کی تم دونوں کو کیا چاہیے تو دونوں نے ایک  
دوسرے کو دیکھا پھر جلدی سے بھاگ کے  
حنین کے گلے لگے بھائی مجھے کار چاہیے  
نعمان بولا بھائی مجھے سپورٹس کار چاہیے اچھا

یہ سب بھائی بھائی ہیں

نعمان بولا بھائی مجھے سپورٹس کار چاہیے اچھا

تم دونوں کو مل جائے گی کون کون سی

چاہیے بتا دینا حنین نے کہا تو وہ دونوں خوش

ہو گئے کیونکہ حنین آج بہت خوش تھا اس

ہو گئے کیونکہ حنین آج بہت خوش تھا اس  
کی اپنی زندگی کی سب سے بڑی خواہش اس  
کی خوشی اس کی محبت آج اس کے پاس  
تھی تو اس کی خوشی میں اس نے اپنے بہن  
بھائیوں کو خوش کرنے کی کوشش کی

تھی تو اس کی خوشی میں اس نے اپنے بہن  
بھائیوں کو تو خوش کرنا ہی تھا نعمان اور  
ساگر اس سے ملے اور لویو بھائی بول کر  
چلے گئے

حنین جب کمرے میں داخل ہوا تو بس ہر  
طرف پھولوں کی خوشبو اور روم میں جلمگ  
روشنی تھی کمرہ جلمگا رہا تھا حنین اندر آیا اور  
کمرے کا دروازہ بند کیا اور اسے لاک لگایا



مرے کا دروازہ بند کیا اور اے لاک لگایا

اپنے اوپر سے اپنی شروانی اتاری اور صوفے

پر رکھی اور ایک بھرپور نظر اپنی جان پر ڈالی

جو بیڈ کے سینٹر میں بیٹھی ہوئی اس کا انتظار

کر رہی تھی حنین نے ٹائم دیکھا تو رات کے

گیارہ بج چکے تھے اسے کافی لیٹ ہو چکا تھا  
حنین چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا اس تک  
آیا اور نور سمٹی اس کو ایسے سمٹنا دیکھ کر  
نین مسکرایا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اور ہاتھ  
آگے کر کے

نہیں مسکرایا اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا اور ہاتھ  
آگے کیا جس پر ماہ نور نے اپنا کانپتا ہاتھ رکھا  
حنین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دبایا جو کہ بہت  
ہی ٹھنڈا ہو رہا تھا حنین نے اس کے

ہی تھنڈا ہو رہا تھا حنین نے اس لے  
ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگایا نور اور زیادہ  
سمٹی نین بالا میری جان شکریہ میری زندگی  
میں آنے کے لیے اس کو اتنا حسین بنانے  
کے لیے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ جس

کے لیے میں نے ابھی سوچا نہیں تھا کہ جس  
سے میں نے چاہا جس سے میں نے محبت کی  
اتنی آسانی سے میری دسترس میں آجائے گی  
بہت شکریہ جان میری زندگی میں آنے کے  
لیے میں کوشش کروں گا کہ آپ کو ہر خوشی

ہے یہ جانیری صدق میں آگے

لیے میں کوشش کروں گا کہ آپ کو ہر خوشی

دوں۔۔۔ دنیا کی ہر خوشی میں آپ کے

قدموں میں لا کر رکھوں کبھی مجھ سے کوئی

غفلت ہو جائے تو آپ ناراض مت ہونا

میں ہو جائے تو آپ مارا اس میں ہونا

بس مجھے سمجھنا میری جان آپ کا حنین آپ

سے بہت پیار کرتا ہے نین نے یہ کہا اور

اس کا گھونگٹ اٹھایا اور اس کے ماتھے پر

اپنے لب رکھے ماشاء اللہ آج میری جان تو

بہت پیاری لگ رہی ہے اس نے یہ کہا تو

نور شرمائی اس کا ایسے شرمانا حنین کو بہت

پسند تھا اس لیے پھر اس نے دوبارہ سے

اس کے ماتھے پر لب رکھے آپ کی منہ

کے کئے کئے کئے کئے کئے کئے کئے کئے



اس کے ماتھے پر لب سے لب سے اپنی منہ  
دکھائی اس کے لیے وہ جوڑوا کنگن لایا تھا  
حنین نے ماتھے پر دوبارہ سے لب رکھے پھر  
وہ پیچھے ہوا اور غور سے اسے دیکھنے لگا  
نور نے نظریں نیچے ہی رکھی ہوئی تھی جان

نور نے نظریں نیچے ہی رسی ہوئی رسی جان  
اوپر دیکھیں میری طرف اس نے بہت ہی  
پیار سے کہا ماہ نور نے نفی میں سر ہلایا پلینز  
دیکھیں نا

نور نے اس کی اتنے انسٹ کرنے پر

نور نے اس کی اتنے انسٹ کرنے پر  
نظریں اوپر کی تو حنین کی آنکھوں میں لو دیتے  
جزبات دیکھ کر اس نے نظریں نیچے کر لی  
حنین مسکرایا اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنے  
سینے سے لگایا وہ کافی دیر تک اسے اپنے سینے

یہ سے لگایا وہ کافی دیر تک اسے اپنے لیے

سے لگائے رکھا اور پھر پیچھے ہوا اس نے ماہ

نور کے دوپٹے کی پنیں اتاری پنیں اتار کے

اس نے دوپٹا ایک سائیڈ پر رکھا اور پھر اس

کے بال کھولے بال کھول کر پھر اس نے

کے باں سوئے باں سوں روپہراں کے

نور کے بندیا اتاری اس کے ماتھے پہ لب

رکھے پھر اس کے ہاتھوں سے باری باری

اس کی انگوٹھیاں اتاری وہاں پر اپنے لب

رکھے پھر اس کی کانچ کی چوڑیاں اس کے

رکھے پھر اس کی کالج کی چوڑیاں اس کے  
ہاتھوں میں تھی وہ اتاری وہاں پر اپنے لب  
رکھے پھر اس نے ماہ نور کے کانوں سے  
بھوندے اتارے وہاں پر اپنے لب رکھے وہ  
اپنا لمس اس پر چھوڑ رہا تھا اور نور کانپ

اپنا سس اس پر پھور رہا تھا اور نور کاپ  
رہی تھی اس نے دوسرے کان سے بوندیے  
نکالے اور وہاں پر بھی اپنے لب رکھے  
حنین نے ناک کی نتج اتاری اور ناک پر اپنے  
رب رکھے پھر حنین نے اس کی گردن سے

رب رکھے پھر حنین نے اس کی گردن سے  
نیکلس اتارا اور اس کی گردن پر لب رکھے  
نور کو اپنی گردن پر اس کا لمس محسوس ہوا تو  
ماہ نور کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ  
گئی اس نے اپنے لہنگے کو مٹھیوں میں جھکڑ



لئی اس نے اپنے لہنگے کو سھیوں میں بھلڑ

لیا حنین نے اسے دیکھا اور پیچھے ہوا پھر

اس کے لہنگے کی ڈوریاں پیچھے سے کھولی تو

لہنگے کی کرتی اس کے کندھے سے سڑک گی

حنین نے وہاں پر اپنے لب رکھے حنین نے

حنین نے وہاں پر اپنے لب رکھے حنین نے

اس کے شولڈرز اور گردن پر اپنا لمس

چھوڑا اور اس سے گردن پر بائٹ کی جس

سے نور کی سسکی نکلی حنین نے اس کے

بیوٹی بون پر بائٹ کی تھا تو نور کی جان ہوا

بیوی بون پر باس لی تھا تو لوری جان ہوا

ہوئی حنین نے اس کے سسکاری سنی تو

پچھے ہوا جائیں چینج کر کے آئیں

اس نے اپنے جذبات پر بند باندھا اور اسے

چینج کرنے کا کہا کیونکہ وہ بہت ہیومی ڈریس  
تھا اور وہ اپنی جان کو خود تھکانا چاہتا تھا  
اسے ان کپڑوں سے تھکاٹ ہو وہ کہاں  
برداشت کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

جو تھکاوٹ حنین اسے دینا چاہتا تھا اس  
کے لیے بہت ضروری تھا کہ وہ اس  
تھکاوٹ سے وہ چٹکارا حاصل کرے  
-----ماہ نور اتری اور بھاگنے کے سے

-----ماہ نور اتری اور بھالنے لے سے

انداز میں واش روم میں بند ہوئی حنین اس  
کی پھرتی پر مسکرایا اور اٹھ کر اس نے بھی  
چینج کیا اس نے فارمل سا اپنا سوٹ پہنا جو  
کہ ہمیشہ ٹروزر شرٹ ہی ہوتا تھا پر آج اس

کہ ہمیشہ ٹروزر شرٹ ہی ہوتا تھا پر آج اس  
نے جسٹ ٹروزر پہنا شرٹ پہننے کی اس نے  
زحمت نہ کی وہ نور کا انتظار کرنے لگا ماہ نور  
جو واش روم میں چینیج کرنے گئی تھی اسے  
ایک تھوڑے لمحے کے لیے

جو واس روم میں جا کرے سی سی اے

یادنا رہا کہ وہ تو اپنے کپڑے ہی نہیں لائی

لیکن واش روم میں ایک ریڈ کلر کی نائٹی تھی

جسے دیکھ کر نور کو جی بھر کر شرم آئی کیوں

کہ وہ بہت چھوٹی تھی جسم کو تو ڈھانپنے سے



[illegible]

رہی اور بہت ہی پتلی بھی تھی اس سے

سب کچھ نظر آتا تھا نور نے ہاتھوں سے

اسے اٹھایا اور پہنا پھر اس نے دیکھا اس

کے لہنگے کا دوپٹہ بھی باہر تھا اسے اور زیادہ

لے لہنے کا دوپٹہ بھی باہر تھا اسے اور زیادہ

شرم آئی اور باتھ روب جو کہ ایک سائیڈ پر

لٹکا ہوا تھا اس نے وہ اتارا اور اپنے اوپر

لپیٹ لیا اب اسے تھوڑا سکون تھا وہ جیسے

ہی باہر نکلی حنین نے اسے دیکھا جو باتھ

ہی باہر نکلی حنین نے اسے دیکھا جو باتھ

روب اوپر ڈالے ہوئے باہر نکلی تھی اس

چالاک پر حنین مسکرایا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ہوا اس تک گیا

اور اسے اپنے سینے سے لگایا ماہ

اور اسے اپنے سینے سے لگایا ماہ

-----جانا انا نہیں آج کوئی بھی

بندش کوئی بھی رکاوٹ ہم میں نہیں ہوگی

اس لمحے کا میں نے بہت انتظار کیا ہے

جہاں بس آپ ہوں گی اور میں ہوں گانیچ

جہاں بس آپ ہوں گی اور میں ہوں گایچ  
میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی یہ بات آپ ذہین  
نشین کر لیں حنین نے کہا اور اس کا ہاتھ  
روب کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔  
ماہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے

ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔ نہیں خان  
حنین اس کی ججک سمجھتا تھا ساری زندگی  
میں نے بس اس پل کے لیے انتظار کیا اور  
آج یہ پل آیا ہے تو آپ مجھے وہ محسوس نہیں

کرنے دے رہی آج آپ کو بس نین کی سننی  
پڑے گی اور کسی کی نہیں۔۔۔۔۔ حنین نے  
یہ کہا اس کا ہاتھ روب کھولا جیسے ہی ہاتھ  
روب کھلا تو اس کا جود جو کہ نائیٹی بہت

روب ہلا تو اس کا بود بولہ نائی بہت

مشکل سے ہی چھپا پا رہی تھی کیونکہ وہ ایسے

لگتا تھا کسی چھوٹے بچے کی نائیٹی ہے جیسے

اس کے تھانز تک نظر آرہے تھے اور بازو وہ

تو سلیو لیس تھے چھوٹی سی سٹریپس بنی ہوئی



تو سلیو لیس کھے چھولی سی سٹریپس بنی ہوئی

تھی باقی سب اسی طرح ہی نظر ا رہا تھا گلا

بھی بہت زیادہ ڈیپ تھا نور کو شرم آنے

لگے اس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے رکھ

لیے۔۔۔۔۔ اسے بہت شرم آ رہی تھی اس

لیے۔۔۔۔۔ اسے بہت شرم آ رہی تھی اس  
نے اپنی طرف سے کوشش کی کہ وہ حنین کی  
نظروں سے بچ جائے اس لیے اس نے  
اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لے حنین اس کے اس  
حرکت پر مسکرایا اس نے اسے اپنے بازو

حرلت پر مسلرایا اس نے اسے اپنے بازو  
میں اٹھایا اور بیڈ پر لے جا کر لٹایا اور اس پر  
کسی گھٹا کے ماند چھا گیا اس نے ماہ نور کے  
ہر نقش کو اپنے لبوں سے چھوا اس کے  
ماتھے آنکھیں گال اور لبوں کو پھر اپنی

دسترس میں لے لیا اور کافی دیر تک وہ اس  
کے لبوں پر جھکا رہا اور اپنی شدت ان پر  
نچھاور کرنے لگا اس بار اس کے لمس میں  
بہت زیادہ شدت تھی وہ پوری شدت سے

بہت زیادہ شدت ہی وہ پوری شدت سے

اس پر جھکا ہوا تھا نور نے اپنے ہاتھ حنین

کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا اپنے

سینے پر نور کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے

حنین پیچھے ہوا اور اسے دیکھا جو آنکھیں بند

میں نے پکے ہوئے اور اسے دیکھا۔ میں بند

کیے اسے پکا رہی تھی

خان-----پلینز

خان کی جان آپ کے لبوں سے یہ نام مجھے

بہت اچھا لگتا ہے اس نے کہا اور دوبارہ

بہت اچھا لگتا ہے اس نے کہا اور دوبارہ  
سے اس پر جھکا ماہ نور نے دوبارہ اس کے  
سینے پر ہاتھ رکھا اسے پیچھے کرنا چاہا حنین نے  
اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے

اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے  
اور انہیں بیڈ کے ساتھ لگائے پوری طرح  
اس پر جھک گیا اس نے نور کے گردن پر جا  
بجا اپنا لمس دینا شروع کر دیا اس نے ماہ نور



بجا اپنا لمس دینا شروع کر دیا اس نے ماہ نور  
کی بیوٹی بون پر اپنے دانت گاڑے اور ہلکا ہلکا  
بانٹ کرنے لگا حنین نے اپنے دانتوں سے  
ماہ نور کے شولڈر پر لگی سٹرپس ہٹائی اور  
وہاں پر اس نے رب رکھے اب نور کی نائٹی

وہاں پر اپنے رب رکھے اب نور کی نائی  
اس کی شولڈر سے اتر چکی تھی حنین نے  
جا بجا اپنا لمس چھوڑا۔۔۔۔۔ پھر اس کا  
روح دل کے مقام کی طرف ہوا وہاں پر

روح دل کے مقام کی طرف ہوا وہاں پر  
بھی اپنا لمس چھوڑا اور بانٹ کیا جس پر ماہ  
نور نے سسکاری لی اس کی سسکاری نے  
حنین کو اور مدہوش کیا اور حنین جنون اور  
شدت کے ساتھ اس پر جھکا رہا ماہ نور کی

حنین کو اور مدہوش کیا اور حنین جنون اور  
شدت کے ساتھ اس پر جھکا رہا ماہ نور کی  
سسکاریاں عروج پر تھی اور حنین کا خمار  
اس سے کہیں زیادہ عروج پر تھا وہ اس کی  
گہرائیوں میں اترتا چلا گیا اس نے ماہ نور اور

اس کے ہیں زیادہ عروج پر تھا وہ اس کی  
گہرائیوں میں اترتا چلا گیا اس نے ماہ نور اور  
اپنے درمیان جتنی بھی رکاوٹیں تھیں سب کو  
اتار پھینکا اور اپنے اوپر کبیل اڑا لیا وہ  
پوری طرح ماہ نور پر قابض ہو چکا تھا اور ماہ

پوری طرح ماہ نور پر قابض ہو چکا تھا اور ماہ  
نور سسک رہی تھی اس کی سسکاریوں کے  
ساتھ حنین کی شدت میں اور زیادہ اضافہ ہوتا  
تھا حنین جگہ جگہ اس کو اپنے دانتوں سے  
بانٹ کر رہا تھا اور اپنی پوری شدت اس پر

نچھاور کر رہا تھا ماہ نور نڈھال ہو چکی تھی  
لیکن حنین نے اسے نہ چھوڑا پھر کافی دیر  
کے بعد حنین اس سے پیچھے ہوا لمبے لمبے  
سانس لیتا ہوا لیٹ گیا تھوڑی دیر گزری کے

صبح کے

سانس لیتا ہوا لیٹ گیا تھوڑی دیر گزری کے  
دوبارہ اس پر قابض ہوا حنین نے صبح تک  
اسے نہ چھوڑا وہ نڈھال ہو کر اس کے سینے  
پر سر رکھ کے سو گئی وہ بکھری سی حالت  
میں اس کے سینے پر سر رکھی سوئی ہوئی



تھی-----

اسفندیار خانزادہ جب کمرے میں آئے تو کوئل  
بیگم ماہ نور کی تصویر اپنے سینے سے لگائے رو

رہی تھی اسفندیار خانزادہ ان کے پاس آئے  
کیا ہوا کیوں رو رہی ہیں خانزادی سائیں آپ  
کو منع کیا ہے نہ کہ اب میں واپس آگیا ہوں  
اب آپ رویا نا کریں وپ کی آنکھوں میں

آزاد محبت کا

آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں اسفندیار خانزادہ  
نے کہا تو کوئل بیگم نے ان کے سینے پر سر  
رکھا سائیں کیا کروں میری بچیوں نے بہت  
تکلیفیں دیکھی ہیں اب جا کر ان کی زندگیوں

کے لیے دعا کرتا ہوں

تکلیفیں دیکھی ہیں اب جا کر ان کی زندگیوں

میں سکھ سکون آیا ہے آپ آئے ہیں تو

میری بچیاں خوش ہوئی ہیں اب دیکھیں وہ

پھر چلی گئی کہہ رہی تھی کہ میں نے نہیں

جانا میں نے اسے ماما کے ساتھ رہنا سے ماما

جانا میں نے اپنے پاپا کے ساتھ رہنا ہے پاپا

کے پاس رہنا ہے میں نے تو اپنے پاپا کو

ابھی تک محسوس نہیں کیا اسفندیار خانزادہ نم

آنکھوں سے مسکرائے حنین سے میری بات

نہ کہہ سکتا کہ میں اس کا

آنکھوں سے مسکرائے حنین سے میری بات  
ہوئی ہے وہ کہہ رہا تھا کہ بہت جلد وہ لوگ  
واپس آجائیں گے ہماری قسمت کتنی اچھی  
ہے نا کہ ہمیں داماد بھی ملا تو بیٹے جیسا حنین

ہے نا کہ ہمیں داماد بھی ملا تو بیٹے جیسا حنین

جیسا تو لاکھوں میں ایک ہوتا ہے بیگم ہمارا

حنین ماشاء اللہ بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔

جی سائیں آپ نے ٹھیک کہا ہمارا بچہ بہت

اچھا ہے کوئل بیگم نے کہا تو وہ مسکرا ہے

جی سائیں آپ نے ٹھیک کہا ہمارا بچہ بہت  
اچھا ہے کوئل بیگم نے کہا تو وہ مسکرا ہے  
اچھا تو پھر کیا سوچا آپ نے میرے بارے  
میں اسفندیار خانزادہ اپنے مطلب کی بات پر



آئے۔۔۔

کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہیں کوئل بیگم کو

سمجھ نا آیا

وہی جو صبح میں نے آپ کے سامنے اپنی

خوابت کھ تھ رہا آ نظر

وہی جو ج میں لے اپ لے سامنے اپنی

درخواست رکھی تھی اس پر آپ نے نظر

ثانی کی کہ نہیں

کو مل بیگم کو سمجھ نا آیا کس بارے

میں۔۔۔۔؟

میں۔۔۔۔؟

بچے کے بارے میں۔۔۔ اسفندیار خانزادہ

نے کہا تو کوئل بیگم نے انھیں ڈپٹا

کیا کرتے ہیں آپ کچھ تو شرم کریں جوان

بچوں کے باپ ہیں آپ اور آپ ایسی

بچوں کے باپ ہیں آپ اور آپ ایسی  
حرکتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔ کوئل بیگم نے انھیں  
ان کی عمر کا اندازہ دلایا

جوان بچوں کا باپ ہوں پر یہ بھی تو سوچیں  
نا کہ کتنے سال آپ سے دور رہا اب تو تھوڑا

نا کہ لتنے سال آپ سے دور رہا اب تو تھوڑا

سا مار جن مجھے بھی ملنا چاہیے مجھے بھی تو

بچوں کی کھلکاریاں سننے کو ملے اس گھر

میں۔۔۔ اسفندیار خانزادہ کا ایک ہی مطالبہ

تھا

کھا

خان ہمارے بچوں کے تو بچے آئیں گے  
آپ ان کی کھلکاریاں سن لینا۔۔۔ کوئل  
بیگم نے کہا انھیں سمجھنا آیا وہ کیسے انھیں  
سمجھائیں۔۔۔۔۔

کھا

خان ہمارے بچوں کے تو بچے آئیں گے  
آپ ان کی کھلکاریاں سن لینا۔۔۔ کوئل  
بیگم نے کہا انھیں سمجھنا آیا وہ کیسے انھیں  
سمجھائیں۔۔۔۔۔

نہیں میں - پ کا اور اپنے وجود کا حصہ چاہتا

ہوں۔۔۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے کہا

ہمارے چار بچے ہیں نا۔۔۔۔ کوئل بیگم نے

پھر سے بتایا کہ ہماری چار اولادیں ہیں



پھر سے بتایا کے ہماری چار اولادیں ہیں

نہیں میں چاہتا ہوں کہ وہ جو بچہ ہو میں اپنے

ہاتھوں سے اسے پالوں اس کی پرورش

کروں مجھے یہ خوشی دے دیں تو کوئل بیگم

نے آنکھیں نیچے کر لی اور اسفندیار خانزادہ

نے آنکھیں نیچے کر لی اور اسفندیار خانزادہ  
سمجھ گئے کہ ان کی رضامندی ہے

-----

کوئل بیگم بولی اس عمر میں لوگ کیا کہیں  
گ

لوگوں کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے آپ بس  
مجھ پر توجہ دیں لوگوں کو میں خود سنبھال  
لوں گا اور کمرے کی لائٹ بند کرتے ہوئے  
کوئل بیگم کے پاس آئے اور ان پر جھک

لوں کا اور لرے کی لاست بند کرے ہوئے

کوئل بیگم کے پاس آئے اور ان پر جھک

گے اور پھر اپنی شدت ان پر لٹانے لگے

بلاج وہاں سے تو آگیا تھا لیکن ابھی وہ اپنے

بلاج وہاں سے تو آگیا تھا لیکن ابھی وہ اپنے  
بیسمنٹ میں اپنے اس خفیہ کمرے میں تھا  
جہاں پر وہ سب میسنگرز وغیرہ اریج کیا کرتے  
تھے وہاں بیٹھا وہ اپنی فائل ریڈ کر رہا تھا

ھے وہاں بیٹھا وہ اپنی فائل ریڈ کر رہا تھا  
لیکن اس کا سارا دیکھاں ریان اور روش کی  
طرف تھا۔ ریاں کو روش کے ساتھ دیکھ کر  
اس کی وہ باتیں سن کر کے کل کے بعد وہ  
اس کی ہو جائے گی یہ بات اس کے دماغ

اس کی ہو جائے کی یہ بات اس کے دماغ  
میں کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی وہ  
اپنے کام کو چھوڑ چکا تھا اب اس کا دھیان  
وہاں نہیں تھا اس کا دھیان صرف ریان کی  
باتوں پر تھا اس کے دماغ سے اس کی باتیں

بہن پر اس کے روم کے دروازے پر ہیں

نہیں تھی جا رہی وہ اچانک سے اٹھا اور

اپنے جم روم میں گیا وہاں پر جا کر پنچینگ

بیگز پر پنچ مارنے لگا نہیں وہ صرف میری ہے

صرف میری ریان تم کیوں چاہتے ہو کہ تم



صرف میری ریان تم لیوں چاہتے ہو کہ تم  
میرے دشمن بن جاؤ نا کرو ایسے تم میرے  
دوست ہی ٹھیک ہو تم جیسا دوست میں  
کھونا نہیں چاہتا اگر تم میرے دشمن بنے تو  
بلاج احمد خان کے قہر سے کیسے بچو گے اس

کھونا نہیں چاہتا اگر تم میرے دشمن بنے تو  
بلاج احمد خان کے قہر سے کیسے بچو گے اس  
لیے کہتا ہوں میری روش سے دور رہو اس  
کے پاس جانے کا سوچنا بھی مت میری

کے پاس جانے کا سوچنا بھی مت میری

پٹھانی بہت معصوم ہے اس کی حفاظت

صرف میں کر سکتا ہوں بلاج احمد خان اور

کوئی بھی اس کی حفاظت نہیں کر سکتا اور

مجھ سے اس کی حفاظت کرنے سے تم سے زیادہ

صرف میں کر سکتا ہوں بلانج احمد خان اور

کوئی بھی اس کی حفاظت نہیں کر سکتا اور

مجھے اس کی حفاظت کرنی ہے تم سب اس

سے دور رہو وہ صرف میری ہے یہ سب

کیوں نہیں سمجھتے کیوں نہیں سمجھتے کیوں

سے دور رہو وہ صرف میری ہے یہ سب  
کیوں نہیں سمجھتے کیوں نہیں سمجھتے کیوں  
سب اسے مجھ سے دور کرنا چاہتے ہیں بلاج  
کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا اور وہ جو ریان  
اسے محبت بڑی نظروں سے دیکھ رہا تھا یہ

سب اسے بھلے دور رہا چاہے ہیں بدان

کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا اور وہ جو ریان

اسے محبت بڑی نظروں سے دیکھ رہا تھا یہ

چیز اسے کہاں برداشت تھی وہ اپنا سارا

غصہ اس پنچنگ بیگ پر نکالنے کا اتنے میں

سر ایک نیوز ہے اس نے کہا

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟ بلاج سرد آواز میں بولا

سر وہ واپس آرہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اس کی بات

پے وہ رہ گیا اور پوچھا

کب آرہا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

کب آرہا ہے -----؟

سر وہ کل ہی واپس آرہا ہے اور سنا ہے کہ

اس نے میڈم کو اٹھانے کے لیے کچھ

بندے بھی بھیجے ہیں۔۔۔ اس کے بندے



سے اسے انعام کیا

کیا مطلب کون سی میڈم کو۔۔۔۔۔ بلاج نے

پوچھا پھر اس کے بندے نے جو اسے

انفارمیشن دی بلاج کی آنکھیں جو آگے غصے

سے سرخھی لہو پھڑکالے للی

ہاں اب اس کا بھی انتظام کرتے ہیں اب

آنے گا اونٹ پہاڑ کے نیچے اور ہاں جیسا میں

نے کہا تھا ویسا ہی ہونا چاہیے۔۔۔۔۔ اس

نے کہا

نے کہا

یس سر ویسا ہی ہوگا -----

بلاج غصے سے وہاں سے باہر نکلا اور مہتاب

صاحب کو کال کی

انکل وہ واپس آ چکا ہے بلاج بے انہیں



اس نے آگے سے جواب دیا جی انکل

پلیں ریڈی ہے

صبح حنین کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا اس

ج سین لی اٹھ ھلی نو اس لے دیکھا اس

کی جان اسی طرح بکھری حالت میں اس

کے سینے پر سر رکھی سو رہی ہے اور اس کا

منہ کھلا تھا حنین نے اس کے کھلے لبوں کو

اپنے لبوں میں دبایا اور دوبارہ سے اس پر

اپنے لبوں میں دبایا اور دوبارہ سے اس پر  
حاوی ہو گیا ماہ نور جو دو تین گھنٹے پہلے ہی  
سوئی تھی خود کا سانس بند ہوتا محسوس ہوا  
اس نے آنکھیں کھول کا خود پر جھکے حنین کو  
دیکھا اس نے اسے سمجھ کرنا جانا کہ وہ

اس نے آنکھیں کھول کا خود پر جھکے حنین کو  
دیکھا اس نے اسے پیچھے کرنا چاہا کیونکہ وہ  
نڈھال ہو چکی تھی اب اس میں ذرا بھی  
سکت نہیں تھی لیکن حنین کہاں باز آنے  
والا تھا اس پر جنون سوار تھا وہ جنونی سا



والا تھا اس پر جنون سوار تھا وہ جنونی سا  
ہوا پڑا تھا ماہ نور کی بس ہو گئی تھی لیکن وہ  
باز نا آیا وہ اپنی شدتیں اس پر لٹانے لگا ماہ  
نور سسک رہی تھی اس کی سسکاریاں پورے

کمرے میں گونج رہی تھی لیکن حنین کو کہاں  
پرواہ تھی وہ تو بس اس میں گم ہوتا چلا گیا  
اور تقریباً دو گھنٹے کے بعد جا کر اس نے نور  
کو چھوڑا نور نڈھال ہوتی ہوئی ایک طرف ہو

کو چھوڑا نور نڈھال ہوتی ہوئی ایک طرف ہو  
گئی تو حنین نے اس کا سر پکڑ کر اپنے سینے  
سے رکھا میری جان آپ کی جگہ یہ ہے وہ  
نہیں یہ بات آپ یاد رکھیے اور ہاں میرے  
جنون کو سہنے کی ہمت رکھیں کیونکہ وہ ہر روز

ہمیں یہ بات اپ یاد رکھیے اور ہاں میرے  
جنون کو سہنے کی ہمت رکھیں کیونکہ وہ ہر روز  
قطرہ قطرہ میں آپ میں اندھیلتا رہوں گا حنین  
نے کہا تو نور کچھ نا بولی اور اپنی آنکھیں بند  
کر لی اب اس میں ذرا بھی سکت نہیں بچی

لرلی اب اس میں ذرا بھی سلت نہیں بچی  
تھی حنین کو اس پر ترس آیا لیکن وہ کیا  
کرے جو وہ اس کے پاس ہے تو اس میں تو  
ہمت نہیں ہے اس میں تو ذرا بھی برداشت  
نہیں تھی وہ تو پہلے بھی کہیں بار اسے حاصل

ہیں وہ دھوپ کی ہاں بار کے واس

کرنا چاہتا تھا لیکن پھر بیچ میں یہ سماج آجاتا

تھا اب تو یہ سماج بھی نہیں تھا اب تو اس

کا حق بنتا تھا کہ وہ ہر پل ہر لمحہ اپنی محبت

اپنی جان میں اتارتا رہے حنین نے نور کی کمر

اپنی جان میں اتارنا رہے حنین کے نوری لہر

سہلائی شروع کر دی اور وہ غم آنکھوں سے

دوبارہ سو گئی حنین نے اس کے اوپر کبھل

ٹھیک کیا تاکہ اس کی جان کو سردی نہ لگ

جائے کیونکہ اس نے ابھی تک صرف حنین

جائے کیونکہ اس نے ابھی تک صرف حنین  
کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اس لیے اس کو ڈر  
تھا کہ اس کے جان ٹھنڈی نہ ہو جائے  
اسے اپنے حصار میں لیا ماہ نور سو گئی لیکن  
میں سو رہا اس سے دیکھتا رہا جہانگیر



اسے اپنے حصار میں لیا ماہ نور سولنی یلن

وہ نہ سویا بس اسے دیکھتا رہا جو ہلکے ہلکے

سانس لے رہی تھی اور وہ اس کے ساتھ

چھیڑ بانیاں کرنے لگا ماہ نور کے دوبارہ آنکھ

کھلی اور حنین اسے ہی دیکھ رہا تھا ماہ نور

کھلی اور حنین اسے ہی دیکھ رہا تھا ماہ نور  
نے شرم سے اپنی نظریں جھکا لی حنین  
مسکرایا جان شرمانے کی ضرورت نہیں ہے  
میں بھی ایسا ہی پڑا ہوں حنین نے کہا وہ  
سمجھ گیا تھا کہ کس شہزادے سے

میں بھی ایسا ہی پڑا ہوں حنین نے کہا وہ  
سمجھ گیا تھا کہ وہ کیوں شرمندہ ہو رہی  
ہے۔ اسے یاد آیا وہ تو ایسی ہی پڑی ہے اس  
نے جلدی پر حنین مسکرایا۔۔۔ ماہ نور اٹھنے  
لگی تو حنین نے اسے روکا کہاں جانان

لگی تو حنین نے اسے روکا کہاں جانان  
----- ابھی کہاں ابھی تو تشنگی بڑی

ہے ابھی تو میٹی بھی نہیں اور آپ جانا  
چاہتی ہیں حنین نے اسے اپنے اوپر کیا اور

چاہتی ہیں حنین نے اسے اپنے اوپر کیا اور

اس کے لبوں پر جھک گیا

نین پلیر-----ماہ نور نے ہاتھوں

نے اسے روکا

نہیں، جاننا ابھی نہیں ہے حنین نے کہا

لے اسے روکا

نہیں جانان ابھی نہیں۔۔۔ حنین نے کہا  
پلیز نین میں تھک گئی ہوں پلیز وہ نم آنکھوں  
سے بولی تو حنین کو اس پر ترس آیا اس کے  
ماتھے پر لب رکھے اور کہا اچھا جاؤ چلو چینج



حالت پر شرمندگی ہو رہی تھی حنین سمجھ گیا  
وہ ایسے نہیں جا سکتی اچھا رکو پھر حنین نے  
اس کے گرد کبھل لپیٹا اور کہا تم اب جاؤ تو  
وہ اٹھ کر واش روم میں چلی گئی اس سے  
حلنے نہیں تھا ہو رہا حنین اسے واش روم



وہ اٹھ کر واس روم میں پٹی سی اس سے  
چلنے نہیں تھا ہو رہا حنین اسے واش روم  
میں چھوڑ کر واپس لوٹا تو مسکرایا اس کے  
نظر بیڈ پر پڑی حنین مسکرایا ایسے لگ رہا تھا  
کہ بہت بڑی جنگ لڑی گئی ہے حنین

لہ بہت بڑی جنگ لڑی ہی ہے سین  
مسکراتا ہوا کبڈ کی طرف بڑا اس نے کپڑے  
نکال کر رکھے وہ فریش ہو کر ماہ نور کو ساتھ  
لیے نیچے آیا نیچے سب ہی ڈائننگ ہال میں جمع  
کھانے پر انتظار کر رہے تھے کوئل بیگم

کھانے پر انتظار کر رہے تھے کوئل بیگم

اسفندیار خانزادہ روحی روش ماہر سب وہیں پر

موجود تھے وہ کھانا لائے تھے سب نے بیٹھ

کر اچھے ماحول میں کھانا کھایا کوئل بیگم اپنی

بیٹی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی جو

بیٹی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی جو  
نکھری نکھری سی ان کے سامنے شرمائی  
شرمائی سی بیٹھی بہت پیاری لگ رہی تھی  
اسفندیار خانزادہ بھی اپنی بیٹی کو دیکھ کر

سرمایہ کی بہت پیاری ملک رہی کی

اسفندیار خانزادہ بھی اپنی بیٹی کو دیکھ کر

خوش ہوئے اور اس سے ملے سب ہی اس

سے مل کر بہت خوش ہوئے بلال جو کہ اپنا

غصہ کم کر کے گھر لوٹا تھا سب کو ہال میں

حصہ م رے سر ہوتا تھا سب وہاں میں  
دیکھا سب کو سلام کرتا وہ بھی آکر بیٹھا پھر  
روش کے ساتھ والی کرسی پر نعمان بیٹھا تھا  
اسے کان سے پکڑ کر وہاں سے اٹھایا اور خود  
وہاں بیٹھ گیا اور روش کی پلیٹ سے کھانا

وہاں بیٹھ لیا اور روس کی پیٹ سے کھانا

کھانے لگا روش نے منہ بسوڑا بلاج نے

روش کو گھور کر دیکھا تو وہ بالکل سیدھی ہو

کے بیٹھ گئی اور کھانا کھانے لگی بلاج مسکرایا

وہ اب بھی اسے ڈرتی تھی لیکن کبھی کبھی

وہ اب کی اے دری کی سین کی

بالکل شیرنی بن جاتی تھی

اماں بی نے پوچھا بچے کہاں تھے جس پے

وہ بالا بس اماں بی کوئی ضروری کام آگیا تھا

وہیں پر تھا اور انکل مجھے آپ سے ضروری



وہیں پر تھا اور انکل مجھے آپ سے ضروری  
بات کرنی ہے اس نے اسفندیار کو مخاطب

کیا

ہاں بیٹا بریک فاسٹ کے بعد کرتے ہیں

انہوں نے کہا



کر لیں گے انہوں نے کہا تو بلاج نے سر  
ہلایا انکل میں ذرا فریش ہو کر آتا ہوں بلاج  
نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا  
روش نے جب دیکھا سب کھانے میں لگے

ہیں تو وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اوپر  
چلی گئی کیونکہ کل بلاج غصے میں گیا تھا اس  
لیے وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ ٹھیک تو ہے  
جب وہ اوپر گئی تو بلاج شاور لے کر صرف

لیتا ہوا اس تک پہنچا اس کا چہرہ اپنی طرف  
کیا ادھر دیکھو میری طرف جس پر اس نے  
آنکھیں زور سے بند کر لی اور بولی نہیں۔

۔۔۔ پٹھانی ایسے نہیں شرماتے آپ کو مجھے

دیکھنے کا یہ حق ہے ادھر دیکھو میری طرف

--- پٹھانی ایسے نہیں شرما تے آپ کو مجھے  
دیکھنے کا پورا حق ہے ادھر دیکھو میری طرف  
جس پر روش نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

آپ کیڑے چینج کریں کیڑے پہن کے آئیں

ایسے ننگ کس کھڑے آ

آپ کپڑے پیسج کریں کپڑے پہن کے آئیں  
ایسے ننگے کیوں کھڑے ہیں آپ۔۔۔۔۔روش  
نے کہا

اچھا میری جان میں ننگا کہاں کھڑا ہوں دیکھو  
تولیا تو پہنا ہوا ہے۔۔۔ بلاج کو اس کا ری





روشن کی ٹھوری سی پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی  
طرف کیا جو بار بار اپنا چہرہ گھما رہی تھی۔  
روشن نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جب  
دیکھا وہ ویسے ہی کھڑا تھا اس نے پھر سے

آنکھیں بند کر لی بلاج اس ادا پر مسکرایا اور

شرٹ اٹھا کر پہنی -----

اچھا اب کھولو بلاج نے کہا تو اس نے پہلے

ایک آنکھ کھول کر دیکھا پھر دونوں آنکھیں

کھول کر دیکھا

ایک اٹھ ہول کر دیکھا پھر دونوں اٹھیں

کھولی آپ کتنے بے شرم ہیں-----

اچھا میں بے شرم ہوں بے شرم تو آپ ہیں

جو ایسے ہی میرے کمرے میں گھس آئی بلاج

نے جب یہ کہا کہ آپ میرے کمرے میں آئی

نے جب یہ کہا کہ آپ میرے کمرے میں آئی

ہیں تو روش کو شرمندگی ہوئی

واقعہ یہ بات تو ٹھیک ہے وہ تو نہیں اس

کے کمرے میں گیا وہ خود ہی آئی تھی سوری

اس نے سوری کہا تو ملا ج نے اسے اسنے

کے کمرے میں گیا وہ خود ہی آئی تھی سوری

اس نے سوری کہا تو بلاج نے اسے اپنے

سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

میری جان آپ مجھے سوری نہیں کہیں بس

میں اب کو تنگ کر رہا تھا آپ کا حق بنتا ہے

میری جان اپ بھے سوری ہیں لہیں بس  
میں اپ کو تنگ کر رہا تھا آپ کا حق بنتا ہے  
میرے کمرے میں آنے کا  
جب آپ کا دل کرے آپ کا تب تب آ  
سکتی ہیں مجھے دیکھ سکتی ہیں جیسے بھی میں

لگایا جس پر روش نے کہا لاج آپ بہت  
گندے ہیں تو بلاج مسکرایا اچھا میری جان  
میں آپ کو بتاتا ہوں میں کتنا گندا ہوں پھر  
اس نے اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں  
لیا کل سے ان کا جام نہیں بیا تو سوچ رہا

لیا کل سے ان کا جام نہیں پیا تو سوچ رہا  
ہوں تھوڑا اور ان لبوں کا جام پی لوں  
بلاج اس سے کچھے ہوا اور کہا پھر سے دوبارہ  
اس کے لبوں پر اپنی تشنگی مٹانے لگا کافی



اس کے لبوں پر اپنی تشنگی مٹانے لگا کافی  
دیر بعد وہ پیچھے ہوا چلیں اب آپ جائیں نہیں  
تو میں کچھ کر دوں گا روش کو جیسے ہی آزادی  
ملی وہ تیز قدموں سے بھاگتی ہوئی باہر نکلی

ملی وہ تیز قدموں سے بھاگتی ہوئی باہر نکلی  
آپ بہت گندے ہیں ----- گندے ہیں  
----- گندے ہیں ----- گندے ہیں  
----- اس کہا اور بھاگتی ہوں باہر نکل  
گئی -----

ی-----ی

رکو تو میں بتاتا ہوں میں کتنا گندہ ہوں بلاج  
اس کے پیچھے بھاگنے لگا پھر یاد آیا اس نے  
تو تو لیا بندھا ہوا ہے کہیں یہ کھل ہی نا  
جائے اور اس کا شو نا لگ جائے اس کے

ہونے والے سسرال کے سامنے اس نے  
اپنے سر پر ہاتھ مارا اور بھاگتا ہوا واش روم  
میں گیا چینج کر کے باہر آیا اس کو اب اپنی  
جان سے بھی تو بدلہ لینا تھا جو اس کو  
گندے ہیں گندے ہیں گندے ہیں یتہ نہیں

لندے ہیں لندے ہیں لندے ہیں پتہ نہیں

کتنے بار گندے ہیں بول کر گئی

تھی۔۔۔۔۔ پورا دن روش بلاج سے چھپتی

پھیڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

آج والیمے کا فنکشن تھا جو کہ احمد والا میں ہی

پھیر رہی تھی۔۔۔۔۔

آج والیمے کا فنکشن تھا جو کہ احمد والا میں ہی  
رکھا گیا تھا سیکيورٹی ریزنز کی وجہ سے گھر میں  
ہی سارے فنکشنز ہونے تھے اس لیے یہ  
فنکشن بھی گھر میں ہی منعقد کیا گیا تھا صرف

فنکشن بھی گھر میں ہی منعقد کیا گیا تھا صرف  
فیملی ممبر ہی وہاں پر تھے سکیورٹی گاڑز تھے  
اور روش کے سکیورٹی کارڈ لیڈیز سکیورٹی گاڑز  
ہمیشہ روش کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی جو

میشہ روس لے اے پھے ہوم رہی سی جو

ایسے لگ رہا تھا جیسے کہ کوئی شادی اٹینڈ

کرنے آیا ہے لیکن اصل میں وہ گاڑز تھے جو

ہر وقت روش کی سکیورٹی کے لیے تھے کچھ

گاڑز اور کچھ لیڈی گاڈز ان کے گھر میں



ہر روز صبح کی طرح صبح کی طرح  
گاڑز اور کچھ لیڈی گاڈز ان کے گھر میں  
ملازمت کے طور پر کام کرتی تھی ہر کسی کو  
ایسے لگ رہا تھا جیسے کہ وہ ملازمہ ہے لیکن  
وہ اصل میں اس کی گاڈز تھی جو ہر وقت

وہ اصل میں اس کی گاڈز تھی جو ہر وقت  
روش پر نظر رکھتی تھی روش کی سکیورٹی کافی  
ٹائٹ کر دی گئی تھی کیونکہ پچھلے دنوں ہی  
انہیں دھمکیاں ملی تھی کہ وہ روش کو اگر بچا  
سکتے ہیں تو بچا لیں کیونکہ اس نے ہوا تھا کہ

انہیں دھمکیاں ملی تھی کہ وہ روش کو اگر بچا  
سکتے ہیں تو بچا لیں کیونکہ اس نے بولا تھا کہ  
وہ واپس آچکا ہے وہ آتے ساتھ ہی سب  
سے پہلے اس چڑیا کو دبوچے گا اس کے بعد

سے پہلے اس چڑیا کو دبوچے گا اس کے بعد  
اس کی ماں کے پر کاٹے گا جو آج کل بہت  
اڑ رہی ہے۔۔۔۔۔ یہ لیٹر حنین کو ملا تھا  
اور اس نے ہی اسفندیار خانزادہ اور مہتاب  
ساح کو ملایا تھا کہ لڑائی کی آ

اور اس نے ہی اسفندیار خانزادہ اور مہتاب  
صاحب کو دیا تھا کہ یہ لیٹر ملا ہے کیونکہ آپ  
سے 12 سال پہلے بھی اسی طرح کا ہی ایک  
لیٹر آیا تھا اور اب یہ لیٹر آیا ہے اس کا

کے 12 سال پہلے کی سی طرح کا ہی ایک

لیٹر آیا تھا اور اب یہ لیٹر آیا ہے اس کا  
مطلب وہ کوئی نہ کوئی گیم ڈالے گا اس سے  
پہلے ہی ہمیں اس کی حفاظت کرنی پڑے گی  
مہتاب صاحب نے بلاج سے کہا تھا ویسے تو

مہتاب صاحب نے بلاج سے کہا تھا ویسے تو  
شادی کا ماحول تھا وہ لوگ پریشان تھے لیکن  
بلاج نے انہیں یقین دہانی کرائی کہ کوئی بھی  
روش کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اور واقعہ یہی ہوا  
اس کے سیکیورٹی اتنی ٹائٹ تھی کہ ان

روس کو ہاتھ نہیں لگا سلتا اور واقعہ یہی ہوا

اس کے سیکیورٹی اتنی ٹائٹ تھی کہ ان

لوگوں نے کافی بار کوشش کی روش کو

اٹھانے کی لیکن وہ نا اٹھا سکے اب تو بلاج کا

بھی پلان تیار تھا اور آج اس پر عمل درآمد



بھی پلان تیار تھا اور آج اس پر عمل درآمد

بھی وہ کرنے والا تھا اس لیے وہ صبح

سویرے ہی کہیں نکل گیا اور جب لوٹ کر

آیا تو گھر میں سبھی الموسٹ تیار ہو چکے تھے

بالج تہذیبوں سے اس نے کہیں سے فریش

یہ ساری باتیں سن کر یہودیوں نے  
بلا ج تیز قدموں سے اپنے کمرے میں فریش  
ہونے کے لیے جانے لگا لیکن اس سے پہلے  
اسے اپنی جان سے ملنا تھا وہ نیچے آیا تو  
سب ڈلینگ ہال میں جمع تھے

سب ڈائینک ہال میں جمع تھے

بلاج دو تین نوالے لے کر اپنے کمرے میں

آیا۔۔۔۔۔ جب مجھے وہ آئی تھی اور گندے

ہیں گندے ہیں کہہ کر بھاگ گئی

بلاج تیار ہو کر نیچے آیا تو ملازمہ نے بولا

بلاج تيار هو لريچي ايا نو ملازمه لے بولا

صاحب کوئی پارسل آیا ہے

وہ بولا اوو اچھا آگیا

جی صاحب ملازمہ نے کہا

ایسا کرو کمرے میں رکھوا دو صاحب جی وہ

جی صاحب ملازمہ لے لہا

ایسا کرو کمرے میں رکھوا دو صاحب جی وہ

بھاری ہے ملازمہ نے بتایا

اچھا بلاج نے اپنے رائٹ ہینڈ کو اشارہ کیا جو

ایک طرف دروازے کے ساتھ کھڑا تھا اس

اچھا بلانے کے اپنے راست پسند تو اسارہ لیا جو

ایک طرف دروازے کے ساتھ کھڑا تھا اس

نے یس سر کہا پارسل اٹھا کر لایا اور بلانے

کے کمرے میں رکھا بلانے ہال میں آیا تو سب

ہال میں بیٹھے تھے بلانے بھی آکر بیٹھا بلانے

ہال میں بیٹھے تھے بلاج بھی آکر بیٹھا بلاج  
نے دیکھا کہ اسفندیار خانزادہ کے پاس حنین  
بیٹھا ہوا ہے وہ انتظار کرنے لگا جیسے ہی  
حنین اٹھ کر گیا تو وہ وہاں پر گیا وہ ان سے

سین اٹھ کر لیا تو وہ وہاں پر لیا وہ ان سے  
بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر موقع نا ملا  
اب وہ ان کے کان میں کھسر پھسر کرنے لگا  
جو کہ کوئل بیگم کو ایک آنکھ نا بھایا وہ گھور کر  
اسے دیکھ رہی تھی کہ لڑکا کبھی باز نہیں



اسے دیکھ رہی تھی کہ لڑکا کبھی باز نہیں  
آئے گا کیسے اب اسفندیار خانزادہ کو اپنے قابو  
میں کر رہا ہے اس کے کسی بات پر آنکھیں  
پھاڑ کر اسے دیکھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

پھاڑ کر اسے دیکھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

کہ پلیز اجازت دے دیں تو انہوں نے نفی

میں سر ہلایا جس پر اس نے اسفندیار خانزادہ

کے آگے ہاتھ جوڑے پلیز آپ مجھے اجازت

تہاں سے زانیہ گپچھ بکلا

کے آگے ہاتھ جوڑے پلیز آپ مجھے اجازت  
دے دیں تو انہوں نے آگے پیچھے دیکھا اور  
پھر اپنی روش کو دکھا تو انہوں نے ہاں کر

دی

حنین اب ماہ نور کے پاس بیٹھا ہوا تھا جو  
شرمائی شرمائی سی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی  
وہ نظر نہیں تھی ملا رہی اور اپنے آپ کو  
اس نے اچھے سے کورک ہوا تھا کیونکہ اس

اس نے اچھے سے کورک ہوا تھا کیونکہ اس  
کے گردن پر نشان واضح نظر آرہے تھے  
اس نے دوپٹہ ایسے اڑ کے رکھا ہوا تھا جیسے  
کوئی ماسی رکھتی ہے اس کی احتیاط پر وہ  
مسکرایا

مسکرایا

وہ محنین کے خود کو ایسے دیکھنے پر جنجلا گئی اور

اٹھ کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی کوئل

بیگم اس کے پیچھے گئی اور پوچھا میری بچی

خوش تو ہی جس بے وہ مسکرائی اپنی ماں

خوش تو ہی جس پے وہ مسکرائی اپنی ماں  
کی گلے لگی جی ماما بہت خوش ہوں کوئل بیگم  
نے اسے اپنے حصار میں لیے کافی دیر بیٹھی

رہیں

روش اور روحی جو اپنی ماں کو ماہ نور کے

رہیں

روش اور روحی جو اپنی ماں کو ماہ نور کے  
پچھے جاتے دیکھ رہی تھی وہ بھی ان کے  
پچھے ہی آئی تو روش نے کہا ماما میں بھی  
ہوں ہاں میری گڑیا تم بھی آ جاؤ پھر کو مل



ہوں ہاں میری گڑیا تم بھی آ جاؤ پھر کو مل  
بیگم نے تینوں کو ایک ساتھ ہی اپنے گلے  
لگایا اور انہوں نے پیار کیا میری بچیاں ماما  
ہم سوچ رہے تھے کہ ہم اب شادی ہو گئی  
میرے تو ہم کہہ رہے تھے کہ ہم

لگایا اور انہوں نے پیار لیا میری بچیاں ماما  
ہم سوچ رہے تھے کہ ہم اب شادی ہو گئی  
ہے تو ہم کہیں باہر گھومنے جائیں جیسے کے  
روحی ٹرپ پر گئی تھی مجھے بھی ٹرپ پر جانا  
ہے روش اور اس کے شوئے

ہے روش اور اس لے شو تے

پر آپ کو تو پتہ ہے آپ نہیں جا

سکتی----- کو مل بیگم نے انکار کیا

نہیں ماما مجھے جانا ہے----- اس نے

ضد کی

ضد کی

روش آپ کو پتہ ہے آپ نہیں جا سکتی پھر  
ضد کیوں کرتی ہیں آپ ہر بات پر-----  
کو مل بیگم نے پیسے سے اسے سمجھایا

لیکن ماما میں کیوں نہیں جا سکتی-----

لو مل بیٹم لے پیے سے اسے جھایا  
لیکن ماما میں کیوں نہیں جا سکتی۔۔۔۔۔  
اس نے پھر سے پوچھا وہ کہا باز آنے  
والوں میں سے تھی  
آپ کو تو خود پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کیوں

آپ کو تو خود پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کیوں  
نہیں جا سکتی تیاری کون کرے گا۔۔۔۔۔

تو اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا وہ میں تو  
بھول ہی جاتی ہوں۔۔۔۔۔

مٹا بھی لے کر جنہیں میں نے آپ کو یاد کیا

بیٹا بھولنے کی چیز نہیں ہے یہ آپ کی ماما ہیں  
آپ کو یاد کروانے کے لیے چلیں آج کا دن  
ہے کل سے آپ نے دوبارہ شروع کرنی  
ہے۔۔۔۔۔

حسین مسکرائے انہیں یاد کیا

ہے۔۔۔۔۔

جس پے وہ مسکرائی اور انہیں پیار کیا

علیزے سے برابر صاحب نے جب پوچھا تو

پہلے تو اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا



پھر انکار کیا میں نے نہیں کرنی اس سے  
شادی وہ گھور گھور کر دیکھتا ہے جس پے  
اس کی ماما نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اس لڑکی  
کو ذرا شرم نہیں اپنے باپ کے سامنے ایسی  
باتیں کرتی ہے کہ صاحب نے مسکراہٹ

کو ذرا شرم نہیں اپنے باپ کے سامنے ایسی  
باتیں کرتی ہے ابرار صاحب نے مسکراہٹ  
دبائی دیکھیں اتنی بڑی فیملی ہے ماشاء اللہ  
سب کتنے اچھے ہیں آپ کب سے یہاں رہ  
رہی ہیں یہ کو اچھا نہیں لگا جس پر اس

سب لئے اچھے ہیں آپ لب سے یہاں رہ

رہی ہیں آپ کو اچھا نہیں لگا جس پر اس

نے سوچا بابا مجھے فیملی تو بہت اچھی لگی

اس نے کہا

تو پھر بیٹا پھر آپ کیا چاہتی ہیں آپ ہماری

تو پھر بیٹا پھر آپ کیا چاہتی ہیں آپ ہماری  
اکلوتی بیٹی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ ایک  
سیکیور اور اچھی فیملی میں رہیں اور اس سے  
اچھی فیملی مجھے نہیں لگتا کہ مجھے کہیں مل  
سکتی ہے اور آپ کے وہ چاچا لوگ وہ تو

ابھی یملی جھے نہیں للتا کہ جھے لہیں مل  
سکتی ہے اور آپ کے وہ چاچا لوگ وہ تو  
مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے وہ مجھے بالکل پسند  
نہیں اور ان میں سے کوئی بھی آپ کا رشتہ  
مانگے اس سے پہلے ہی ہم آپ کا رشتہ طے

ماتے اس سے پہلے ہی ہم آپ کا رسمہ سے  
کر دیتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے ذہنوں سے یہ  
بات نکل جائے کہ میں انہیں اپنی بیٹی دوں  
گا ان کی بات پے علیزے نے کچھ سوچا اور  
پھر ابرار صاحب سے کہا ٹھیک ہے بابا اگر



بات گالی

نہیں بیٹا بات میری خوشی کی نہیں ہے بات  
آپ کی ہے آپ کو پتہ ہے آپ کی فیملی کیسی  
ہے میں آپ کی ماما کو الگ اسی لیے رکھتا  
تھا کہ میری فیملی ان کے دقیانوسی اصول



ہے میں آپ کی ماما کو الگ اسی لیے رکھتا  
تھا کہ میری فیملی ان کے دقیانوسی اصول  
مجھے پسند نہیں تھے اور اگر آپ چاہتی ہیں کہ  
آپ اس فیملی میں جا کر رہیں تو ٹھیک ہے

مجھے پسند نہیں تھے اور اگر آپ چاہتی ہیں کہ  
آپ اس فیملی میں جا کر رہیں تو ٹھیک ہے  
بھائی صاحب نے پہلے ایک بار بات کی تھی  
میں نے انکار کیا تھا کہ ابھی بچی ہے اگر  
آپ کہتی ہیں تو انہیں ہاں کر دیتا ہوں ابرار

آپ اس سی میں جا کر رہیں تو جیت ہے  
بھائی صاحب نے پہلے ایک بار بات کی تھی  
میں نے انکار کیا تھا کہ ابھی بچی ہے اگر  
آپ کہتی ہیں تو انہیں ہاں کر دیتا ہوں ابرار  
صاحب نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا

صاحب نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا  
جس پر وہ جنجلا کر رہ گئی نہیں بابا میں نے  
اس گھر میں شادی نہیں کرنی میں یہی شادی  
کروں گی اس نے کہا اور کمرے سے باہر  
نکل گیا

کروں گی اس نے کہا اور کمرے سے باہر  
نکل گئی ابرار صاحب مسکرائے ان کی بیگم  
نے انہیں کہا آپ کیا بچی کو بلیک میل کر  
رہے ہیں تو ابرار صاحب نے بولے ارم

رہے ہیں تو ابرار صاحب سے بولے ارم

آپ نہیں جانتی یہ دنیا بہت خراب ہے اور

یہاں دیکھیں کتنا بڑا خاندان ہے سب کتنی

محبت سے رہتے ہیں اور اگر ہماری بچی بھی

ایسے خاندان میں آجائے کبھی زندگی میں

نے انہیں لہا اپ لیا بچی کو بلیک میل کر  
رہے ہیں تو ابرار صاحب نے بولے ارم  
آپ نہیں جانتی یہ دنیا بہت خراب ہے اور  
یہاں دیکھیں کتنا بڑا خاندان ہے سب کتنی  
محبت سے رہتے ہیں اور اگر ہماری بچی بھی

محبت سے رہتے ہیں اور اگر ہماری بچی بھی

ایسے خاندان میں آجائے کبھی زندگی میں

اسے اکیلا پن محسوس نہ ہو تو آپ کیا کہتی

ہیں ہم کب تک رہیں گے آج ہیں کل نہیں

ہمارے عرس ہو نہ کہ ہمارے زندگی



ہیں ہم لب تک رہیں گے آج ہیں مل نہیں  
ہماری عمریں ہونے کو ہیں ہماری زندگی کی  
دوڑ ختم ہونے کو ہے کیا آپ چاہتی ہیں کہ  
ہم اپنے بچی کو اکیلے دنیا میں چھوڑ جائیں  
ماہر جو وہاں کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا اندر

آیا آپ نے ایسا کیوں کہا کہ وہ اکیلی ہے  
اس کا بھائی زندہ ہے میں ہوں اس کے  
ساتھ آپ ڈیڈ ایسے سوچ بھی کیسے سکتے ہیں  
ماہر نے اپنے ڈیڈ سے کہا

برخود دار تمہارے ہی تو اسرے ہیں لیکن میں

برخود دار تمہارے ہی تو اسرے ہیں لیکن میں

جو بات کر رہا ہوں وہ شاید تم سمجھے نہیں تم

بے شک ہمارے بیٹے ہو بے شک ہمارا

خون نہیں لیکن ہمارا دل کا رشتہ ہے لیکن یہ

ات تم بھی سناؤ کہ اگر اس کا اصلا

خون ہمیں یمن ہمارا دل کا رستہ ہے یمن یہ

بات تم بھی جانتے ہو کہ اگر اس کے اصلی

وارث اس کے دادا کی فیملی آگئی تو تم بھی

اسے بچا نہیں پاؤ گے تم نہیں جانتے وہ

بہت دقیانوسی سوچ کے مالک ہیں وہ

اسے بچا نہیں پاؤ لے کم نہیں جانتے وہ  
بہت دقیقانوسی سوچ کے مالک ہیں وہ  
وڈیرے ہیں اور وڈیروں جیسی خصلت مجھے  
پسند نہیں تھی اس لیے تو میں انہیں چھوڑ کر  
آگیا تھا اور یہاں پر رہتا تھا میں نے نوکری

آلیا تھا اور یہاں پر رہتا تھا میں نے نوکری  
کس لیے کی صرف اسی لیے کے ان سے  
دور رہ سکوں ورنہ مجھے نوکری کی کیا ضرورت  
تھی میرا پیچھے خاندان بہت بڑا ہے امیر کبیر  
ہیں لیکن میں نے صرف اس لیے نوکری کی

کہ میں اپنی بچی اپنی بیوی کو خود پال سکوں  
میں نے ان سے کوئی مدد نہیں لی میں سب  
کچھ چھوڑ کے آگیا اور اب اگر وہ میری بچی  
کو ایسے لے کر جائیں گے تو کون روکے گا تم

یہاں کے رہائین کے دروں روکے۔۔۔۔۔  
تم نہیں تم بھی نہیں روک سکو گے

تم نہیں جانتے ان کی پاور کو اور ویسے بھی  
ایک مضبوط رشتہ ہوگا تو تم اسے آسانی سے  
روک سکتے ہو مجھے پتہ ہے میرا بچہ اپنی بہن کا



روک سلتے ہو مجھے پتہ ہے میرا بچہ اپنی بہن کا  
بہت خیال رکھیے گا صرف اس کا نہیں بلکہ  
اپنی چاروں بہنوں کا ایک ساتھ ہی خیال  
رکھیے گا انہوں نے ماہر کو گلے لگایا ڈیڈ فکر نہ  
کریں میں آپ کے ساتھ ہوں ہاں بچے مجھے

کریں میں آپ کے ساتھ ہوں ہاں بچے مجھے  
فکر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ماشاء اللہ فیملی  
بہت بڑی ہے مجھے پتہ ہے سب مل کر میری  
بچی کا بہت خیال رکھیں گے اس لیے تو میں  
نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم علیزے کی شادی

نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم علیزے کی شادی  
یہی کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے بھائی کے پاس  
ہی رہے تو ماہر مسکرایا ڈیڈ آپ نے یہ بالکل  
ٹھیک سوچا لیزی یہیں رہے گی میرے ساتھ  
اتنا مزہ آئے گا نا ڈنڈا آب اور موم

اتنا مزہ آئے گا نا ڈیڈ آپ اور موم

بھی۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا ہمیں واپس۔۔۔۔۔ ابرار صاحب

نے کہنا چاہا نہیں ماہر کو انھوں نے ٹوکا

نے کہنا چاہا نہیں ماہر کو انھوں نے ٹوکا  
وڈ میں نے فیصلہ کر لیا ہے آج سے آپ  
موم یہی رہیں گے میرے پاس میں نے پایا  
اور ماما سے بات کر لی ہے اور اوپر والا  
بہر شہر ہم نے سارا آس کر لے خالی کر

اور ماما سے بات کر لی ہے اور اوپر والا  
پورشن ہم نے سارا آپ کے لیے خالی کر  
دیا ہے آج سے آپ حویلی کا اوپر والے  
پورشن میں رہیں گے اگر آپ ہمارے ساتھ  
بچے نہیں رہنا چاہتے تو آپ اوپر رہیں لیکن

آپ یہاں سے نہیں جا سکت بیٹا تم نے  
ایسے کیوں کہا کہ ہم نیچے نہیں رہنا چاہتے  
جہاں ہمارا بیٹا کہے گا ہم وہیں رہیں گے ارم  
بیگم نے کہا تو اس نے انہیں گلے لگایا موم

بیگم نے کہا تو اس نے انہیں گلے لگایا موم

لویو۔۔۔۔۔

لویو میرا بچہ تو ابرار صاحب نے انہیں  
آنکھیں دکھائی کہ آپ وہ کیسے مان گئی تو ارم  
بیگم نے برار صاحب سے کہا ماہر ٹھیک کہتا



بیلم نے برار صاحب سے کہا ماہر ٹھیک کہتا

ہے ہمارے دونوں بچے ہی ادھر ہیں تو ہم

وہاں جا کر کیا کریں گے مجھے بتائیں اکیلے ہم

رہ سکیں گے نہیں اس لیے تو میں سب کچھ

وہاں وائنڈ اپ کر کے یہاں آئی ہوں یہاں

وہاں وائٹڈ اپ کر کے یہاں آئی ہوں یہاں  
میں اچھی سی بوٹیک کھولوں گی اور یہیں پر  
کام کروں گی تو ابرار صاحب نے اپنے حصار  
میں لیا جیسے ہماری بیگم کی مرضی ہم ویسے  
کہہ گئے لکھتے ہیں ان کا لکھتے گئے

کریں گے لیکن ہم اپنا گھر لیں گے تو ماہر  
نے گھورا نہیں آپ اپنا گھر نہیں یہ آپ کے  
بیٹے کا گھر ہے آپ یہاں پر رہیں گے تو ابرار  
صاحب نے کچھ کہنا چاہا

اسفندیار خانزادہ کی آواز نے ان کی آواز کو

دبا دیا ہاں کیا ہو رہا ہے یہاں پر اور کہاں

جانے کی بات ہو رہی ہے میری تم سے

بات ہوئی تھی کہ تم آج سے یہی رہو گے

میں نے سوچا تھا کہ تم آج سے یہی رہو گے

بات ہوئی ہی کہ تم آج سے یہی رہو لے  
ہمارے ساتھ اپنے بیٹے کے گھر تو یہ کون سا  
طریقہ ہے پھر بار بار اس بات کو دہرانے کا  
اسفندیار خانزادہ اتنی داڑھ سے بولے کہ ابرار  
صاحب خاموش ہو گے وہ ویسے بھی ان کی

اسمٰدیار خارادہ اسی وارھ سے بوئے نہ ابرار

صاحب خاموش ہو گے وہ ویسے بھی ان کی

واڑھ سے بہت ڈرتے تھے اس لیے خاموش

ہی ہو گئے تو ماہر مسکرایا اور مسکراتا ہوا باہر

نکل گیا ابرار صاحب نے سوچا اس گدھے کو

صل لیا ابرار صاحب کے سوچا اس لدھے لو

بعد میں ملتا ہوں باپ کے سامنے کیسے شیر بنا

گھوم رہا ہے اور اسفندیار خانزادہ سے کہا

نہیں یار میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔

مذاق میں بھی یہ بات نہ کرنا انہوں نے یہ کہا

مذاق میں بھی یہ بات نہ کرنا انہوں نے یہ کہا  
اور باہر نکل گے۔۔۔۔

ارم بیگم نے انہیں گھورا اب آرام  
ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا بیگم آپ



[illegible]

ریان رحمان ملک کے کمرے میں داخل ہوا  
جہاں وہ بیٹھے کوئی کتاب سٹڈی کر رہے تھے  
ڈیڈ آپ یہاں بیٹھے ہیں آج آپ کے بیٹے کی  
زندگی کا اتنا بڑا دن ہے اور آپ کوئی تیاری

زندگی کا اتنا بڑا دن ہے اور آپ کوئی تیاری

نہیں کر رہے اس نے پوچھا

بیٹا سب تیاری ہو چکی ہے سب کچھ آچکا

ہے اب جلدی سے تیار ہو جائیں ہمیں نکلنا

ہے اب جلدی سے تیار ہو جائیں ہمیں ملنا

ہے انہوں نے اسے کام ٹاؤن کیا

لیکن ڈیڈ آپ تو ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جیسے کہ

آپ بھول گئے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے اس

بار شکوہ کیا کہ وہ آخر ایسے کیوں بیٹھے ہیں

ان کے بیٹے کے لیے آج اتنا بڑا دن ہے  
بیٹا یہ تھوڑی سی کتاب رہ گئی تھی سوچا پڑھ  
لوں ورنہ مجھے تجسس رہے گا۔۔۔۔

ہاں وہ تو مجھے پتہ ہے ڈیڈ آپ کو ہر بات میں

تیرے کئے کئے کئے کئے کئے کئے کئے کئے

ہاں وہ لو بھے پتہ ہے ذید اپ لو ہر بات میں  
تجسس ہی رہتا ہے کہ کب سب بات کھلے  
اور آپ کو سکون آئے ریان نے کہا تو وہ  
مسکرائے چلو جاؤ دیکھو نیچے ہال میں سب  
کچھ منگوا چکا ہوں دیکھ لو کیا کیا چیز اور لینی

مسلمانے چلو جاؤ دیکھو نیچے ہال میں سب  
کچھ منگوا چکا ہوں دیکھ لو کیا کیا چیز اور لینی  
ہے -----

اوکے ڈیڈ میں دیکھ لیتا ہوں ریان باہر نکل  
گیا تو رحمان صاحب بھی اٹھ کر تیار ہوئے









لیں

پر بیٹھا۔۔۔۔۔ وہ خیران ہوئے اس کی

بات پے کہ اس کو کیا ہو گیا ایسے اچانک

نہیں ڈیڈ پلرز میں کوئی رشتہ چاہتا ہوں جس

سے میں اس کے اور زیادہ قریب رہ

سے میں اس کے اور زیادہ قریب رہ  
سکوں۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ گھومنا پھرنا  
چاہتا ہوں میں اسے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں  
۔۔۔۔۔ وہ اک جذب کے عالم میں بولا

پہلے میں سے پہلے پہلے

۔۔۔۔۔ وہ اک جذب کے عالم میں بولا

چلو میں بات کرتا ہوں رحمان صاحب کو بھی

یہی بہتر لگا

لویو ڈیڈ اس نے ان کے گال پر لب رکھ کر

لو یو دینا اس کے ان کے گال پر لب رھ کر

پیار سے کہا

لو یو بچا رحمان صاحب نے اسے پیار سے

ہی جواب دیا

پھر وہ وہاں سے احمد والا کے لیے

نکلے۔۔۔۔۔

آج ریان اور روش کی منگنی تھی ساتھ ہی  
ساگرہ اور علیزے سیرا اور نعمان کی بھی آج  
منگنی رکھی گئی تھی لیکن باقی سب کو پتہ تھا

منگنی کے دنوں میں ہر شے کی منگنی ہوتی ہے

منگنی رکھی گئی تھی لیکن باقی سب کو پتہ تھا  
صرف ایک یسرا کو پتہ نہیں تھا یسرا کو نہیں  
بتایا گیا تھا اور یہ کام حنین نے کرنا تھا اب  
حنین نے اپنی لاڈلی بہن کو منانا تھا حنین تیار



حنین نے اپنی لاڈلی بہن کو منانا تھا حنین تیار  
ہو چکا تھا ولیمے کے فنکشن کے لیے اور آج  
بیوٹیشن گھر ہی آئی تھی ماہ نور لوگوں کو تیار  
کرنے کے لیے ان کا پورا سٹاف ادھر ہی  
موجود تھا سب تیار ہو رہیں تھیں یسرا پہلے

موجود تھا سب تیار ہو رہیں تھیں یسرا پہلے  
تیار ہو چکی تھی اور اب وہ اپنے کمرے میں  
جا رہی تھی حنین نے جب اسے اپنے کمرے  
میں جاتے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے گیا

جا رہی سی حنین کے جب اسے اپنے لڑے

میں جاتے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے گیا

اس کا آج کا ڈریس حنین پسند کر کے لایا

تھا اور وہ میکسی میں بہت ہی پیاری لگ

رہی تھی حنین جب اندر گیا تو دیکھا وہ آئینے

رہی تھی مین جب اندر گیا تو دیکھا وہ ایسے

کے سامنے کھڑی اپنے بال سیٹ کر رہی

تھی حنین نے گلا کھنکار یسرا اس کی آواز

پے متوجہ ہوئی بھائی آپ آئے نا۔۔۔۔۔

وہ اندر آیا ہاں تو میری گڑیا کیسی ہو اس نے

پیار سے پوچھا

اس نے آگے سے جواب دیا بھائی میں

ٹھیک ہوں

ادھر آنے میرا بچہ حنین نے اسے اپنے گلے

ادھر آنے میرا بچہ حنین نے اسے اپنے گلے  
سے لگایا اس کے ماتھے پر لب رکھے اور  
پھر مدے کی بات پے آیا اچھا میرا بچہ اگر  
میں آپ سے کچھ بولوں تو آپ میری بات  
مانیں گی جس پر اس نے نا سمجھی سے حنین

مانیں گی جس پر اس نے نا سمجھی سے حنین  
کی طرف دیکھا بس یہ سمجھ لیں کہ یہ آپ کی  
زندگی کا بہت بڑا فیصلہ ہے اور مجھے پتہ ہے  
کہ ہمارے اس فیصلے پر آپ ہمارا ساتھ دیں

گ

گی۔۔۔۔۔

دیں گی نا۔۔۔۔۔؟ اس نے بہت مان سے

پوچھا تھا

تو اس نے نا سمجھی سے پھر اس کی طرف

کے



تو اس نے نا سمجھی سے پھر اس کی طرف  
دیکھا کون سا فیصلہ بھائی-----

میں بتاتا ہوں پھر نین نے اسے سب بتایا  
وہ آنکھیں کھولے حنین کو دیکھنے لگی اسے

کے لیے تھے کہ اس کی بات سنیں

میں بہت دور جا رہی تھی کہ جب

وہ آنکھیں کھولے حنین کو دیکھنے لگی اسے

کہاں امید تھی کہ اس کا بھائی اتنا بڑا

فیصلہ کر دے گا اور اسے پوچھے گا بھی نہیں

بھائی آپ نے مجھ سے پوچھا بھی نہیں اس

وہ آنکھیں کھولے حنین کو دیکھنے لگی اسے  
کہاں امید تھی کے اس کا بھائی اتنا بڑا  
فیصلہ کر دے گا اور اسے پوچھے گا بھی نہیں  
بھائی آپ نے مجھ سے پوچھا بھی نہیں اس

جانی آپ کے بڑے پرہیزگار ہیں اس

نے شکوہ کیا گڑیا ہم آپ سے پوچھنا چاہتے

تھے لیکن ٹائم بہت کم تھا اس لیے نہیں

پوچھ سکے

ایسر نے بے یقینی سے کہا تو آپ نے بس



والی کیا بات ہے آپ نے اس سڑو کی شکل

دیکھی ہے اس سڑو سے میں شادی کروں

نہیں بھائی اس کو تو کھانے کا ڈنگ بھی نہیں

ہے اس نے یہ کہا تو حنین مسکرایا واقعہ ہی

نعمان، جب کھانے بیٹھتا تھا تو سر بندہ کانوں کو

ہے اس نے یہ کہا تو حنین مسلرایا واقعہ ہی  
نعمان جب کھانے بیٹھتا تھا تو ہر بندہ کانوں کو  
ہاتھ لگاتا تھا اتنا وہ بے ڈنکا کھاتا تھا  
بیٹا یہ چیزیں دیکھنے والی نہیں ہوتی دیکھنے والی  
بات یہ ہے کہ آپ یہیں پر رہیں گی اپنے گھر

بات یہ ہے کہ آپ یہیں پر رہیں لی آپے ہر  
میں اپنے ماما بھائی بھابھی سب کے ساتھ  
آپ بتائیں آپ یہاں رہنا چاہتی ہیں کہ آپ  
کی شادی کہیں بائر کر دی جائے پتہ نہیں ہے  
باہر کے لوگ کیسے آپ کو ملیں گے کتنا دور



ی سادی ہمیں باہر رودی جائے پتہ ہمیں ہے

باہر کے لوگ کیسے آپ کو ملیں گے کتنا دور

آپ کو جانا پڑے گا آپ رہ لیں گیں

ہمارے بغیر جس پر وہ بیچاری بھی سوچ میں

پڑ گئی حنین نے اسے اس طرح سے ٹریپ

پڑ لئی حنین نے اسے اس طرح سے ٹریپ  
کیا کہ وہ تو سوچنے پر مجبور ہو گئی اسے ایسے  
دیکھ کر حنین سمجھ گیا کہ وہ مان گئی ہے گڑیا  
دیکھو ایسے ہی آپ کا ہی فائدہ ہے وہ آپ  
کے قبضے میں رہے گا وہ آپ سے دبا رہے گا

کے قبضے میں رہے گا وہ آپ سے دبا رہے گا  
آپ کو پتہ تو ہے اس کی خصلت تھی  
جروں کے غلام جیسی یسرا نے پھر سوچا کہ  
ہاں بھائی تو ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ تو اس

ہاں بھائی تو ٹھیک رہے ہیں وہ تو اس

سے دبا رہے گا اور دوسرا اپنے سارے

بدلے اس سے پورے کر لے گی اس نے

خوشی سے سر ہلا دیا کہ ہاں ٹھیک ہے اسے

نعمان سے بدلہ بھی تو لینا تھا حنین اس کی

زمانے بدلے ہی کو بیٹھا تھا میں اس کی  
معصومیت پر مسکرایا اور اس کے ماتھے پر  
لب رکھ کر باہر نکل گیا

مہتاب صاحب نے اسفندیار خانزادہ سے  
بات کر لی تھی جس پر انہوں نے کہا تھا کہ

بات کر لی تھی جس پر انہوں نے کہا تھا کہ  
وہ شادی کے بعد اس معاملے میں بات کریں  
گے اور فکر نہ کریں اگر آپ چاہتے ہیں ہادی  
اور کینزل کا نکاح کرنا تو آپ کر دے بعد میں  
ہم اس معاملے کو سلجھا لیں گے تو مہتاب

اور لینزل کا نکاح کرنا تو آپ کر دے بعد میں

ہم اس معاملے کو سلجھا لیں گے تو مہتاب

صاحب نے کہا ایسے اچھا نہیں لگتا لوگ

باتیں کریں گے

اسفندیار بولے نہیں کریں گے آپ بس نکاح

اسفندیار بولے نہیں کریں گے آپ بس نکاح  
کروا دیں اور میں باقی سب دیکھ لوں گا جس  
پر مہتاب صاحب خوش ہو گئے تھے اور ماہ  
نور کے ولیمے کے دوسرے دن ہی ان کا

نکاح کیا گیا تھا



ماہ نور کو بھی تیار کر دیا کیا حنین کمرے میں

آیا اس کے کمرے میں رش لگا ہوا تھا

حنین نے اپنی کوئی چیز اٹھائی اور نور کی

طرف دیکھا جو ایک سائیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی

حنین نے آگے پیچھے نظر گھمائی سب اپنے

طرف دیکھا جو ایک سائید پہ سیسی ہولی سیسی  
حنین نے آگے پیچھے نظر گھمائی سب اپنے  
کاموں کے میں لگے تھے حنین کو اور کیا  
چاہیے تھا وہ تھوڑا آگے ہوا اور نور کے  
ماتھے پر لب رکھے جس پے روش نے پیچھے



کمرے سے باہر نکل گیا پیچھے روش کا ہنس ہنس  
کر برا حال ہوا

سب نیچے جمع ہو چکے تھے اور سیٹج پر ماہ  
نور اور حنین بیٹھے ہوئے تھے گھر کا لان

نور اور مین بیسے ہوئے سے سر کا لان

مہمانوں سے کچا کچ بھڑا ہوا تھا کھانا کھول

دیا گیا تھا اور موویز وغیرہ والے بھی آچکے

تھے ہر طرف کنگامہ برپا تھا

روش نے پہلے جو میکسی پہنی ہوئی تھی

بلاج نے اسے وہ چینج کروانے کے لیے بھیجا

اور ساتھ میں دو لڑکیاں بھی بھیجی جو کہ اس

کی باڈی گارڈز تھی

روش چینج کر کے نیچے آئی جب روش

بلاج نے اسے بتایا کہ اس کے

سرّیاں نیچے اتری تو اسے دیکھ کر سب کے

منہ سے واؤ نکلا وہ اتنی حسین لگ رہی تھی

اس لال جوڑے میں کہ ایسا لگ رہا تھا کہ

کوئی پری راستہ بھٹک کر زمین پر آ گئی ہے

اگر وہ یہاں پر رہی تو گم ہو جائے گی وہ اتنی  
حسین لگ رہی تھی بلاج جا چکا تھا وہ وہاں  
نہیں تھا کوئل بیگم نے جب اسے لال  
جوڑے میں دیکھا تو انہیں حیرانگی ہوئی اماں



بی نے اسے دیکھا تو ماشاء اللہ کہا وہ خوش  
ہو گئی ان کی نواسی اتنی پیاری لگ رہی تھی  
کوئل بیگم تیز قدموں سے روش کے پاس گئی  
بیٹا یہ آپ کیا پہن کر آئی ہو انہوں نے پوچھا

اس نے شرماتے ہوئے جواب دیا ماما یہ میرا  
برائیکٹل ڈریس ہے۔۔۔۔۔

تو بیٹا آپ نے برائیکٹل ڈریس کیوں پہنا اور  
کہاں سے آیا آپ کو کس نے دیا۔۔۔۔۔

کہاں سے آیا آپ کو کس نے دیا -----  
ماما یہ مجھے وہ ابھی کچھ بتاتی کہ اماں بی بیج میں  
کو دپڑی بچہ چھوڑو اتنی پیاری تو بچی لگ  
رہی ہے اگر دل اس کا تو پہن لیا تم کیا اب  
اس کے مال کے کھال اتارو گے -----

رہی ہے اردو اس کا تو پہنچا مہیا اب

اس کی بال کی کھال اتارو گی -----

ماشاء اللہ کتنی پیاری میری بچی لگ رہی ہے

اماں بی نے بیچ میں مداخلت کی جس پے

کامل بیگم کچھ بھی نہ بول سکی گاڑز بھی پیچھے

کامل بیلم لچھ بھی نہ بول سکی گاڑز بھی پیچھے  
کھڑی تھی انہوں نے روش کا لہنگا پیچھے سے  
اٹھایا ہوا تھا کیونکہ وہ بہت زیادہ ہیومی تھا  
اسے چلنے میں مسئلہ ہو رہا تھا روش آگے  
پیچھے گھوم گھوم کر دیکھ رہی تھی اسے اسے

اسے پتے میں سسندہ ہو رہا تھا روس اسے  
پیچھے گھوم گھوم کر دیکھ رہی تھی اسے ایسے  
پرنس والی فیلنگ آرہی تھی کیونکہ پیچھے باڈی  
گارڈ اس کا لہنگہ پکڑے چل رہی تھی اور  
آگے وہ گردن اکڑا کر چل رہی تھی وہ اتنی

آلے وہ لرون الڑا لڑچل رہی هی وہ اتنی  
پیارى لگ رہی تھی کہ حنین سے رہا نہ گیا وہ  
اٹھ کر آیا اور اس اپنے گلے سے لگایا میری  
گڑیا یہ کیا پهن کے آئی هو بهت پیاری لگ

رہی هو -----

رہی ہو -----

نیں آپ کو پسند آیا --- اس نے چہکتے

ہوئے حنین سے پوچھا

ہاں میری گڑیا بہت ہی پیارا لگ رہا ہے یہ

آپ پر ---



اچھا میں آپ کے ساتھ فوٹو لوں

۔۔۔ روش نے کہا

ہاں میری جان کیوں نہیں پھر اس نے فوٹو

والے کو بلایا مختلف پوز میں حنین کے ساتھ

فوٹو لینے لگی حنین مسکرایا اچھا چلو میری گڑیا

میرے ساتھ بیٹھو حنین اسے لے کر سٹیج پر

آیا اور وہاں پر اسے بٹھایا اتنے میں اسفندیار

خانزادہ آئے انہوں نے اپنی پری کو دیکھا تو

مسکرائے اچھا میری گرٹیا تو بہت پیاری لگ

سدرالے اچھا میری لڑیا نو بہت پیاری لک

رہی ہے یہ کہاں سے لائے جس پے اماں بی

دوبارہ سے آگئی ان کو ڈر تھا کہیں روش نیچ

چڑا ہے پر ان کے پوتے کا بھانڈا نا پھوڑ

دے کہ یہ بلاج نے لا کر دیا ہے اگر کسی کو

دے کہ یہ بلاج نے لا کر دیا ہے الر لسی کو  
پتہ چل گیا بلاج نے لا کر دیا ہے تو سب گیم  
سمجھ جائیں گے اس لیے انہوں نے بولا  
ارے بچے کیا ہوا -----

کچھ نہیں اماں بی بس روش سے بات کر رہا

کچھ نہیں اماں بی بس روش سے بات کر رہا  
تھا۔۔۔۔۔ ادھر آؤ ذرا میرے پاس بھی  
دو گھڑی بیٹھو جب سے آئے ہو بیوی بچوں  
کے ہی ہو کے رہ گئے ہو اماں بی نے انہیں

کے ہی ہوئے رہے، ہوا ماں بی کے امیں

ڈپٹا تو وہ شرمندہ سے ہو گئے اور یہ سچ تھا

وہ آج تک جب سے وہ واپس آئے تھے

اماں بی کے پاس دو منٹ بھی نا بیٹھے تھے

یہاں تک کہ انہوں نے بات بھی نہیں کی

یہاں تک کہ انہوں نے بات کی تھیں  
اسفندیار خانزادہ ان کی طرف چلے گئے اور  
ان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے  
حنین اسٹیج پر کھڑا ہوا اور سب کو اپنی  
طرف مخاطب کر کے بولا آج ہمارے ویسے

کے ساتھ ہی انگیجمنٹ سر منی بھی رکھی  
ہے تو سب حنین کی طرف متوجہ ہوئے جو  
مانک پر اب بول رہا تھا آج ہمارے گھر میں  
تین انگیجمنٹس ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ



میں اس شخص ہیں اور ہم چاہے ہیں کہ آپ

لوگ ہماری ان خوشیوں میں بھی شامل

ہوں تو سب نے تالیاں بجائی پھر حنین نے

وقار صاحب سے کہا ڈیڈ آجائے پھر وقار

صاحب سٹیج پر آئے ساتھ ہی سمینہ بیگم بھی

صاحب سٹیج پر آئے ساتھ ہی سمینہ بیگم بھی  
تھی پھر انہوں نے انگیجمنٹس سٹارٹ کی  
سب سے پہلے علیزے اور ساگر کی انگیجمنٹ  
ہوئی علیزے نے میکسی پہنی ہوئی تھی وہ  
بھی بہت سا لگا رہے تھے لگتا تھا

ہوئی علیزے نے میلسی پہنی ہوئی تھی وہ  
بھی بہت پیاری لگ رہی تھی ساگر تو بیچارا  
ہواؤں میں اڑ رہا تھا اسے اتنی خوشی ملی تھی  
کہ زندگی میں پہلی بار اسے کوئی لڑکی پسند آئی  
اور اس سے اس کی انگیجمنٹ ہو گئی وہ

اور اس سے اس کی انکچمنٹ ہو گئی وہ  
آنکھیں پھاڑے عزیزے کو دیکھ رہا تھا اور  
عزیزے کا دل کر رہا تھا اس کی آنکھیں نوچ  
لے جسے وہ اسے گھور رہا ہے سا کرنے

انکچمنٹ ہو گئی وہ

علیزے کو انگیجمنٹ رنگ پہنائے پھر علیزے  
نے بھی اسے انگیجمنٹ رنگ پہنائی لان میں  
اچھی خاصی ہوٹنگ ہوئی اور تالیوں کی آواز  
میں ان کے انگیجمنٹ ہوئی یسرا اور نعمان کی  
نگہ

بھی انگیجمنٹ ہوئی سب نے خوب تالیاں  
بجائی ان کے انگیجمنٹ کے بعد باری آتی  
تھی روش اور ریان کی ریان روش کے  
ساتھ کھڑا ہو گیا روحی بھی رحمان صاحب

کے ساتھ آکر لپٹ گئی وہ اندر تھی وہ اب  
باہر آئی تھی وہ جیسے ہی رحمان صاحب کے  
ساتھ آکر لگی تو ریان کی نظر ادھر اٹھی اور  
وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا کہ یہ کیا روش ادھر

وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا کہ یہ کیا روش ادھر

میرے ساتھ کھڑی ہے تو وہ کون ہے ریان

نے پھر روش کو دیکھا پھر روحی کو دیکھا

اسے سمجھ نہ آیا وہ اس کے باپ کے ساتھ

کھڑی ہے تو یہ اس کے ساتھ پھر کون ہے



ریان نے پھر دوبارہ سے روش کی طرف  
دیکھا اسے سمجھ نہ آیا کہ یہ ہو کیا رہا ہے  
ریان کبھی سامنے روحی کو اور کبھی پھر  
روش کو دیکھتے پا کر حنین نے اسے ہلایا کیا ہوا  
نگیچ

روش کو دیکھتے پا کر حنین نے اسے ہلایا کیا ہوا  
ریان انگیجمنٹ کی رنگ پہناؤ حنین نے کہا تو  
ریان نے سر ہلایا اسے لگا شاید اس کا وہم  
ہے پھر اس نے روش کا ہاتھ پکڑا ابھی اس  
نے ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ بر طرف سر دھڑ دھڑ

ہے پھر اس لے روش کا ہاتھ پکڑا ابھی اس  
نے ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ ہر طرف سے دھر دھر  
کی آوازیں آنا شروع ہو گئی جیسے کوئی بہت  
ہیوی شوزوں والے چل کے اندر آرہے  
ہوں جیسے ہی ان آوازوں کے تعاقب میں

ہوں جیسے ہی ان آوازوں کے تعافب میں  
دیکھا تو ہر طرف بس آرمی والے ہی تھے اور  
وہ در در کرتے ہوئے اندر داخل ہو رہے  
تھے اور سب کچھ پوری طرف سے گھیرے  
۳۔ لے رہے تھے روشنی بھاری، کو جو آرمی

کے اور جب پھپھوری سر کے

میں لے رہے تھے روش بیچاری کو جو آرمی

والے پسند تھے وہ تو چیخ پڑی

————— ا————— اتنے زیادہ آرمی

والے حنین نے اسے آنکھیں دکھائی جس پے

وایں گے اے ایں دھڑی اس پے

اس نے معصومیت سے اس نے کہا نین

دیکھے نا کتنے زیادہ آرمی والے ہیں

حنین اس کے ڈراموں سے خوب واقف تھا

ویسے تو روش آپ ہر کسی سے ڈرتی ہیں آرمی

ویسے تو روش آپ ہر کسی سے ڈرتی ہیں آرمی  
والوں سے کیوں نہیں ڈرتی حنین نے کہا تو  
اس نے منہ بسوڑا اور یہ سچ تھا

سب کی نظر ہر گسٹ کی طرف ہی تھی اور

سب کی نظریں گیٹ کی طرف ہی تھی اور  
سب دیکھنا چاہتے تھے ماجرہ کیا ہے اور  
ہمارے 😊😂 حنین کو سب کچھ سمجھ آ رہا  
تھا یہ سب کا رستانی بلاج کی ہی ہے اس



نے ہی کچھ کیا ہوگا۔۔۔۔۔

روش بہت ایکسائٹڈ سی ہو کر دیکھ رہی تھی  
کچھ لوگ تو ڈر گئے تھے جو نہیں جانتے تھے  
کہ بلاج آرمی میں ہے کیونکہ بلاج کا بہت کم

لوگ کہتے تھے کہ آرمی میں بلاج کا بہت کم

لوگوں کو پتہ تھا کہ وہ آرمی میں ہے اور آج  
بھی وہ کسی پر یہ راز افشا نا ہوتا اگر اس کی  
پٹھانی نا چاہتی بلال نے قدم پنڈال میں رکھے  
جہاں پر سٹیج سجایا گیا تھا اس کو ڈیکوریٹ

*Figure 6*

کر کے ایک طرح سے دروازے کی شیب  
دی گئی تھی چاروں طرف ہی پردے لگے  
ہوئے تھے بلاج نے اندر قدم رکھا اور اس  
کے قدم کے ساتھ ہی ہر طرف خاموشی چھا  
گئی

گنتی -----

سب بہت ہی خاموشی سے دیکھ رہے تھے

کہ آنے والی ہستی کون ہے بلاج نے فل

یونیفارم پہنا ہوا تھا اور وہ بڑے بڑے قدم

لےتا ہوا انرا داخل ہوا اس کے اندر داخل

لیتا ہوا اندر داخل ہوا اس کے اندر داخل  
ہوتے ہی مین گیٹ جو باہر کا تھا وہ بند کر دیا  
گیا ہر طرف جوان ہی جوان تھے اور بلاج تیز  
قدموں سے چلتا ہوا سٹیج تک آیا روش اسے

اسے پکارا۔

تو بلاج مسکرایا اور دل میں کہا ہاں لاج کی  
جان۔۔۔ لاج آگیا اپنی پٹھانی کو لینے۔۔۔۔۔  
گھر کے سب افراد آنکھیں پھاڑے بلاج احمد

خان کو دیکھ رہے تھے اور بلاج احمد خان  
اپنی پٹھانی کو دیکھ رہا تھا جس کا ایک ہاتھ  
ریان نے پکڑا ہوا تھا بلاج کا غصے عود کر آیا  
اس نے اس کا ہاتھ کیسے پکڑا وہ تو روش پر

اس نے اس کا ہاتھ کیسے پکڑا وہ تو روش پر  
کسی کی آنکھ نا برداشت کرے اور یہ اس کا  
ہاتھ پکڑ کے کھڑا تھا ( رک تیرا ابھی گیم بچاتا  
ہوں رے میں 😂😂 ) بلاج ایک جمپ لگا  
کر سٹیج پر چڑھا رمان کے ہاتھ سے روش کا



ہاتھ لیا اور اپنے ہاتھ میں پکڑ کر روش کو اپنے  
ساتھ لگایا تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ  
لگانے کی اسے چھونے کی اسے تم ہاتھ لگانا  
بھی کیا اسے تم دیکھ بھی نہیں سکتے میں



چپک وہ بلاج کے ساتھ رہی تھی وہ پکار  
حنین کو رہی تھی بلاج کو تو غصہ ہی آگیا اس  
کی پٹھانی اس کے بغیر اس کے بھائی کو مدد  
کے لیے بلا رہی تھی



اے پاپ روایا

وقار صاحب آگے آئے اور بلاج کو ٹوکا بلاج

یہ کیا بد تمیزی ہے-----

یہ بد تمیزی نہیں یہ وہ ہے جو میں آج سب کو

بتاؤں گا اور آپ نے سوچ بھی کیسے لیا آپ

بتاؤں گا اور آپ نے سوچ بھی کیسے لیا آپ

میری روش وہ رکا اور پھر بولا میری روش

اس نے میری روش پے زور دیا

کی شادی کسی اور سے کروا دیں گیں اس کی

منگنے کہہ رہا ہے کہ وہ کیسے لیا ہے

کی شادی کسی اور سے کروا دیں گیں اس کی

منگنی کسی اور سے کروا دیں گیں اور میں

چپ کر کے دیکھتا رہوں گا اتنا بغیرت سمجھا

ہوا ہے آپ نے مجھے وہ داڑھا تو روش زیادہ

سہ گئے ہیں زینت کے گئے ہیں

ہوا ہے آپ لے جھے وہ داڑھا نو روس زیادہ

سہم گئی اس نے روش کے گرد اپنا حصار

باندھا۔۔۔۔۔

ششششش۔۔۔۔۔ میں آپ کو کچھ نہیں کہہ رہا

میری جان میں آپ کے مامو سے بات کر رہا



میری جان میں آپ کے مامو سے بات کر رہا  
ہوں جس پر اس نے سہمی ہوئی نظروں سے  
اس کی طرف دیکھا بلاج نے اسے ڈرتے  
ہوئے دیکھا تو بولا۔۔۔۔۔

ہوئے دیکھا تو بولا۔۔۔۔۔

دیکھو میں آج آرمی یونیفارم پہن کر آیا ہوں

آپ کو پسند ہے نا اس پر اس نے نم

آنکھوں سے سر ہلایا تو بلاج مسکرایا۔۔۔۔۔

آپ اس آرمی یونیفارم کے ساتھ کھیلو ٹھیک

آپ اس آرمی یونیفارم لے ساتھ ٹھیلو ٹھیک

ہے اس نے اسے ایسے بہلایا جیسے کوئی

چھوٹے بچے کو بہلاتا ہے۔۔۔۔

تو روش خوش ہو گئی اور اس کا بیچ اتار لیا

بلاج مسکرایا اور پھر وہ دوبارہ سے وقار

بلاج مسکرایا اور پھر وہ دوبارہ سے وقار  
صاحب کی طرف متوجہ ہوا ڈیڈ آپ سے کہا  
تھا کہ یہ میری ہے تو اسے میرا ہی رہنے  
دیں۔۔۔۔۔ بلاج بول رہا تھا کے بیچ میں ریان

بولا

بلاج یہ کیا بد تمیزی ہے یہ کیا میری میری لگایا

ہوا ہے۔۔۔۔۔ ریان نے کہا

شاید تمہیں کسی نے بتایا نہیں کہ یہ کون ہے

ریان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

ریان کے نام سے اے دیکھا

اوہو تو اس کا مطلب تمہیں ابھی تک سچ

نہیں بتایا گیا اسے لا علم دیکھ کر طنزیہ

مسکراہٹ کے ساتھ بولا چلو میں بتاتا ہوں

بلاج خاموش ہو جاؤ تم کچھ نہیں بولو گے

اس نے پہلے بلاج آ کے کچھ بولتا حنین دھاڑا

نہیں میں بولوں گا اور میں سب کو بتاؤں گا

چیخ چیخ کر ساری دنیا کا بتاؤں گا کہ یہ کون

ہے میری وہ جنونی ہوا

جس پر وقار صاحب بولے آج تم حد سے

بڑھ رہے ہو۔۔۔۔۔

نہیں میں حد سے نہیں بھر رہا ڈیڈ میں اپنا حق

لے رہا ہوں۔۔۔ وہ بھی دو بدو بولا

[illegible]



لے رہا ہوں۔۔۔ وہ بھی دو بدو بولا

کون سے حق کی بات کرتے ہو تم بلاج جسے

تم دھتکار چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے

اسے یاد کروایا کہ وہ کیا کر چکا ہے

ڈیڈ وہ پرانی باتیں ہیں اب نئی بات



ایک وار کی طرح لگی تھی اور آج بھی وہ  
تمہاری بکو اس ہمارے دلوں پر پیوست ہیں  
وہ ایسے تیر تم نے پھینکے تھے اپنے لفظوں  
کے جو ہمارے دل پر جا کے ایسے پیوست  
ہو گئے کہ ہم نہ نکالنے سے بھی نہیں نکلتے

ے ہو ہمارے دل پر جائے ایسے پیوست

ہو گئے ہیں کہ وہ نکالنے سے بھی نہیں نکلتے

اور تم کہتے ہو کہ وہ پرانی بات ہے تمہارے

لیے پرانی ہوگی کیونکہ وہ شاید تمہارے لیے

امپورٹنٹ نہیں تھی لیکن ہمارے لیے وہ

امپورٹنٹ نہیں تھی لیکن ہمارے لیے وہ  
پرانی بات نہیں ہو سکتی آج بھی ہمارے  
لیے تازہ ہے کیونکہ ہمارے لیے ہماری بیٹی  
ضروری ہے ہمارے لیے ہماری بیٹی  
امپورٹنٹ ہے ہماری جان ہے اس میں۔

امپورٹنٹ ہے ہماری جان ہے اس میں۔

( وہ بیٹی جو بلاج کے ساتھ چپک کر کھڑی

تھی 🤔🤔 ڈرامہ کوین 🤔) ----- وقار

صاحب نے اسے آئینہ دکھایا۔۔۔۔۔

اچھا آپ سب کی جان ہے تو کیا آپ

صاحب لے اسے اینٹہ دھایا۔۔۔۔

اچھا آپ سب کی جان ہے تو کیا آپ

ساری زندگی اپنے پاس رکھیں گے نہیں یہ

میری جان ہے بلال احمد خان کی جان اور

بلال احمد خان اپنی جان کو ایسے چھوڑ دے

بلاج احمد خان اپنی جان کو ایسے پھوڑ دے

ایسے ہو نہیں سکتا اور ویسے بھی بہت رہ لیا

اس نے آپ کے پاس اب اس کی بلاج

احمد خان کے ساتھ رہنے کی باری ہے

-----



وقار صاحب نے اسے گھورا زبان سنبھال کر  
بات کرو

اسفندیار خانزادہ کو کچھ بھی پلے نا پڑا تو وہ  
گتے آئے کیا ہو رہا ہے مجھے کوئی سمجھائے گا

کے آئے، کیا ہو رہا ہے بے غوی۔ بھائے کا

جس پے کو مل بیگم کو جس بات کا ڈر تھا وہ

ہونے کا اندیشہ انہیں ہونے لگا اب انہیں

اسفندیار خانزادہ کے قہر سے کون بچائے گا وہ

جانتی تھی کہ وہ غصے کے کتنے تیز ہیں

جانی کہ وہ کسے کسے میر ہیں

اسفندیار خانزادہ نے اسے روش سے دور کرنا  
چاہا بلاج یہ کیا طریقہ ہے بچے روش سے پیچھے

-----ہو

نہیں انکل آپ شاید نہیں جانتے لیکن میں

نہیں انکل آپ شاید نہیں جانتے لیکن میں  
آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں جس پر کوئل بیگم  
آگے آئی بلاج چپ کر جاؤ تم نے کیا تماشا  
لگایا ہوا ہے کوئی اسے سمجھاتا کیوں نہیں

لگایا ہوا ہے کوئی اسے سمجھاتا کیوں نہیں

ہے کیوں یہ ہماری سروں پر خاک ڈلوانا

چاہتا ہے کوئل بیگم نے اماں بی کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا

تو بلاج طنز یہ مسکرایا میں آپ کے سروں پر

تو بلاج طنزیہ مسکرایا میں آپ کے سروں پر  
خاک ڈلوانا چاہتا ہوں نہیں پھوپھو میں آپ  
کے سروں پر خاک نہیں ڈلوانا چاہتا میں تو  
آپ کی جان آپ کے دل کے ٹکڑے کو  
سنجھال کر رکھنا چاہتا ہوں خاک پر تو آ رہے

سنبھال کر رکھنا چاہتا ہوں خاک تو آپ  
سب مل کر ڈال رہے ہیں میری محبت پر  
میری دیوانگی کی میرے جنون میرے عشق پر  
آپ سب مل کر اس پہ خاک ڈالنا چاہتے

آپ سب مل کر اس پہ خاک ڈالنا چاہتے  
ہیں تاکہ وہ دفن ہو جائے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے  
جو میں کبھی ہونے نہیں دوں گا چاہے اس  
کے لیے مجھے اپنی جان ہی کیوں دینی پر

جائے نہ خوار نہ خوار نہ خوار نہ خوار نہ



لے لیے مجھے اپنی جان ہی لیوں دینی پر



جائے۔۔۔ بلاج احمد خان یہ نہیں ہونے

دے گا بلاج احمد خان اپنے عشق کو دفن

نہیں ہونے دے گا اس عشق کے لیے تو

میں کچھ بھی کر جاؤں پھوپھو آپ سب کیا

ہیں ہونے دے گا اس عشق کے لیے تو 

میں کچھ بھی کر جاؤں پھوپھو آپ سب کیا

چیزیں ہیں میں آپ سب سے لڑ جاؤں گا

ٹکرا جاؤں گا کسی طوفان کی طرح آپ سب

ٹکرا جاؤں گا کسی طوفان کی طرح آپ سب  
کو تہس نہس کر دوں گا لیکن میں اسے نہیں  
چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔ بلاج اپنی زبان  
سنجھا لو۔ حنین کو اچھا نا لگا بلاج کا پھوپھو

بھائی آپ تو چپ ہی کر جائیں آپ کو آپ  
کی محبت مل گئی آپ خوش ہیں نا آپ نے  
سب کو ان کی محبتیں دے دی اس نے  
علیزے ساگر نعمان اور ایسرا کی طرف دیکھا

علیزے ساگر نعمان اور ایسرا کی طرف دیکھا  
جو وہی کھڑے سارا تماشہ دیکھ رہے تھے  
پر میری محبت کا کیا بھائی میرا کیا قصور تھا  
کیا میں آپ کا بھائی نہیں ساگر نعمان سب کو  
آپ نے ان کا بار دیا لیکن میرا بار کہاں

یہ ہیں آپ کا بھائی ہیں سارے جان بے پروا

آپ نے ان کا پیار دیا لیکن میرا پیار کہاں

بھائی میرے پیار کو آپ نے مجھ سے چھیننا

کیوں بھائی وہ دھاڑا تو حنین نرم پڑا اور بالا

کیونکہ تم اسے ڈیزرو نہیں کرتے۔۔۔

یومہ م کے ڈیزرو ہیں رے۔۔۔

کیا وہ سب کرتے ہیں ڈیزرو کیا آپ ماہ نور کو

ڈیزرو کرتے ہیں حنین کو تو اس کے اس

بات پے غصہ ہی آگیا وہ اس کے اور ماہ نور

کے رشتے کے بارے میں بات کر رہا تھا

لے رستے لے بارے میں بات لڑ رہا تھا  
بلاج میرا اور ماہ نور کا رشتہ تمہاری طرح  
نہیں ہے تم ایک کھوکھلے رشتے کو جی رہے  
ہو جبکہ ہم دونوں کا رشتہ بہت ہی پاکیزہ

ہے۔۔۔۔۔



ہے۔۔۔۔۔

اچھا تو آپ کا رشتہ پاکیزہ ہے اور میرا کھوکھلا

رشتہ کیوں بھائی میرا بھی تو اسی ٹائم ہی

نکاح ہوا تھا جب آپ کا ہوا تھا جب نکاح

کا کہا تو سب حیرانگی سے دیکھنے لگے جنہیں

کا کہا تو سب حیرانلی سے دیکھنے لگے جنہیں

معلوم نہیں تھا۔

اسفندیار خانزادہ نے بے یقینی سے کومل بیگم

کو دیکھا تو کومل بیگم نے نظریں چرائی

-----

-----  
بلاج جو بات ہے مجھے

بتاؤ۔۔۔ اسفندیار خانزادہ نے بلاج سے پوچھا

انکل میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ روش

میرے نکاح میں ہے اور اس کا نکاح بھی

میرے نکاح میں ہے اور اس کا نکاح جی

اسی دن ہوا تھا جس دن حنین بھائی اور ماہ

نور بھابھی کا نکاح ہوا تھا بلال نے بتایا

اسفندیار خانزادہ نے سمجھنے والے انداز میں

سرہلایا مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں اس بار

دھاڑ اسفندیار خانزادہ کی تھی کویل دو قدم پیچھے

ہوئی ان کی دھاڑ بہت جان لیوا تھی سب

ہی اپنی اپنی جگہ سہم گے کیونکہ

اسفندیار خانزادہ ایک چٹان تھے بے شک وہ

نہیں تھے لیکر آج بھی یہ

اسفندیار خانزادہ ایک چٹان تھے بے شک وہ  
یہاں نہیں تھے لیکن آج بھی سب ان سے  
ویسے ہی ڈرتے تھے جیسے پہلے۔۔۔۔۔۔  
کومل بیگم کا دو قدم پیچھے لینا اسفندیار خانزادہ  
نے دیکھ لیا انہوں نے ہاتھ بڑھا کر انہیں

نے دیکھ لیا انہوں نے ہاتھ بڑھا کر انہیں  
اپنے ساتھ کیا اب مجھے بتائیں گی کہ کیا چل  
رہا ہے جس پر انہوں نے نم آنکھیں اٹھا کر  
انہیں دیکھا اور وہ ان کے گلے لگ کر رونے  
لگی جس پر اسفند مار خانزادہ جو غصے میں تھے

لگی جس پر اسفندیار خانزادہ جو غصے میں تھے  
وہ بکھلا گے آخر ان کی بیگم صاحبہ جو رو رہی  
تھی کچھ بھی ہو لیکن وہ ان کی آنکھوں میں  
آنسو نہیں تھے دیکھ سکتے انہیں ایسا روتا دیکھ  
کے



آنسو نہیں تھے دیکھ سکتے انہیں ایسا روتا دیکھ  
کر وہ نرم پر گئے اور ان کا سر سہلایا کچھ بھی  
نہیں ہوا میری جان اب خاموش ہو جائیں  
مجھے بتائیں کیا ہوا ہے جس پر کومل بیگم نے  
روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان انہیں

بے بسا میں کیا ہوا ہے جس پر غول سے

روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان انہیں

ساری بات بتائی اور بلاج احمد خان کے وہ

الفاظ بھی اسفندیار خانزادہ نے بے یقینی سے

بلاج کو دیکھا کہ ان کی بیٹی کے لیے یہ لفظ

بلاج لو دیکھا کہ ان کی بیٹی لے لیے یہ لفظ  
ادا کیے تو بلاج چھوٹے قدم لیتا ہوا ان کے  
پاس آیا ان کے سامنے ہاتھ جوڑے میں آپ  
سب سے معافی مانگتا ہوں میں ہر ایک بندے  
سے معافی مانگتا ہوں جس جس کا دل میری

کے معافی مانگنا ہوں جس جس کا دل میری

وجہ سے دکھا لیکن میں اسے نہیں چھوڑ سکتا

جس پے

اسفندیار خانزادہ اتنا ہی بولے بلاج تم نے

غلط کیا اور ہم نہیں چاہتے کہ تم ہماری بیٹی

غلط کیا اور ہم نہیں چاہتے کہ تم ہماری بیٹی  
کو ایسے لے کر جاؤں اور نہ ہم اس کی  
شادی تم سے کروانا چاہتے ہیں

ریان تو بیچارہ حقہ بقا رہ گیا اس کا دوست

*2* *1* *1* *1*

ریان تو بیچارا حقہ بقا رہ گیا اس کا دوست  
اس کے جگری یار کے نکاح میں وہ لڑکی تھی  
جس سے وہ شادی کرنا چاہتا تھا اسے  
شرمندگی ہوئی۔۔۔ اسے اب وجہ سمجھ آئی  
بلا ج کیوں اسے اتنے غصے سے دیکھتا تھا اگر

شرمندلی ہوئی۔۔۔ اسے اب وجہ مجھ الی  
بلاج کیوں اسے اتنے غصے سے دیکھتا تھا اگر  
اسے پہلے پتہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اپنے دوست  
اپنے یار کے پیار کے درمیان نا آتا اریان کو  
اس پر ترس آیا پر اس کی فیملی ابھی تک اس

اس پر ترس آیا پر اس لی یملی ابھی تک اس  
کے اور روش کے درمیان چٹان بنی ہوئی  
تھی وہ اس کی طرف بڑھا اس نے بلاج  
کے کندھے پر ہاتھ رکھا بلاج نے نم آنکھوں  
سے اسے دیکھا بلاج میں تمہارے ساتھ ہوں



سے اسے دیکھا بلاج میں مہارے ساتھ ہوں

ریان نے یہ کہا تو بلاج اس کے گلے لگا

شکریہ میرے یار شکریہ -----

بلاج میں معافی مانگتا ہوں کہ مجھے نہیں تھا پتہ

اور میں اپنی ہی بھابی پر لاہنیں مارنے لگا

اس نے چھیڑانے والے انداز میں کہا تو

بلاج مسکرایا

اب تم کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔ اس نے

پوچھا

پوچھا

میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔؟ میں رخصتی

چاہتا ہوں بلاج نے کہا تو حنین دھارا کوئی

رخصتی نہیں ہوگی اور تمہیں کس نے کہا میں

اپنی بہن کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دوں گا

اپنی بہن کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دوں گا  
حنین کی بات پر بلاج نے گھور کر اسے دیکھا  
اب آپ میں سے کوئی بھی مجھے روکنے کی  
سکت نہیں رکھتا بلاج نے سب کو باور کیا

.....

سنت نہیں رہتا بلاج کے سب لو باور لیا

بلاج تم یہ غلط کر رہے ہو پاور کے زور پر

کچھ حاصل نہیں ہوتا حنین پھر بولا

بلاج مسکرایا پاور کے زور پر یہ سب کچھ

حاصل ہوتا ہے میں نے سب کے آگے گر

گرا کر دیکھ لیا سب سے مانگ لیا پر کسی نے  
مجھے کچھ نہیں دیا کسی نے مجھے میری روش  
نہیں دی لیکن اب میں اسے خود اپنے ساتھ  
لے کر جاؤں گا۔۔۔۔۔ روش کہی نہیں  
جاؤں گا۔۔۔۔۔ بیگم بھارتیہ جی



ہے اب بس اس پیار کے واسطے مجھے روش  
دے دیں جس پے کو مل بیگم نے نم آنکھوں  
سے ایسے دیکھا پر بلاج تم نے تو اسے ٹھکرایا  
تھا وہ تنگ آ کیا تھا ان سب کا وہی بار بار  
کہنے لے (اور اب ہم بھی تنگ آ گئے ہیں، ہاں)



لہنے پے (اور اب ہم بھی تنک آلتے ہیں بانی

معاف کرو غریب کو اب)۱

پھوپھو بار بار یہی بات کیوں دہراتی ہیں

جب میں ایک بار معافی مانگ چکا ہوں تو مجھے

نہیں پتا تھا وہ میرے نکاح میں ہے اور اب

جب میں ایک بار کافی نامت چکا ہوں تو بے

نہیں پتا تھا وہ میرے نکاح میں ہے اور اب

مجھے پتہ ہے وہ میرے نکاح میں ہے تو میں

اتنا بے غیرت نہیں ہوں کہ اسے کسی اور

کے لیے چھوڑ دوں پلیز آپ سمجھیں میری

کوئل بیگم نے چہرہ پھیر لیا۔۔۔۔۔

انہوں نے چہرہ پھیرا تو بلاج نے پیچھے سے

ہگ کیا اور ان کے کندھے پر سر رکھا پلینز

پھوپھو مان جائیں میں آپ کا بیٹا ہوں جس

گ

پھوپھو مان جائیں میں آپ کا بیٹا ہوں جس  
پے کو مل بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگایا  
تم نے بہت غلط کیا۔۔۔ کو مل بیگم نے شکوہ  
کیا پلیز پھوپھو مان جائیں اس نے پھر سے  
کے کے گئے

م کے بہت غلط کیا۔۔۔ توں یس کے سنوا

کیا پلیز پھوپھو مان جائیں اس نے پھر سے  
منت کی کوئل بیگم نم آنکھوں سے مسکرائی  
اگر ان کا بھتیجا اتنے پیار سے مانا رہا تھا تو  
انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے پھر انہوں

انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے پھر انہوں  
نے ہاں میں سر ہلایا تو اسفندیار خانزادہ کو تو وہ  
پہلے ہی پسند تھا انہوں نے بھی ہاں میں سر  
ہلایا لیکن وقار صاحب اور حنین بالکل بھی نہ  
مانے بلارج کو تو حنین پر غصہ آتا۔۔۔۔۔

ہلایا لیکن وقار صاحب اور حنین بالکل بھی نہ

مانے بلاج کو تو حنین پر غصہ آیا۔۔۔۔۔

پھوپھو آپ نے کیا بولا تھا کہ گڑیا کا کوئی

بھی فیصلہ کرنے کا حق صرف میرا ہے حنین

نے کہا

لے لہا

تو کوئل بیگم نے ہاں میں سر ہلایا اور پھر وہ

بلاج سے مخاطب ہوئیں میری طرف سے

تمہیں اجازت ہے لیکن اگر حنین اجازت

دے تو اور اگر اس نے انکار کیا تو سمجھو کہ



دے لو اور اس کے انکار لیا تو بھول

میری طرف سے بھی انکار ہے کوئل بیگم

نے کہا

تو بلاج نے شعلہ بار نظروں سے حنین کی

طرف دیکھا آپ میرے بھائی ہیں کہ دشمن

طرف دیکھا آپ میرے بھائی ہیں کہ دشمن

اس نے کہا تو حنین نے ایک طرف

مسکراہٹ کے ساتھ مسکرایا اور بولا جو مرضی

سمجھ لو لیکن تمہیں روش کبھی نہیں ملے گی

آپ کی سب سے بڑی بھول ہے کہ روش

آپ کی سب سے بڑی بھول ہے کہ روش  
مجھے کبھی نہیں ملے گی وہ تو مجھے آج سے 12

سال پہلے ہی مل چکی تھی اور دوسری بات  
اب آپ بھی ترسیں گے کسی کو دیکھنے کے

اس طرح نہ اچکے نہ گناہ نہ ڈالت

اب آپ جی رہیں گے سی نو دسے گے

لیے بلاج نے اچلتی نگاہ ماہ نور پر ڈالی تو

حنین نے نا سمجھی سے بلاج کو دیکھا تم کہنا

کیا چاہتے ہو۔۔۔ حنین کو کچھ غلط ہونے کا

اندیشہ ہوا

بلاج نے کمینگی مسکرائٹ کے ساتھ کہا وہی  
جو آپ سمجھے نہیں پائے اور بہت جلد آپ  
سمجھ جائیں گے بلاج نے حنین سے کہا اور  
اماں بی کی طرف گیا چلیں میں چلتا ہوں اپنی  
شک

اماں بی کی طرف کیا چلیں میں چلتا ہوں اپنی

روش کو لے کر اماں بی نے اس کے سر پر

ہاتھ رکھا میرے بچی کو خوش رکھنا

-----بہت خوش رکھوں گا اور لوٹ کر

تب آؤں گا جب سب راضی خوشی ہمارے

۔۔۔۔۔ بہت سوس رھوں گا اور ٹوٹ کر

تب آؤں گا جب سب راضی خوشی ہمارے  
رشتے کے لیے مان جائیں گے

وقار صاحب نے اسے مخاطب کیا بلاج اپنی  
حد میں رہو روش کہیں نہیں جائے گی

رے رے یے مان جائیں گے

وقار صاحب نے اسے مخاطب کیا بلاج اپنی

حد میں رہو روش کہیں نہیں جائے گی

-----

میں بھی دیکھتا ہوں کون مجھ اسے لے



میں بھی دیکھتا ہوں کون مجھ اسے لے  
جانے سے روکتا ہے مہتاب صاحب کینزل  
رحمان ملک ریان سب وہیں موجود تھے سب  
بلاج کا یہ جنونی انداز دیکھ رہے تھے کینزل نم  
آنکھوں سے مسکراتی اسے اچھا لگا کہ بلاج

آنکھوں سے مسکرائی اسے اچھا لگا کہ بلاج  
اس کی گڑیا کا اس کی باربی ڈول کا اتنا خیال  
رکھ رہا ہے وہی اسے آنے والے طوفان  
سے بچا سکتا ہے بلاج نے روش کا آگے ہاتھ  
رکھا تو روش نے اپنے باپ کی طرف دیکھا

رکھا تو روش نے اپنے باپ کی طرف دیکھا

پھر حنین کی طرف دیکھا

نہیں روش۔۔ حنین نے اسے منع کیا جس

پے روش نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے بلاج

ن غم سے حنین کے ہاتھ کیوں

پے روس کے اپنے ہاتھ پیسے رہے بلان

نے غصے سے حنین کی طرف دیکھا اور بولا

آپ کیوں نہیں چاہتے کہ وہ میرے ساتھ

جائے

کیونکہ تم اسے ڈیزرو نہیں کرتے حنین ابھی

یہ سب افسوس ہیں کہ میں  
بھی اپنی ضد پے اڑا ہوا تھا

میں اسے ڈیزرو نہیں کرتا میں آپ کو بتاؤں  
گا کہ میں ڈیزرو کرتا ہوں دنیا کا اور کوئی بھی  
شخص اسے ڈیزرو نہیں کرتا سوائے بلاج

شخص اسے ڈیزرو نہیں کرتا سوائے بلاج  
احمد خان کے اپ مجھے ایک موقع کیوں نہیں  
دیتے جس پر حنین بولا بلاج بس بہت ہو گیا  
تماشہ بہت کروالی تم نے ہماری بے عزتی

تماشہ بہت کروالی تم نے ہماری بے عزتی  
اب تم جاؤ اور فنگشن خراب کر ہی چکے

ہو۔۔۔۔

میں نے نہیں بنایا تماشہ آپ سب بنا رہے  
ہیں اور میں لے کر جا رہا ہوں روش کو میں





سے کون روکتا ہے بلاج نے روش کا اپنے

کندھے پر لا دا اور اسے لے کر جانے لگا

حنین راستے میں آیا چھوڑو اسے نیچے اتارو

روش رونے لگی کیونکہ وہ حنین کے بغیر کہیں

روں روکے سیرمہ وہاں کے میر نہیں

نہیں جانا چاہتی تھی

نہیں۔۔۔۔۔ اس نے حنین کو پکارا روش

خاموش بلاج کی دھاڑا جس پر وہ بالکل چپ

ہو گئی

ہو گئی

دیکھا تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے میں  
تمہیں اپنی گڑیا نہیں دینا چاہتا نین نے کہا تو  
بلاج نے اس کی طرف دیکھا اس پر غصے

کرنے کا بھی حق صرف مجھے ہے اور کسی کو

نہیں آپ یہ بات سمجھ لیں

بلاج اپنی زبان سنبھال اور گڑیا کو نیچے اتارو

-----نین نے پھر سے کہا

نین نے پھر سے کہا

----- مین کے پھر سے ہوا

نہیں اب اسے نیچے نہیں اتاروں گا بلکہ میں

اسے لے کر جا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ

اپ سب میں سے مجھے کون روکتا ہے بلاج

نے یہ کہا اور تیز قدموں سے باہر نکلا حنین

اپ سب میں سے مجھے کون روکتا ہے بلاج  
نے یہ کہا اور تیز قدموں سے باہر نکلا حنین  
اس کے پیچھے لپکا تو آرمی کے کچھ جوانوں  
نے اسے پکڑ لیا لیکن اسے کوئی نقصان نہ

اس لے پیھے لپکا لو ارمی لے چھ جوانوں  
نے اسے پکڑ لیا لیکن اسے کوئی نقصان نہ  
پہنچایا بس اسے تب تک پکڑے رکھا جب تک  
بلاج روش کو لے کر گھر سے باہر نہیں نکلا  
جاتا وہ جیسے ہی گھر سے باہر نکلا اس نے

جاتا وہ جیسے ہی لھر سے باہر نکلا اس نے  
روش کو گاڑی میں ڈالا اور اتنے پیار سے رکھا  
کہ موم کی گڑیا ہو کہی چوٹ نہ لگ جائے اور  
پھر دوسری طرف آکر بیٹھا اور ڈرائیور کو بولا  
گاڑی چلاؤ۔۔۔۔ ڈرائیور زن سے بھگا کر



پھر دوسری سڑک اترنی تھی اور ڈرائیور کو بولا

گاڑی چلاؤ۔۔۔۔ ڈرائیور زن سے بھگا کر

گاڑی لے گیا پیچھے اس کے گارڈز کی گاڑی

تھی جو آرمی کی گاڑیاں تھیں

وہ پوری پروٹوکول کے ساتھ آیا اور اپنی

وہ پوری پروٹوکول کے ساتھ آیا اور اپنی

دلہن اٹھا کر لے گیا بلاج جاتے ہوئے

اسفندیار خانزادہ کو کوئی خط دے کر گیا اور بولا

کہ یہ آپ تب پڑھیے گا جب آپ کو مجھ پر

لقد مررت بالبحر في يوم من الأيام

استندیا ر حار اوہ نو نوی حط دے ر ریا اور بولا

کہ یہ آپ تب پڑھے گا جب آپ کو مجھ پر

یقین ہو ورنہ اسے پھاڑ کر پھینک دیجیے گا

بلاج نے کہا اور روش کو لے کر وہاں سے

چلا گیا تھا روش گاڑی میں بیٹھی رو رہی تھی

بلاج کا ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا اور وہ پیچھے

روش کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس نے روش

کو روتے دیکھا تو اپنے حصار میں لیا میری

جان کیوں رو رہی ہے۔۔۔ بلاج نے پوچھا



ہیں میری جان میں باطل ٹھیک ہیں۔ بلاج

نے اسے کہا

وہ ٹھیک نہیں اس نے کہا تو بلاج نے ایک

ویڈیو چلاتی اور اسے دکھاتی جہاں پر حنین ماہ

نور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا دیکھو وہ

نور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھا ہوا تھا دیکھو وہ  
دیکھو حنین بھائی بیٹھے ہوئے ہیں روش نے  
آنکھیں صاف کی جلدی سے موبائل لے کر  
حنین کو دیکھنے لگی جو ماہ نور کے ساتھ بیٹھا

ہو گیا حنین نے اس کی طرف دیکھا تو

حنین کو دیکھنے لگی جو ماہ نور لے ساتھ بیٹھا

ہوا تھا بلاج نے جو ویڈیو روش کو دکھائی تھی

وہ پہلے کی ویڈیو تھی اسے پتہ تھا کچھ ایسا

سین ہوگا تو وہ یہی کہے گی کہ حنین راضی

نہیں ہیں میں نہیں جاؤں گی اس لیے اس



ہیں ہیں ہیں ہیں جوں جوں کی جوں  
نے پہلے ہی ویڈیو بنالی تھی اور اب اسے  
دکھا رہا تھا لیکن بلاج کے جانے کے بعد  
حنین نے غصے سے ٹیبل اٹھا کر پھینکا وہ  
وہاں سے تن فن کرتا ہوا نکل گیا اس نے

وہاں سے تن فن کرتا ہوا نکل گیا اس نے

پچھے مڑ کر ماہ نور کو بھی نہ دیکھا

بلاج ماہ روش کو وہاں سے اٹھا کر سیدھا

اپنے فارم ہاؤس لے کر

آج کل کے شاہی شاہی



جی بھر لے اے دیکھا جو بہت ہی حسین لک  
رہی تھی میری جان آج بہت پیاری لک  
رہی ہو دل کرتا ہے کہ اپنے دل میں بسا لوں  
جس پر اس نے بلاج کو دیکھا اور پھر  
آنکھوں میں نمی اتر آئی آپ مجھے ایسے اٹھا

آنکھوں میں نمی اتر آئی آپ مجھے ایسے اٹھا  
کے کیوں لائے تو بلاج مسکرایا۔۔۔۔۔

آپ نے خود کہا تھا میں یونیفارم پہن کر آؤں  
دیکھو میں آرمی یونیفارم پہن کر آیا



وہی ہے جس نے جہان کے پرست

میں نے کہا تھا کہ آپ پہن کے آئیں میں

نے دیکھنا ہے اور میں نے پہننا

ہے۔۔۔ روش نے بتایا

جانان۔۔۔۔۔ دیکھیں میں آپ کو اپنے ساتھ

جانان۔۔۔۔ دیکھیں میں آپ کو اپنے ساتھ  
ہی لے کر آیا ہوں جی بڑھ کر آپ یونیفارم  
یہاں پہن سکتی ہیں یہاں میری کبرڈ میں آپ  
کو میرے سارے آرمی یونیفارمز ملیں گے تو  
اس نے منہ بسوڑا کے بولے نہیں مجھے گھر جانا



نو میرے سارے ارسی یو یقارمز میں سے نو  
اس نے منہ بسوڑا کے بولی نہیں مجھے گھر جانا  
ہے تو بلاج نے کہا اب آپ گھر نہیں جا  
سکتی آپ یہیں رہیں گی میرے پاس۔۔۔۔۔  
روش نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا مجھے گھر





الفاظ دوہرائے

ایک بار پھر کہنا اس نے پھر کہا آپ  
گندے ہو تو بلاج نے اس کے لبوں کو اپنی  
دسترس میں لے لیا اس نے آج کوئی لپسٹک  
کوئی گلاز نہیں لگایا ہوا تھا بلاج نے اسے

کوئی گلاز نہیں لگایا ہوا تھا بلاج نے اسے  
اپنے دسترس میں لیا اور اپنی شدت اس پر  
نچھاور کرنے لگا کافی دیر تک وہ اس پر  
شدت لٹاتا رہا اور پھر پیچھے ہوا گہری نظروں  
سے روش کے لبوں کو دیکھا۔۔۔ ان لبوں کو

سے روش کے لبوں کو دیکھا۔۔ ان لبوں کو

سزا دینے کا اپنا ہی مزہ ہے دیکھیں آپ کو

سزا دیتا ہوں تو کتنا مزہ آتا ہے مجھے۔۔۔۔

اسے سے پیچھے ہو کر اس نے کہا تو روش

نہیں جاکر اسے شہ گئے تھے

سزا دیتا ہوں لو لٹنا مزہ اتا ہے بھے۔۔۔۔۔

اسے سے پیچھے ہو کر اس نے کہا تو روش

نے سر جھکا لیا اسے شرمندگی ہو رہی تھی

بلاج نے اسے شرمندہ ہوتے دیکھا تو اسے

اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے آج کیا ہے تو روش نے نفی

میں سر ہلایا اج ہماری رخصتی ہوئی ہے آج

سے آپ میرے ساتھ رہیں گی میں آپ کا

شہناز آفرین



سے آپ میرے ساتھ رہیں گی میں آپ کا  
شہر اور آپ میری وائف ہیں تو اس نے نا  
سمجھی سے اسے دیکھا اور کہا رخصتی؟  
ہاں جیسی آپ کی نورآپو کی رخصتی ہوئی ہے  
ایسے ہماری بھی رخصتی ہو گئی۔۔۔۔۔بلا ج





انداز میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ پھر بولی ماما رو رہی

تھی اسے پھر یاد آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ اب چپ ہو گئی ہیں بلاج نے کہا

نہیں وہ پاپا کے گلے لگے رو رہی تھی روش

زکما

ہیں وہ پاپا سے سے رو رہی سی روس

نے کہا

میری جان اب آپ کی ماما چپ ہو گئی ہیں

----

نین رو رہے تھے اسے پھر سے یاد

نین رو رہے تھے اسے پھر سے یاد

آیا-----

نہیں رو رہے

روحی بھی رو رہی تھی----

نہیں کوئی بھی نہیں تھا رو رہا وہ ایک ایک

نہیں کوئی بھی نہیں تھا رو رہا وہ ایک ایک

کا نام لے کر بول رہی تھے اور بلاج آگے

سے جواب دے رہا تھا

وہ پھر کہتی کہ کوئی رو رہا تھا پھر اسے یاد آیا

اس کے مامو بھی رو رہے مامو رو رہے تھے

اس کے مامو جی رو رہے مامو رو رہے

غصہ کر رہے تھے نہیں وہ ٹھیک ہو گئے نہیں

مامو غصے میں ہیں تو بلاج کو پتہ نہیں کیا سو جا

اس نے پوچھا اچھا تو پھر ہم کیا کریں پھر

ہم گھر چلتے ہیں وہ چٹپٹ بولی تو بلاج مسکرایا



ہم گھر چلتے ہیں وہ چٹپٹ بولی تو بلاج مسکرایا

اب بلاج سمجھ گیا کہ وہ اب اسے گھر لے

جانے کے لیے منانے کے چکروں میں تھی

بلاج نے اس کی کمر کے گرد بازو ہاتل کیے

اور اسے ساتھ لگایا اب بولو مری جان، کیا

اور اپنے ساتھ لگایا اب بولو میری جان کیا  
کہہ رہی تھی لاج ہم گھر چلیں روش بہت  
پیار سے بولی۔۔۔

نہیں ہم گھر نہیں جائیں گے ہم یہی رہیں

گھر میں رہیں لاج ہم گھر چلیں روش بہت

گے جس پے اس نے منہ بسورا بلاج نے  
اس کے جو منہ بسوڑا کر لب نکالے تھے  
انہیں اپنی دسترس میں لیا اور ان پر اپنی  
شدت لوٹانے لگا تھوڑی دیر کے بعد وہ پیچھے

سدا ہوتا ہے لگا سوری دیرے بعد وہ پیے

ہوا اور اس سے بولا آئیں میرے

ساتھ۔۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔۔؟ روش نے پوچھا

میں آپ کو ایک جگہ لے کر جاتا ہوں بلاج

نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور چلنے لگا لاج  
میں چل لوں گی۔۔۔۔۔ نہیں میری جان یہ  
بہت ہیوی ہے آپ گر جائیں گی۔۔۔۔۔ بلال  
نے اس کے لہنگے کی طرف اشارہ کر کے

کہا تو روش کو یاد آیا کہ آج تو اس کے ساتھ  
دو گارڈز تھی۔۔۔

وہ میری ہیلپ کیپرز کدھر ہیں اس نے کہا  
تو بلاج مسکرایا آپ کو ان کی کیا

خبر ہے؟



کہ اسے کیسے پتہ -----

میری جان آپ کی رگ رگ سے واقف  
ہوں آپ شہزادی بن کے چلنا چاہتی ہیں تو  
اس نے نظریں نیچے کر لی --- روش نے  
نظر نیچے کیا تو لالچ نہ اسے کہہ سکتا تھا



نظریں نیچے کی تو بلاج نے اس کے ماتھے پر  
لب رکھے آپ میری شہزادی ہیں آپ  
میرے دل کی ملکہ ہیں آپ جیسے چاہیں اس  
گھر میں رہ سکتی ہیں۔۔۔۔۔ نہیں مجھے ماما

سڑ میں رہ سہی ہیں۔۔۔۔۔ ہیں بھے ماما

کے پاس جانا ہے۔۔۔ روش فوراً بولی

آج سے آپ یہاں رہیں گی میرے پاس

اپنے لاج کے پاس۔۔۔۔۔ کیا آپ اپنے

لاج کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو اس نے

اپنے لاج کے پاس۔۔۔۔۔ کیا آپ اپنے  
لاج کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو اس نے  
کچھ سوچا پھر بولی مجھے اتسکریم اور چاکلیٹ  
کھانی ہے لاج اپ کو سب کچھ لا کر دے  
مچھ گوال گربھر کھانے

ہاں ہے بلج آپ کو جب پھلا روئے

گا۔۔۔۔۔ مجھے گول گپے بھی کھانے

ہیں۔۔۔ اس نے ایک اور فرمائش رکھی گول

گپے بھی ملیں گے۔۔۔ بلج نے اسے کہا

اور اسے لیتا ہوا اوپر چلا گیا۔۔۔ جہاں پر ہر

اور اسے لیتا ہوا اوپر چلا گیا۔۔۔ جہاں پر ہر

طرف پھولوں سے سجایا گیا تھا اور پردے

لگا کر بہت ہی خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا

گیا تھا

یہا

لاج واؤ یہ تو بہت پیارا ہے اس سے رہا

نہیں گیا وہ فوراً بولی

میری جان یہ ہماری گولڈن نائٹ کے لیے

ہے جس پے روش نے اس کی طرف دیکھا

ہے جس پے روش نے اس کی طرف دیکھا

اور معصومیت سے پوچھا

گولڈن نائٹ کیا ہوتی ہے

میری جان آج میں آپ کو سب کچھ بتا

دوں گا بس آپ تیار رہیں روش نے نا سمجھی

میری جان آج میں آپ کو سب کچھ بتا  
دوں گا بس آپ تیار رہیں روش نے نا سمجھی  
سے بلاج کی طرف دیکھا بلاج مسکرایا آپ کو  
سب سمجھ آ جائے گی بلاج نے اسے نیچے  
اتار۔۔۔ روش ہر طرف دیکھنے لگی وہ جیسے



ہی کھوڑی آلے لی اس وقت پھولوں لی  
بارش ہوئی بلاج بھی اس کے ساتھ نیچے جا  
کر کھڑا ہو گیا وہ گول گول گھومنے لگی بلاج  
بس اس کی ادائیں دیکھ رہا تھا وہ ایسے گھوم  
رہی تھی جیسے فیری ٹیل فلموں میں پریاں

گھومتی ہیں۔۔۔ وہ ہاتھ اوپر اٹھانے وہ باہیں  
کھلے گھوم رہی تھی بلاج نے اس کی کمر میں  
ہاتھ ڈالا اور اپنے ساتھ لگایا آپ کو گھومنا  
اچھا لگتا ہے جس پر اس نے سر ہلایا آپ کو

اچھا لگتا ہے جس پر اس نے سر ہلایا آپ کو  
ڈانس کرنا تھا نا بلاج کو یاد ہے وہ مہندی پر  
اس کی ڈانس کرنا چاہتی ہے تو اس نے  
سر ہلایا بلاج نے میوزک پلیر ان کیا اور اس

سرہلایا بلاج نے میوزک پلیر ان کیا اور اس  
کے ساتھ موو کرنے لگا اور اسے بھی کروا  
رہا تھا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنسی بلاج کو اس  
کی کھلکھلاہٹ بہت پسند آئی اس نے دوبارہ  
سرہلایا بلاج نے میوزک پلیر ان کیا اور اس

کی کھلکھلاہٹ بہت پسند آئی اس نے دوبارہ  
سے وہی سٹیپ کیا وہ پھر کھلکھلائی بلاج نے  
اس کو اپنے بازو میں اٹھایا اور گول گول  
گھومنے لگا جس پر اس کے کھلکاری ہر طرف

گھومنے لگا جس پر اس کے کھلکاری ہر طرف  
گو نجی بلاج کو وہ اک مکمل منظر لگا جہاں  
اس کی جان اس کی باہوں میں کھلکھلا کر  
ہنس رہی تھی بلاج نے کہاں سوچا تھا وہ  
کسی کے لئے اتنا جنون ہو جا ئے گا کسی کے

ہس رہی تھی بلال کے لہاں سوچا تھا وہ  
کسی کے لیے اتنا جنونی ہو جائے گا کسی کے  
عشق میں پاگل ہو جائے گا سب کچھ  
فراموش کر دے گا وہ جو غصے میں رہنے والا  
کبھی کسی کی نہ سننے والا جب پیار میں پڑا تو وہ

ن میں پاں ہو جائے گا تب پھ

فراموش کر دے گا وہ جو غصے میں رہنے والا  
کبھی کسی کی نہ سننے والا جب پیار میں پڑا تو وہ  
کیا سے کیا بن گیا تھا وہ بچوں والی حرکتیں  
کرتا تھا ویسی حرکتیں کرتا تھا کہ لگتا تھا جیسے



کیا سے کیا بن گیا تھا وہ بچوں والی حرکتیں  
کرتا تھا ویسی حرکتیں کرتا تھا کہ لگتا تھا جیسے  
کہ کوئی پاگل ہو واقعی وہ پاگل تو تھا اپنی  
روش کے لیے بلاج اس میں اتنا مگن تھا  
کہ اسے ہوش رہنا رہا روش کہ نہ بھڑکتا رہنا

روش کے لیے بلاج اس میں اتنا مکن تھا  
کے اسے ہوش نا رہا روش کو نیچے بھی اتارنا  
ہے۔۔۔۔۔

مجھے چکر آرہے ہیں۔۔۔۔۔ روش نے اسے

مجھے چکر آ رہے ہیں۔۔۔۔۔ روش نے اسے  
کہا

بلاج نے اسے نیچے اتارا تو وہ اس کے سینے  
پر سر رکھ کر کھڑی ہو گئی بلاج اس کی کمر

پر سر رہ کر سڑی ہوئی بلان اس کی کر  
سہلانے لگا اس کی کر واضع تھی کیونکہ پچھلا  
گلہ کافی ڈیپ تھا بلان آہستہ آہستہ اس کی کر  
پر ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔۔ اب اس کا نشانہ  
روش کی کرتی کی ڈوریاں تھی وہ آہستہ آہستہ



بلاج کے جانے کے بعد فنکشن ختم کر دیا گیا  
اور سب اپنے گھروں کو لوٹ گے۔۔۔۔۔  
فیملی والے سب ہال میں بیٹھے ہوئے تھے  
اور ہر کوئی صرف ایک دوسرے سے نظریں

بلاج کے جانے کے بعد فنکشن ختم کر دیا گیا  
اور سب اپنے گھروں کو لوٹ گے۔۔۔۔۔  
فیملی والے سب ہال میں بیٹھے ہوئے تھے  
اور ہر کوئی صرف ایک دوسرے سے نظریں

چرا رہا تھا اور حنین وہ تو چکر پر چکر کاٹ رہا

تھا کسے پتہ تھا یہ سب وہ کرنے والا ہے

حنین نے پوچھا سب خاموش ہوئے میں

پوچھ رہا ہوں کہ کون کون جانتا تھا کہ وہ یہ



پوچھ رہا ہوں کہ کون کون جانتا تھا کہ وہ یہ

سب کرنے والا ہے وہ دھاڑا تو اماں بی

بولیں ارے میاں کیا ہو گیا ہے کیوں مجھ

بورھی پر اتنا غصہ کر رہے ہو

اووووہو۔۔۔۔۔ اماں بی میں کیسے بھول گیا

اووووہو۔۔۔۔۔ اماں بی میں لیسے بھول لیا

اس کا مطلب اپ سب جانتی تھی

ہاں میں جانتی تھی میں تم لوگوں کی بڑی

ہوں جو میں فیصلہ کروں گی وہی ہوگا انہوں

نے اپنے بڑے ہونے کا رعب دیکھایا

ہوں جو میں یصلہ سروں کی وہی ہوگا اہوں

نے اپنے بڑے ہونے کا رعب دیکھایا

اچھا تو آپ اپنے لاڈلے کا ساتھ دیں گی

اماں بی نے اس کی طرف دیکھا بچہ لاڈلا تو تو

بھی میرا ہے تیرے کہنے پر ہم نے تیری

بھی میرا ہے تیرے کہنے پر ہم نے تیری  
رخصتی کروادی اب اس کے کہنے پر اس کی  
کروادی اس میں ہمارا کیا قصور تم سب مجھ  
معصوم پر چڑ دوڑتے ہو اور کوئی نہیں ملتا تم  
لوگوں کو اماں بی نے نقلی آنسو صاف کرتے

نوٹوں نو اماں بی کے سنی اسو صاف کرے

ہوئے کہا انہیں ایسے نوٹنکی کرتے دیکھ کر

وقار صاحب نے سر جٹکا وہ اپنی ماں کے

رگ رگ سے واقف تھے حنین نے انہیں

دیکھا اور کہا اماں بی آپ نے ایسا کیوں کیا

دیکھا اور کہا اماں بی اپ لے ایسا یوں لیا  
تو اماں بی نے کہا بچے وہ روتا تھا تم لوگوں  
کو کیا پتہ وہ کتنی بار میرے پاس آیا ہاتھ  
جوڑے میرے پاؤں پکڑے اور تو اور کتنی  
منشیں کرتا تھا روتا تھا وہ تم سب بھی تو

منہیں کرتا تھا روتا تھا وہ تم سب بھی تو  
جانتے ہو تم سب کی بھی تو اس نے کتنی  
منہیں کی تم لوگ پتھر کے کیوں بن گئے ہو  
اس نے جو کیا وہ مان رہا ہے اپنی غلطی تم  
بھی، تو رات سوچو کہ روش رکھ، حفاظت

اس لے جو لیا وہ مان رہا ہے اپنی عظمیٰ م

بھی تو یہ بات سوچو کہ روش کی حفاظت

ضروری ہے اور وہ اس کی حفاظت کر سکتا

ہے اماں بی نے سب کو سمجھایا

میں سمجھتا ہوں کہ اس کی حفاظت کر سکتا



ہے لیکن جو اس کے الفاظ -----؟  
تم بار بار اس بات پہ کیوں اڑ جاتے ہو پہلے  
اسے نہیں تھا پتہ تو بس بول دیا اب تو تم  
اس کا پیچھا چھوڑ دو سمینہ بیگم نے کہا تو اس  
نہیں یقیناً یہ اس کا کہنا ہے

اس کا پیچھا چھوڑ دو مینہ یم کے لہا لو اس

نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا موم یہ

آپ کہہ رہی ہیں

ہاں میں کہہ رہی ہوں میرا بچہ تم لوگوں کے

آگے ہاتھ جوڑتا رہا تڑپتا رہا کہ اس کی روش

آگے ہاتھ جوڑتا رہا تڑپتا رہا کہ اس کی روش  
کو اس سے دور نہ کرو تم سب نے نہ سنی  
اب وہ جب خود لے کر گیا ہے تو یہاں پر  
بیٹھ کر ایک دوسرے سے لڑنے کے بجائے  
ان کی خوشیوں کے لئے دعا کرو۔۔۔۔۔

اب وہ جب خود لے کر لیا ہے تو یہاں پر  
بیٹھ کر ایک دوسرے سے لڑنے کے بجائے  
ان کی خوشیوں کے لیے دعا کرو۔۔۔۔۔  
وقار صاحب نے اپنی بیگم کو بیٹے کی وکالت  
کرتے دیکھا تو انہوں نے کہا بیگم آپ اس کا

وہاں صاحب نے اپنی سیم کو بیٹے کی وہاں  
کرتے دیکھا تو انہوں نے کہا بیگم آپ اس کا  
ساتھ دے رہی ہیں جس پر انہوں نے کہا  
نہیں میں اس کا ساتھ نہیں دے رہی میں  
آپ کو ایک حقیقت بتا رہی ہوں آپ نے

آپ کو ایک حقیقت بتا رہی ہوں آپ نے

دیکھا نہیں ہمارا بیٹا پہلے کیسا تھا اور اب

کیسے ہو گیا ہر ایک سے ملتا اٹھتا بیٹھتا ہنستا

کھیلتا میرا بچہ پہلے وہ اپنے آپ میں مگن رہتا

تھا آپ کو خوشی نہیں ہوتی کہ وہ اتنے پیار

تھا آپ کو خوشی نہیں ہوتی کہ وہ اتنے پیار  
سے ہم سب سے مل بیٹھ کر بات کرتا ہے  
اگر وہ روش کی وجہ سے اتنا تبدیل ہو گیا ہے  
اتنا بدل گیا ہے تو ہمیں اور کیا چاہیے آپ

اتنا بدل لیا ہے لو ہمیں اور لیا چاہیے آپ  
سب کیوں اب اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں  
چھوڑ دیں جان اس کی رہنے دیں اسے بھی  
خوش کیا اس کا خوشیوں پر حق نہیں ٹمینہ  
بیگم پھٹ پڑیں وہ ایک ماں تھیں اور اپنے



خوش کیا اس کا غویوں پر سن نہیں دیتا

بیگم پھٹ پڑیں وہ ایک ماں تھیں اور اپنے

بیٹے کی حالت سے واقف تھیں

یہ آپ کہہ رہی ہیں ہم نے تو اس کے لیے

خوشیاں ہی چنی تھی اس نے خود ہی اسے

خوشیاں ہی پی سی اس کے خود ہی اسے

ٹھکرایا تھا وقار صاحب نے انہیں ٹوکا

اب وہ خود ہی تو اسے اپنا رہا ہے آپ

خوش کیوں نہیں ہوتے کیا آپ چاہتے تھے

کہ اس پر طلاق کا دبا لگے اور پھر جا کر اس

کی کہیں اور شادی ہو آپ نے ریان کو بتایا  
تھا کہ روش اس کے نکاح میں ہے

بلاج نے روش کو نیچے اتارا اور اپنے سینے

سے لگا لگا کر اسے زبردستی گھبراتا روش کے

سے لگایا پھر اس نے اسے کھمایا تو روش کی  
کمر بلاج کی طرف ہوئی بلاج نے اسے دوبارہ  
سے اپنے سینے سے لگایا میری جان۔۔۔۔۔ وہ  
اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھوڑی دیر  
بعد اس کا روح پھیرا اور اس کی ماتھے پر

بعد اس کا روح پھیرا اور اس کی ماتھے پر  
لب رکھے بلاج نے اسے اٹھایا اور لے جا  
کر ٹیبل پر بٹھایا اسے پتہ تھا روش کے کھانے  
کا ٹائم ہے بلاج نے اسے ڈائننگ ٹیبل پر  
بٹھاما جو چھوٹا سا وہں پر سیٹ کیا گیا تھا

کا نام ہے بلال کے اسے واسنک یہل پر

بٹھایا جو چھوٹا سا وہیں پر سیٹ کیا گیا تھا

اور اس کے لیے پلیٹ میں کھانا ڈالا اور

اسے کھلانے لگا وہ بہت ہی روب سے کھانا

کھا رہی تھی بلال ایک چمچ اس کے منہ میں

کھا رہی تھی بلاج ایک چمچ اس کے منہ میں

ڈالتا اور پھر خود کھاتا وہ مسکرا کر کھانا کھا

رہی تھی بلاج اسے ایسے کھانا کھلا رہا ہے

جیسے ذبح کرنے سے پہلے بکرے کو خوب چارا

کے لئے تیار کیا جاتا ہے

جیسے ذبح کرنے سے پہلے بکرے کو خوب چارا

کھلاتے ہیں اور وہی ہونے والا تھا

بلاج نے کھانا کھایا اور خود بھی کھایا

کھانے کے بعد بلاج نے اس کا منہ صاف



کھانے کے بعد بلاج نے اس کا منہ صاف  
کیا اور پھر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے  
چلیں میری جان۔۔۔۔۔ روش نے پوچھا

کہاں جانا ہے لاج۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
الاج کہ حال، آپ کو تگ جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پوچھا ہاں دونوں چلیں گے

بلاج نے اسے کرسی سے کھڑا کیا وہ جیسے ہی

کھڑی ہوئی بلاج نے اسے اپنی باہوں میں

اٹھا لیا

لاج مجھے نیچے اتاریں میں گر جاؤں گی

اٹھالیا

لاج مجھے نیچے اتاریں میں گر جاؤں گی

-----

نہیں آپ کا لاج آپ کو کبھی گرنے نہیں

دے گا میری جان بلاج نے کہا اور دوبارہ

دے گا میری جان بلانے ہاں اور دوبارہ  
سے اس کی ماتھے پر لب رکھے بلانے کچھ قدم  
لیتا ہوا اس طرف گیا جہاں پر پردے لگا کر  
خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا بلانے  
جیسے ہی پردے ہٹائے تو اندر ایک میٹرس

جیسے ہی پردے ہٹائے لو اندر ایک میٹرس  
فلور پر بجھا کر اس کے آگے پیچھے پھولوں کی  
پتیاں اور بیج میں پیارے سے دو ٹاول سے  
ڈگ بنا کر رکھے گئے تھے اور ان پے بڑا سا  
دل بنایا گیا تھا ہر طرف مومبتیاں تھی ہر

دل بنایا گیا تھا ہر طرف مومبتیاں تھی ہر  
طرف پھول بچھے تھے سنٹر میں گول بڑا سا  
پانی کا ایک ڈیکوریشن پیس تھا جس میں پانی  
پڑا ہوا تھا اس میں دیے تیر رہے تھے بہت  
سارے مناظر پیش کرتے تھے

پڑا ہوا تھا اس میں دیے تیر رہے تھے بہت  
ہی پیارا منظر پیش کر رہے تھے روش آنکھیں  
پھاڑ کے آگے پیچھے دیکھ رہی تھی لاج یہ تو  
بہت پیارا ہے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے لکھ آئے تھے کہ

ہاں میری جان لیکن آپ سے کم۔۔۔۔ اس

دنیا میں بلاج احمد خان کے لیے اس کی

پٹھانی سب سے زیادہ پیاری ہے۔ بلاج نے یہ

کہا اور اسے نیچے اتارا وہ آگے پیچھے گھوم کر

دیکھنے لگا اس سے کہ تیرے خشتہ سے آنک



دیکھتے تھے اسی اس بیچاری کو لو حوسی ہوئی لہ

بلاج نے اس کے لیے اتنے پیارے گلاب

کے پھول لائے ہیں اسے گلاب کے پھول

بہت پسند تھے وہ اپنی ماں سے اکثر گجرے

بنوا کر پہنا کرتی تھی بللاج ایک طرف گیا



ہاں لاج کی پٹھانی یہ آپ کے لیے ہیں آپ  
کو پسند ہیں نا تو وہ چہکی اور بلاج کی گردن  
میں باہیں کا ہار بنایا اور اس کے ساتھ لگی  
بہت اچھے ہیں وہ اتنی چھوٹی سی تھی کہ

بہت اچھے ہیں وہ اسی پھولی سی سی لہ  
بلاج نے اس کی کمر میں بازو حاہل کر کے  
اسے اوپر اٹھایا تاکہ وہ آرام سے اس کے  
گلے میں باہیں ڈال سکے روش اس حرکت پر  
مسکرائی پھر بولی لاج آپ اتنے بڑے کیوں

راہی پھر بولی جان آپ کے برے یوں

ہیں تو لاج نے اسے دیکھا اور پھر آگے پیچھے

دیکھنے لگا اب اس کا وہ کیا جواب دیتا میری

جان آپ اتنی چھوٹی کیوں ہے کیونکہ میں

چھوٹی ہوں نا اس لیے میں چھوٹی ہوں ابھی

بھڑکی ہوئی، اس نے اس کے لیے میں بھڑکی ہوئی اس کی

میں بڑی نہیں ہوئی ابھی میں 18 کی نہیں

ہوئی اس نے بتایا تو بلاج نے آنکھیں پھاڑ کر

اسے دیکھا 18 کی نہیں ہوئی... بلاج نے

پوچھا۔۔

یہ بری ہیں، بری ہیں، بری ہیں 18 کی ہیں  
ہوئی اس نے بتایا تو بلاج نے آنکھیں پھاڑ کر  
اسے دیکھا 18 کی نہیں ہوئی... بلاج نے  
پوچھا۔۔

نہیں میں اگلے مانتھ 18 کی ہو جاؤں گی ابھی

نہیں میں اگلے مانتھ 18 کی ہو جاؤں گی ابھی

میں 17 کی ہوں اس نے کہا تو بلاج کو جی

بھر کر اس پر پیار آیا اور اس کے ماتھے پہ

اپنے لب رکھے میری جان کوئی بات نہیں

لکھتے ہیں کہ یہ ہے





میں بتاتا ہوں وہ کیسے بلال نے کہا اور اس  
کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے لیا اب وہ  
اس پر اپنا آپ نچا اور کرنا چاہتا تھا بہت رہ  
لیا تھا اس نے اس سے دور اب اسے اپنا  
بنا کر ہی وہ گھر جانے والا تھا کیونکہ اسے تہ

لیا تھا اس نے اس سے دور اب اسے اپنا  
بنا کر ہی وہ گھر جانے والا تھا کیونکہ اسے پتہ  
تھا کہ اسے اپنا بنا لیا گھر جا کر کوئی بھی اسے  
اس کی روش سے دور نہیں کرے گا لیکن وہ  
بنا اسے اپنا بنائے لے گیا تو سب مل کر

بنا اسے اپنا بنائے لے کیا تو سب مل کر  
اسے پھر سے اس سے دور کر دیں گے اس  
لیے تو بلاج نے یہ پلان کیا تھا کہ آج ہی  
رخصتی کر کے لایا گا اور آج ہی وہ اپنی  
جان پر اپنی مہر لگا دے گا بلاج نے ہاتھ

اس کی کمر سے اوپر لے جاتے ہوئے اس کی  
ڈوری کھول دی ڈوری کھولنے کے بعد بلاج  
نے اسے پیچھے کیا اور اس کے سر سے پن  
اتار کر دوپٹہ اتارا -----

اتار کر دوپٹہ اتارا -----

لاج کیا کر رہے ہیں وہ گہرے گہرے

سانسوں کے درمیان بولی

لاج کی چندہ بس دیکھتی جاؤ لاج کیا کرتا ہے

بس مجھے محسوس کرو اس پر وہ کانپ گئی

جس بے سوس کرو اس پر وہ کاپی

لاج یوں نا کریں۔۔۔۔۔ روش کانپتی ہوئی

بولی

نہیں میری جان آج سب کچھ ہوگا کیونکہ اگر

میں نے یہ نہ کیا تو آپ مجھ سے دور ہو جائیں

گئی اور آپ کو میں دور نہیں کر سکتا اگر  
ہمارے درمیان کوئی مضبوط رشتہ مضبوط  
بندھن بن جائے گا میں آپ کی روح میں اتر  
جاؤں گا تو کوئی آپ کو مجھے سے دور نہیں کر



جاؤں گا لو لولی آپ لو جھے سے دور نہیں کر

سکے گا دور کرنے سے پہلے سو بار سوچیں

گے-----

آپ چاہتی ہیں وہ سب مجھے آپ سے دور کر

دیں جس پر روش نے نفی میں سر

ہلایا۔۔۔۔۔

پھر اس نے نرمی سے اس کے زیور

اتارے جو زیادہ ہیوی نہیں تھے اسے پتہ تھا

اس کی جان ہیوی جو لری نہیں پہن سکتی

اس لی جان ہیومی جو لری نہیں پہن سلتی  
اور اوپر سے اتنا ہیومی ڈریس تو وہ الریڈی  
اسے پہنا چکا تھا بلاج نے اس کے گلے سے  
ہار نکالا اور وہاں پر اپنے لب رکھے پھر وہاں  
پر ایک پینڈنٹ پہنایا -----

پر ایک پینڈنٹ پہنایا -----

یہ میری جان کی منہ دکھائی بلاج نے کہا

وہ کیا ہوتی ہے لاج اس نے معصومیت

سے پوچھا ----- بس پتہ چل جائے گا

میری جان کو تھوڑا خود کو بڑا ہونے دو پھر

میری جان لو ٹھوڑا حود لو بڑا ہولے دو پھر

میں میری جان کو سب کچھ بتاؤں گا بلاج

نے پھر اس کے پنڈنٹ پر اپنے لب رکھے

۔۔۔ اس کا چہرہ دوسری طرف پھیرا اور

اسے پیچھے سے ہگ کیا اسے ہگ کر کے

دوری اس کے بندے پر رچی اور بولا ان

تو مجھے اپنے پاس آنے دیں گی نا آج تو نہیں

روکیں گی نا تو روش بولی آپ کو میں کب

روکتی ہوں تو بلاج مسکریا یہ بات بھی ٹھیک

کہی میری جان آپ تو مجھے کبھی روک ہی

ہی میری جان اپ لوہے جی رول ہی  
نہیں سکتی بلاج نے یہ کہا اور مسکرایا پھر  
بلاج نے اسے اٹھایا اور بیڈ پر لے گیا وہاں  
جا کر اسے لٹایا لاج یہ چوب رہے ہیں اس  
نے اپنے لہنگے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ کوئی

بات نہیں بلاج کی جان بس تھوڑی دیر اس  
کے بعد یہ سب آپ کی وجود سے الگ ہو  
جائیں گے بلاج نے یہ کہا اور اسے بیڈ پر  
لٹایا اس کا دوپٹہ اور الریڈی وہ وہی فرش پر



لٹایا اس کا دوپٹہ اور اس پر وہ وہی سرس پر

پھینک چکا تھا پھر اس نے دیکھا کہ روش

کمفر ٹیبل نہیں ہے تو اس نے آرام سے اس

کے بلاؤز کے ڈوری جو پہلے ہی کھل چکی تھی

اس کے شولڈر سے اس کا وہ بلاؤز اتارا تو

اس لے سولڈر سے اس کا وہ بلاؤز اتارا تو

روش نے اس کی طرف دیکھا لاج نہ کریں

مجھے شرم آتی ہے

کوئی بات نہیں جان میں آپ کا ہسبینڈ ہوں

ہسبینڈ سے شرماتے نہیں ہیں اس نے روش

ہسبینڈ سے شرماتے نہیں ہیں اس نے روش  
کو کاٹل کیا -----

تو اس نے سر ہلایا بلاج اس پے جھک آیا  
اور اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے  
لایا پھر وہ جا بجا اس پر اپنا لمس چھوڑا

اور اس کے بول تو اپنی دسرس میں سے  
لیا پھر وہ جا بجا اس پر اپنا لمس چھوڑنے  
لگا روش کو اپنی سانس بند ہوتی ہوئی محسوس  
ہوئی کیونکہ بلاج کے لمس میں بہت شدت  
تھی وہ اس نے بلاج کے کالر سے پکڑ کر

تھی وہ اس نے بلاج کے کالر سے پکڑ کر  
اسے پیچھے کیا اس نے ابھی تک آرمی یونیفارم  
پہنا ہوا تھا بلاج پیچھے ہٹا جلدی سے اپنے  
شوز اتارے شوز اتار کر اس نے اپنی شرٹ

شوز اتارے شوز اتار کر اس نے اپنی شرٹ

اتار کر ایک طرف پھینکی اب وہ صرف

بنیاں میں تھا اور دوبارہ سے روش کے اوپر

جھکا روش کو الجھنے لگی

”جھک کر شوز اتار کر اس نے اپنی شرٹ

بلاج نہ کریں روش نے اس بار اس کا پورا  
نام لیا تو بلاج نے آنکھیں اٹھا کر اس کی  
طرف دیکھا اور کہا بلاج نہیں صرف لاج  
آپ مجھے لاج پکارا کریں اس کے علاوہ میں

اپ مجھے لاج پکارا لریں اس لے علاوہ میں  
آپ کے منہ سے اپنا کوئی اور نام نہ سنوں  
بس لاج آپ مجھے پکاریں گی تو روش نے  
حیرانگی سے اسے دیکھا لیکن آپ کا نام تو  
بلاج ہے۔۔۔۔۔



بلاج ہے۔۔۔۔۔

ہاں باقی سب کے لیے بلاج لیکن آپ کے  
لیے میں صرف لاج ہوں بلاج نے اسے ٹوکا  
تو وہ منہ بسور کر رہ گئی اس نے منہ بسورتے  
وقت اپنے لب ایسے باہر نکالا کہ بلاج نے

وقت اپنے لب ایسے باہر نکالا کہ بلاج نے  
اس کے لب کو اپنے لبوں میں دبا لیا اور  
ان پر اپنی شدت لٹانے لگا پھر بلاج کو کچھ  
سوچا اس نے اسے مخاطب کیا روش اپنی  
ذرا زمان تو دکھاؤ جس پر روش نے نہ سمجھی

سو جا اس نے اسے محاسب کیا روس اپنی  
ذرا زبان تو دکھاؤ جس پر روش نے نہ سمجھی  
سے اسے دیکھا تو اس نے کہا زبان باہر نکالو  
دیکھو میں آپ کے لیے کیا لایا ہوں آنکھیں  
بند کرو اس نے آنکھیں بند کی لیکن زبان نہ

بند کرو اس کے اسیں بندی میں زبان نہ

نکالی زبان باہر نکالو میں آپ کو کچھ دوں تو

وہ بولی کیا ہے -----

بلاج بولا یاد ہے وہ چاکلیٹ جو میں نے آپ

کو کھلائی تھی تو روش نے زور و شور سے سر

کو کھلائی تھی تو روش نے زور و شور سے سر  
ہلایا وہ لایا ہوں آنکھیں بند رکھو اور زبان باہر  
نکالو روش نے زبان باہر نکالی اور بلاج احمد  
خان جو اسی تاق پر بیٹھا تھا اس نے اس کی  
زبان کو اپنی گرفت میں لے لیا اور ماہ روش

لگا تو روس کے زبان باہر نکالی اور بلاج احمد

خان جو اسی تاق پر بیٹھا تھا اس نے اس کی

زبان کو اپنی گرفت میں لے لیا اور ماہ روش

کو تو سانس لینا مشکل ہو گیا وہ بلاج کو تھپڑ

مارنے لگی لیکن بلاج کہاں پیچھے ہونے والا

مارنے للی لیکن بلاج کہاں چھے ہونے والا

تھا وہ اپنی شدت ساری اس پر لٹا کر پیچھے

ہٹا اور اسے دیکھنے لگا جو بیٹھ کر اپنے منہ

صاف کر رہی تھی آپ گندے ہیں آپ

گندے ہیں یہ کیا کیا آپ نے مجھے دھوکہ دیا

صاف لر رہی تھی آپ کندے ہیں آپ  
گندے ہیں یہ کیا کیا آپ نے مجھے دھوکہ دیا  
وہ ایسے بولی تو بلاج مسکرایا جان دھوکا نہیں  
دیا آپ کی جو فرٹ فرٹ کرتی زبان ہے اس کو سزا  
دی ہے جب بھی دیکھو فراٹے بڑھتی رہتی



دی ہے جب کی دوسو روپے بری رومی  
ہے بلاج نے کہا تو روش نے اسے کہا آپ  
گندے ہیں -----

نہیں میری جان گندہ نہیں ہوں یہ تو میرا حق  
بتا ہے بلاج نے کہا اور دوبارہ سے اس کے

بتا ہے بلاج لے لہا اور دوبارہ سے اس لے  
لبوں پر جھک گیا اور اس بار اس نے روش  
کو نیچے لٹا کر خود وہ اوپر لیٹا وہ ننھی سی جان  
اس کے وزن کے نیچے دب گئی اور حرکت  
بھی نہ کر سکی بلاج کو مزہ آ رہا تھا اسے ایسے

بھی نہ کر سکی بلاج کو مزہ ا رہا تھا اسے ایسے

تنگ کرنے میں پھر بلاج اس سے پیچھے ہٹا

اور بولا جائے چینج کر کے آئیں۔۔۔۔۔

میں کہاں چینج کروں۔۔۔۔۔ اس نے

پوچھا

میں کہاں پیج کروں۔۔۔۔۔ اس نے

پوچھا

وہ دیکھیں ساتھ ایٹج واش روم ہے۔۔۔۔۔

یہ یہاں پر کیسے آیا۔۔۔۔۔ اسے حیرت ہوئی

یہ یہاں پر سیسے آیا۔۔۔۔۔ اسے حیرت ہوئی  
۔ بس میری جان کچھ بھی بنوا سکتا ہوں آپ  
کے لیے چلے جائیں وہ اٹھی اور وہاں پر گئی  
کیونکہ سچ میں وہاں پر ایٹج واش روم تھا ایسا  
لگتا تھا نیا نیا بنوایا گیا ہو روش بھاگتی ہوئی

لگتا تھا نیا نیا بنوایا گیا ہو روش بھالکتی ہوئی  
اندر چلی گئی تو بلاج مسکرایا آج تو اس نے  
اپنی جان کی زبان کو بھی سزا دی تھی پھر  
بلاج نے اپنے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرا ویسے  
میری جان کی زبان جتنی فڑاٹھے برتی ہے

میری جان کی زبان کی رائے بری ہے

اتنی ہی میٹھی ہے بلاج نے کہا اور پھر قہقہہ

لگایا اس کے قہقہہ کی آواز اندر تک آ رہی

تھی روش نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا

اسے اب شرم آ رہی تھی روش جلدی آؤ

اسے اب شرم آرہی تھی روش جلدی او  
باہر بلاج نے جب دیکھا کہ کافی ٹائم ہو گیا وہ  
باہر نہیں آرہی تو اس نے اسے پکارا جو اندر  
کھڑی اب ہمت جمع کر رہی تھی کہ باہر کیسے  
جائے کیونکہ اس وہاں پہ کچھ بھی پہننے کو نہیں



جانے کیونکہ اس وہاں پہ کچھ بھی پہنے کو نہیں

ملا وہ صرف باتھ روب میں تھی اس نے ہلکا

سا دروازہ کھولا اور منمننائی لاج میرے

کپڑے نہیں ہیں

لاج کو اور کہا جاسے تھا وہ لولا مری جا۔

پڑے نہیں ہیں

بلاج کو اور کیا چاہیے تھا وہ بولا میری جان

جو ہے اسی میں باہر آجاؤ۔۔۔۔۔

نہیں لاج اس میں باہر نہیں آؤں گی

۔۔۔۔۔

-----  
کچھ نہیں ہوتا باہر آجاؤ بلاج نہ اسے کہا تو  
اس نے نفی کی نہیں میں نہیں آؤں گی  
روش باہر آتی ہو کہ میں اندر آؤ بلاج کے  
اسے تنبیہ کی تو چھوٹے چھوٹے قدم لیتی

روش باہر آتی ہو کہ میں اندر آؤ بلاج کے  
اسے تنہی کی تو چھوٹے چھوٹے قدم لیتی  
ہوئی باہر آئی جسے دیکھ کر بلاج کے منہ سے  
واؤ نکلا کیونکہ وہ بہت ہی پیاری لگ رہی  
تھی اس کے بال کھلے تھے اور اس نے ہاتھ

ھی اس لے بال لھلے کھے اور اس نے باتھ

روب پہنا ہوا تھا بلج تیز قدموں سے اس

تک پہنچا اسے کمر سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اس

کی ٹانگیں اپنے گرد باندی پھر وہ اس کے

لبوں پر جھک گیا اس بار اس کے لمس میں

اتنی شدت تھی کہ روش کی آنکھوں میں آنسو  
آگئے اور بلاج نے جب اس کی آنسو محسوس  
کیے تو وہ اس سے پیچھے ہوا جان آپ اتنی  
پیارے کیوں ہیں دل کرتا ہے کہ آپ کو کھا

جاؤں اپنے دل میں چھپا لو دل کرتا ہے آپ  
میں اتر جاؤں آپ کے انگ انگ کو میں اپنے  
نام سے مہکا دوں اپنے لمس سے آپ کو پورا  
مہکا دوں کیا کہتی ہیں پھر آج یہ کام بھی کر

اس لیے نہ کہ تیرے لیے نہ سمجھ

ہاں روں یہ بھی ہیں ہر اس یہ نام کی ر  
لیں بلاج نے کہا تو روش نے نا سمجھی سے  
اسے دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اس کو تو کچھ  
سمجھ میں بھی نہیں تھا آ رہا بلاج نے اس  
کے بازو اپنے گلے میں باہوں کی طرح حائل



لے بازو آپے ملے میں باہوں لی طرح حامل  
کیے اور اسے لیے وہ بیڈ پر آیا اور ایسے ہی  
اسے بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے اوپر چھا گیا  
وہ سے اپنا بنا کر ہی دم لینے والا تھا اس نے  
روش کے جسم پہ جا بجا اپنا لمس چھوڑا پھر

اس کا ہاتھ روب کو کھولا جس پر روش  
مسنائی لاج نہیں جس پے وہ بولا نہیں لاج  
کی جان آج نہیں آج سب پردے ہٹیں گے  
اور آج میں آپ کی روح تک اتر جاؤں گا  
لاج نکالے رکھو گے لاج

اور آج میں آپ کی روح تک اتر جاؤں گا  
بلاج نے کہا اس پر جھک گیا اس بار اس  
کے لمس میں دیوانگی تھی وہ دیوانوں کی طرح  
اس کا ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا اس  
نے اس کے دل کے مقام پر لب رکھے

اس کی نو ماہٹوں کو محسوس کرنے لگا وہ جا  
بجا اپنا لمس اس پر چھوڑنے لگا روش کی چیخ  
نکلی کیونکہ بلاج نے اسے بانٹ کیا تھا اور  
اس بانٹ کی اتنی شدت تھی روش کی  
ہنکے نے گہرے چنے سے کچھ

آنکھیں نم ہو گئی اور وہ چیخ پڑی اس کی چیخ  
سن کر بلاج اوپر ہوا اور اسے دیکھا اس نے  
اتنا بھی زور نے نہیں بانٹ کیا جتنا اس کی  
جان چیخ رہی ہے اور اس کے لبوں پر

کے گونگے ہونے کی وجہ سے آ

جھک گیا جان ابھی بس اتنا ہی اور آپ

نے چیخنا شروع کر دیا آگے کیا ہوگا بلاج نے

یہ کہا اور دوبارہ سے پھر وہ اس میں گم ہوتا

چلا گیا اس نے اپنی ساری شدتیں اس پر

چلا لیا اس نے اپنی ساری شدیں اس پر  
انڈیل دی اور روش کی سسکاریاں پوری فضا  
میں گونجنے لگی بلاج نے اس کی سسکاریاں  
سنی تو اور زیادہ شدت سے اس پر حاوی

ہوا۔۔۔۔۔

وہ اسے حاصل کر چکا تھا اور اب اس پر  
بہت پیار سے اپنا لمس چھوڑا تھا روش پر  
واپس سے اپنا لمس چھوڑ کر اپنی شدت لٹا  
کر وہ پیچھے ہوا تو روش ایک طرف ہوئی بلاج



رودہ پیسے ہوا تو دونوں ایک سرگرمی جان

نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا جان

کہاں جا رہی ہیں ابھی تو میرے پاس آئی

ہیں اس نے دونوں پر کبیل اڑایا اور اسے

اپنے ساتھ لگا لیا ماہ روش رو رہی تھی اور

اپنے ساتھ لایا ماہِ روسِ رو رہی سی اور

اسے روتا دیکھ بلاج کو خود پر غصہ آیا اس

نے روش کا چہرہ اپنی طرف کیا تو روش نے

جھٹک دیا روش یہ نہ کریں دیکھیں ابھی تو میں

نے اپنا پورا پیار نچھاوڑ بھی نہیں کیا یہ تو

کے اپنا پورا پیار پھاور ہی نہیں لیا یہ تو  
میرے پیار کا کچھ حصہ تھا جو میں آپ پر لٹا  
سکا سوچیں اگر میرا پورا پیار میرا عشق جنون  
دیوانگی میں نے آپ میں انڈیل دی تو آپ  
کا کیا بنے گا اتنے میں ہی آپ نے رونا

کا لیا ہے گا اسے میں ہی آپ کے رونا  
شروع کر دیا ہے میری جان خود کو مضبوط  
کریں آپ بلاج احمد خان کی پٹھانی ہیں  
بلاج احمد خان آپ کے 18 ہونے کا انتظار  
کر رہا ہے جب آپ 18 کی ہوئی تو اس دن

کر رہا ہے جب آپ 18 کی ہوئی تو اس دن  
بلاج احمد خان آپ کو اپنے جنون کی بارش  
میں ایسا بھگونے گا کہ آپ دوبارہ سے صرف  
بلاج احمد خان کو ہی یاد رکھیں گی اس کے

بعد ہر پل ہر لمحہ آپ صرف میری ہوں گی  
اور میرے ساتھ ہی رہیں گی اب میں آپ پر  
ہر روز اپنی شدتیں ایسے ہی لٹاؤں گا خود کو  
مضبوط کر لیں خود کو تیار کر لیں میں کوئی

بھی ایکسکیوز نہیں سنوں گا چاہے کچھ بھی ہو

جاہے لیکن آپ کے پاس ہونے سے مجھے

کوئی نہیں روک سکتا آپ خود بھی نہیں بلاج

نے کہا اور دوبارہ اس پر حاوی ہو گیا اور

لے ہا اور دوبارہ اس پر حاوی ہو لیا اور  
ماروش کی سسکیاں پورے فضا میں گونج رہی  
تھی لیکن بلاج کو تو بس اس میں سکون مل  
رہا تھا وہ پوری طرح اس پر حاوی ہو گیا  
اس بار اس نے بہت ہی نرمی سے اپنی



اس بار اس نے بہت ہی نرمی سے اپنی  
جان کو چھوا کہ وہ تیر ہو گئی اسے لگا کے  
بس جو بھی ہے بس اس لمس میں ہے کیونکہ  
بلاج بہت پیار سے اس کی انگ انگ کو چھو  
رہا تھا وہاں پہلے اس پر اپنی پوری شدت لٹا

رہا تھا وہاں پہلے اس پر اپنی پوری شدت لٹا  
چکا تھا اس بار اس نے پیار سے اس پر اپنی  
شدت لوٹائی تو وہ جو پہلے ڈر رہی تھی اب  
بالکل سکون میں تھی اور بلاج کا ساتھ دے

شدت لوٹائی تو وہ جو پہلے ڈر رہی تھی اب  
بالکل سکون میں تھی اور بلاج کا ساتھ دے  
رہی تھی بلاج اس کے ایسے ساتھ دینے پر  
مسکرایا اور دوبارہ سے اس پر حاوی ہو گیا

شک کے بارے میں بھی

سکرایا اور دوبارہ سے اس پر حاوی ہو لیا

روش کو ایک پل بھی سونے نہ دیا جب

روش نے اسے پکارا لاج مجھے نیند آرہی ہے

تو وہ اس سے پیچھے ہوا ہاں میری جان سو

جاؤ بلاج نے اسے کہا اور سونے کے لیے

جاؤ بلاج نے اسے کہا اور سونے کے لیے  
لٹا دیا پر اپنے سینے پر سر رکھ کر لاج میرے  
کپڑے اس نے ابھی اتنا بولا ہی تھا کہ بلاج  
بیچ میں بول پڑا کوئی بات نہیں ایسے ہی سو  
جاؤ میں ابھی اسے ہی ہوا بلاج نے اسے

جاؤ میں بھی ایسے ہی ہوں بلاج نے اسے  
کہا اور اسے اپنے اوپر کیا پھر اس کا سر  
اپنے سینے پر رکھا اس کی برہنہ کمر پر ہاتھ  
پھیرنے لگا تو روش کو شرم آئی لاج نہ کریں

نا ---

میری جان کچھ نہیں ہوتا چلو سو جاؤ پھر اس

نے روش کو سلایا

صبح دن کے دو بجے دوبارہ اس کی آنکھ

کھلتی ہے

سہلی نو وہ دوبارہ اس پر حاوی ہو لیا روس  
نے منع کرنا چاہا جس پے بلاج نے بولا کہ  
نہیں اب آپ مجھے کبھی منع نہیں کر سکتی  
بلاج اپنی پوری شدتیں لٹاتا ہوا اسے بے  
حال کر چکا تھا